

اے خامہ خاصانی رکی ہودھو دما ہے اسے ہے دی اکے چپ وقت ہا ہے



چاں ہے میت کرواوران پر ح کرو۔(الحمث) ی چوٹوں پر شفقت نہ کے اور پڑول کا ورے ندكسهوه م على المكال - (الحديث)



The worker

> جی نے کی انسان کو تافی کی کیا اس نے کویا يورى الرائيت كوكل كيد (التراك)



WWW.PAKSOCIETY.COM



انشاء الله 11 جنورى 2015ء بروز الوار

مزیدتفصیلات کے لیےرابطہ کری مركزى مراقبه بال: 36688912786، روحاني ژانجست: 36688931

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN



PAKSOCIETY1 | PAKSOCIETY

### اس ماه بطورِ خاص....

🔠 🛘 امن و سلامتی اور رحمت کے پیکر 📆 📶 ....

نبي رحت مَنَّا النَّيْظِم كى بورى حياتِ طيبه، صبر وبر داشت، عفوو در حمزر اور روادارى سے عبارت ہے ، آپ مَنَّالَيْظِم نے ہمیشہ محبت واخوت اور اعتدال ولوازن کا درس دیاہے۔ جبر ،ب انصافی ، ظلم و تشد دو غیر ہ آپ مَنْ عَلَیْمُ کی نغلیمات کے

🕹 🖰 محسن انسانیت ﷺ میدان جنگ میں ابن وصي حضوریاک منگانتیم کی حیات طبیبہ ہمارے سامنے ایک تھلی کتاب کی مانند ہے۔اس عرصہ میں آپ سنگانتیم نے جنگیں مجھی کیں۔فتوحات بھی کیں۔سلطنت اسلامی کووسیع بھی کیا اور مشخکم بھی مگر اس دوران بہت قلیل جانیں تلف ہوئیں اور بہت کم مقد ار میں خون بہا....

كا خير مجسم الله مكارم الاخلاق كي تكميل.. واصف على واصف آپ سال الله الله اخلاق بیا ہے کہ وہ دور جس میں صدافت، دیانت اور امانت کے چراغ گل ہو چکے تھے، آپ نے اپنے پاکیزہ کر وارہے اس دور میں صادق اور امین کے القاب حاصل کئے اور وہ بھی مخالفین ہے۔ آپ کے قریب رہنے والے سبھی لوگ بیک زبان سے کہتے کہ آپ نہایت نرم مزاج ،خوش اخلاق اور نیک سیرت تھے۔

المراكم نبى كريم تَالِيَّمُ كى حكمت وتدبر .... دُاكترمحمود احمد غازى آپ مَنَا لِيُنْظِمْ نِهِ نبايت مُخلف النوع عناصر كو محض اپنے حسن تدبرے يجاكرے ايك سياسي و حكومتي نظم كي بنياد ڈال دی، ایک نظریاتی اور انقلابی حکومت کی اساس رکھ دی، اس کی مثال انسانی تاریخ سے پیش کرنا ممکن نہیں۔

الله نبي رحمت الله جاويد چوېدري الله تعالى نے اپنے رسول متال اللہ علی ارے میں فرمایا" پیغیر الله کی بڑی رحمت ہیں، آپ او گوں کے لیے بڑے

نرم مزاج داقع ہوئے ہیں، آپ تندخواور سنگ دل ہوتے توبیہ سب آپ کے گر دو پیش سے حجے ہاتے '

ایک عالم ثناء خواں آپ ﷺکا... 'نبی کریم منگانٹینظم کی ذات گر امی کابیہ بھی کمال ہے کہ ان کے بد ترین وسمنوں نے بھی ان کے امین اور صادق ہونے کی گواہی دی۔ کفار مکہ سے لے کر تک بے شار غیر مسلم دانشوروں ، محققوں اور رہماؤں نے آپ مَلَّ لَيْنَا مِ کے اعلیٰ مقام اور ذات وصفات کا اعتراف کیاہے۔

الله عمد نبوى الأقوامي تعلقات ... دُاكِرُ حميدالله ر سول الله متَالِيَّةُ عِنْمَ نِهِ ناصرف الله عرب كى رجهمانى كى اور انہيں جنگ وجدل كى كيفيت سے نكالا، بلكہ عالمي سطح برعامتہ الناس میں امن وسلامتی کی کوششتیں کمیں جس کی واضع مثال آپ مَلَاثِیَّتُم کے وہ خطوط ہیں جو آپ نے عالمی حکمر انوں کو امن کی تغلیمات کے تعلق بھیجے، اور ان کو ایک کلے اور امن وسلامتی کی طرف مجلایا۔

> المال) ظلمت سے نور تک .... محمداسد اپنی ذات کے خول میں گم مغربی دنیا کے ایک نوجوان کے عرب معاشرے میں گزرے لحات جس نے اس کی زندگی بدل دی۔ نومسلم سحافی محد اسد كى روحانى سر كزشت ـ شهرة آفاق كتاب"رود نومكه سكاخلاصه ـ

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM

ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN



خواجه شمس الدين عظيمي 06....

تور الی تور نبوت .... الله اور أس كے رسول كافرمان ....

07... خواجه تثمس الدين عظيمي

صدائے جرس ....اسلام بتاتا ہے کہ تمام مخلوق الله تعالی کا کنبہ ہے۔

10... حق اليقين .... جس چيز نے اس كائنات كوبر قرارر كھاہے وہ اللہ تعالىٰ كانور ہے۔ ڈاكٹرو قاربوسف عظیمی



# عقىل حيدال بهاس المسل من الوسل به ....

انسانی زندگی میں آئے دن کتنے ہی عجیب، انہونے اور پر اسرار واقعات رُونما ہوتے ہیں جن کے بارے میں بظاہر کوئی عقلی یاعلمی توجیبہ پیش نہیں کی جاسکتی، لیکن اس کے باوجو دان کو حجطلا یا نہیں جاسکتا۔

جیتی حب گی زیرگی ... زندگی کاایک زخیه بھی ہے، آپ بیتی کہانیوں پر مشتل سلسلہ... 115..

نعيم كوثر.... 124. بجو كالمشكر مخى ... تفسد ايك ملتك كا....

تشور كنول . . . . 1 3 1 مثبت سوئ .... شخصیت کے تکھار کاؤر بعد ....



عجيب .... دليب ود لكش، عجيب اور پراسسرار معتامات د نیایس ایسے مناظر اور ایسے مقامات کی کمی نہیں جن کامشاہدہ کرنے والے افراد جرت سے انگشت بدندال ره جاتے ہیں۔

گھر کا معالج .... ایے سائل جن کا عل جارے کجن میں موجود ہے ... د ایے طسبی مثورے ... کیل مہاسوں سے بچتا ممکن ہے .....

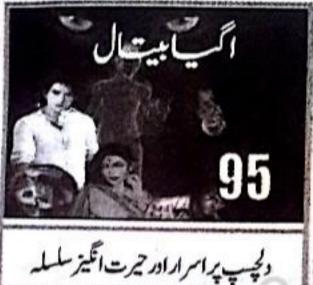
اشرف سلطانه....145 اشرف یا جی کے ٹو مجھے .... روز مروزندگی میں کام آنے والے گھریلو نسخے ...

مصباح بیگ....151 مرويوں من وطوب تا ہے .... سورج كىروشى شفابخش اثرات ركھتى ہے۔

و سیسیشن مال کی ذمہ داری .... ویسینیش کے ذریعے بہت سے موذی امر اض کا خاتمہ ہوا ہے۔

161.... وستر خوان ... لذیذوشر آپ کے دستر خوان کی رونق میں اضافہ کرنے کے لیے

پڑیوں کی خشکی .... بر حتی عمرے ساتھ پیدا ہونے والا تکلیف دہ مرض۔ 163.... \* \* \*









## مطمئن زعد كى گزار نے كاراز ... (ترك ادب سے انتساب)

ایک بوڑھے میاں بیوی کا قصہ جو ایک دوسرے کی نادانیوں پر تنقید کرنے کے بجائے ثروت صولت....107

ایک دوسرے سے ہمیشہ خوش رہتے ....

فائزہ بیگ ....169

مناسبر ....عده صحت كاذريعه ....

168....\*\*\*

**پیند...** جسم میں کولیسٹرول کی سطح کو تم کر تاہے۔



### اليولاوار س...

اس مرض کی علامات بہت عام سی ہیں مگریہ نہایت ہی موذی وائرس ہے۔ جو مغربی افریقنہ سے دریافت ہواہے اور دنیا بھر میں اس کے مریض پائے گئے ہیں۔

الوده يافى .... پينے كے يانى كوصاف كرنے اور بے ضرر بنانے كا آسان طريقة .... محمد زين حنيف .... 169.

ورز سنس .... آپ کو صحت منداور بیار یوں نے دورر کھتی ہے .... اظهرعباس .... 171

**کیفیات مسراقب** .... مراقبہ کے دوران مختلف کیفیات کا احوال 177.... \*\*\*



### خل موسم كوخوسش آمديد كيي...

موسم، کے اثرات صحت کے ساتھ ساتھ جلد پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ دودھ، عرق گلاب اسكترے اور بلدى سے خود كو تكھار ہے۔ طـوبـيٰ دانـش...155

قر آنی انسا تیکو پیدیا... قر آنی الفاظ کی تشریحات.... 181.... \* \* \*

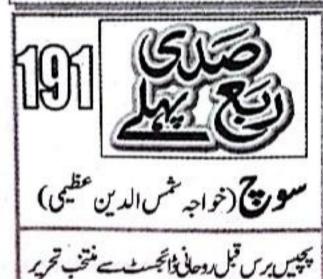
روحانی سوال وجواب ... فنک کیاہے؟ اور بیسالکین کے لیے زہر کیوں ہے ... ؟ خواجہ سمس الدین عظیم ... 8 8 1

شرح لوح و علم .... قلندر بابا اولياء كى كتاب كى تشريح ... خواجه سمس الدين عظيمي... 187

خطبات عظیم .... تصوف ایک علم ہے اور اس کے بہت سارے شعبے ہیں .... 189.... \* \* \*

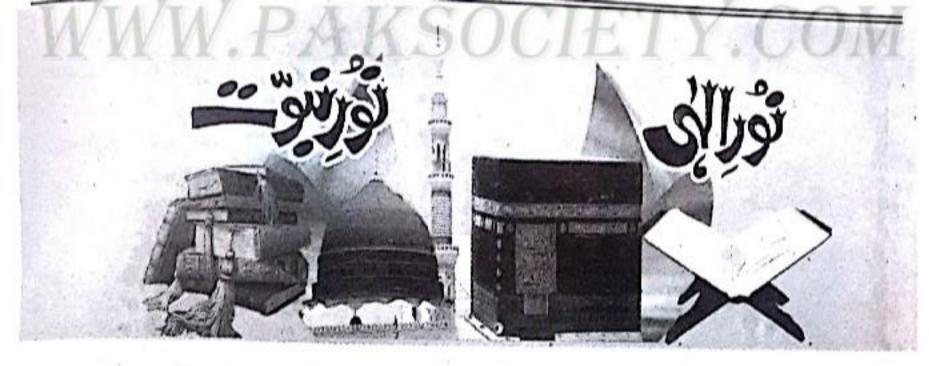
بچوں كاروحانى دا تجسف .... بول كے ليے كمانياں، لطيف اور يميليال .... نبيل عباسى 189

روحاتی ڈاک ... آپ کے مسائل کاحل ڈاکٹرو قاربوسف عظیمی کے تلم سے 215\* \* \*









وینی و د نیاوی ہر لحاظ سے اسلام سر اسر امن وسلامتی کا دین ہے۔

جب الله تعالى ابنا تذكره كرتاب تو فرماتاب كه وه سلامتى اور امن دينے والاہے،

ترجمہ: ''وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ، وہ حقیقی بادشاہ ہے، وہ پاک ذات ہے، وہ سلامتی اور امن وینے والا ہے، وہ نگہبان ہے، وہ غالب اور زبر دست بڑائی والا ہے اور کبریائی اس کوزیب ویت ہے"۔ (سورہ حشر: آیت 23)

ر سول الله صَالِيَّيْكِمُ ك متعلق الله تعالى فرمات بين:

ترجمہ:"ہم نے (پیغیر مَنَا اللَّیْئِمْ) آپ کوعالمین کے لئے رحمت بناکر بھیجاہے۔" (سورة انبیاء:107) ترجمہ:"(او گو!) تمہارے پاس تم بی میں سے ایک پیغیر آئے ہیں۔ تمہاری تکلیف ان کو گراں معلوم ہوتی ہے اور تمہاری بھلائی کے بہت خواہشمند ہیں۔ (اور) مومنوں پر نہایت شفقت كرنيوالے (اور) مهربان ہيں۔ (سورهُ توبہ: 128)

قر آن بندوں کو حقوق العباد اور حقوق اللہ کی ادا ٹیکی کے طریقے سکھا تاہے۔

حقوق الله بيرے كه بنده اپنے رب كى عبادت كرے اور اس سے سلامتی وعافیت طلب كرے،

ترجمہ: لوگو! اپنےرب سے عاجزی اور چیکے چیکے وعائیں مانگا کرو۔ وہ حدسے بڑھنے والوں کو دوست تبین بنا تا\_(سورهٔ اعراف: 55)

. محد مصطفى سَنَاتِيْنَا مِن من امت كى سلامتى اور عافيت چاہتے ہوئے يہ نفيحت فرمائى ہے:

اللہ ہے معافی اور عافیت ما تگیں ؟ کیونکہ یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی نعمت نہیں۔(منداحمہ)

اور حقوق العبادييہ ہے كہ انسان دوسروں كے ليے سلامتی اور عافیت كاباعث ہے۔

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ (کی ایذا) سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں (صحیح بخاری)

انسانوں میں سب سے بہترین وہ ہے جو انسانوں کو نفع اور فائدہ پہنچائے (جامع ترمذی)

ترجمہ: جولوگ ایمان لائے اور اینے ایمان کوظلم سے مخلوط نہیں کیا ان کے لئے امن ہے۔

اوروبى بدايت يانے والے بيں۔ (سورة انعام:82)









زمین کواداس دیکھ کرایک صاحب دل،اللہ کے بندے نے زمین سے بوچھا! اے میری ماں! توکیوں بے قرار ہے...؟ کیوں اُداس ہے اور کیوں پریشان ہے...؟ زمین کی آئیسیں پانی بن گئیں۔ زمین لرزتے ہوئے اور روتے ہوئے بولی! میرے بیجے!

"میں بھی تمہاری طرح کا ایک وجود ہوں... جس طرح تمہارے دو وجود ہیں اسی طرح میرے بھی دو وجود ہیں اسی طرح تمہارے جسم پر پھوڑے پھنیاں نگلتی ہیں اور جس طرح تمہارے جسم میں سڑاند پھیل جاتی ہیں۔.. جس طرح تمہارے جسم زہر ملے ہوجاتے ہیں... اسی طرح میرے ظاہر وجود میں بھی تمہارے برے اعمال سے ... خود غرضی سے ... حق تلفی سے ... دولت پرستی سے ... اور اللہ تعالی اور اللہ تعالی کے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کی نافر مانی سے ... داغ پڑگتے ہیں ... زخم ناسور بن گئے ... "

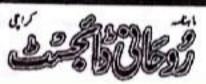
زمین نے انکشاف کیا کہ میرے بیچ جانے ہیں کہ زمین پر ہر وجود وائبریش پر قائم ہے۔وائبریش انسان میں بھی ہے... وائبریش در ختوں میں بھی ہے... پہاڑ بھی وائبریشن کے محتاج ہیں... اور زمین بھی وائبریشن کی پابندہے... وائبریشن میں اعتدال ہو تاہے تو ہر چیز ٹھیک رہنی ہے اور جب وائبریشن میں خلل واقع ہو تو تو اوان بریشن میں خلل واقع ہو تو تو اوان بریشن میں ضرورت سے زیادہ کم ہوجائے تو جمود طاری ہوجاتا ہے... وائبریشن ضرورت سے زیادہ کم ہوجائے تو جمود طاری ہوجاتا ہے... وائبریشن صرورت سے زیادہ براہ ہوجائے تو تباہی پھیل جاتی ہے۔بربادی زمین پر اپناڈیرہ جمالیتی ہے...

دنیامیں کہیں بھی کوئی حادثہ پیش آتا ہے... وہ چھوٹا ہو یابڑا... وائبریشن کے نظام میں مقداروں کی بے اعتدالی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جب زمین پر بے انصافی ، حق تلفی ، حسد ، خود غرضی، ظلم ، نا انصافی ، دولت پرستی ، مال وزر کالا کچے اور غرورو تکبر اتنازیادہ ہوجاتا ہے کہ مسلم میں اعتدال قائم نہ رہے توسسم ٹوٹ جاتا ہے۔ سسٹم ٹوٹ کیا ہے آندھیاں چلتی ہیں ... طوفان آتے ہیں ... ہریکئین ... ٹائیفون ... اور سونامی (سمندری زلزلے) آتے ہیں۔



جب کوئی قوم اپنی زبین اور اسپنے وطن سے محبت قبیں کرتی تو دراصل وہ زبین کے تحفظات سے خود کو دور کرتی ہے... اور اللہ نغالی کا بنایا ہوا قانون ایسے او گوں کی مد د نہیں کر تا۔جب کوئی قوم البی قوانین سے انحراف كرتى ہے تو دراصل وہ قدرت كے كاموں ميں وظل اندازى كرتى ہے۔ قدرت اس كوسسٹم سے باہر سپينك ويتى ہے.... زمین توموجو در ہتی ہے.... لیکن آدم زاد ہلا کت کے تہرے کڑھوں میں دفن ہو جاتا ہے۔ موجودہ صور تحال ہیہ ہے کہ مادی استحکام کیلئے انسانی قدریں پامال ہور ہی ہیں... ہر فنا ہو جانے والی چیز پر بھروسہ کرلیا گیاہے .... عارضی آسائش وآرام اور زر پرستی زندگی کا مقصد بن گیاہے۔ انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات سے اختلاف .... تفرقے بازی .... ملاوٹ .... قتل وغارت .... زمین پر فساد قدرت سے انحراف ہے-قدرت سے انٹر اف کامطلب ہے ہے کہ آدی قدرت کا تعاون نہیں چاہتا.... اس وفت بھی نوع انسانی مستقبل کے خوف ناک تصادم کی زومیں ہے۔ زمین اپنی بقا کی حلاش میں لرز رہی ہے۔ آند ھیاں چل رہی ہیں، سمندری طوفان آرہے ہیں... کیونکہ انسان قدرت سے انحراف کررہاہے۔ انسانی تاریج میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام رواداری کے سب سے بڑے علمبر دار ہیں ۔ قومی اور عالمی مسطح پر امن کے قیام اور رواد اری کے فروغ کے لئے رحمۃ اللعالمین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت و حیات حمونہ عمل ہے۔موجودہ تناظر میں ملکی سطح پر بالخصوص نسلی،علا قائی، گروہی، نسانی ، مذہبی ومسلکی اختلا فات ، تفرقے کے خاتمہ اور مکمل طور پر امن کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوہ حسنہ پر عمل كياجائے كه يهى انسانيت كے لئے نمونہ عمل اور ابدى نجات ہے۔ اسلام امن کا داعی، صدافت کاعلمبر دار اور انسانیت کا پیامبر ہے ۔اس کی نگاہ میں بنی نوع انسانی کا ہر فرد مساوات كالمستحق ہے۔وہ رنگ ونسل كے عيوب سے پاك ہے۔حضور عليه الصلوٰۃ والسلام نے غير مسلم اقوام اورا قلیتوں کے لیے مراعات، آزادی اور مذہبی رواداری پر مبنی ہدایات اس دور میں فرمائیں کہ جب لوگ مذہبی آزادی ورواداری سے نا آشا تھے۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ ہجی رواداری کی محض تلقین ہی نہیں فرمائی بلکہ عملی اقد امات بھی فرمائے۔مفتوحہ قوموں اور غیر مسلم اقلیتوں کو آزادی کی صانت فراہم کی گئے۔ ان کے جان و مال، عزت و آبر واور عقیدہ و مذہب کا جس قدر تحفظ کیا گیا تاریخ عالم اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اسلام بتا تاہے کہ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے۔جو مذہب ہر مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا کنبہ مستجھے وہ تجلا مخلوق کو نقصان کیے پہنچاسکتا ہے۔وین اسلام سب کے لئے سر ایار حمت، امن اور سلامتی ہے۔ دین اسلام کی تعلیمات

یہ ہیں کہ.... ہم دوسرے انسانوں کی جان ومال اور عزت و آبر و کااحترام کریں۔ ہم سب رنگ ونسل اور مختلف مذاہب کے باجو داللہ تعالیٰ کا دیاہو اایک ہی یانی پینے ہیں... اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہواہے مشتر کہ طور پر زندہ ہیں ... سورج کی روشنی سب کے لئے یکساں ہے... ہم سب ایک ہی مادے ے تخلیق ہوتے ہیں... ہم سب اس دنیامیں آتے ہیں... مقررہ وقت تک زندہ رہے ہیں... اور پھراس دنیا



ے چلے جاتے ہیں.... ہمیں چاہیئے کہ زندگی کے مختفر و قفے کو پیار محبت ، اتفاق اور بھائی چارے کی تضویر بنادیں....اور خوش رہیں۔



و حدت آبشار ہے امت دریا ہے۔ قوم بڑی بڑی نہریں ہیں برادری ندی ہے، کنبہ واٹر کورس ہے اور خاندان وہ نالیاں یاوہ شریا نیں ہیں جن سے پانی گزر کر ہاری زمین کو لہلہاتے تھیتوں میں تبدیل کر دیتاہے۔

خو د غرضی قانون شکنی بغاوت ہے خلوص اور ایٹار سعادت ہے۔

میں اعلان کرتا پھروں گا۔ کوئی سنے یانہ سنے، میں پکارتا رہوں گا۔انفرادیت ہلاکت ہے...انفرادیت عذاب ہے... اس عذاب سے نجات دلانے کے لیے وحدت نے ایک پیغیر بھیجاجس نے بیجائی کی تعلیم دی... قوموں کو انفرادیت اور ذاتی غرض کا عفریت ڈس لیتا ہے وہ زمین پر اوبار بن جاتی ہیں... زمین اس غلاصت کوبرواشت تونہیں کرتی ہے لیکن اپنے اندر سمیٹ لیتی ہے اس لیے کہ زمین ماری مال ہے، ہم زمین کی

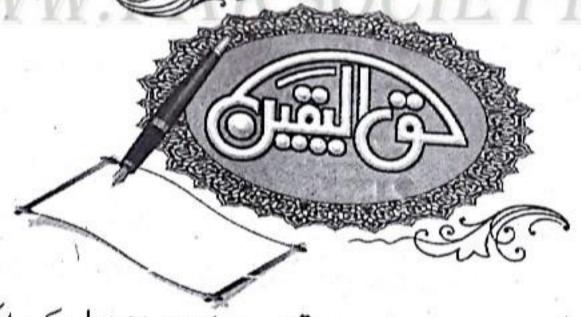
کو کھ سے پیدا ہوئے ہیں اور زمین ہمیں خوش دیکھنا چاہتی ہے۔ ہارے نی کریم مَنْ الْیَنْ اللہ کی تعلیمات یہ ہیں کہ ہم اجھاعیت سے آشا ہوجائیں ہم اجھاعی حیثیت حاصل کرکے ہلاکت وبربادی سے محفوظ رہیں۔ نبی کریم مَنَالِيَّنِيْم کی تعليمات کے مطابق مسلمان کی ساری زندگی اجماعی زندگی ہے۔ اے لوگو سنو! اگر مسلمانوں نے انفرادی حیثیت کو ختم نہیں کیاتو پوری قوم کمزور ہوجائے گی، اس کو اپنا لقمہ بنا كرنگل ليں۔جس طرح ميرے اندر كے "ميں" نے آگاہى بخشى ہے اى طرح قوم كے اندرايك اور قوم ہے۔ ایک اور مخض ہے، ہم سب کی روح ایک ہے جو پکار رہی ہے جو بتارہی ہے.... کہ اگر قوم نے انفرادیت کے عذاب سے نجات حاصل کر کے اجماعیت کو گلے نہیں لگایاتو ٹکڑوں میں بٹی ہوئی، باہمی اختلافات میں الجھی ہوئی قوم آپس میں لڑ لڑ کر تباہ ہو جائے گی۔

میں گھر گھر دستک دوں گا... اے لوگو! ہم ایک ہیں۔ ہم ایک امت ہیں۔ ہم ایک قوم ہیں۔ ہم ایک برادری ہیں۔ہم ایک کنبہ ہیں اور ہم ایک خاندان ہیں۔ہماراوطن خداکی وین ہے،اللہ رب الرحیم کا انعام ہے۔ انتشار نفرتوں، گروہوں سے آزاد ہو کرایک مضبوط پلیٹ فارم پر جمع ہو کر رسول الله سَلَا لَیْمِیْمُ کی تعلیمات پر عمل پیراہو کر آیے ثابت کریں کہ ہم سب ایک ہیں۔ حارادین اسلام ہے۔ حاراراستہ شریعت کا راستہ ہے۔ جب قوموں میں تفرقہ در آتا ہے تو قوم کاشیر ازہ بھر جاتا ہے۔ آیئ! مضبوط ارادے کے ساتھ عہد کریں کہ: اینے اندر نفر توں کے جہنم کو بچھائیں گے۔ تاکہ ہم تفر قول سے آزاد ہوجائیں... اور"اللہ کی ری کو متحد ہو کر مضبوطی کے ساتھ تھام کیں"









الحمد للد... اپنی زندگی میں ایک مرتبہ پھر ہمیں یہ موقع مل رہاہے کہ ہم ربیج الاول کے مبارک مہینہ میں نوع انسانی پر اللہ تعالی کے عظیم ترین احسان یعنی اللہ کے آخری نبی، انسانِ کامل، رحمت اللعالمین حضرت محمد صَلَّیْ اللهُ کی ولادت کی خوشیاں منائیں، اللہ تعالیٰ کاشکر اداکرتے ہوئے اللہ کے نبی مَثَالِثَیْمِ کا ذکر کریں۔ آپ مَثَالِثَیْمِ کی خدمت میں صلوۃ وسلام پیش کریں۔

الله کے محبوب نبی مناللہ کے ذکر کے لئے کسی مہینے ،کسی دن ،کسی لمحہ کی کوئی شخصیص تو نہیں ہے۔ ہر مہینہ و کر نبوی مثلاثینا کامہینہ ہے۔ہر دن ذکر نبی مثلاثین کادن ہے۔اور ہر لمحہ ذکر نبی مثلاثین کا لمحہ ہے تاہم کچھ او قات بعض واقعات کی نسبت سے خاص ہوجاتے ہیں۔ جیسے رمضان کے مبارک مہینے میں تلاوت قرآن۔ نزول قرآن کی نسبت ہے رمضان کے آخری عشرے میں شب بیداری و دیگر عبادات۔ای طرح رہے الاول کے مبارک مہینے کو حضرت محد سَالِينَا كُلُ ي پيدائش كى نسبت سے خصوصى اہميت ہے يعنى اس تعلق كى بناء پر امت مسلمه كيلتے يد مهينه مجى مبارک و محترم ہے۔اسے عیدمیلا والنبی متالیقی مجاطور پر کہاجا تاہے کیونکہ عیدالفطر اور عید الاصحیٰ حضور متالیقی کی آمد کے باعث ہی ہمارے لئے تہوار بنے۔حضور سکا لیکٹی سے تعلق کی بناء پر ہی رہے الاول کے دوران دنیا بھر میں مسلمان ذکر نبی مَنَالِیْنِیْمُ کازیادہ اجتمام کرتے ہیں۔اس ماہِ مبارک میں مسلمانان عالم اللہ کے احسان پر خصوصی اجتمام کے ساتھ انفرادی واجماعی طور پر اللہ تعالیٰ کاشکر اداکرتے ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا انسانوں پر، تمام عالمین پر خاص فضل و کرم نہیں تواور کیاہے کہ اللہ نے اس کا کتات کے اور اینے در میان این محبوب ترین جستی محد مَثَالِیْنَیْمُ کووسیله بنایا-

اس بورى كائنات كى بنياد الله كانور ب

اللهُ نُورُ السَّلْوٰتِ وَالْأَرْضِ

ترجمه: "الله آسانون اورزمين كانورب-" [سورة نور: آيت 35] جس چرنے اس کائنات کو بر قرار رکھا ہوا ہے ،وہ اللہ کا نور ہے۔ اللہ کے حبیب حضرت محد مصطفی متالینی فل خالق کا نتات اور کا نتات کے در میان اس نور کی ترسیل میں واسطہ یا میڈیم ہیں۔ حضور عليه الصلوة والسلام كے القابات ميں سے تور اوّل ، باعث تخليق كا تنات، نبي آخر

کے القابات پر خاص طور پر غور کیجئے۔



# 

= UNUSUPE

پرای ٹک کاڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک ہے ۔ ﴿ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای ٹک کا پر نٹ پر بو بو ہریوسٹ کے ساتھ پہلے سے موجو د مواد کی چیکنگ اور اچھے پر نٹ کے

> ♦ مشہور مصنفین کی گتب کی مکمل رینج ♦ ہر کتاب کاالگ سیکشن 💠 ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ ائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

💠 ہائی کو اکٹی پی ڈی ایف فائکز ہرای کیک آن لائن پڑھنے کی سہولت ﴿ ماہانہ ڈائجسٹ کی تنین مختلف سائزوں میں ایلوڈ نگ سپریم کوالٹی،نار مل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی 💠 عمران سيريزازمظهر كليم اور ابن صفی کی مکمل رینج ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنگ نہیں کیاجا تا

واحدویب سائث جہال ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤ تلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد یوسٹ پر تبھرہ ضرور کریں

🗘 ڈاؤ نلوڈ نگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب

ڈاؤنلوڈ کریں استروہ سرمارے کو ویس سائٹ کالنگ دیمر منتعارف کرائیر

Online Library For Pakistan



Facebook

fb.com/paksociety



روایت ہے کہ نبی کریم سُکاٹیٹیٹر سے پوچھا گیا کہ اللہ نے کا نئات میں سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا...؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَوْلُ مَا خَلِقَ اللَّهُ نُورِي

ترجمہ: "الله تعالی نے سب ہے پہلے میر انور مختلیق کیا"۔[متدرک حاکم]

حضرت امام زین العابدین گوان کے والدگرامی سیدالشہداء حضرت امام حسین نے بتایاتھا کہ انہوں نے اپنے والد باب العلم حضرت علی سے سنا، حضرت علی نے خو در سول الله مثلاثیم سے سنا کہ کنٹ نُورًا اَبَیْنَ یَدَی رَبِّی قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَ آدَمَ بِأَدْ بَعَةَ عَشَرَ ٱلْفَ عَلَمٍ

''میں آدم کے پیداہونے سے چو دہ ہز ارسال پہلے اپنے پر ور د گار کے حضور میں ایک نور تھا۔''

[أحكام ابن القطان؛ ابن عساكر؛ فضائل صحابه امام احمه]

یہاں یہ بات ذہن نشیں رہے کہ زمین کے وقت کے پیانوں اور عالم بالا کے وقت کے پیانوں میں بہت فرق ہے، لہٰذ ااس مدت کو زمین کے چو دہ ہز اربرس شار نہیں کرناچا ہیں۔ وہاں کا ایک منٹ تو یہاں کے سینکٹروں برسوں کے

بربر و المربح المربح بعد انبياء كرام عليهم السلام كاسلسله قائم فرماديا كياتوعالم ارواح بين بى الله تعالى نے تمام انبياء عليهم السلام سے حضرت محمد مثل الله مي نبوت إلى الله مي ال

وَإِدَّاكُنُ اللهُ مِينَاقُ الْمُسَدِّقُ لِمَا مَعَكُمُ لَتُؤُمِنُنَ بِهِ وَلَّتَنْصُرُنَّهُ ثُمَّ مَعَكُمُ لَتُؤْمِنُنَ بِهِ وَلَّتَنْصُرُنَّهُ

ترجمہ: "یاد کرواس وقت کوجب اللہ نے تمام انبیاء سے عبد لیا کہ جو پچھ تمہیں کتاب و حکمت وں پھر تمہار ہے پاس وہ رسول آجائے جو تمہار ہے پاس کی چیزوں (پیغامات اللی اور کتابوں کی) کی تصدیق کرے تو تم اس پر ایمان لانااور اس کی مدد کرنا۔ پھر فرما یا کیا تم سب اقرار کرتے ہو۔ اور اس پر میر اذمتہ لیتے ہو؟ سب (انبیاء علیم السلام) نے کہا کہ جمیں اقرار ہے۔ اللہ نے فرمایا اب تم گواہ رہوں میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں ہے ہوں۔ "[سورہ آل عمران: آیت 81]

این امتوں سے کیا۔

اس عہدی بھیل کا ایک مظاہرہ اس وقت بھی ہوا جب معزاج کے موقع پر حضرت محد منافیق کہ سے بیت المقدس تشریف کے اللہ نے المقدس میں تمام انبیائے المقدس تشریف کے اللہ نے بیت المقدس میں تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو جمع فرمایا اور یہاں تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے حضرت محد منافیق کی اقتداء میں صلوۃ قائم کی۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی امامت میں ان



انبيائے كرام عليهم السلام كانماز اداكر ناگو يااى بلند مر تنبه عهد كى عملى توثيق كى ايك شكل تقى۔ اس زمین پراپنے اپنے ادوار میں بھی ہر نبی نے اپنے اُمتیوں کو حضرت محمد سَلَاتُلِیَّمْ کی آمد کی نوید سنائی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیائے سابقین پرنازل کروہ تمام کتب میں بھی حضرت محد مَثَالِثَیْمِ کی آمد کی بشارات موجود تھیں۔ آج بھی و نیاکے مختلف خطوں اور مختلف زبانوں کے قدیم مذہبی لٹریچر میں حضرت محد سکی فیٹی کی آمد کاذ کر موجو دہے۔ اللہ کے آخری رسول، اللہ کے محبوب، یاعث ِ تخلیق کا تنات، انسانِ کامل، حضرِت محد سَلَالْتَیْمُ رحمۃ اللعالمین بن كراس ونياميس تشريف لائے۔ بعض روايات كے مطابق آپ مَنْ اللَّهُ كے وسيلہ سے ہى آدم عليه السلام كى مجنشش ہوئی۔ آپ سَکی تُنْکِیْمُ کی شفاعت ہی سے روز قیامت گناہ گاروں کی بخشش ہو گی۔ گویا آپ سَکی تُنْکِیْمُ روز اوّل بعنی ازل میں تھی بخشش کا ذریعہ تنے اور روزآ خریعنی ابد میں آپ مَلَا لِلْمُؤَمِّم ہی بخشش کا ذریعہ ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ان دوز مانوں یعنی زمانہ اول اور زمانہ آخر کے در میان یعنی وسط میں آپ منگا لیٹیٹم کو اس و نیامیں مبعوث فرمایا۔ آپ منگالیٹیٹم کی رسالت پر ایمان لانے والوں سے اللہ خوش ہو إاور ان لو گوں كو أمت وسطى كا خطاب عطافر مايا۔

وَكَنَاكِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ترجمہ: "اور اس طرح ہم نے حمہیں أمت وسطى بنایا تاكہ تم كواہ بنولوگوں پر اور رسول (مَنَالِيَكُمُ ) ثم ير كواه مول"\_[سورة بقره: آيت 143]

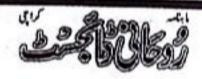
حضرت محد مصطفی متلافیتیم کی رفعت شان بیہ کہ آپ متلافیتم حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسی علیہ السلام تک آنیوالے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کے سر دار ہیں۔ آپ مَثَّلَ لِیْنَا فِی پر نبوت تمام ہوگئی۔

حضرت محمد مَنَالِقَيْنَامُ سے بعد قیامت تک کوئی نبی یار سول نہیں۔اب قیامت تک آپ مَنَالِقَیْمُ کی اُمت عقیدہ توحید کی حفاظت کرے گی اور اسے فروغ وے گی-اس اُمت کی بید ذمہ داری ہے کہ وہ قر آنی آیات اور رسول الله منگالليكيم کی تعلیمات کی روشنی میں و نیامیں اچھائیوں کو فروغ دے اور برائیوں کا انسداد کرے۔اس صفت یا اس ذمہ داری کی وجہ سے اُمت وسطی تمام اُمتوں سے بہتر اُمت ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِ جَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ترجمہ: "(محد منگاللینظ کے اُمتیوں!) تم بہترین اُمت ہوجولو گوں کیلئے پیدا کی گئی ہے کہ تم اچھی باتوں کے لیے کہتے ہواور بری باتوں سے منع کرتے ہواور اللہ پر ایمان رکھتے ہو"۔[سورہ آل عمران: آيت[110]

ہمیں سوچنا چاہے کہ ہم مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا کتنابڑا انعام ہوا ہے۔ہم پر اللہ کا کتنا بڑا احسان ہے۔ اللہ اسے بر گزیدہ انبیاء علیہم السلام سے اقرار لے رہاہے کہ اگرتم میرے حبیب مصطفی سَکَالِیُکِیِّم کا زمانہ پاکو تو ان کی رسالت پر ا بمان لا كران كے أمتى مونے كاشرف يانا۔ بير بات ذبن ميں ركھتے موئے ذرا غور كر يجئے كه محد مصطفى متَاللَيْنَ كا أمتى ہونا کتنی بڑی سعادت ہے... کتنا بڑا اعزازہے۔ دنیا کی ہر نعت سے بڑی نعت اللہ کے حبیب حضرت محمد مصطفی متالطینیم

كاأمتى ہوناہے۔



Copied From Web



ا ہر نعمت کاشکر اداکر ناواجب ہے۔ اس نعمت عظمیٰ کاتوبہت زیادہ شکر لازم ہے۔ اس شکر کی ادالیکی کے طریقے کیا ہوں...؟ مگر ان طریقوں کی تلاش ہے پہلے ہمیں اپنے آپ کو مٹولنا چاہیے۔اپنے آپ سے یہ بھی پوچھنا چاہیئے کہ خو د کو میسراس عظیم ترین نعمت کاجمیں کچھ احساس بھی ہے...؟

آج سواارب سے زائد آبادی پر مشتل اُمتِ مسلمہ میں مجموعی طور پر فکر و نظر کی کو تا ہی، علمی پسماندگی، دانش و بصیرت کی کمی، مادی وروحانی عدم توازن، مذہبی تفر ته بازی، سیاسی عدم استحکام، معاشی کمزوری ، معاشر تی عدم تنظیم دیکھ کر تو یہی اندازہ ہو تاہے کہ ہمیں خو دیر اللہ کے عظیم تزین انعام کا احساس ہی نہیں ہے۔ جب ہمیں احساس ہو گا تب ہی توہم اس انعام کاح**ن اداکرنے کی کوشش کریں ہے ، اس نعمت کے شکر کے بارے میں** سوچیں گے۔ عید میلا دالنبی مَلَاللَیْنَا کم متبرک و مقدس موقع پر نعتیں پڑھتے وسنتے ہوئے، بارگاہ رسالت مآب مَلَاللَیْکم میں ہدیہ صلوۃ سلام پیش کرتے ہوئے ہمیں ہر دم اللہ کے عظیم احسان کاادراک کرتے ہوئے اس کا شکر بھی اداکرناچا ہیئے۔

کیازبان ہے"اللہ تیراشکرہے" ... کہہ ویئے ہے اُس نعمت پرادا ٹیگی شکر کے نقاضے پورے ہو جائیں گے؟ جواب سی اور سے نہیں اپنے دل سے پوچھ لیجئے۔ مير اول تو كهتاہے... نہيں!

اگر آپ بھی اس خیال سے متفق ہیں تو کیوں نہ اس برس ماہِ رہیج الاوّل میں عید میلاد النبی مَثَالِثَیْمُ کی خوشیاں منانے کے ساتھ ساتھ ہم یہ عہد بھی کریں کہ خاتم النبیین حضرت محد مصطفی مَثَالِثَیْمُ کے اُمتی ہونے کا شکر اوا کرنے ، اس نعمت کاحق ادا کرنے کیلئے خود کو تیار کرناشر وع کریں گے۔

ہم بیہ جاننے اور سجھنے کی کوشش کریں گئے کہ امتِ وسطی اور خیر امت کے رکن ہونے کے باعث ہم پر کیا ذیر داریاں ہیں اور ان ذیر دار یوں کی درست ادا لیگی کس طرح ممکن ہے...؟

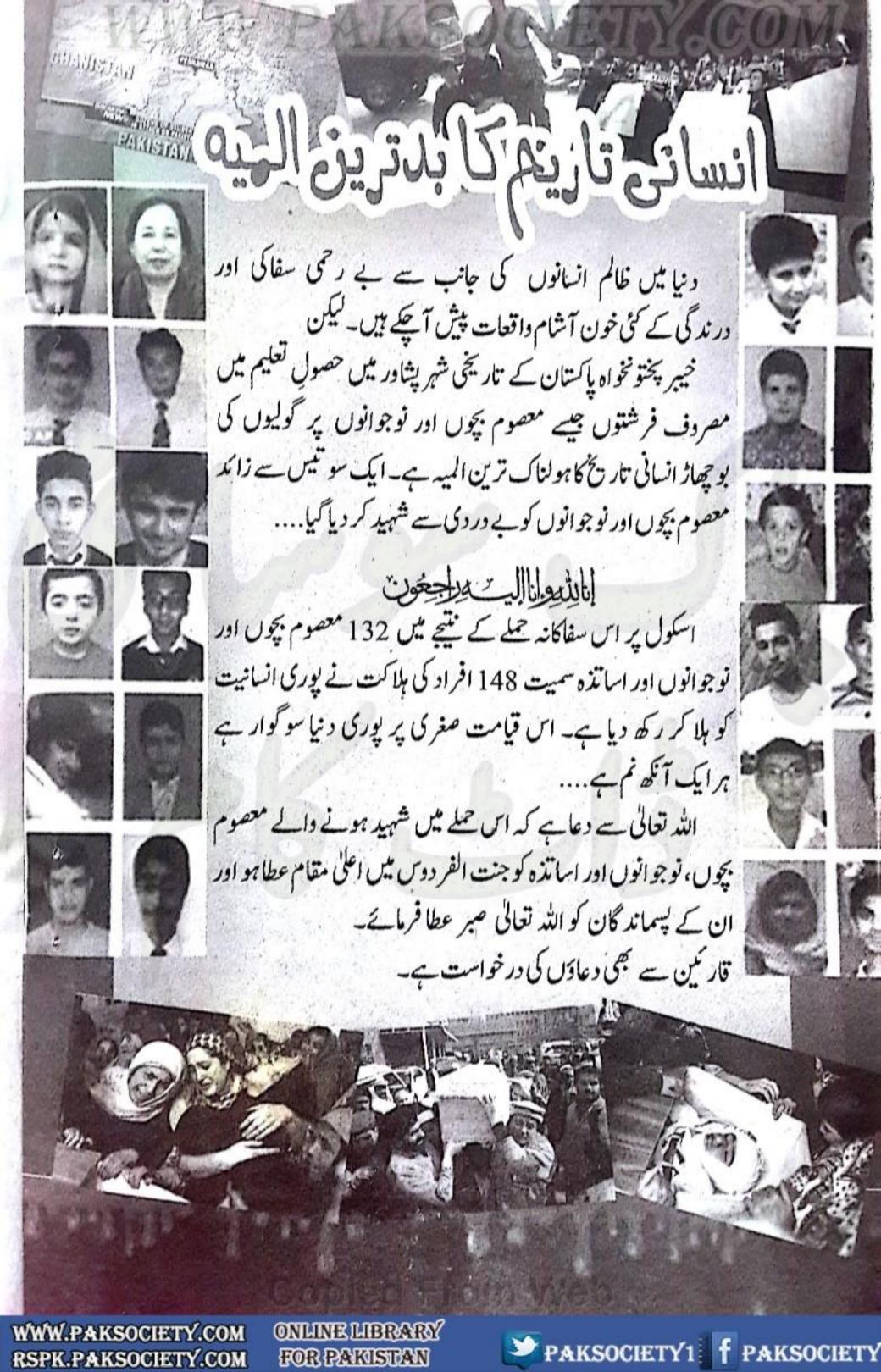
الله تعالیٰ کاوعدہ ہے:

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهُ لِينَا لَنَهُ لِينَا لَنَهُ لِينَا لَنَهُ لِينَا لَنَهُ لِينَا لَنَهُ لِينَ ترجمہ: "اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوششیں کیں ہم ان پر اپنی راہیں کھول دیں گے اور بیشک الله نیکوکاروں کے ساتھ ہے"۔[سورہ عنکبوت۔ آیت 69]

الله تعالیٰ ہے دعاہے کہ حضرت محمد مثلاثلیکٹر کے ہر اُمتی کو اپنادینی وملی کر دار صحیح طور پر ادا کرنے کی تو فیق عطاہو آمين يارب العالين بحق رحمة للعالمين صلى الثدعليه وسلم



Copied From Web 2015



a Som (a sold) اس دنیا میں انسانوں کے مختلف طبقات میں چاہے وہ مشرق سے ہوں یا مغرب ہے ، ہر مختص کی جد وجہد میں اگر غورے کام لیا جائے تو واضح ہو گا کہ اگرچہ محنت اور کو حشش کی راہیں مختلف ہیں تکر آخری مقصد سب کا ایک ہی ہے،اور وہ ہے"امن وسکون کی زندگی"....

حقیقی صورت حال آج ہیہ ہے کہ امن و سلامتی کا دُور دُور تک سراغ نہیں ملتا۔ ہر مخص بے اطمینانی اور پریشانی کے عالم میں ہے۔ لوٹ کھسوٹ کا بازار کرم ہے اور کرپش اینے عروج پرہے۔ مذہبی، اسانی یاساجی گروہ ایک دوسرے کوبرداشت کرنے پر تیار نہیں۔ مل وغارت حرى عام ہے۔ مختلف ممالک کے سربر اہان باہم ملتے ہیں توامن کے موضوع پر چرچاکرتے ہیں۔ امن کو یقینی بتانے کے لیے عالمی سطح پر مختلف ادارے قائم ہیں۔ ان کے تخت آئے دن مختف ممالک میں کنونشن منعقد ہوتے اور قرار دادیں منظور کی جاتی ہیں۔ قیام امن کے لیے ہر ملک اسے یہاں سیورٹی ایجنسیاں قائم کر تاہے۔ لیکن اس کے باوجودامن کا حصول دشواربکہ ناممکن نظر آتاہے۔ مقامی سطح سے لے کرعالمی سطح تک بدامنی،انتشار اور فتنہ وفساد میں برابراضافہ ہورہاہے۔

اگر ہم تاریخ عالم کا مطالعہ کریں تو ہمیں طرح طرح کے رہنماد کھائی ویتے ہیں جن کی تعلیمات صرف خیر و فلاح تک کے ذکر و کھائی ویتی ہیں اور ان کے اثرات زندگی کے کسی ایک پہلویا گوشہ پر اثر انداز ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں مگر محسن انسانیت حضرت محمد مَنْاللَّنَا اللهُ سح سوا کوئی مخص يوري تاريخ انسانيت ميں ہميں ايساد کھائی نہيں ويتاجس نے نہ صرف انسان کو بلکہ بورے معاشرے کو اجتماعی

طور پر اندر ہے بدل دیا ہو۔ جس قدر گہرائی میں جاکر حفزت محد مَلَا نَتَيْتُمْ كَي سيرت كامطالعه كياجائے أي قدر انسان میں احساس تحفظ پیداہو تاہے اور بیہ بات یقین کا درجہ حاصل کر لیتی ہے کہ نوع انسانی کی آخری پناہ گاہ حضرت محمد متحالفيظم كى تعليمات ہيں۔

آج سے ساڑھے چودہ سوسال پہلے خاتم النبيين حضرت محمد صلی الله علیه وسلم انسانیت کے نجات وہندہ بن کر تشریف لائے۔ آپ مَثَالِثَیْنَم نے انسانوں کو اللہ کا پیغام پہنچایا۔ رسول اللہ سکا ٹیٹیٹم نے آفاقی احکام کے ذریعے عامتہ الناس کی رہنمائی کی اور جنگ و جدل کی کیفیت ہے لو گوں کو نکال کر امن و سلامتی عطا فرمائی۔ قرآن كريم آپ سَلَيْظِيم كى خصوصيت ان الفاظ ميں بیان کر تاہے:" ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت (بناكر) بهيجاہے۔" (سورة انبياء: 107)

اس وین کا بی پیغام ہے کہ الله رب العالمین ہے اور رسول الله مَنْكُلْفِينَا كُو الله نِهِ رحمة للعالمين بناكر بھیجاہے۔امن وسلامتی کے پیغام کو عام کرنا آپ سکی لیکٹی کے بنیادی مشن میں شامل تھا۔ آپ سکی تی امن وسلامتی کا علم برداردین لے کر اداره آئے،اس عظیم دین کاحسن دیکھتے کہ

اسلام "سلامتی" اور ایمان "امن" سے عبارت ہے اور اس کانام ہی جمیں امن وسلامتی اور احترام انسانیت کاورس وینے کیلئے واضح اشارہ ہے۔



ساتھ لوگوں کو محبت و اخوت کی لڑی میں پرو دیا جو معاشره انتشار و افتراق میں مبتلا تھا اس میں لوگوں کو ایک دو سرے کے ساتھ منسلک کر دیا۔

الله تعالی فرماتاہے:"اوراللہ کے ان احسانات کو یاد کروکہ تم ایک دوسرے کے دهمن تھے، اس نے تمہارے دلوں میں الفت پید اکر دی اور تم اس کی نعمت ے بھائی بھائی بن گئے "\_(سورہ آل عمران: 103)

ہجرت کے موقع پر مہاجرین دین کی خاطر اپناگھر بار سب کچھ چھوڑ آئے تھے۔ آپ سُکالیٹیم نے اس موقع پر ایک نہایت اہم قدم اٹھاتے ہوئے انصار و مہاجرین کو اسلام کے رشیر اخوت میں منسلک کر دیا۔ ایک مہاجر کو دوسرے انصاری کا بھائی بنا دیا گیا۔ انصار نے اپنے مہاجر بھائیوں کے ساتھ فیاضی اور ایٹار کے جو مظاہرے کیے وہ اسلامی وعالمی تاریخ میں سنہری حرفوں

يغيبر امن مُثَالِثَيْثُمُ كَي شخصيت كا قبل بعثت مطالعه واضح كرتاب كه آب مَنْ الْيُنْتِكُمُ عرب كے جابلانه معاشره میں بھی امن واخوت کے دانگی تھے۔اس کی ایک مثال قریش میں آپ منافقی کے خالث مقرر ہونے سے وی ُجا<sup>سک</sup>تی ہے۔ خانہ کعبہ میں از سر نو تنصیب حجر اسود کے معاملے میں عربوں میں شدید اختلاف رونما ہوا مختلف قبائل کے در میان تھکش شروع ہوئی، اور قتل و قبال کا انديشه پيداهو كيا،اس انتهائي سنكين وقت ميس آپ مَالْلَيْكُمْ نے حسن تدبر اور ذہنی بصیرت کی بناء پر جاور میں حجر اسود کواہے وست مبارک سے رکھ کر ہر قبیلے کے سر دارہے کہا کہ جادر کے کونے کو پکڑلوچنانچہ تمام سر داران قریش نے مل كراس جاور كے كنارے جاروں طرف سے بكر كر پتفر کو اٹھالیا، جب پتھر اس مقام پر پہنچا جہاں اس کو نصب کرنا تھا تو آپ منگانٹیٹم نے جادر نے اٹھا کر اس کی حکد نصب کر دیا۔ اس طرح ایک بڑے فتنہ کاسد باب قرآن کی ہدایات نہایت صاف اور واضح ہیں، دین میں کمی طرح کی کوئی زبر دستی نہیں (سور وُ بقر ہ: 256) ، جس نے ایک انسان کو قتل کیا گویا بوری انسانیت کو قُلَ كيا (سورؤ مائده: 32)، اور زمين ميں نساد مت مجيلاؤ كيونكه الله فساد كجيلانے والوں والوں كو يسند تہيں فرماتا۔ (سورۂ فقص: 77) جولوگ اللّٰدير ايمان نہيں رکھتے ان کے خداوٰں کو ہرامت کہو نہیں تووہ بھی نادانی اور و حمتی میں اللہ کو برا کہیں گے۔(سورہ انعام: 108) ، اینے رب کے رائے کی طرف لوگوں کو بلاؤ ائتبائی دانشمندی اور جدر دی کے ساتھ اور ان کے ساتھ ببتر طریقے پر مباحثہ کرو(سورہ کل: 125)۔

تعلیمات نبوی پر ایک نظر ڈالئے۔واضح احکام ہیں كدوه مومن تبيس جس كے باتھ اور زبان سے دوسرا محفوظ نہ ہو (بخاری)، آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ كرو(مسلم)، تم سلامتي كو عام كرو، تم تجهي سلامتي ميس رہو کے (منداحم) تمام محلوق اللہ کا کنیہ ہے، اور اس کو لبنی مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب وہ مخض ہے جو اس کے کنبہ کے ساتھ بہترین سلوک کر تاہے (بیبقی) قرآن اور حضور نی کریم کی تمام تعلیمات امن وسلامتی اور اس کے متعلق احکامات سے وابستہ ہے۔ خود نی رحمت مَنَا فَيْنَا مِنْ كَا حَياتِ طبيبه، صبر و برداشت، عفو و در گزر اور رواداری سے عبارت ہے، آپ سُخالیکی نے ہمیشہ محبت واخوت اور اعتدال و توازن کا درس ویا ہے، جر، بے انصافی، ظلم و تشدد وغیرہ آپ مَنَا لَيْكُمْ كَلَّم تعلیمات کے قطعاً منافی ہے۔ آپ کی تعلیمات سے انسانوں کے ضمیریا کیزہ ہوگئے، ان کی معاشرتی زندگی میں سدھارہ کیا۔ پنیمبرامن منگالیکم کی سیرت طیب کے مطالعے ہم اس نتیج پر بینچے ہیں کہ آپ مگالیکم ک زندگی کا اہم گوشہ "بحیثیت داعی امن و اخوت" ہے۔ آب مَنْ اللَّهُ مَنْ اللَّهِ اخلاق كريمانه سے تائيد فيبى كے



آپ مَنْ لِلْفِيْنِيمُ نِهِ ايك لفظ ان كے خلاف ند كبابلكه ان كى آنے والی نسلوں کے لیے احچھی تو قعات کا اظہار فرمایا۔ امن وسلامتی کی ایک واضح مثال صلح حد بیہ ہے۔ مہاجرین کو ہجرت کئے ایک مدت ہوگئ تھی۔ ان کے ول میں بار بار بیہ خیال پیدا ہو تا کہ اینے خاندان سے ملاقات كريس، بيت الله كى زيارت كريس، اى ارادے سے حضور منگافیتیم صحابہ کی ایک جماعت کو لے کر جانب مکه روانه ہوئے، مقام حدیبیہ پر قیام کیا اور اطلاع کے لیے حضرت عثمان کو بھیجا، مکہ کے سر داروں نے مسلمانوں کو عمرہ کی اجازت دیے سے انکار کردیا۔ قریش کی طرف ہے سہیل بن عمرو ایک معاہدے کے نكات كے ساتھ آئے، تواس موقع پر حضور عليه الصلوة والسلام نے ان کی ہر شرط قبول کی، اور بظاہر اتنادب کر صلح کی کہ بعض محابہ تک اس پر دل بر داشتہ ہو گئے اور يوچين لگے كه كيابم حق پر تبين....؟ مدنی زندگی میں امن کے لئے کوششیں

حضور مَلَا لَيْدَا فِي نِي مِن مِن الله عن مدينه آتے ہي وہال کے یہود سے عہد کیا کہ ہم آپس میں امن وامان کے ساتھ رہیں گے ، اگر کوئی خارجی حملہ ہو گاتو ہم سب مل كر اس كا وقاع كريس كے، اس طرح كا معاہدہ حضور منالی ای نے اس پاس کے دیگر قبائل سے بھی کیا۔ حضور مَنَالِقَيْظُم نے دوران جنگ بوڑھوں ، بچوں اور عورتوں کو مارنے سے منع فرمایا چاہے وہ مشرکین ہی کیوں نہ ہوں، نہ صرف انسانوں بلکہ حیوانوں کے ساتھ بھی زمی کرنے کی ترغیب دی۔ ای طرح جو اطاعت قبول کرلے اس کو بھی معاف کرنے کا حکم دیا، بدر کے قیزیوں سے حسن سلوک کرے، فتح مکہ کے بعد عام امن وامان کا اعلان کرکے ، یہودیوں کی سازشوں کے بعد جلاوطنی پر اکتفا کر ہے، خیبر کی فتح کے بعد کاشت کے لئے ان کو زمین وے کر امن وامان اور سلامتی

ہوا،اورامن کی فضا قائم رہی۔(سیر ۃ ابن ہشام) قبل از بعثت آپ سُنگانیکٹم ہی کی کو ششوں سے تاریک معاشرے میں امن و امان کا دور دورہ ہوا۔ آپ مُنَالِثُائِم بی کی کوششوں سے اکثر قبیلوں کے سر دار ایک معاہدہ کرنے پر رضا مند ہوئے جس کا بنیادی مقصدید تھاکہ سب لوگ مل کر ظالم کو ظلم سے روکنے کی کوشش کریں اور مظلوم کی مدد کریں، اس معاہدہ كو "حلف الفضول" كهتج بين ، اس پُرامن معاشرتي معابده میں بنوہاشم، بنوعبدالمطلب، بنو اسد، بنو زہرہ اور بنو تمیم شامل ہتھ۔ اس معاہدہ کی اہم شقیں ہے تھیں کہ ملک سے بدامنی دور کریں گے، مسافروں کی حفاظت کریں گے،غریبوں کی امداد کیا کریں گے،زیر دستوں کو ظلم كرنے سے روكيں گے۔ آپ سُكُالْلِيْمُ بھى اس معاہدے میں شریک تھے اور اس کو اس قدر پہند فرمایا تفاكه آب سَكَالْلَيْكُم ارشاد فرمات تنے: "اس معابدے كے بدلے مجھے سرخ اونٹ ویے جاتے تو بھی میں نہ لیتا اور اگر اب بھی مجھے ایسے معاہدہ کی طرف وعوت وی جائے تومیں اسے قبول کروں گا۔" (طبقات ابن سعد) بعثت کے بعد جب آپ نے لوگوں کو اسلام کی وعوت دی، توجواب میں مشرکین نے آپ کو بہت اذیتیں دیں، حضور منگالیو کم کو ستانے کے لئے اعتشار انگیزیاں، کٹ حجتیاں، دلائل،استہزاء، غنڈہ گر دی ہر مكنه صورت كو اختيار كيا گيا۔ محله كے پروى جو برك بڑے سردار تھے آپ کے رائے میں کانے بچھاتے، نماز پڑھتے وقت شور مجاتے، او جھڑیاں لا کر ڈالتے، گلا گھو تنتے لیکن حضور مَنْکَاتِیْتُمْ نے ان سب حرکتوں پر صبر کیا۔ یہاں تک کہ مشرکوں نے بنوہاشم کو شعب الی طالب میں قید کر دیا گیا۔ پھر جب مکہ سے طاکف گئے، تو وہاں جو ہر تاؤ کیا گیا اگر آپ چاہتے تو فرشتوں کی پیش کر دہ تبویز پر عمل کرکے بورے طائف کو تباہ کر دیتے

وسلامتی کی جومثالیں قائم کی ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ امن و سلامتی اور انسانی حقوق کی سب سے بری مثال رسول الله منالينيكم عظيم ترين تاريخ ساز خطبه "خطبہ جمتہ الوداع" ہے جو آپ مَنْ الْفَيْرُمُ نے ميدانِ عرفات میں نے ایک لاکھ مسلمانوں کے سامنے ویا۔ اس خطبے کی خاصیت یہ ہے کہ اس میں پنمبر آخر الزمال مَالِينَيْنِمُ نِي محض مسلمانوں ہی کو تبیس بلکہ يورى انسانيت كو مخاطب كيا- اس خطے ميس انساني حقوق و کی بابت ایسے اہم اور ضروری ارشادات ہیں جو قانون دان و قانون ساز افراد کے لئے قانون مدون کرنے اور وستور وضع كرنے كے سلسله ميں بيك وفت مطعل راه اور منزل مقصود کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آج ا توام متحدہ کا قائم كروه انساني حقوق كاعالمي منشور جن چير بنيادي تكات پر استوارہے وہ بڑی خوبی سے اس میں بیان ہوئے ہیں۔ خطبہ جمتہ الوداع كاخلاصہ بيب ك

انسائی جان بہت اہم اور بیش قیمت ہے، چنانچہ أے تحفظ وینے کے لیے ہر ممکن اقدامات ہونے چاہئیں۔ اسلام مذہب، نسل اور جنس سے ماورا ہو کر تمام انسانوں کوزندہ رہنے کاحق عطاکر تاہے۔اسلام کی نظر میں تمام انسان برابرہیں، کیوں کہ سب ایک ماں باپ سے پیداہوئے ہیں۔نہ کسی عربی کو کسی عجمی پر منہ كسى عجى كوكسى عربى پر،اسى طرح ندكسى كورے كوكسى كالے ير منه كى كالے كوكسى كورے ير ،كوئى فضيلت حاصل ہے۔ فضیلت کا دارومدار صرف تفوی پر ہے۔ الله تعالى كے نزديك تم ميں سب سے زيادہ عزت والاوہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پر ہیز گارہے۔ تمام مؤ من بھائی بھائی ہیں۔ کسی مخض کے لئے اس کے بھائی كا مال حلال تبيس سوائے اس كے كه وہ خوش دلى سے دے۔ یقیناتمہارے لیے ایک دوسرے کاخون، مال اور عزت قابل احرام ہیں، جیسے تمہارے لیے یہ دن یہ

لہینہ اور یہ شہر (مکہ) قابل احترام ہے۔ اپنے پرورد گار کی عبادت کرو۔ مجرم خود اپنے جرم کاذمہ دار ہے۔ نہ باپ کے بدلہ بیٹے کامؤاخذہ کیا جائے گا اور نہ بینے کے جرم پر باپ سے باز پرس ہو گی۔نہ تم کسی پر ظلم كرواورنه تم پر ظلم كيا جائے۔ جابليت كاسارا سود اور خون معاف ہے۔ یقینا ہر صاحب حق کو اس کا حق دو۔ تمسی وارث کے حق میں وصیت نہ کی جائے۔ تمہارے اویر تمہاری بیویوں کے حقوق واجب ہیں اور اُن کے ذمه تمهارے حقوق ہیں-

حضرت محمد رسول الله مَنْ عَلَيْهِم كَى حيات طيب كا مطالعہ کریں تو بیہ بات ایک نظر میں محسوس کی جاسکتی ہے کہ بیر ایسے وسیع اور ہمہ گیر ذہن رکھنے والی محب انسانیت استی کی مقدس زندگی ہے جس کی نگاہ میں تمام انسأن برابر ہیں۔ امير اور غريب، اون اور تيج، كالے اور گورے، عرب اور غیر عرب سب انسانوں کو آپ اس حیثیت ہے ویکھتے تھے کہ یہ سب ایک باپ آوم کی اولاد ہیں اور ایک ہی خالق کی تخلیق ہیں۔ آپ سَلَا لَیْکُمْ ک زبانِ مبارک سے تمام عمر کوئی ایک لفظ یا ایک فقرہ ایسانہ نکلاجس ہے کسی قوم کی برائی کا کوئی پہلو تکاتا ہو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سیرنا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی حیات اقدس میں ہی حبثی ، ایرانی ، رومی اور دیگر حفرات أی طرح رفیق کار ہے جس طرح کہ عربی النسل .... آپ کے پردہ فرمانے کے بعد زمین کے ہر گوشے میں ہر نسل اور ہر قوم کے انسانوں نے آپ مَنْ الْنَیْمَ کُوای طرح اپنار ہنمانسلیم کرلیاجس طرح کہ خود آپ سکانٹیٹم کی این قوم نے۔ ایما اس لئے ہوا کہ آپ منالینیم کی شخصیت ، آپ مَنَالِثَيْثِكُم كَى تعليمات اور آپ مَنَالِثَيْثِكُم كاپيغام و نيا كے

تمام انسانوں کی مشتر کہ میر اٹ ہے۔









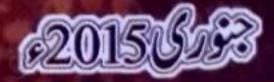
انسانوں میں سب سے بہترین وہ ہے جو انسانوں کو نفع اور فائدہ پہنچائے۔ ( جامع زندى؛ كنز العمال)

> Muhammad Ali Shah Muragaba Hall London

mashahazeemi@mhlondon.org





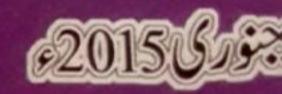




اللہ تعالیٰ کسی بندے کو نعمت سے نواز تاہے تو بندے پر اُس نعمت کا

Azeemia Foundation (USA) Fazal Rehman azeemia.foundation.usa@gmail.com



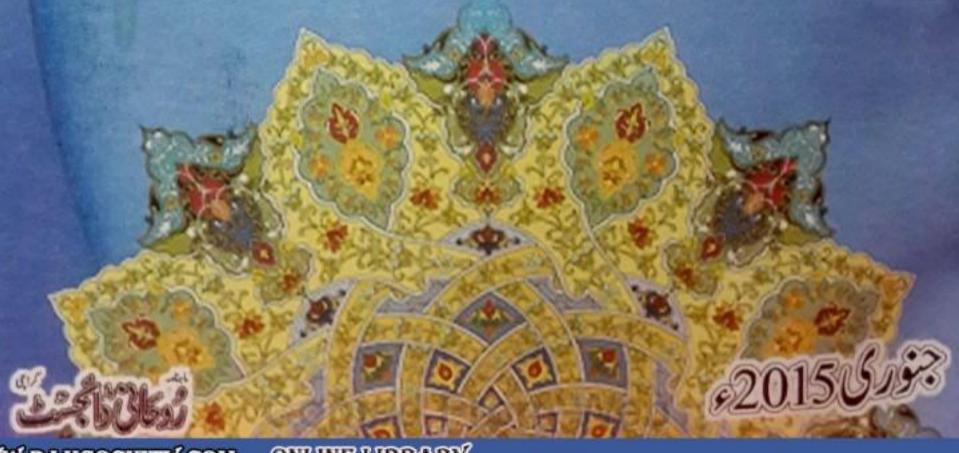


The Contract of the Contract o



न्याक्रीतिक्ष विष्टिक्षी कालीक्षिड (Ales de los los (Constantes)

Muragaba Hall Ajman Shahid Ahmed mhajman@gmail.com



ایک مہم پرروائگی کے موقع پر حضور اکرم صلی اللہ نے فرمایا: بوڑھوں، چھوٹے بچوں اور عور توں کو قتل نہ کیا جائے۔ (ابوداؤد) نی کریم صَلَّاتَیْمِ نے (جنگ میں) عور توں اور بچوں کو قل سے منع فرمایا۔ (بخاری)

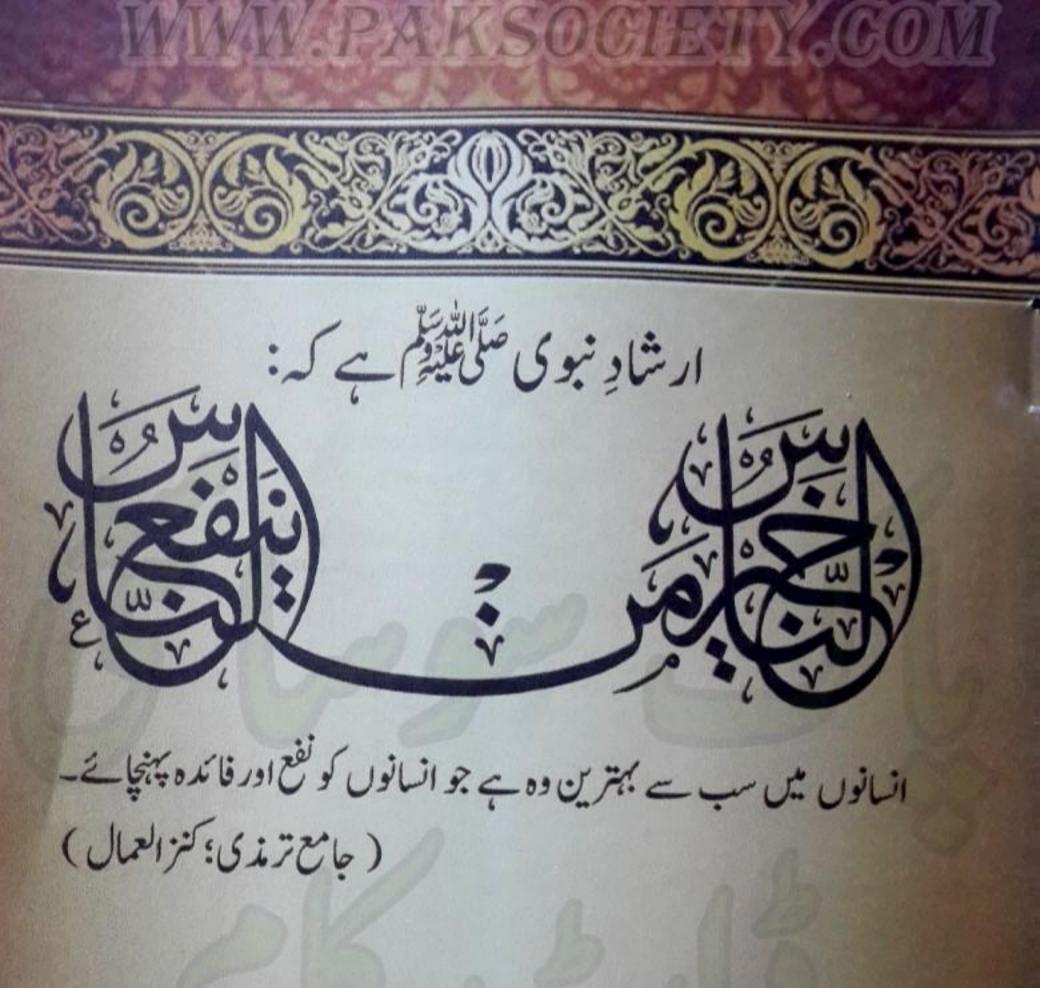
### Muraqaba Hall Birmingham (UK) Sakina Bibi

Khwateenmuraqbahall.birmingham@googlemail.com





£20150

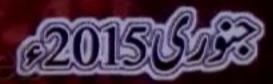


Muhammad Ali Shah Muragaba Hall London

mashahazeemi@mhlondon.org









اللہ تعالیٰ کسی بندے کو نعمت سے نواز تاہے تو بندے پر اُس نعمت کا اظہار بھی پیند فرماتا ہے۔ (بیہقی، جامع ترمذی)

> Azeemia Foundation (USA) Fazal Rehman azeemia.foundation.usa@gmail.com



The Best of the Control of the Contr



न्यक्षितिकारिक विषक्षितिकारिका (Alessoriales)

Muragaba Hall Ajman Shahid Ahmed mhajman@gmail.com



WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM

ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN



ایک بہترین سیہ سالار بھی تھے۔ آپ کی شجاعت، آپ کی بھیرت آپ کی استقامت ، آپ کی جتلی حکمت عملی، آپ کی جس صفت کو بھی ویکھا جائے کمال ہی کمال نظر آتا ہے۔ آپ کی جس خصلت کو بھی ویکھا جائے و قار نظر آتا ہے۔ آپ منگلی نے اپنی مدنی زندگی ص کے تیرہ سالہ دور میں ایسا عظیم اور حسین انقلاب برپاکیا کہ جس کی نظیر تاریخ عالم میں وہدی اور کا اس میں وہدیا کہ اور اور اور اور اور اور اور اور ا

كبين نبيس ملق- حضور ياك مَالْقَيْمِ كَى حيات طيب ہمارے سامنے ایک تھلی کتاب کی مانند ہے۔اس عرصہ میں آپ مَنَائِلْتِیْمُ نے جنگیں بھی کیں۔فقوحات بھی کیس۔ سلطنت اسلامی کووسیع بھی کیااور مستکام بھی مگر حضور اکرم منگانیوم کے لائے ہوئے اس عظیم انقلاب میں بہت تلیل جانیں تلف ہوئیں اور بہت کم مقد ارمیں خون بہا... نی مرم سکی فیام کے دور میں تمام غزوات میں مسلمان شہدااء کی تعداد 259 اور کفار مقتولین کی تعداد 759 ہے لیکن اس عظیم انقلاب امن و آزادی کے مقالم بیس ان جاتوں گی تعداد انتہائی کم ہے۔جبکہ دوسری طرف نظر دوڑائی جائے تو جنگ عظیم اول کے مقتولین کی تعداد 73 لاکھ 38 ہرارے زائد اور جنگ عظیم ووم کے مقتولین کی تعداد 4 کروڑ 43 لاکھ 43 ہرارے زیادہ ہے اور روس کے سرخ

انقلاب سے لے کر1980ء تک 68لا کھ افراد قل کئے گئے۔

اسلامی مفکر ڈاکٹر حمید اللہ لکھتے ہیں کہ "عہد نبوی سَکَاللِّی مِن وس سال میں وس لا کھ مربع میل کاعلاقہ فتح ہوا۔ جس میں یقینا کئی لا کھ آبادی تھی۔ای طرح روزانہ تقریباً 274م بع میل کی اوسطے وس سال تک فتوحات کاسلسلہ ہجرت سے وفات تک جاری رہا۔ ان فتوحات میں دشمن کا ماہانہ ایک آدی قتل ہو ااور اسلامی فو**ن کا تقصال اس سے بھی** کم ہے۔" غزہ بدر میں و شمن کے سر آدمیوں کامارا جانا سب سے بڑی تعداد ہے۔ بی کریم مَثَلِثَیْنِ کے سلمتے اصولی لحاظ سے بیات محکم تھی کہ انسانی خون کا احرّ ام کرانا ہے۔ مغربی مفکر ایج جی ویلز H.G.Wells ایک کماپ Out line of History من لکھتے ہیں: "اسلام نے ایسے معاشرے کو جنم دیاہے جو کہ دور دور تک محصلے ساتی مظالم اور زیاد تیوں سے حد درجہ پاک ہے۔اس طرح کامعاشرہ اسلام سے پہلے د نیامیں مجھی قائم نہیں ہوا"۔ آئے...! محسن انسانیت مَلَا لَیْنَا کی سیرتِ مقدسہ سے چند ایمان افروز اوراق كامطالعه كرتے ہيں جن كے ذريعے وحدتِ نوعِ انساني كاتصور أجا كر بور ہاہے۔

ابنوصي

اسلام امن اور سلامتی کا خرب ہے۔ ر سول اکرم مَنَّالِيَّتُمْ کی پوری زندگی انسانیت کو امن اور سلامتی کی وعوت دیتے ہوئے گزری۔ حضور

اكرم مَنْ اللَّهُ مَن وه راسته و كما كت بن جو يوري توع انسانی کو باجمی مساوات، تعاون اور عالمگیر أخوت كی طرف لےجاتاہے۔

اس کرہ ارض پر اسلام ہی وہ دین ہے جس نے خونِ ناحق بہانے کے خلاف اس دور میں آوازبلند کی جس زمانے میں خون بہت ارزاں سمجھا جاتا تھا، انسانی حیات کی کوئی خاص قدرو قیمت نہ تھی ،اس دور میں قرآن نے برملااعلان کیا

"جسنے ناحق کسی انسان کو قتل کیا گویا اسنے پوری انسانیت کو قتل کیا"۔ (سورہ کا کدہ۔32) "اللہ تبارک و تعالیٰ اس بات کو پسند نہیں فرما تا کہ

زمین میں فتنہ وفساد کھیلا یاجائے۔(سورہ فقص: 77)

حضور اکرم منگائی مرف الل اسلام ہی کے محن اور نہیں تھے بلکہ آپ منگائی میں انسانیت کے محن اور مجسم رحمت تھے۔ اللہ تعالی نے آپ کو قرآن میں "رحمت للعالمین "فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ کی جہ بیں جب حضور منگائی ہے درخواست کی گئی کہ مشرکین پر بدد عافر مائے تو آپ منگائی ہے درخواست کی گئی کہ مشرکین پر بدد عافر مائے تو آپ منگائی ہے درخواست کی گئی کہ مشرکین پر بدد عافر مائے تو آپ منگائی ہے درخواست کی گئی کہ مشرکین پر بدد عافر مائے تو آپ منگائی ہے درخواست کی گئی کہ مشرکین پر بدد عافر مائے تو آپ منگائی ہے درخواست کی گئی کہ مشرکین پر بدد عافر مائے تو آپ منگائی ہے درخواست کی گئی کہ مشرکین پر بدد عافر مائی تو آپ منگائی ہے درخواست کی گئی کہ مشرکین پر بدد عافر مائی تو آپ منگائی ہے درخواست کی گئی کہ مشرکین ہو ابوں، میں تورحمت بناکر معبوث کیا گیا ہوں"۔

خالق کا کتات نے حضور مَلَّ الْنَیْخَ کو رحمۃ اللعالمین لقب نے نوازا۔ رحمت کی بنیادی خصوصیات کو آپ مَلَّ النیخ القب کے دل میں قائم کیا اور اس کے بعد تربیت، ہدایت اور آگاہی ہے اسے مستخلم کیا۔ قر آن میں کئی مقامات پر جہاں نبی مَلَّ النیخُ کو فرمایا گیا کہ آپ مَلَّ النیکُ رحمت کا یہ جہاں نبی مَلَّ النیکُ کو فرمایا گیا کہ آپ مَلَّ النیکُ رحمت کا یہ طریق کار اختیار کریں۔ مصائب و آلام میں صبر کریں۔ مشکلات کا سامنا استقامت سے کریں۔ اور ایذاء رسانی مشکلات کا سامنا استقامت سے کریں۔ اور ایذاء رسانی ارشاد ہے: "اپنے رب کے رہتے کی طرف حکمت اور ارشاد ہے: "اپنے رب کے رہتے کی طرف حکمت اور ایشاد ہے: "اپنے رب کے رہتے کی طرف حکمت اور بی ہے جو نہایت عمرہ ہو۔" (سورۃ النحل: 125) بحث بجی جو نہایت عمرہ ہو۔" (سورۃ النحل: 125) بحث بی ہے جو نہایت عمرہ ہو۔" (سورۃ النحل: 125) ہے۔ دور کرو پھر (تم دیکھو سے برائی کو احسن طریقے سے دور کرو پھر (تم دیکھو

کے ) کہ وہ محض جس میں اور تم میں و فسنی مشی ایسا ہوجائے گاجیسا کہ گہرادوست"۔ (سورہ فصلت: 34) جب نبی کریم منگالیتیم نے دور وحشت، کفر پرست ماجول میں شمع ہدایت جلایا۔ عدل و انصاف کی وعوت دی تو آپ مَٹَاللَّیْمِ کے ساتھ بھی وہی کچھ ہواجو آپ سے پہلے اصلاح کے علم بردارانبیاء کے ساتھ پیش آیا۔کل تک جولوگ خندہ پیشانی، گرم جوشی سے ملا قات کرتے تھے وہی صرف اس لیے آپ کے خون کے پیاسے ہو گئے کہ آپ ان کے روایق مذہب سے علیحدہ حق پر منی فکر کے داعی تھے، جوں جوں نبی کریم منافقیوم کی تحریک توحید آ مے بر حتی مئی مخالفین کی بے چینی میں اضافہ ہوتا گیا، کفار عرب اسلامی حقانیت کے ولائل وبرابين كاجب مقابله نه كرسكه تواپني طاقت وقوت كا ناجائز فائدہ اٹھایا، تیرو تکوار ہے اپنے مخالفانہ جذبات کو تسکین پہنچانا چاہا۔ عرب کا ہر قبیلہ اپنے مسلمان ہونے والے افراد کو طرح طرح کی سنگین اور تکلخ سز ائیں دیے رہاتھا۔ صحابہ و صحابیات کی سنگین داستانوں سے سیر ت و تاریخی کتابیں بھری پڑی ہیں۔

نی اکرم مُنگینی کے مشن کا ایک اہم جر واحر ام انسانیت تھا۔ آپ مُنگینی کے ملک کے دفاع اور اسلام کی عظمت کے لئے جنگیں بھی لڑیں لیکن یہ بھی عام جنگوں سے بلکل مختلف نوعیت کی تھیں۔ ان جنگوں میں حصہ لینے والے مسلمان کو اجازت نہیں تھی کہ وہ اللہ کے نام پر کسی نہتے کو قتل کرے، نہ ہی وہ عور توں، بچوں، بوڑھوں، بیاروں، قیدیوں کو قتل کر سکتا ہے۔ بہاں تک کہ مویشیوں اور در ختوں کو نقصان بیچانے کی اجازت نہیں تھی۔ یہ بھی اجازت نہیں دی گئی کہ وہ غیر مسلموں کے عبادت خانوں، تعلیمی اواروں اور غیر فوجی اداروں کو نقصان پہنچائیں۔ وہ نہ تو باغات اور وی\_(بخاری؛مسلم)...

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ جنگ پر جاتے ہوئے رسول اللہ متنافظیم نے فرمایا: "اللہ کانام لے کر نکلو، اور اس اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول متنافظیم کی ملت پر ہوتے ہوئے، اور نہ کسی بوڑھے کو قتل کرو، نہ شیر خوار کو، نہ نابالغ کو اور نہ عور توں کو۔ "(سنن ابو داؤد، کتاب الجہاد)

حضرت اسود بن سر لیے بیان کرتے ہیں: "ہم ایک غزوہ میں شریک تھے (ہم اوتے رہے بہاں تک) کہ ہمیں غلبہ حاصل ہو گیا اور ہم نے مشرکوں سے قال کیا اور نوبت بہاں تک پہنچ گئی کہ لوگوں نے بعض بچوں کو ہمی قتل کر ڈالا۔ یہ بات حضور نبی اکرم سُکاٹیڈ کی تک پہنچی تو آپ سُکاٹیڈ کی نے فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہو گیاہے جن تو آپ سُکاٹیڈ کی نوبت بہاں تک پہنچ گئی کہ انہوں نے بچوں کو تک کو قتل کر ڈالا؟ خبر دار! بچوں کو جنگ کے دوران میں قتل نہ کیا جائے " (سنن نسائی، مسنداحمہ)

سیرناعلی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ حضور نی اکرم مُکافینے جب اسلای لشکر کو مشرکین کی طرف روانہ فرماتے تو یوں ہدایات دیتے ''کسی بچ کو قتل نہ کرنا، کسی بوڑھے کو قتل نہ کرنا، کسی بوڑھے کو قتل نہ درنا، چشموں کو خشک و ویران نہ کرنا، جنگ میں حائل ورختوں کے سواکسی دوسرے درخت کو نہ کافرا، کسی انسان کامثلہ نہ کرنا، کسی جانور کامثلہ نہ کرنا، برعہدی نہ کرنا اور چوری وخیانت نہ کرنا"۔ (سنن الکبری بیجقی) انہی مفاہیم پر مشمل دیگر احادیث (مند احمد، ابن ابی مفاہیم پر مشمل دیگر احادیث (مند احمد، ابن ابی شیبہ وغیرہ) میں کلیساؤں کے متولیوں (پادریوں)، ابن ابی شیبہ وغیرہ) میں کلیساؤں کے متولیوں (پادریوں)، راہبوں، کسانوں، تاجروں، مز دوروں اور جو جنگ میں براہ راست شریک نہ ہوں، طبی امداد کرنے اور پانی براہ راست شریک نہ ہوں، طبی امداد کرنے اور پانی پلانے والوں کو قتل کرنے کی بھی ممانعت کی گئی ہے۔

کھیتوں کو تباہ وہر باد کر سکتا تھاا در نہ ہی ان کے چشموں کو ویر ان کر سکتا تھا۔ رسول اکرم مُنگانگیزیم نے اپنے اصحاب کو شخص ہر گزایئے دشمن کو شخص ہر گزایئے دشمن کے ساتھ بھی بدعہدی اور دھو کہ نہ کرے۔ دشمن کے تاصد کے ساتھ بھی بدعہدی اور دھو کہ نہ کرے۔ دشمن کے قاصد کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور اسے قتل نہ تاصد کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور اسے قتل نہ کرنے کا اصول رسول اکرم مَنگانگیزیم نے جاری فرمایا۔

قدیم دور میں فوج کی پیش قدمی کے وقت فصلوں کو خراب کرنا، کھیتوں کو تباہ کرنا، بستیوں میں قتل عام، آتش زنی کرنا ، جنگجوؤں کے گروہوں میں عام بات تھی لیکن اسلام نے اسے فساد قرار دیاہے اور اس کی کلی ممانعت قرآن میں ہے:

"جب وہ حاکم بنتاہے تو کوشش کر تاہے کہ زمین پر فساد پھیلائے اور فصلوں اور نسلوں کو برباد کرے اور اللہ تعالی فساد کو پہند نہیں کر تا"۔ (سور ہُ بقرہ: 205)

اسلام میں عسکری جدوجہد کے بیہ توانین بہت واضح ہیں۔ فوجوں کی روائلی کے وقت جنگی بر تاؤ کے متعلق بدایات دینے کاطریقہ جس نے انیسویں صدی متعلق بدایات دینے کاطریقہ جس نے انیسویں صدی عیسوی میں عرب کے ای پیغیبر متالیاتی نے جاری کیاتھا۔ میں عرب کے ای پیغیبر متالیاتی نے جاری کیاتھا۔ دائی اسلام متالیاتی جب کسی سپہ سالار کو جنگ پر جیجے تو پہلے تقوای اور خوف خدا کی نصیحت کرتے، پھر جنگ میں شریب افراد کو نصیحت فرماتے کہ مشر کین کے بچوں، شریب افراد کو نصیحت فرماتے کہ مشر کین کے بچوں، عور توں، بوڑھوں کو قبل نہ کرنا، پھل داردر ختوں کونہ کائ، رسول اکرم متالیاتی کے بید احکامات کتب احادیث میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ چنداحادیث بیش خدمت ہیں:

حضرت عبد الله بن عمر الله عن عضور الله بن عمر الله عن عمر الله عن الله عن الله عن الله عورت كو ديكها بى اكرم متلا الله على الله عورت كو ديكها جسمة قتل كر ديا حميا تفا- إلى ير آپ متلا الله عن (سخق سے) عورتوں اور بچوں كو قتل كرنے كى ممانعت فرما

Copied From We 2015

سلامتی ہے متاثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ غزوہ خیبر کے موقع پر حضرت علی کوعلم عنایت ہواتو فرمایا" نری کے ساتھ ان پر اسلام پیش کرواگرچہ ا یک مخص ہی تمہاری ہدایت سے صدق ول کے ساتھ اسلام قبول كركے ".... سن 10 جرى ميں رسول ياك مَنَالِيَّتِيمُ نِهِ 300سواروں کے ساتھ حضرت علی مو یمن روانه فرمایا تو آپ نے انہیں یوں تقیحت فرمائی: "جب تم یمن پہنچ جاؤتو اس وقت تک دستمنوں پر حملہ نہ کرنا جب تک که وه تم پر حمله نه کریں "\_(طبقات ابن سعد) حضور نی کریم ملاقیدم نے یمن میں اسلام کی تعلیم کے لئے دو صحابہ حضرت معاذبن جبل اور حضرت ابو موسیٰ آشعری کو مقرر فرمایا، جب بیه دونوں روانہ ہونے لك تو آب مَنْ اللَّيْمُ نَ ان كو بلايا اور فرمايا: "ويكهو، تم دونوں مل کر کام کرنا، لوگوں کے ساتھ نری سے پیش آنا، سختی مت کرنا، خوشخری سانا، نفرت مت ولانا-تم كووه لوگ مليں مے جو پہلے سے كوئى مذہب ركھتے ہيں، يبلے ان كو بتانا اللہ أيك ہے، اس كاكوئى شريك تہيں، بھر بتانا کہ محمد (مَثَلَّ لَلْنِیْمُ) کو اللہ نے اپنار سول بناکر بھیجا ہے، جب وہ ان دونوں باتوں کو مان لیس تو پھر ان ہے كہناكہ الله في يائج وفت نماز فرض كى ہے۔ جب وہ اس کو بھی مان لیں توان کو بتانا کہ تم پرز کوۃ فرض ہے جواميروں سے لی جائے گی اور غريبوں كو دى جائے گی۔ ويكھو، جب وہ زكوۃ وينا قبول كرليں تو چن كر صرف اچھامال نہ لینا۔ مطلوموں کی بدؤعائے ڈرتے رہنا کہ اس کے اور اللہ کے در میان کوئی چیز حاکل نہیں ہے "۔ و حمن سے انتقام لینا انسانی فطرت کا خاصہ \_ ن حضور آکرم ملافیتم ناصرف بید که وستمنوں سے انقام کے قائل نہیں تھے بلکہ ہر موقع پر آپ سالفیکم اسے بدرین وسمن سے حسن سلوک برتا اور ان

حضرت اليو بكر صديق شام كى طرف لشكر روانه كرتے مورت ابو بكر صديق شام كى طرف لشكر روانه كرتے مورت ابو كم عانڈر سے فرمايا: "بيس حمہيں دس چيزوں كى وصيت كرتا ہوں كسى بيچ، عورت، بوڑھے اور بيار كو برگز قتل نه كرنا، اور نه ہى كوئى كيل دار در خت كاشا، اور نه ہى كسى آباد گھر كو وير ان كرنا، اور نه ہى كسى بھيڑ اور اون كى كو نجيں كاشا اور تجوروں كے بو دوں كو مت كاشانه اور مال غنيمت كو تقسيم كرنے بيل كاشانه اور مال غنيمت كو تقسيم كرنے بيل دھوكه نه كرنااور نه بى بردل ہونا۔" (موطاامام مالك)

حفرت معاذبن انس سے روایت ہے کہ محسن انسانیت نے فرمایا "جو شخص دوسروں کو گھروں میں گھس کر تنگ کرے باراستوں میں لوٹ مار کرے ، اُس کایہ عمل جہاد نہیں کہلائے گا۔"(سنن ابوداؤد)

اسلام کے جنگی قوانین کے مطابق غیر جانب دار افراد یا ممالک کے ساتھ جنگ نہیں کی جائے گی، خواہ ان کے ساتھ اختلاف کتناہی زیادہ کیوں نہ ہو۔

"اے ایمان والو! اللہ کے لیے انصاف کی گواہی وینے کے لئے کھڑے ہوجاؤ اور کسی قوم سے سخت و همنی تمہیں اس بات پر براہ پختہ نہ کرے کہ تم (اس ہے) عدل نہ کر سکو۔"(سورہ کا تکہہ: 8)

"الله تمهیں اس بات ہے منع نہیں فرماتا کہ جن لوگوں نے تم ہے دین (کے بارے) میں جنگ نہیں کی اور نہ تمہیں تمہارے گھروں ہے ( لیعنی وطن ہے ) نکالا ہے کہ تم ان سے جملائی کاسلوک کرواور اُن سے عدل و انصاف کابر تاؤ کرو، بے قنگ اللہ عدل وانصاف کرنے

والوں کو پیند فرما تاہے ''۔(سورۂ ممتحنہ: 8) پیر بھی ایک حقیقت ہے کہ پیغیبر اسلام نے کسی بھی فر د کو دین اسلام میں ظلم وزیادتی اور جبر واکر اوسے داخل اسلام نہیں کیا۔ بلکہ تعلیمات نبوی دعوت المن و



کے ساتھ ہر ممکن مہریانی ہے پیش آئے۔

ت 8 ہجری میں مکہ فتح ہوا۔ اس شہر میں جہاں کا فروں نے آپ سَنَا کَیْنَا مُ کی دعوت کو محکرا دیا تھا اور آپ سَکَالِنَیْنَیْمُ اور آپ سَکَالِنْیَیْمُ کے صحابہ کو طرح طرح ے ساکر جرت کرنے پر مجبور کردیا تھا، آپ مالانلیکم اس شان سے داخل ہوئے کہ دس ہرار جاں شاروں کا لنكر آپ مَنْ لَيْنَا لِمُ كَالِمُنْ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ مِنْ اللَّهِ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ الللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ الللللَّهِ اللَّهِ الللَّهِ الللللَّهِ اللَّهِ الللَّهِ الللَّهِ اعلان فرمادیا تھا کہ جو شخص کعیے میں پناہ لے گا اسے پچھ نہیں کہا جائے گا۔جو اپنے گھرکے دروازے بند کرکے بیٹے جائے گا وہ بھی محفوظ رہے گا اور جو ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے لے گا،وہ بھی محفوظ ہو گا۔

حضرت علی بن ابی طالب اروایت ہے فتح مکہ کے موقع پر آپ سَنَالِيُنَا مِنَا لِيَنْ اللهِ مِنْ اللهِ اللهِ على الله الله فرمادي كه و حسى زخى پر حمله نه كرنا، جو كوئى جان بچا كر بھاگے اس كا پیچیانه کرنا، کسی گھر میں واخل نہ ہونا، جس نے اپنا اسلحہ سچینک دیا أے امان ہے اور جو اپنا دروازہ بند کر کے بیٹھ جائے، اسے امان دینا"۔ (عبد الرزاق، المصنف)

مكه ميں قحط پڙا تو حضور نبي پاک مَٽَالِثَيْتُمُ اس وفت مدینہ میں تھے اور ابھی ابھی ججرت کرکے آئے تھے۔ اہل مکہ کے مظالم کے زخم تازہ تھے لیکن حضور مَنَالِثَیْمُ نے مدینہ میں بیٹے کر مکہ کے لئے دعا کی کہ "خدامکہ کی سرزمین سے اناج کا قحط دور کرے "۔

حضور اکرم سَالِیْنِیمْ نے انسانیت کو پستیوں سے أتفاكر سربلند كيا اور ايك ايسا معاشره وجود مين لائے جس میں مذہب، زبان، نسل اور رنگ کی بنیاد پر کوئی امتیاز یا تعصب نہیں تھا۔ آپ مَثَالِثِیْمُ کاارشادہے کہ "جو تعصب يرجيااور مراده مجه سے نہيں".... حضور اكرم مَنَا لَيْنَا مِن مَنَا لِيُنْ مِن مِن قيام فرما تص كه قریش نے آپ منافقیم کی ذات مبارک پر حملہ کرنے

کی سازش کی اور 80 افراد اس غرض کے لئے تیار کئے گئے اور وہ چھتے جھیاتے اسلامی لشکر گاہ میں داخل ہوئے لیکن پکڑے گئے اور اقبالِ جرم کرلیا۔ عرب کے قانون کے مطابق ان کی سزاقتل تھی لیکن جب پیہ مجرم بار گاہِ رسالت میں پیش کئے گئے تو آپ سنگانٹی نے فرمایا کہ "میں تم کو معاف کر تاہوں" اور سب کوبری کر ویا۔ قریش کا فرستاده عمیر بن وہب مدینه پہنچا تا که کسی طرح موقع پاکر حضور منگانتیم کو قتل کردے۔ لیکن حضرت عمرؓنے اسے ویکھ لیااور اس کی تکوار چھین کر اے بکو کر بارگاہِ رسالت سنگھی میں لے آئے۔ حضور مَنَالِينَيْمُ نِي فرمايا "اسے چھوڑ دو" آپ مَنَالِينَيْمُ نے عمیرے فرمایا "کس ارادے سے بہاں آئے ہو؟" اس نے کہا "میں اپنے بیٹے کی خبر لینے آیا ہوں، جو آب سَالِينَوْمُ كَي قيد مِن ہے"-آپ سَلَا لِيَّا مِنْ اللَّهِ مِنْ فَي فرمايا " پھريد تكوار كس كتے كلے میں لئکائی ہے؟"

عميرنے کہا"آتے وقت میں اسے نکالنا بھول گیا تفا"۔ بد سن كر حامل نبوت مَكَّالْتُنْ الله في اسنو! تم نے اپنے دوست صفوان بن اُمیہ کے ساتھ ایک تجرے میں بینے کر میرے قتل کی سازش کی۔ اس کے بدلے میں صفوان نے بیہ وعدہ کیاہے کہ وہ تمہاراسارا قرض ادا كرے گا اور تمہارے اہل وعيال كاخرچ بھى اس كے

عمیریہ من کرسٹائے میں آگیا کہ اس دانِ سریستہ کی کسے اطلاع ہو گئی۔اس نے اقرار کیا کہ ہاں واقعی سے سازش ہوئی تھی اور کہا "محمر"! آت واقعی خدا کے رسول بیں"۔ آپ مَالْقَلْمُ نے سخابہ کرام سے فرمایا "اپنے بھائی کو آرام پہنچاؤاوراس کے فرزند کو بھی آزاد کردو!" ای طرح ابوسفیان نے ایک بدوی کو بہت بڑی

رقم کالا کی دے کر آنحضرت منگائی کے قبل پر متعین کیا۔ یہ بدوی جب مدینہ پہنچا تو مجد نبوی ہیں حضور اگر م منگائی کی قبیلے کے وفد سے مصروف کفتگو تھے۔ آپ منگائی کی قبیلے کے وفد سے مصروف کفتگو تھے۔ آپ منگائی کی اس بدوی کو دیکھ کر اہل مجلس سے فرمایا "یہ آدمی میرے قبل کے اراد ہے سے بہاں آیا ہے "۔ محابہ نے اسے پکڑ لیا تلاشی لی تو تحجر بر آمد ہوا۔ آپ منگائی کی تو تحجر بر آمد ہوا۔ تبادو تو چھوڑ دیے جاؤ گے "۔ اس نے بے کم وکاست بتادو تو چھوڑ دیے جاؤ گے "۔ اس نے بے کم وکاست حقیقت بیان کر دی۔ حضور منگائی کی اس ماں کو امان دے کر فرمایا گد جہاں چاہو چلے جاؤ۔ اس حسن سلوک سے کر فرمایا گد جہاں چاہو چلے جاؤ۔ اس حسن سلوک سے متاثر ہو کر بدوی فورآ مسلمان ہو گیا۔

ایک جنگ میں یمن کے مشہور سخی حاتم طائی کی بیٹی گرفتار ہو کر آئی۔ رسول اکرم منظی فیٹی نے اسے بڑی عزت اور احترام سے رکھا اور فرمایا: "تمہارے شہر کا کوئی آدمی بہاں آیا تو حمہیں اس کے ساتھ رُخصت کردوں گا"۔ چنانچہ حضور پاک منظی فیٹی نے ناصرف اسے بلکہ اس کے تمام خاندان کے قیدیوں کو بغیر کسی فدیے یامعاوضے کے رہاکرے واپس ججوادیا۔

حنین کی فتح کے بعد سید دو عالم مَنَّالِیَّیْمِ نے قبیلہ موازن کے لوگوں سے بوچھا "تمہارا سر دار مالک بن عوف کہاں ہے؟ اس نے تمہیں خدا اور اس کے رسول مَنَّالِیَیْمِ سے لانے پر آکسایاتھا"۔

لوگوں نے بتایا کہ وہ طائف بھاگ گیا ہے۔
آپ سُکاٹیڈ کم نے کہا''مالک بن عوف سے جاکر کہہ دواگر
وہ میرے پاس آجائے تو ناصرف اس کے اہل وعیال
اور مال مویثی واپس کر دوں گا بلکہ اپنی طرف سے سو
اونٹ بھی دو نگا''۔ مالک بن عوف طائف میں سخت
پریشانی اور ہے کسی کے عالم میں زندگی کے دن گزار رہا
تھا۔ اُسے جب اطلاع ملی کہ اُسے معاف کر دیا گیا تو وہ

بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا۔ حضور اکر مسلطنی نے اسے ناصرف اس کی بلکہ چند اسے ناصرف اس کی بلکہ چند دوسرے قبائل کا بھی سر دار بنادیا۔ مالک بن عوف نے مسلمان ہوکر حضور مسلطنی تا کہ میں جند مسلمان ہوکر حضور مسلطنی تا میں گائے ہیں استعار بھی کہ جن کا مفہوم یہ تھا کہ میں نے محمد مسلطنی ہے۔ اخلاق جیساکوئی انسان نہ بھی دیکھانہ مناہے۔

اگر کسی کا جرم اتناسکین ہوتا کہ اسے مقل کرنا ضروری ہوتا پھر بھی رسول اللہ مَنَّالِیْکِمُ اس سے سخق کا اظہار نہیں فرماتے۔رسول اللہ مَنَّالِیْکِمُ نے ایسے مجرم کو باندھ کر قتل کرنے اور اذیت یا تکلیف وے کر قتل کرنے سے منع کرویا۔

سيدنا حضور عليه الصلؤة والسلام كى سيرت طيبه كا عملی مظاہرہ ہمارے سامنے ہے۔ رسول منگانٹیکم کی تعلیمات بہ ہیں کہ ہے کہ اگر مسلمان فوج فاتح بن کر تمنی ملک میں واخل ہو تو عبادت خانوں کو نہ گرایا جائے۔اوران کے مذہبی پیشواکونہ قتل کیاجائے۔ حضور اکرم مَنَالِثُنَامِ نِے اپنی تعلیمات میں مجھی کسی مذہب کو بُرا نہیں کہا بلکہ جہالت پر مبنی فرسودہ اور ظالمانه روایات سے اختلاف فرمایا۔ اسلام کی روشنی جنگ کے زور پر نہیں بلکہ رسول الله منالینیم کی رحمت وشفقت اور بوری نوع انسانی کی تھلائی پر مبنی پیغام کی تشش کی بناء پر تھیلتی چکی گئی۔ ہمیں بھی حضور یاک منگاللیکیم کی طرز فکر پر عمل کرتے ہوئے اپنے بھائیوں، دوستوں اور تمام نوع انسانی کے لئے رحمت ین کرزندہ رہنا چاہئے۔جب ہم رحمت بن کر جئیں گے تو ہماری تمام مشکلات، پریشانیاں اور بے سکونی کی كيفيت ختم موجائے گی-يقينارسول كريم مَنَالِثَيْتُم كي سيرت طيبه مارے لئے كامل خمونہ ہے۔



امام سلسله عظیمیه حضور قلت دربابا اولباع فرمات بين:

جس طرح ہماراد وست خداہم سے اور کا ئنات میں موجود ساری مخلوقات سے محبت کرتا ہے ہم بھی اس کی مخلوق سے محبت کریں۔ جس طرح ہمارادوست خدامخلوق کے کام آتا ہے، اُسی طرح ہم بھی اس کی مخلوق کی خدمت کریں۔

مسراقب بال حسيدرآباد گرال:ممتازعسلی كلشن شهباز، نزو تول بلازه، سيرياني وے حيدر آباد۔ برائے رابطہ:C/237، بلاک E لطیف آباد تمبر 9، حیدرآباد۔ يوست كود 71800 ون: 2695331-0333



ہر شخص کو چا ہیئے کہ کاروبارِ حیات میں مذہبی قدرول، اخلاقی اور معاشرتی قوانین کا احترام کرتے ہوئے پوری بوری جدوجمد اور کوشش الکن نتیجہ اللہ کے اوپر چھوڑ دے۔ ح برا و المناولياء)

مر اقبہ ہا کا ٹنڈو جام (بر ائے خواتیہ) نگر ان: نصر ت فاطمه 491، شنابی بازار ، نوناری کلی ، فون: 0345-3701665

حضرت محمد مَالْنَيْكُم كاار شادىچ. جسس مت اضی نے حق کو پہچیان كرفيص لدكرنے مسين طلح كيا وہ دوزخ مسیں ہے۔ مراقبه بالهولا مور مكان نبر 158 A/158 من بازار من الدور

0300-4452866:09

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN RSPK.PAKSOCIETY.COM



رہیج الاول کی مناسبت سے معروف مفکر واصف علی واصف "نے ریڈیو پاکستان لاہور سے سیرتِ طیب کے ایک پروگرام میں بیہ مقالہ پیش کیا تھا، واصف علی واصف یے اس مقالہ میں سیرت طبیبہ کے پہلو پر حکمت و دانائی ہے پُراپنے مخصوص اسلوبِ بیاں میں جس صراحت سے روشنی ڈالی گئی وہ واصف علی واصف کاہی ایک خاص اسلوب ہے....

حکمائے عالم نے ونیا کو جو معیارِ اخلاق دیا، وہ سب انسانوں کا تصور ہے اور انسانی تصور میں نفس کا ہونا بعیداز قیاس نہیں ہو سکتا۔ اس کے برعکس جو معیار اللہ

تعالی نے عطا فرمایا، وہ ہر خای سے آزاد ہے۔ خالق بی بہتر جانتا ہے کہ مخلوق کے لئے کون سا معیار اخلاق

بہتر ہے۔ اللہ تعالی نے اپنے حبیب مَنْ اللّٰهُ عِلَم كى ذات مين بد فيصله فرمادياكه لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة-

اخلاق كالبهترين ممونه حضور مَنَالِلْيَمْ كي ذاتِ كرامي ہے۔ چھیل انسانیت کا نقطہ عروج حضور ملی تاہو کی ذات اقدس ہے۔

للجميل ذات مين للمحيل اخلاق كا وعوىٰ اپني للحميل کے ساتھ موجود ہے۔ ذات کامل ہو توصفت مکمل ہو جاتی ہے۔ ذات اور صفات کا رشتہ عجب ہے۔ مبھی صفت ذات کی بیجان ہے اور مجھی ذات صفات کی۔مثلاً اگر صفت صدافت ہے توذات صادق بی کہلائے گی لیکن اگر ذات حضوراكرم سَكَ اللَّهُ عِلْم كَي موتوآب سَكَ اللَّهُ السياحادق ہیں کہ آپ سَلَا عَلَیْمُ جو مجھی فرمائیں، وہی صدافت ہے۔ آپ مَلَالْمَيْنَا كُلُور كُلُول كُلُول كُلُول كُلُول كُلُولُ كُلُول

آپ منافقیم کے دم سے ہی صفات کی منكيل بوني، صفات كومر تبه ملا، صفات المعالم

كو تقدس ملا، بيجان ملى، عروج ملا - ايك عام آدمى مج بولے توہم اس سے کی محقیق کر سکتے ہیں عقل کے ذریعے ہے،مشاہدے کے ذریعے ہے۔لیکن ایک پیغمبر اور خاص طور پر حضور اکرم منگالیوم کی صدافت ہماری محقیق سے

بلندوماوراي

حضور اکرم منگاللیکم نے زندگی کے معاملات میں جو بھی ارشاد فرمایا، وہ صدافت ہے کیونکہ ان کا مشاہدہ موجود تھا۔ لیکن کمال صفت تو بیہ ہے کہ آپ نے اللہ كريم كے بارے ميں اور مابعدك بارے ميں جو کچھ ارشاد فرمایا، وہ ہماری شخفیق میں نہ آسکنے کے باوجود صدافت ہے، بلکہ صدافت مطلق ہے اور کمال صفت کا یہ اعازے کہ ہم آپ منافقیم کی ہربات کو محقیق کے بغیر تسلیم کرنے کو اپنا ایمان سمجھتے ہیں۔ آپ مَالْنَیْمُ سے پہلے پغیبروں میں رسالت کا رنگ مخصوص اور جزوی تھا۔ آپ مَلَی تَقَامُ کی شخصیت میں رسالت اسپنے انتہائی رنگ سے ایس ممل جوئی کہ اس کے بعد سی ر سول کی ضرورت ہی نہیں۔ یعنی آپ نے اخلاق کو اس درجہ ممل فرمایا کہ اس کے بعد مسی اور تفصیل کی ضرورت ہی نہیں۔ آپ نے انفرادی اور اجماعی اخلاق میں وہ انقلاب پیدافرمایا کہ دیکھنے والے جیران رہ گئے۔ حضورِ اکرم مَنْ النَّيْمُ كَي تعليم كانتيجه تاريخ نے ويكھا کہ آقاپیدل چل رہاہے اور غلام سوارہے۔ آپ کے دم واصف واصف الما اخلاق اور صفات كوسند عطا

خير مجسم ۽ الله

ماريا الحال کي الحيال ماري

مع المولى- آپ ك اخلاق كى تاخيرىي ب كه آب جب ارشاد فرمات توسامعين سر جهكا كر اور خاموش ہو کر یوں سنتے جیسے ان کے سروں پر پر ندے

بیٹے ہوں۔ آپ ملی فیٹم کا حسن اخلاق یہ ہے کہ آپ نے جس کو دفعتاد یکھا، وہ مرعوب ہو گیا۔ جو آپ سے

میں جہاں تاریخ گواہ ہے، وہاں قر آن تھی شاہد ہے کہ "اے پیغیبر منگانگینظم! تم اعلیٰ اخلاق پر پیدا ہوئے".... حضور مَثَلِظَيْظِم كا اپنا ارشاد محميل اخلاق كے ضمن میں ایک مینارہ نور کی طرح در خشاں ہے۔ ارشاد ہے ''میں حسن اخلاق کی جھیل کے لئے بھیجا گیا ہوں ....' اور پیر که " میں تواس کئے بھیجا گیاہوں کہ مکارم اخلاق كامعامله بتحيل تك پهنچاؤن"....

آپ مَنَا لَيْنِيمُ مَا فَظِ اخْلَاقَ بِينِ، مُفْسِرِ إخْلَاقَ بِينِ، مظهر اخلاق بين، منبع إخلاق بين، محبتم إخلاق بين، بلكه مكمل اخلاق بير- آپ مَنْ لَيْنَا لِمُ كَى اخلاقى رفعتوں كا بيان دراصل پوری سیرت کابیان ہے۔اخلاق کی جزئیات میں آپ کے ہاں استفامتِ عمل ہے، حسن سلوک ہے، حسن معاملہ ہے، عدل و انصاف ہے، جودوسخاہ، ایثار ہے، مہمان نوازی ہے، ساد گی اور بے تکلفی ہے، شرم وحیا ہے، عزم واستقلال ہے، شجاعت ہے، صدافت ہے، امانت ہے، ایفائے عہدہے، زُہدو تفوی اور قناعت ہے، عفوور حم ہے، کفار اور مشر کین سے حسن سلوک ہے، غربیوں کے ساتھ محبت ہے، حیوانات اور پر ندول پرر حم ہے، رحمت و محبت عام ہے، رقیق القلبی ہے، عیادت و تعزیت ہے، اولادسے محبت ہے، غرضکہ "حسنت جمیع خصالہ"....

آپ منافقیم کے بارے میں کیا لب کشائی کی جاسکتی ہے۔ آپ کے اخلاق اور اوصاف کاذکر احادیث اور سیرت کی کتابوں میں بڑی تفصیل سے کیا گیا ہے۔ آپ کی زندگی کا ایک ایک واقعہ اخلاق و اوصاف کی تفلیر نظر آتا ہے۔ آپ کے اخلاق میں سب سے نمایاں بات بیہ کہ آپ نے جس اخلاق کا پر جار کیا، اس پر ممل طور پر عمل کرے بھی د کھایا۔ آپ کی ذات ِ اقدس تمام انبيائ كرام اور مصلحين عالم ميس واضح طوريراس لت متازے کہ آپ کاعمل آپ کے علم کا شاہد ہے۔ حدیث نبوی اور سنت ِ نبوی میں تطابق ہے۔

آشا ہوا، وہ محبت اور ادب کرنے لگ کمیا۔ آپ نے اخلاق كو يحميل كاوه درجه عطافرما ياكه ايك طرف تو الله اور اللہ کے فرشتے آپ پر ورود سیجے ہیں اور دوسری طرف آپ کے جانار، آپ مَالْ الْمُؤْمِ کی خدمت میں آج تک درودوسلام اور نعت کابدیہ پیش کرتے چلے آ رہے ہیں۔اپنے تو اپنے، بیگانے مجمی آپ مناللی کو عقیدت كے نذرائے پیش كرتے ہیں۔ آج مجى، چودہ سوسال كى دوری کے باوجود آپ واول کے قریب ہیں۔ آپ يحيل فرمائي، نبوت كى يحكيل فرمائي، ومان اخلاق جليله كى مجی محیل فرمادی-آپ کا کروار، کردار کی انتهاہے- آپ مَنَا يَثِينِكُم كارشاد ارشاد كى انتباب اور آپ پر نازل مونے والى كتاب، آسانى كتب كاحرف آخر- آب ك اخلاق عالى كايد مقام ہے كداسے صدافت نبوت كى دليل كے طور پر پیش کیا گیا۔ سورہ یونس میں ارشادے کہ "میں نبوت ے پہلے تم او گوں میں ایک عمر اسر کر چکا ہوں ، کیا تم سجھتے نہیں"۔ گو یا اعلانِ نبوت سے پہلے آپ منافقیوم کی چالیں برس کی تمام عربھی مرقع اخلاق ہے۔

نبوت اخلاق کا نتیجہ نہیں، اخلاق نبوت کی عطاہے اور نبوت اور پھر آپ سَکَالْکِیْم کی نبوت، کمالِ عطائے الی ہے۔ جب اللہ كريم النے حبيب متالفينو كو اخلاق كامعيار بناكر پيش كرے تووہ اخلاق كتنا مكمل موگا، اس كا اندازه مشكل نبين - دراصل اخلاق ايك اليي راه عمل ہے، جس پر چلنے والے انسان کا کر دار مخلوق خدا کے لئے بے ضرر اور منفعت بخش ہو تا ہے۔ انسانی سوج اخلاق کا جو معیار ویتی ہے، وہ قابل تا جیر ہو سکتا ہے لیکن جب پغیبر اخلاق کا معیار دے تو وہ معیار خدا کی طرف ہے ہو تاہے اور خالق بہتر جانتا ہے کہ مخلوق کے لئے کون ساکر وار بہتر ہے۔

حضور اکرم مَالِیْ اللہ کے اخلاق کے بیان کے بارے



اور آپ کے اقوال اس بات کا مکمل ثبوت ہیں۔ اخلاق کی محیل آپ کے وم سے ہوئی۔ آپ مَنَالِقَيْمِ کے چندار شاوات ملاحظہ ہوں: کامل ایمان اس مومن کا ہے، جس کا خلاق اچھاہے اعمال کے ترازو میں حسن عمل سے بھاری کوئی

انسان حسن اخلاق سے عبادت کا ورجہ حاصل 

تم میں سب ہے اچھاوہ ہے، جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ حضور اقدس مَثَّالِيَّامُ سے ايك مرتب سوال كيا كيا

"كون ى نيكى بهتر بے ... ؟" و ایے نے فرمایا و کھانا کھلانااور سب کو سلام کہنا" يعنى سب كوسلامتى كى د عاكا پيغام پہنچانا۔

حضرت ابو ذر غفاری نے ایک مرتبہ ایے کسی غلام کو برا محلا کہا۔ حضور اکرم نے س لیا۔ فرمایا "ابوذر"! انجی تم میں جہالت باقی ہے، غلام تمہارے بھائی ہیں، اللہ نے انہیں تمہارے ماتحت کیا ہے، جس کا بھائی ما تحت ہو، اسے چاہیے کہ بھائی کو ویسا کھانا کھلاتے جیبا آپ کھائے، ویباہی پہنائے جیبا آپ بینے، بھائی ہے ابیاکام نہ لے جو اس سے نہ ہو سکے، کوئی سخت کام ہو تواس کی مدوا کرے "

اليان مراب فرمايا "فتهم ب وه ايمان مبيل الايا مخداكي فتم وه ايمان تهيس لائياه خداكي فتم وة ايمان تهيس الايا "- صحابة في عرض كيا" يار سول الله الكون ؟ - آب ني فرمایا جس کا پروسی اس کے شرکھے محفوظ نبیل " ا ہے مظافیق کی زندگی کے واقعات اور آب کے ارشادات میں ایسے ہر ار بالیالوشامنے آتے ہیں، جس سے به ثابت موتا الم كر آب مل المين صن اخلاق كي الحيل المت من عليم كي ذات مين موجودت مول آب زم عزاج

当らていることとは、

آپ منالنگیوم کا کمالِ اخلاق یہ ہے کہ وہ دور جس میں صدافت، ویانت اور امانت کے چراغ گل ہو بھے منے، آپ نے اپنے پاکیزہ کر دارے اس دور میں صادق اور امین کے القاب حاصل کئے اور وہ تھی مخالفین ہے۔ آپ کے قریب رہنے والے سبھی لوگ بیک زبان میہ کہتے کہ آپ نہایت زم مزاج، خوش اخلاق اور نیک سیرت تھے۔ حضرتِ عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ نے مجھی برائی کے بدلے برائی سے کام نہیں لیا۔ آپ ہیشہ ور گزار فرماتے، معاف فرما دیتے۔ آپ نے مجھی کسی کا ول نہیں و کھایا۔ آپ نے مجھی کسی کو بات کرنے کے ووران ٹو کا نہیں۔ آپ منافقیوم حندہ جبیں، زم گفتار اور مبریان منظ منظیم پرجب پہلی باروحی نازل ہوئی تو آپ نزول وجی کی شدت سے تھبر اے اور آپ پر لرزه طاری موگیا۔ آپ نے گھر اکر رفیقہ کیات سے اپنی کیفیت کا ذکر فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے۔ حضرت خدیج نے آپ کو تسلی دی اور آپ کے اخلاق ے بارے میں یہ کہا" ہر گزنہیں! خدا کی قتم! خدا آپ کو مجھی اندوہ کیں نہ کرے گا، آپ عزیزوں اور ر من وارول سے حسن سلوک کرتے ہیں ، ناتوان، ہے کسوں اور غریبوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں ، جس کے پاس مجھے نہیں ہو تا، اسے دیتے ہیں، مہمانوں کی تواضع کرتے ہیں، مصابب میں حق کے معاون اور مدد گارہیں، آپ میں وہ تمام صفات ہیں کہ آپ "صادق القول ہیں".... ہے منگالی کیا ہے قبل از نبوت کا گواہ حضرت خدیجہ ہے بہتر اور کون ہو سکتا ہے؟ آپ داعی حق ہونے کی حيثيت سے اپن تعليم كا افضل و اعلى مموند تھے۔ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں انسانی دندگی کے لئے جس انسانی اخلاق کی تعلیم فرمائی، سر کار من فال کی دات گرای ہے۔ آت

پرومفیں تواپیامحسوس ہو تاہے کہ قر آن جس اخلاق کی تعلیم وے رہا ہے، وہ حضور ہی کا اخلاق ہے اور حنبور سَلَا لَیْنَا کُم کی زندگی اور آپ کے اخلاق کو دیکھیں تو یوں نظر آتا ہے کہ آپ مَلَا لَیْکُمُ کا خلاق قرآن ہی کا اخلاق ہے۔اللہ کا پسندیدہ اخلاق آپ سَکُلْفَیْمُ کی ذات میں اور آپ کا اخلاق اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں موجود ہے۔اس کئے آپ کے اخلاق کی پیروی بی رضائے الٰہی کا ذریعہ ہے۔ اخلاقیات کے تمام مکاتیب فکر اس بات پر متفق ہیں کہ رحم، اخلاق کی اعلیٰ صفت ہے اور حضور مَنَا عَیْنَا کُم کی ذاتِ مبار کہ میں رحم اور رحمت کا بیہ عالم ہے کہ آپ کے بارے میں ارشاد ہے "وماار سكتك الأرحمة اللعالمين "....ك آپ تمام مخلوق کے لئے رحمت مجسم بناکر بھیج گئے ہیں۔ اپنا، بیگانه، مومن ، کافر، چرند، پرند، ذی جان، بے جان، مرئی یاغیر مرئی، کوئی مخلوق ہو آپ کی رحمت کا سامیہ سب کے لئے ہے اور ہمیشہ کے لئے ہے۔ روایت ہے که حضور اقدس مُنَّالِثَيْنَةُم کی خدمت میں ایک هخص حاضر ہوا، آپ کے رعب وجمال سے کانینے لگا، آپ نے فرمایا "ايخ آپ كوسنجال، ميس كوئى بادشاه تبيس، ميس تو قريشي مال كابيثا هو ل جوسو كھا گوشت كھا ياكر تى تھى"….

آپ مَنَّالِيَّمُ لَغَرْشُون کومعاف فرمانے والے تھے۔
حضرت انس سے روایت ہے کہ "میں نے حضورِ اقد س
کی خدمت کی ہے۔ میں نے بھی آپ مَنَّالِیْمُ کو یہ کہتے

ہیں سنا کہ تم نے ایسا کیوں کیا اور ایسا کیوں نہ کیا"۔
فیل موں کے ساتھ شفقت کا یہ عالم ہے کہ ایک
مخص نے عرض کیا" یار سول اللہ! غلاموں کا قصور کتنی
وفعہ معاف کریں" آپ خاموش رہے۔ اس نے جب
تیسری مرتبہ یہی گزارش کی تو آپ نے فرمایا" ہر روز
ستر مرتبہ "۔ حضور اقدس آکٹر دعا فرمایا کرتے تھے کہ
ستر مرتبہ"۔ حضور اقدس آکٹر دعا فرمایا کرتے تھے کہ
ستر مرتبہ"۔ حضور اقدس آکٹر دعا فرمایا کرتے تھے کہ
ستر مرتبہ"۔ حضور اقدس آکٹر دعا فرمایا کرتے تھے کہ
"اے اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھ، مسکین اٹھا، مسکینوں

نقے، خوش گفتار تھے، مثین تھے، حکیم الطبع تھے۔ کسی کی ول آزاری نه فرماتے۔ آپ سَلَا اَیُکُمُ کی مجلس میں نے آنے والوں کو جگہ نہ ملتی تو آپ رواء مبارک بچھا ویتے۔ بچوں پر تو آپ اس مد تک شنیق متھے کہ مشرکوں کے بیوں پر بھی رم کرنے کا آپ نے تھم فرمایا۔ غلاموں پر آپ سَلُ اللَّيْمُ كَلِّي شَفقت كاب عالم تواس بات سے بھى واضح ہو جاتا ہے کہ آج بھی آپ سُلِنْ اِللَّهِ کی غلامی ہی سر فرازی کا اظہار ہے۔ آپ نے بمیشہ غریوں اور ہے کسوں سے عملی حدروی کا اظہار فرمایا۔ آپ نے ونیا میں مساوات کا اعلیٰ ترین ممونہ قائم کیا۔ فنج مکہ کے بعد آپ كاارشاد ب"اے كروہ قريش! الله نے جہالت كا غرور اور نسب کا افتخار مٹایا۔ تمام لوگ آدم کی اولا دہیں اور آدم می ہے ہے ".... اور خلق کا یہ عالم ہے کہ آب ك ياس خلق عظيم ہے۔ آپ مَالْقَيْقُم كا ارشاد ہے ك "ہر دین کاخلق ہو تاہے اور اسلام کاخلق حیاہے ".... آپ سُلُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مِن إلى جو صفت مجى موجود ہے، وائم ہے۔ آپ وائم الرضا ہیں، وائم الزبد ہیں، وائم الشوق بي، وائم الصبري، وائم الصدق بي، وائم الامر ہیں، دائم الفکرہیں۔ غرضیکہ آپ ہمہ صفت موصوف الى - كسن آپ كى صفت ہے اور صفت آپ كا كسن-آب بمیشه مشاش بشاش رے اور اللہ تعالی کے خوف اور الله كى محبت نے آپ كود نيا كے خوف اور محبت سے آزاد كر ديا۔ حضرت سعد بن مشام سے روايت ہے كه حفرت عائش سے يو چھاكيا"اے ايمان والوں كى مان! حضور اکرم منالیکم کے اخلاق کے بارے میں کھے بتأكين" تو آي نے فرمايا "تم نے قرآن تبين يرها...؟" أنبول في كما" قرآن تو يرها ب"-حضرت عائشه صديقة "ف فرمايا" حضور اكرم منالينيم كا خُلَق قرآن تھا" یعنی آپ قرآنِ مجسم ہتھے۔ آپ کا اخلاق ہی منشائے قرآن کے عین مطابق ہے۔ قرآن کو



Copied From Web



بی کے ساتھ میر احثر ہو" حضرت عائشہؓ نے دریافت كيا"يه كيول....؟" آپ نے فرمايا" اس لئے كەمىكىن دولت مندوں سے پہلے جنت میں جائیں گے "…

آپ مَنَا لَيْكُورُ كُلُ روز مره كى زندگى انتبائى ساده تقى۔ آپ میں تکلف اور نصنع کاسایہ تک نہ تھا۔ نماز، خوراک، ربائش میں بمیشدساد گی سے کام لیتے۔امارت اور فضولیات آپ کوناپیند تھیں۔واقعہ ہے کہ ایک سحائی نے نیا مکان بنوایا، جس کا گنبدبلند تھا۔ آپ نے دیکھاتوپوچھا"یہ مکان كس كام ؟ " حو كول في نام بتايا- آپ چپ رے - اور وه تخض حسب معمول جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیاتو آپ نے منہ چھیر لیا۔اس نے پھر سلام کیا، آب نے پھر منہ پھیرلیا۔وہ سمجھ گیا کہ ناراضگی کی کیا وجہ ہے۔جاکر گنبدکو زمین کے برابر کر دیا۔ آپ نے جب دوباره مکان دیکھاتوار شاد فرمایا مضروری عمارت کے سواہر عمارت انسان کے لئے وبال ہے "....

ایک وفعہ آپ مَنْ اللّٰ ایک چٹائی پر آرام فرمارہے منے ، أع تولو كوں نے ديكھاك پيلوئ مبارك ير نشان پڑ گئے ہیں۔ عرض کیا" یارسول اللہ!ہم لوگ کوئی گذا منگواکر حاضر کریں"۔ آپ نے فرمایا"مجھ کو دنیاہے کیا غرض، مجھے دنیاہے اتنائی تعلق ہے جتنا اس سوار کو جو تھوڑی دیر کے لئے کی ورخت کے سائے میں بیٹے جاتا ہے اور پھراس کو چھوڑ کر آگے بڑھ جاتا ہے"۔ آپ نے سادہ زندگی کوہی بلند خیالی کے لئے لازی قرار دیا۔

ونیاکے تمام مفکرین اخلاق نے آج تک جننے مجی اخلاق کے اصول بنائے ہیں، آپ کی زعد گی ان اصواوں کی مظیر ہے۔ آج کے زر پرست اور ہوس پرست معاشرے میں شایدیہ بات سجھنامشکل ہو کہ وہ انسان جو پیغیروں کاامام ہو، اللہ کا محبوب ہو، قبیلے کاسر دار ہو، جس کاتام لو گوں کے ایمان کا حصہ ہو، جس کاعلم ولوں یر جاری ہو، جس کے اشاروں پر لوگ لیک جان شار

كرنے كو سعادت سبحصتے ہوں، أس انسان كے جسم مقدس پر کوئی پیوند دار لباس ہو اور پیوند بھی اینے وست مبارک سے لگائے ہوں ... جس کو دولت معراج عطاہور ہی ہے، عروج کی انتہا ہور ہی ہے، اس کی زندگی ا تنی ساده ہو کہ اگر حضرت عمرٌ دیکھیں توان کی آتکھوں ہے آنسوجاری ہوجائیں کہ قیصر و کسریٰ توباغ و بہار کے مزے لو ٹیس اور آپ اللہ کے پیغیر ہوتے ہوئے اس حال میں زندگی بسر کریں اور پھر حضور سادگی اور یقین ہے یہ ارشاد فرمائیں کہ "اے عر" کیاتم کویہ پہند نہیں كه ان كے لئے د نيا ہو اور ہمارے لئے آخرت" حضور اقدس مَالِيَّ اللهُ عَلَيْم في اخلاقِ انساني كو محميل

کے اس درجے تک پہنچادیا کہ بیر اخلاق آسانی ہو گیا۔ الله نے انسانوں کے لئے جو بھی اخلاق بیند فرمایا، وہ دراصل اخلاق محمدی ہے۔ حضور نے جس اخلاق کو پیش كياوه دراصل الله كالسنديده اخلاق ہے۔ كوئى خوبى اليى نہیں جو حضور پر تور میں نہ ہو۔ آپ منگانی ایفائے عہد میں اسنے باند تھے کہ آپ مَنْ اللّٰهِ مَنْ مَیْن ون تک ایک جگہ کھڑے رہے، ایک انصاری نے آپ سے تھبرنے کا وعدہ لیا اور خود بھول گیا۔ تین دن کے بعد جب وہ وہاں سے گزرا، آپ سَالْقَلْمُ کو دیکھا تو اسے یاد آیالیکن آپ نے اس سے صرف اتنا کہا کہ تونے مجھے بہت تکلیف دی۔حضور منگفی کے اخلاق کے بارے میں کیا كياكها جائے۔ آپ نے اللہ سے أسوة حسنه كى سندلى، ونيا نے آپ مَالَیْ اُلْمِیْ کو معلم اخلاق مانا، آپ پر نبوت کی بحيل مولَى، إنسانيت كى يحيل مولى اور إخلاق كى يحيل ہوئی۔ آپ منافق کی ذات کے بارے میں بس یہی کچھ کهاجا سکتاہے کہ

ع آکھاں تے رب دی شان آکھاں جس شان توں شاناں سب بنیاں



رسو کاش عیقی نے فرمایا: يو مخض چوري كامال كھائے اور اسے سے مال پوري کا ہے تو وہ اس پوري م سین شریک ہے۔

> مر اقبہ ہا ہجہلم نگر ان:ڈاکٹر تنو پر حسین

عظیمیہ ٹاؤن، چوہدری غلام احمدروڈ، کالا گوجرال، جہلم، بوسٹ کوڈ 49600 فون: 0300-5410740



او حجل نہ ہونی چاہیے۔

آپ سَلَیْنَیْم کی اصل حیثیت بهر حال ایک نبی مرسل اور فرستادہ خداوندی ہے جوروز قیامت تک عالم انسانیت کے سامنے اللہ رب العزت خالق کا نات کا

واحد نما تنده مجاز اور ترجمان مرضى الٰہی ہے، جس کا اصل وظیفیہ تلاوت آیات، تزکیه نفس اور تعلیم کتابت و حکمت ہے۔ باتی سارے وظائف اور پہلوای اصل الاصول کے لوازم و فروغ ہیں۔ حضور سَالِیْنَام نے اپنی زندگی میں جو کچھ بھی كيا اور جس پيلو سے بھي كيا اس ميں اصل اور بنيادي حیثیت ایک نبی اور رسول ہی کی تھی اور یہی فرائض

نبوت آپ مُگافِیکم کے پیش نظر تھے۔ ایک مدبر کی حیثیت سے رسول الله منالینیم کی

ر ہنمائی مل سکتی ہے۔ ایک معلم اور مدرس کو جاہیے کہ دارار قم اور صفہ کے معلم سے سبق حاصل کرے۔سیہ سالاروں اور صاحبان سیف وسناں کو اگر کہیں ہے کوئی عمونہ ہدایت مل سکتاہے تو صرف سالار بدرو حنین کے

ہاں ے مل سکتا ہے۔ایک فاتح جر نیل افخاری محمود احمد غازی کی کیاشان ہونی چاہے۔ یہ صرف فائ کا سیست

مكه كے بال ويكھا جاسكتا ہے۔ ايك مدبر اور سياست وان کے لیے کیا اسوؤ حسنہ ہونا چاہیے۔ بیہ اس کو صرف صلح نامه حدیبیه کی شرائط پر گفتگو کرنے والے مدبر اور میثاق مدینہ مرتب کرنے والے ساست وان کے ہاں ہے معلوم ہو سکتا ہے۔ حضور منگافیتم کا مدیر اور سیاست دان مونا آپ منافینیم کی زندگی کے بے شار پہلوؤں میں ے محض ایک ادنیٰ پہلو ہے۔ اس پر گفتگو کرتے وقت

Copied From We 2015 (S)



اسی لیے، تکوار اٹھائی تو اسی مقصد ہے، سیاس گفت و شنید کی تو ای غرض سے، گھر بار چھوڑا تو اس مقصد کے پیش نظر۔

اس مہم میں حضور سُکاٹیٹی نے اپنے مخالفین سے كس طرح مقابله كياءكس حكمت عملى سے يد عظيم كام سرانجام دیا اور تمن کامیابی سے مختلف سیاسی تدبیریں استعال فرمائيل بيه نه صرف سيرت نبوى مَثَالِثَيْثِكُم كا ايك یہت ولچیپ حصہ ہے بلکہ اس میں آج کے مد برین اور سیاست کاروں کے لیے بھی رہنمائی موجو دہے۔

و يونكه حضور مَثَالِينَا مُ رحمة للعالمين اور محسن انمانیت بلکہ محن اعداء بھی تھے۔ آپ سُلَالْتُنَامُ کی پالیسی کا بنیادی جزو بنه تفا که مخالفین کو نیست و نابود کرنے کے بجائے ان کو سیاسی اعتبار سے بے اثر اور فوجی اعتبارے بے دست ویا کر دیاجائے۔ان کے سیاس زور اور عسکری قوت کو صرف اس حد تک توڑ دینے پر اکتفا كيا جائے كه وہ نظام اسلام اور حكومت اسلام كے ليے تحسی در جه میں بھی خطرہ نہ بن سکیں تا کہ دین حق کو ایسی حیثیت حاصل ہوجائے کہ ادبیان باطلہ نہ تو اس کو فنكست دے سكيں نہ اپنے سامنے جھكا سكيں۔ اس حتمن میں آپ سَالْقَیْمُ کی کوشش پیہ ہوتی تھی کہ وشمنانِ اسلام اور اسلامی حکومت کا رعب اور دبدبه قائم کر دیا جائے۔خود قرآن مجید میں بھی کفار پر رعب اور دبد بہ کے قیام کو اسلامی حکومت کی عسکری پالیسی کامقصد بتایا گیا۔ سورہ انفال کی آیت ہے:

ترجمہ: "اور ان لو گوں کے مقابلہ کے لیے جس قدر قوت اور فوجی ساز و سامان (گھوڑے وغیرہ) تم سے ممکن ہو سکے تیار کرر کھو، تا کہ تم اس کے ذریعہ اللہ کے دشمنوں کے اور ایسے دوسرے بہت سے لو گوں کو جن کوتم نہیں جانتے اور جن کو اللہ خوب جانتاہے ڈرا کر

میرت طیبرپر نظر ڈالنے ہے قبل بہتر ہو گا کہ ایک نظر اس عظیم مقصد پر ڈال کی جائے جس کا حصول آپِ سَلَانَیْکِمْ کے پیش نظر تفااور نہایت اعلیٰ بصیرت اور كمال تذبر كے ساتھ اس مهم كوپايد بتحيل تك پہنچايا۔

ایک نبی کی حیثیت سے حضور منالینیکم کاکام یہ تھا کہ اوّل لو گوں تک خدا کی ہدایت اور دین حق کی وعوت پہنچائیں جولوگ آپ کی اس دعوت کو قبول کرکے وائرہ اسلام میں داخل ہوتے جائیں ان کے ذریعہ ایک امت مسلمه کی تشکیل ہو، بیہ امت مسلمہ زمین پر اللہ کی ججت وبربان قراریائے... اس کے جملہ انفرادی اور اجماعی نظامات اسلام کی بنیادوں پر قائم ہوں۔اس کے تندن کی اساس قرآن و سنت پر ہو۔ بیہ امت دنیا میں عدل و انصاف کی علمبر دار ہو اور زبان حال اور زبانِ قال ہے شہادت حق کاعظیم الشان فریضه سر انجام دے.... حق وباطل کامعیاروہی اصول قرار پائیں جن پر اس امت کی اساس ہو.... اقوام عالم کی فکری اور تہذیبی رہنمائی کا منصب اس امت کو حاصل ہو.... یہ امت ایخ اصولوں پر دنیا بھر کی اصلاح کے لیے کو مشش کرے اور د نیائے انسانوں تک دین حق کی دعوت کو پہنچائے، حق و باطل کے فرق کو واضح کرنے کی کوشش کرے اور اس طرح ونیایس الله کی جحت تمام موجائے۔ لیھک من هلک عن بینته ویحیی من حی عن بینته۔

جو ہلاکت میں پڑنا چاہے وہ (سوچ سمجھ کر) وکیل کے ذریعے ہلاک ہو اور جو (ہدایت کے مطابق) زندہ رہناچاہے وہ بھی (علی وجہ البھیرت) ولیل کے مطابق زنده رے۔ بیہ تھا وہ عظیم الثان مقصد اور مشن جس کے حصول کے لیے حضور مَثَالِثَیْنِمْ نے تنکیس سال جاں مسل جدوجہدی، دنیابھری باطل قوتوں سے پنجہ آزمائی کی اور ہر طرح کی تکالیف کو ہر داشت کیا۔ فاقے جھیلے تو





اس قدر زور آور ہو کتے ہیں کہ اسلام کے لیے کوئی بڑا معطره پیدا کر سکیس، اور نه اسلام کی ہمہ گیریت سے زیادہ دیر الگ رہ کتے ہیں۔اس طرح غزوہ تبوک کے موقع پر جب قیصر روم نے از خود حملہ نہ کیا اور واپس ہو گیا تو آپ مَنْ لِلْمُلْمِ نِهِ بَهِي پیش قدی ہے احراز کیا اور تبوک ے آس پاس بسنے والے قبائل سے مختلف معاہدے كركے واپس چلے آئے۔ فتح مجے كے موقع پر آپ سکالی کی سختی ہے اس کی ممانعت فرمائی کہ مسلمان فوجیں ازخود تھی پر ہتھیار نہ اٹھائیں اور حتی الامکان اس امرکی کوشش کریں کہ پرامن طور پر مکہ میں واخل ہو جائیں۔ اس ضمن میں حضور منگالی کے تاكيدى احكامات كاب عالم تفاكه جب اسلاى لشكر ك ایک ذمه وارافسرنے بی نعرہ لگایا "آج معرکہ کاون ہے اور آج کعبہ کی حرمت کو حلال کیا جائے گا" تو آپ سُلِينَيْمُ نے فورآ ان کے ہاتھ سے کمان اور حجنڈا

لے کران کے بیٹے کے سپر و کر دیا۔ جرت کے بعد مدینہ تشریف آواری کے دوسال کے اندر اندر حضور علیہ السلام نے مدینے کے آس یاس قیام پذیر قبائل سے بہت سے سیای معاہدے کیے۔ کچھ قبائل سے با قاعدہ وفاعی معاہدے تھی عمل میں آئے جن میں طے پایا کہ مسلمان اور وہ قبائل بیرونی حملوں کی صورت میں ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے۔ بعض قبائل کے ساتھ صرف اتنی بات پر سمجھوتہ ہوا کہ وہ اعدائے اسلام کے ساتھ کمی نوعیت کا تعلق نہ رکھیں مے، کھ قبائل سے بہ مجی طے پایا کہ اگر مسلمانوں پر سمسی طرف ہے حملہ ہواتووہ غیر جانبدار رہیں گے۔ بعد میں بھی آپ مَالِی ایک مستقل یالیسی رہی کہ طیفانہ تعلقات کو زیادہ سے زیادہ توسیع دی جائے۔ چنانچہ غزوہ تبوک کے موقع پر جب قیصر روم واپس

ركه سكو\_" [سورة انفال: 60] الله تعالی نے رسول کریم سکی لیام کا کھیا کا میسی کفار پر خصوصی رعب اور وبدبه عطا فرمایا تنفا۔ حدیث بیس آتا ے کہ آپ مُنگام نے فرمایا نصرت بسالوعب میسوة شهو یعی ایک ماه کی مسافت بی سے وحمن کے ول میں میرا رعب بیٹھ جاتا ہے اور یہ سرف میرے لیے خصوصی نصرت الہی ہے۔

اس صنمن میں حضور سَلَالْمَیْنَامُ کا طریقنہ کار اور منالفین اسلام کے ساتھ آپ مَنْلِطْیَعْم کاروبیہ ایک فاتح کے بچائے ایک واعی کا تھا۔ تمام جنگوں اور مدبرانہ اقدامات میں ایک جنگجو کمانڈر کے بجائے ایک معلم کی رحم ولانه شان یائی جاتی ہے۔ بیہ آپ سَلَا لِلْمِیْمَ کی واعیانہ رحم ولی اور معلمانه شفقت بی تھی کہ ابو جہل جیسے اعدائے اسلام کے لیے بھی آپ منابطی م آخر وقت تک تبول اسلام کی و عاکرتے رہے۔ دوسری طرف اس داعیانہ شان کے اثر و شمر ات میمی و یکھیے کہ وشمنان اسلام کی صف اول ہے ایک مخض لکلااور اسلامی کیمپ میں آگر فاروق اعظم مے جلیل القدر مرتبہ پر فائز ہو گیا۔

وهمن کو سیاس طور پر بے اثر کر دینے کی بیہ پالیسی خاص طور پر مدنی زندگی میں جگہ جگہ اور قدم قدم پر كار فرما نظر آتى ہے۔ آپ مَالَيْنَا مِ نے جس قدر بھی عملی خطوط مرتب کیے وہ سب ای پالیسی کے ماتحت تھے۔ مدینه میں دفاعی قوت کی تنظیم و تفکیل اسی بنیاد پر ہوئی۔ مکہ والوں کی تجارتی اور معاشی ناکہ بندی کا مقصد تھی بہی تھا کہ ان لوگوں کے زور کو اس حد تک ختم کر دیا جائے کہ وہ مسلمانوں کو کڑی نگاہ سے نہ دیکھ سكيں، مخلف قبائل عرب ہے جنگ نہ كرنے كے باہمی معاہدے کیے گئے۔ فتح مکہ کے بعد طاکف کا محاصرہ مجی ای غرض سے اٹھالیا حمیا کہ اب بیہ لوگ بہر حال نہ تو

نے انفرادی اور اجھائی زندگی کے ہر پر پہلو کوبدل دیا، خیر وشر کے معیار بدل دیے، تہذیب و تندن کی اقدار بدل ڈالیں، معاشرت و معیشت کے نے نظام قائم کر دیے اور وہ سب کچھ کر دیا جو ایک ہمہ گیر اور مکمل انقلاب کے لیے ضروری ہے۔

مکہ میں حضور مَنَالِیْکِمْ نے تیرہ سال تک سخت جاں مسل حالات میں اسلام کی تبلیغ کی، جب آپ سَلَالْمَا لِمُ نے ہجرت فرمائی تو مسلمانوں کی کل تعداد تقریباً ساڑھے چھے سو تھی۔ مدینہ میں تقریباً دو سو،مکہ میں چار سو تمیں پنیتیں کے لگ بھگ اور حبشہ میں کچھ اوپر سو ملمان تھے۔ ہجرت کے بعد پہلی عید کے موقع پر 2ھ میں و نیا بھر میں کل مسلمان زیادہ سے زیادہ دو ہزار بنتے ہیں۔ یہ تھی وہ انفرادی قوت جس کو ساتھ لے کر حضور منافید فیم نے کام شروع کیا۔ قیام مدینہ کے دوران حضور مُنَالِينَا لِمُ فِي كُل ستر وغروات مين حصه ليا، تنينتيس سرایا بھیجے، تقریباً اٹھای حشتی دیتے و قثاً فو قثاً ارسال فرمائے، دو سو نو وفود کو باریاب فرمایا، مختلف قبائل عربہے معاہدے کیے (جن کی تعداد شاید پچیس ہے تیں بنتی ہے) سو کے قریب تبلیغی وسیاسی سفر اء بھیجے۔ بے شار تبلیغی و سیاسی خطوط لکھے جن میں تقریباً چار سو خطوط کے متن تو اب تک وستیاب ہیں۔اس کے علاوہ تقریباً تین سوقبا کلی سر داروں سے بیعت لی۔

ان سب سیاسی و عسکری اقد امات کا نتیجہ یہ نکلا کہ جب آپ سکا فیڈ جمتہ الوداع کے لیے تشریف لے گئے تو ڈیڑھ لاکھ کے لگ بھگ فرزندان اسلام ہمرکاب تھے۔وفات طیبہ جب ہوئی توساڑھے نولا کھ مربع میل رقبہ پر اسلامی حکومت کا پرچم لہرا رہا تھا اور قریب قریب دس لاکھ افراد اسلام قبول کرچکے تھے۔لیکن قریب دس لاکھ افراد اسلام قبول کرچکے تھے۔لیکن اس پوری مہم میں کتنی انسانی جانوں کی قربانی دی گئے۔ یہ اس پوری مہم میں کتنی انسانی جانوں کی قربانی دی گئے۔ یہ

ہوگیا اور سلح معرکہ آرائی کی نوبت نہ آئی نو آپ مکا گیڑا نے تقریباً ایک ماہ اس علاقہ میں قیام فرمایا اور متعدد مقامی قبائل سے مختلف قسم کے معاہد سے کیے۔ طیفانہ تعلقات کی اس نوسیع اور مختلف قبائل عرب سے کیے جانے والے ان معاہدوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ نہ صرف مدینہ کی اسلامی ریاست کو سارے عرب میں ایک مرکزیت حاصل ہوگئی بلکہ وہ عرب کی میاست کا مرکز نقل بن گئی اور کسی مخالف قوت کے سیاست کا مرکز نقل بن گئی اور کسی مخالف قوت کے لیے یہ ممکن نہ رہاکہ وہ مسلمانوں کو لقمہ تر سمجھ کر آسانی سے ہمنم کرلے۔

حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی اس پالیسی کا متیجہ یہ فکلا کہ چند سال کے نہایت قلیل عرصہ میں آپ سکا فلیڈ کے اپنا عظیم الشان مشن نہایت کامیابی سے پایہ سخیل تک پہنچا ویا۔ حضور سکا فلیڈ کی کا برپا کردہ انقلاب تاریخ انسانی کانہ صرف کامیاب ترین اور مکمل ترین انقلاب ہے بلکہ یہ تاریخ انسانی کاسب سے زیادہ پُرامن انقلاب کجھی ہے۔ ایک طرف اس انقلاب کی جامعیت اور ہمہ گیری کو ویکھیے، دوسری طرف ان مخالفتوں اور ہمہ مزاحمتوں کو پیش نظر رکھیں جن کا حضور سکا فلیڈ کو سامنا کرنا پڑا، پھر تنیس برس کی قلیل مدت! ان باتوں سامنا کرنا پڑا، پھر تنیس برس کی قلیل مدت! ان باتوں کے علاوہ کم سے کم انسانی خون کی قربانی! اس کو صرف مجزہ نبوی سکا فیشانی نمون کی قربانی! اس کو صرف مجزہ نبوی سکا فیشانی نمون کی قربانی! اس کو صرف مجزہ نبوی سکا واسکا ہے۔

فرانس کے نام نہاد، ناقش اور ہڑ ہونگ سے ہمر پور انقلاب کو دیکھیے، کتنے بے گناہ انسانوں کی جانیں ضائع ہوئیں، کتنوں کی جائدادیں کثیں اور برس ہابرس افرا تفری کی نذر ہوگئے اور نسل آدم کو بحیثیت مجموعی حاصل کیا ہو...؟ یہی بلکہ اس سے بھی بدتر حال موجودہ صدی کے اشتر اکی انقلاب کا ہے۔

دوسری طرف محمدی انقلاب کا جائزہ لیجیے، جس



نہ فرمایااور اس تخص کولے کر ابوجہل کے تھر کی طرف چلے۔ بیہ ساری ٹولی بھی تماشا دیکھنے کی غرض ہے چیھیے بیجھے ہولی۔ حضور مُنالِقَیم ابوجہل کے تھرینیے اور آواز دی۔ ابو جہل باہر نکلا اور آپ سَکَافِینَتُم کو موجود یا کر حیران رہ گیا۔ آپ مَنْ اللّٰ اللّٰ الله عَنْ اللّٰ اللّٰ مُحْصَ كا قرض ادا کر دو۔ ابو جہل اس قدر مبہوت اور مرعوب ہوا کہ ذراتامل نه کر سکااور فورآاس شخص کا قرض ادا کر ویا۔ کفار پر حضور منگانتیم کے اخلاقی رعب کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہو گی کہ جب وہ اجماعی طور پر آپ مَالِنَيْكُمْ كو قُلْ كرنے كے ارادے سے آئے، اس وفت میں ان کی امانتیں آپ منافقیم کے پاس اس محمر میں موجود تھیں جس کا وہ محاصرہ کیے کھڑے ہتھے۔ ناممكن تفاكه وه كفار جوول سے حضور حضور منافقيم كى دیانت وامانت کے قائل اور اپنے عمل ہے اس کے گواہ تھے،سیای طور پر حضور منگالیکم کے سامنے تھبر سکتے اور آپ کے مقابلہ میں کسی قتم کی کامیابی حاصل کر سکتے۔ دوسری بری صفت جو ایک قائد یا مدبر میں ہونی جاہیے وہ سے کہ وہ جس روبیہ اور جس قربانی کا دوسروں سے مطالبہ کرتا ہوخود اس پر اوروں سے بڑھ کر عمل کر تاہو۔اییا قائدجوخود اپنے کیے پر عمل نہ کر تا ہونامکن ہے کہ وہ زیادہ عرصہ تک اینے پیروکاروں کو اپنی قیاوت میں متحد رکھ سکے یا اینے مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائے۔اس طعمن میں اگر دنیا کے سمی انسان کو ایک مکمل مثال یا نمونہ کے طور پر پیش كياجاسكتا ہے تو صرف محمد رسولانلد مَكَافِيْكُم كو چيش كيا جاسکتا ہے۔ آپ مَالُقْتِمْ اگر ایے پیرووں کو پانچ وقت نماز پڑھنے کا تھم ویتے ہیں توخود چھ وقت کی نماز اوا كرتے ہيں، جس قربانی كا آپ عام مسلمانوں سے مطالبہ کرتے ہیں خود اس ہے کہیں بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش

بات بری جیرت اور نهایت د کچیسی کا باعث مو گی که ا ساری مہم میں صرف چو دہ سوافراد کاخون بہا۔ سارے غروات اور جنگوں میں چار سوسے کچھ کم ہی سحابہ نے جام شہادت نوش کیااور نوسوے کچھ زائد کافرمارے گئے۔

یوں تو ہمارا ایمان و ایقان ہے کہ بیہ عظیم الشان کامیابی صرف اللہ تعالی نے عطا فرمائی۔ اگر اس کی نصرت اور اس كافضل شامل حال نه ہو تا تو ہر گز ہر گزیہ کامیابی حاصل نہ ہو سکتی تھی، لیکن یہ کام اس نے بہر حال رسول الله متالیقیم سے لیا اور آپ کو ساری صفات، صلاحیتیں اور خوبیاں عطا فرمائیں جن سے حضور مَنْ اللَّهُ عِنْم نِي الله مهم ميس كام ليا-

اس صمن میں سب سے پہلی چیز حضور مَنْ اللَّهُ عُمْ كا وہ برتر اخلاق اوروه زبر دست اخلاقی رعب ہے جو مخالفین کو جھکنے پر مجبور کر دیتا تھا۔ بیہ ایک سیای مدبر کے تذبر کی كامياني كاائتهائي كمال ہے كه وہ اپنے مخالفين كے دلوں كو اہے حسن سے مسخر کرلے۔ حضور مالی المالی زندگی میں بارہا ایسے وماقع پیش آئے جب آپ منافیکم کے مخالفین نے آپ منگافیکٹم کے اخلاقی رعب کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔

قیام مکہ میں جس زمانہ میں کفار کی طرف سے ظلم و تشدد اینی انتبا پر تھا انہی دنوں ایک روز رسول الله مَنَالِيَّيْنِ كِعبد مِين تمازيره رب منه، قريب بى كفار کی ایک ٹولی خوش گپیوں میں مصروف تھی۔ نشانہ ممسخر ایک ایسا مخض تھا جس کی کچھ رقم ابوجہل کے ذمہ واجب الادا تھی۔ سمی شخص نے یونہی برسبیل شمسخر قرض خواه سے کہہ دیا کہ تمہارا قرض بیہ صاحب ولا دیں کے اور رسول الله متالیقیم کی طرف اشارہ کیا۔

وہ تشخص رسول اللہ سَلِی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوااور مدعاعرض کیا۔حضور مَنْالْتَیْنِ نے ذرہ برابر تامل

کرتے ہیں۔مبحد کی تغمیر ہو یا خندق کی کھدائی، اللہ کا رسول ہر موقع پر عام مز دوروں کے ساتھ مل کر کام كرتا ہے۔ ايك موقع پر جب ايك صحابي بھوك كي شدت کی شکایت حضور سلامی کی کے سے کرتے ہیں اور قیص کا دامن اٹھاکر د کھاتے ہیں کہ ایک پتھرپیٹ پر باندھ

ر کھاہے، توجواب میں اللہ کے رسول متالیقیم مسکرا کر این قیص کا دامن اٹھا کر د کھاتے ہیں اور لوگ ویکھتے ہیں کہ آپ نے ایک کے بجائے دو پھر پیٹ پر باندھے

س 8ھ میں فتح مکہ کے بعد جب مسلمانوں نے ثقیف والوں کے خلاف فوجی کارر وائی کی اور ان کے چھ ہزار قیدیوں کومسلمانوں میں حسب وستور تقسیم کرویا كميا تو ان كے اہل قبيلہ كے ايك وفد نے أكر حضور مَنْ اللَّيْرَة من سے رہائی کی ورخواست کی۔ عربوں کے لیے بیہ ایک بڑی انو تھی بات تھی کہ وحمن کے قیدی بغیر کسی فدید کے رہا کر دیے جائیں۔ ممکن تھا پچھ لوگ تامل کرتے لیکن آپ منافید کم نے فرمایا کہ مجھ کو بن ہاشم کے حصہ کے قیدیوں پر اختیار ہے وہ تومیں رہاکر تاہوں اور دوسروں کے لیے سفارش کرتا ہوں۔ بیہ سننا تھا کہ سب مسلمانوں نے اپنے اپنے حصہ کے قیدی رہاکرویے۔ تيسري بري صفت جو كسي قائد ميس مونا ضروري ہے وہ بیہ ہے کہ اس کونہ صرف اپنی مہم کی کامیابی اور حقانیت کا کامل یقین ہوبلکہ اس کی چیٹم بصیرت بھی اس قدر تیز اور دور رس ہونی چاہیے جو اس کو اس کی چشم بصارت سے ان تمام مر احل وادوار کامشاہدہ کرادے جواس کی تحریک کو مختلف زمانوں میں پیش آنے والے ہیں۔ جب تک کسی قائد کو سے چیز میسر نہ ہو وہ اپنی

مخلف مدارج و مراحل کا کسی نه کسی حد تک شعور ر کھتے ہیں۔ رسول اللہ منگالینیکم تو اللہ کے سیجے نبی ہتھے، آپ تو الله رب العزت کے تھم سے اپنے مشن کو لے كر كھڑے ہوئے تھے۔

مکہ مکرمہ کے ابتدائی دور میں جب جاں شاروں کی تعداد چند نفوس سے زائد نہ تھی اور ظلم و تشد کی کوئی قتم ایسی نه تھی جو انسانوں کے دماغ میں آسکتی ہو اور عمل میں نہ آئی ہو، بظاہر سارے اسباب محتم ہو تھے تنے، اور کوئی صورت تحریک کو آگے بڑھانے کی ممکن نظرنه آتی تھی اس وقت بھی حضور سَلَالْیَکِمْ بچشم سر ان تمام مدارج ومراحل اوران تمام كاميابيوں كامشابده فرما رہے تھے جہاں تک تحریک کو ایک نہ ایک ون پہنچنا تھا۔ مکہ کے ابتدائی دور میں ایک مرتبہ رسول اللهُ سَلَيْظِيمُ كَا اراده مواكه كعبه مين تماز اوا فرماتين، آب سَالُيْلِيْمُ نے كليد بردار كعبہ عثمان بن طلحہ سے كعبه كا وروازہ کھولنے کی فرمائش کی، عثمان نے نہایت سختی و ترش روئی ہے انکار کرویا۔ آپ مَثَالِقَیْمِ نے فرمایا عنقریب میہ لنجی ہمارے ہاتھ میں ہو گی اور ہم جسے جاہیں کے دیں گے۔ اور فی الواقع فٹح مکہ پر سے منجی حضور مَنَالِيَّيْكِمْ كے تصرف میں آئی اور قربان جائے رحمیت للعالمین کی شان عفو رحمت کے کہ آپ سال علق رحمت نے منجی قیامت تک کے لیے انہی عثان بن طلحہ اور ان کی اولاد کو مرحمت فرمائی اور آج تک اسی خاندان کے ہاتھ میں ہے۔

ایک دوسرے موقع پر جب بعض مسلمانوں نے کفار کے ظلم و تشدو کی شکایت کی تو آب مَنَالِثَیْمَ نے ان کو تسلی دینے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ضرور اس مہم کو كامياب فرمائے گا اور ايك نظام عدل ورحمت اور نظام امن وعافیت قائم ہوجائے گاکہ ایک سوار صنعاء سے



Copied From Web

تحریک کو کامیاب نہیں بنا سکتا۔ دنیا کے عام سیای

قائدین بھی اینے سیاس مطمح نظر اور منزل مقصود کے

پر آپ سُکُانِیْنِ کے فخر کا اظہار فرمایا ہے۔ آپ سُکُانِیْنِ کے نے فرمایا کہ میری امت میں ہمیشہ ایسے لوگ رہیں گے جواس کام کولے کر آگے بڑھتے رہیں گے۔

رباقائد پرپيروون كاعتاد توبه ظاهر وباهر اوربديمي حقیقت ہے۔ صحابہ کو حضور مُنَالِثُنْ کُمُ کی سیاسی بطرت اور تدبر پر کس قدر اعتاد تھا، یہ ہم کو حدیبیہ کے موقع پر صاف نظر آتاہے۔ کسی مخض کی سمجھ میں نہیں آرہا کہ صلح کی جو شر ا تط طے پار ہی ہیں ان میں اہل اسلام کے لیے کیا مصلحت ہے، شر اکط بطاہر مایوس کن اور توہین آمیز ہیں،لیکن صرف قائد پر اعتاد ہے جسکی وجہ ہے سب نے سر تسلیم خم کر دیاہے اور پھر ظاہر بات ہے کہ اگر مسلمانوں کی خدانخواستہ رسول کریم سکی تایا گیا کی اخلاقی برتری اور اعلیٰ سیاسی بصیرت پر پورا پورا اور غیر متزلزل اعتماد نه ہو تو پھر جیسا کچھ ایمان باقی رہ سکتا ہے واضح ہے لیکن اس کے باوجو دخو در سول الله سَلَاطَيْنَا عَلَمْ مَعِی اس امر کاالتزام فرماتے تھے کہ "موقع ظن" سے خود بھی احتراز فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین كريں۔ آپ سَلَا لَيْنَا مُ نَصِيعِ مِنْ اس بات كا موقع فراہم نہیں ہونے دیا جس سے کسی کمزور ایمان والے هخص کو ذرای بد گمانی کاخدشه موسکے۔ ایک مرتبه رات گئے حضور منگاللی کہیں سے واپس آرہے تھے۔ ام المؤمنین حضرت صفیہ مجمی ہمراہ تھیں، جس گلی ہے آپ گزر رہے تھے اس کے اوپر والی دوسری گلی سے ایک انصاری مجانی گزرے وہ آپ منالٹیٹیم کو دیکھ کر ذرا منظلے اور پھر چل ویے۔ آپ سکی لیکٹیم نے فورآان کو آواز دی اور تھبر کر فرمایا انہ آھی صفیته بنت حیبی کہ میرے ہمراہ بیہ صفیہ بنت جی ہیں (کوئی غیر خاتون نہیں ہیں) ان صحابہ نے گو گڑا کر عرض کیا۔ یا رسول الله مَنَالِثُنِينَةً مِن توبونهي مُصْك كيا تفا-خدانخواسته ميرے

موت تک سفر کرے گا اور اس کو اللہ کے سواکسی کا خوف نہ ہوگا۔ سفر ہجرت ہیں جب عرب کا مشہور کھوجی سر اقد بن جثم حضور کا پیچھا کرنے نکلتا ہے اور کئ مر تبہ مٹوکر کھانے کے بعد معافی مانگ لیتا ہے تو حضور سکا ٹیٹیٹم اس کو امان عطافر ماتے ہوئے کہتے ہیں سراقہ میں تمہارے ہاتھوں میں کسریٰ کے کٹن دیکھ رہاہوں۔ میں تمہارے ہاتھوں میں کسریٰ کے کٹن دیکھ رہاہوں۔ تو آپ سکا ٹیٹیٹم نے مشر کین سے دوراان تبلیغ کئی مرتبہ کہی کہ اگرتم میرے اس پیغام کو قبول کر لو تواس کے ذریعے تم کو سارے عرب پر ہادشاہت حاصل تو اس کے ذریعے تم کو سارے عرب پر ہادشاہت حاصل ہوجائے گی اور دنیا بھرکی قیادت تم کو مل جائے گی۔ ہوجائے گی اور دنیا بھرکی قیادت تم کو مل جائے گی۔ مرف اپنی ذات پر بلکہ اپنے پیروؤں پر بھی مکمل اعتماد صرف اپنی ذات پر بلکہ اپنے پیروؤں پر بھی مکمل اعتماد اور میں اس کو نہ ہوں اس کو نہ میں اس کو نہ ہوں اس کو نہ کی اس کو نہ ہوں اس کی طرح پر وؤں کو بھی اسے قائد پر کامل اعتماد اور

ایک مدبر نے لیے ہیں صروری ہے کہ اس تو نہ مرف ابنی ذات پر بلکہ اپنے پیرووں پر بھی مکمل اعتاد اور ہو، اس طرح پیرووں کو بھی اپنے قائد پر کامل اعتاد اور اس کی دیانت اور بصیرت پر پوراو توق واعتاد کی اس سے بڑھ ذات اور اپنے مشن پر کامل و توق واعتاد کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہوگی کہ جب کفار مکہ نے و فند بناکر آپ کی اعانت و جمایت سے درخواست کی کہ آپ اپنے بھیجے کی اعانت و جمایت سے درخواست کی کہ آپ اپنے بھیجے طالب نے بھی حضور منگائی کی طرف بچھ اس انداز کی اعانت و جمایت سے دست کش ہو جائیں، اور ابو طالب نے بھی حضور منگائی کی طرف بچھ اس انداز سے دیکھا کہ جھی اس انداز سے دیکھا کہ جھیجے مشکلات کا احساس کرو۔ تو آپ مائی پر آفاب اور بائیں ہاتھ پر ماہتاب بھی لا کر رکھ دیں تو بھی اس کام سے رکنے والا ماہتاب بھی لا کر رکھ دیں تو بھی اس کام کوغالب کردے یا میں اس میں اپنی جان کھیادوں۔

قائد کی طرف سے اپنے پیروؤں پر اعتاد کی مثال کے طور پر وہ بے شار احادیث کافی ہیں جن میں آپ مُنَّالِثُیْنِ نے اپنے صحابہ کی اجتماعی اور انفرادی طور پر تعریف و شخسین فرمائی ہے۔ صحابہ کے بعد اپنی امت پر تعریف و شخسین فرمائی ہے۔ صحابہ کے بعد اپنی امت

ذہن میں کوئی خیال نہ تھا۔ آپ سَکَائِیْکُٹِم نے فرمایا فان الشیطن یجوی من الانسان مجوی اللام (نہیں شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح گروش کرتاہے) اور کوئی بھی وسوسہ یابد گمانی پیدا کر سکتاہے۔ ایک سیای قائد اگر اس کا کوئی نظریہ اور اصول ہے توای وقت کامیاب ہو سکتاہے جب وہ مضبوطی سے ان اصولوں پر قائم رہے اور وقتی مصالے کے پیش نظر اصولوں سے منہ نہ موڑے۔ ورنہ اس کی کامیابی اول تو

ممکن نہیں اور بالفرض عارضی طور پر اس کو کامیابی

حاصل بھی ہوجائے تو وہ اس کے اصول اور نظریہ کی

كاميابى نە ہوگى، اس كى ذات كى ہوگى، اور ظاہر ہے كە

دیر پااور دور رس کامیابی وہی ہوتی ہے جو کسی اصول اور نظریہ کی بنیاد پر ہو۔

کہ میں ظلم و تشد د کے دور میں جب حضور سُکا اللّٰیکِم مُخلف قبائل عرب کے سامنے اسلام کو پیش فرمارہے سخے، اس موقع پرایک قبائلی سر دارہے آپ سُکا اللّٰیکِم کی اسلام اور آپ سُکا اللّٰیکِم کی نفرت و تمایت کرنے کا ارادہ ظاہر کیا لیکن شرط یہ رکھی کہ آپ کے بعد جائشینی اور اختیار اس کو یا اس کے اہل قبیلہ کو حاصل ہو۔ ظاہر ہے یہ بات آئندہ آنے والے اسلامی احکام اور روح دین یہ بات آئندہ آنے والے اسلامی احکام اور روح دین سے صراحتا متصادم تھی اور منشائے الی بھی یہ نہ تھا کہ نبی کی نائشینی کا مسئلہ خود نبی طے کر دے، اس لیے نبی کی نائشینی کا مسئلہ خود نبی طے کر دے، اس لیے آپ مُکا گذیرہ معاملہ تو اللّٰہ کی مرضی پر مخصرہ وہ جس آپ مُکا کہ یہ معاملہ تو اللّٰہ کی مرضی پر مخصرہ وہ جس کوچاہے گا حکومت واختیارے سر فراز فرمادے گا۔

وچاہے کا موست واحدیارہ سے ہر سرار سرمادے کا۔ بعد کے زمانہ کی بات ہے بنی مخزوم کی ایک معزز عورت فاطمہ بنت اسد نے چوری کی۔ مقدمہ دربار رسالت میں پیش ہوا۔ لوگوں کو خدشہ ہوا کہ اب اس

کے قطع پد کا تھم صاور ہو گا۔ عورت کے اہل قبیلہ نے طے کیا کہ اس معاملہ میں حضرت اسامہ بن زیر ہے سفارش کرائی جائے جو حضور منگانگیام کو نہایت ہی عزیز تھے جن کو حضور مُنَالِیَّا مِ نے بچین میں بالکل اپنے بچوں كى طرح بإلا يوسا تقا-جب بيه بيج تنصے تو حضور مَثَالَثَيْمُ خود ہی محبت سے ان کا ہاتھ منہ دھویا اور ناک صاف کیا كرتے تھے اور فرمایا كرتے تھے كہ اگر اسامہ بیٹی ہو تا تو ہم اس کہ اچھے اچھے کپڑے پہناتے، ہم اس کو عمدہ عمدہ زیور پہناتے۔ حضرت اسامہ نے فاطمہ بنت اسدکی سفارش کی کہ اس کو قطع پد کی سزا سے معاف رکھا جائے۔اسامہ کی بات س کرچہرہ اقدس غضب وجلال ے سرخ ہو گیا اور آپ مَنَالَتُنَامِ نے گرجدار آواز میں فرمایا کہ اے اسامہ تم حدود الله میں سفارش کرتے ہو! خدا کی قشم اگر محمد سَلَالْلَیْمُ کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کاہاتھ کاٹ ڈالنے سے باز نہ رہتا۔ پھر آب سَالِيُلِيَّةُ نِے فرمايا كہ تم سے پہلی قويس اس ليے تباه ہوئیں کہ ان کا بڑا جب کوئی غلطی کرتا تھا تو نظر انداز كرديا جاتا تھا اور اگر كسى جھوٹے سے كوئى خطا سرزد موجاتی تو فوراد هر لیاجا تا تھا۔

ایک کامیاب سیای قائد اور مدبر کے لیے بڑا خطیب اور مقرر ہونا بھی ہر زمانہ ہی میں ضروری سمجھا جاتا رہا ہے۔ دنیا میں جتنے بھی کامیاب سیاسی قائد گزرے ہیں وہ تقریباً سبھی قادر البیان خطیب تھے۔ یوں تواللہ نے اپنے ہر نبی کو قوت بیان اور طلاقت لسان عطافر مائی ہے لیکن خاتم الرسل آخر الا نبیاءً پر اللہ تعالی غطافر مائی ہے لیکن خاتم الرسل آخر الا نبیاءً پر اللہ تعالی نے یہ صفت بھی تمام کر دی تھی۔ خود آپ میل الفینی ترین فرمایاانا افتصح العوب کہ میں عرب میں فصیح ترین فرمایاانا افتصح العوب کہ میں عرب میں فصیح ترین شخص ہوں۔ عرب میں زبان و بیان کے اعتبار سے دو قبیلے زیادہ نمایاں سے۔ قریش اور ہوازن، قریش کے تو قبیلے زیادہ نمایاں سے۔ قریش اور ہوازن، قریش کے تو قبیلے زیادہ نمایاں سے۔ قریش اور ہوازن، قریش کے تو

آپ سے بی اور ہوازن میں آپ سکا نیڈ کے نہ صرف اپنا بچپن گزارا تھا بلکہ اس سے آپ سکا نیڈ کم کا رضاعی تعلق بھی تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حضور سکا نیڈ کم بار ہافی البدیہہ خطبے دیے کا اتفاق ہوالیکن جو خطبہ دیاوہ عربی زبان کے ادبیات عالیہ کا اعلیٰ ترین خمونہ ہے۔

عموا امر میران جنگ وغیرہ میں خطبہ دیتے وقت دست مبارک میں عصا اور میران جنگ وغیرہ میں خطبہ دیتے وقت کمان ہوتی تھی۔ عموا کسی بلند جگہ مثلاً منبر، سواری یا کسی پہاڑی وغیرہ سے خطاب فرماتے تھے، خطبے عموا مختفر اور جامع ہوتے تھے۔ جو بات بیان فرماتے نہایت توجہ فرماتے تھے۔ خطبہ کے نقطہ عروج کے وقت آواز بلند موجاتی تھی، چہرہ مبارک غضب آلود معلوم ہوتا تھا۔ ہوجاتی تھی، چہرہ مبارک غضب آلود معلوم ہوتا تھا۔ سننے والے محسوس کرتے کہ گویا آپ مَنَّ اللَّیْمُ کسی فوج کو جنگ ہوتے کہ گویا آپ مَنَّ اللَّیْمُ کسی فوج کو جنگ ہے۔ ہو بات ہیں۔

فن خطابت اور وجوہ بلاغت کے نقطہ نظرے غور
کیا جائے تو خطبات نبوی سُگائیٹی فن خطابت کا معیار
کشہرتے ہیں،ایک ایک خطبہ کے معانی ووجوہ بلاغت پر
ایک ایک دفتر تیار ہو سکتا ہے۔اس کے علاوہ حضور سُگائیٹی کے ہر خطبہ نے خصیک وہی اثر سننے والوں پر مرتب کیا
ہے جو حضور سُگائیٹی مرتب کرنا چاہتے تھے۔
حضور سُگائیٹی کے سیاسی نوعیت کے خطبوں میں فنح مکہ کے موقع پر آپ سُگائیٹی کا خطبہ، غزوہ حنین کے موقع پر آپ سُگائیٹی کا خطبہ، غزوہ حنین کے موقع بر وہ خطبہ جس میں آپ سُگائیٹی کے انصار سے خطاب فرمایا تھا۔غزوہ نبی المصطلق کے موقع کاوہ خطبہ جس میں مہاجرین و انصار کو باہمی اختلاف پر تنیبہہ فرمائی تھی مہاجرین و انصار کو باہمی اختلاف پر تنیبہہ فرمائی تھی مہاجرین و انصار کو باہمی اختلاف پر تنیبہہ فرمائی تھی سیاسی تقریروں کی بہترین مثالیس ہیں۔ دینی اور مذہبی سیاسی تقریروں کی بہترین مثالیس ہیں۔ دینی اور مذہبی نوعیت کے خطبات کی اثر افرینی کاتو کیا ہی کہنا ہے۔

ایک سحابی ایسے ہی ایک خطبہ کاذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک روز رسول الله مَثَالِثُیَّمِ نے صبح کی نماز

کے بعد ایک نہایت فضیح و بلیخ اور موٹر تقریر فرمائی جس کوسن کرسامعین کے دل کانپ اٹھے اور آئھوں سے اشکوں کے سیل رواں جاری ہوگئے، ایک اور موقع پر آشکوں کے سیل رواں جاری ہوگئے، ایک اور موقع پر آپ منگائی ہے اپنی تقریر میں عذاب قبر اور امتحان قبر کا پچھ اس انداز ہے ذکر فرمایا کہ لوگ دھاڑیں مار مارکر رونے گئے۔ رسول اللہ منگائی ہے خطبات میں اہم ترین اور مشہور ترین ججتہ الو داع، تبوک، فتح مکہ وغیرہ کے مواقع پر دیے جانے والے خطبات ہیں۔ان خطبات میں حضور منگائی ہے کہ خطبات ہیں۔ان خطبات میں حضور منگائی ہے کہ خطبات ہیں۔ان خطبات میں حضور منگائی ہے کہ خطبات ہیں۔ان خطبات کی خطبات ہیں۔ان خطبات کی خطبات ہیں۔ان خطبات کی خطبات ہیں۔ان خطابت کے ساتھ ساتھ بلکہ اس سے بھی ہڑھ کر ایک کامیاں مدیر کے لے ضروری ہے کہ وہ سیاسی گفت ایک کامیاں مدیر کے لے ضروری ہے کہ وہ سیاسی گفت

تطابت کے ساتھ ساتھ بلکہ اس سے بی برھ سر ایک کامیاب مدبر کے لے ضروری ہے کہ وہ سیاسی گفت و شنید میں بھی مہارت تامہ رکھتا ہو، اپنے نقطہ نظر کی حقانیت و صدافت اور اپنے برسر حق ہونے کانہ صرف اسے خود مکمل یقین ہو، بلکہ وہ اس کو اپنے دلائل کی قوت ہے خالف سے منوالینے کی بھی صلاحیت رکھتا ہو، اس کی بھیرت اس درجہ کی ہو کہ وہ بروقت یہ فیصلہ اس کی بھیرت اس درجہ کی ہو کہ وہ بروقت یہ فیصلہ کرسکے کہ کسی موقع پر کیابات می خاص مرحلہ میں اہمیت کرسکے کہ کسی موقع پر کیابات می خاص مرحلہ میں اہمیت رکھتی ہے اور کیا نہیں، کیا بات کسی خاص مرحلہ میں اہمیت رکھتی ہے اور یہ کہ بنیادی اصولوں پر کسی طرح کا کوئی کی پیغیرانہ ہو۔ سیاسی گفت وشنید میں حضور اکرم منگائیڈ کے کہ کئی پیغیرانہ بھیرت کی یوں قو ہزار ہا مثالیں موجود ہیں لیکن شاید سب سے زیادہ نمایاں مثالیں دوہیں۔

میثاق مدینہ کے نفاذ کے بعد جب آپ متالی کے نفاذ کے بعد جب آپ متالی کے نفاذ کے بعد جب آپ متالی کے نہایت مختلف النوع عناصر کو محض اپنے حسن تدبر سے کیجا کر کے ایک سیاسی و حکومتی نظم کی بنیاد ڈال دی، ایک قطرہ خون زمین پر گرائے بغیر ایک نظریاتی اور انقلابی حکومت کی اساس رکھ دی، اس کی مثال انسانی تاریخ حکومت کی اساس رکھ دی، اس کی مثال انسانی تاریخ سے پیش کرنا ممکن نہیں۔

ایک طرف مسلمانوں اور خاص طور پر مهاجرین

43)

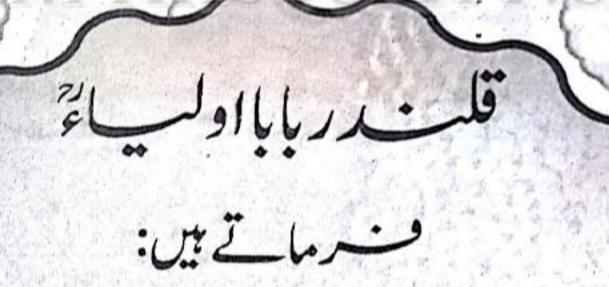
### WWW.PAKSOCIETY.COM

گزرے تھے کہ یہ فتح سبین کھل کر سامنے آگئی اور محمدی بصیرت پر از بی وابدی مہر تضدیق ثبت کر گئی۔ آخری چیز جو رسول الله سَلَاتَنَا عُمَا كُو دوسرے تمام مدبرین کے مقابلہ میں امتیاز اور ان پر فوقیت بخشق ہے وہ بیہ ہے کہ و نیاکا کوئی بڑے سے بڑا قائد اور مدبر بھی مجھی اس میں کامیاب نہیں ہوسکا کہ اپنی زندگی میں یا اپے بعد بی ایسے لوگ پیدا کر سکتاجو اس کے پیغام، اس کی فکر، اس کے فلفہ، اس کے قائم کر دہ نظام اور اس کے پیش کردہ طریق زندگی کی روح سے واقف ہوں۔ ای اندازے اس کی اٹھائی ہوئی تحریک کولے کر آگے چل علیں اور اس کی جانشینی کے جملہ نقاضے بورے كر سكيل- اس معامله مين اگر كسي كوبهت زياده كاميابي حاصل ہوئی ہے تو صرف اس قدر کہ اس کے مرنے کے بعد دو ایک آدمی ایسے کھڑے ہوگئے جنہوں نے جزوی طور پر اس کے شروع کیے ہوئے مشن کی کچھ خدمت کی اور پھر وہی قط الرجال اور بے مر دمی کا عالم۔ مہاتما بدھ، کنفیوشش اور حضرت عیسیٰ مسیح ہے لے کر موجودہ زمانے کے قائدین تک میں کون ہے جس نے اپنے جیسے جانشینوں کی ایک جماعت چھوڑی ہو جس نے اپنے قائد کے مشن کو کماحقہ آگے بڑھایا ہو اور ا نہی خطوط پر تحریک کی رہنمائی کی ہوجو قائد تحریک کے پیش نظر تھے۔

کی ہے سر وسامانی کا عیال سیجے۔ دو سری طرف یہو دیوں کی تھلی اور وچھی عد اوت کو ڈہن میں رکھیے۔اس کے بعد متافقین کی ریشہ دوانیاں نگاہ میں لایئے، پھر آخر میں قریش مکه کی مخالفانه سفارتی کو ششوں کو یاد سیجیے۔ ان سب مواقع کے باوجود اتنابر اکار نامہ حضور مَنْکَاتَیْتُمْ نے ا تی کم مدت میں انجام ویا۔ اس قدر مختلف اور متفنا و عناصر کو ایک لڑی میں پرو دیااور لطف میہ کہ اختیار برتر اور افتدار قائق الله، الله ك رسول اور الله ك قانون ے قبضہ میں رہا۔ یہ سب حضور منگالی کی میای بصيرت اور سفارتي تدبر كا كمال نہيں تو اور كمياہے۔ انجمي ماضی قریب میں بعض نظریاتی اور انقلابی حکومتیں و نیا کے مخلف حصول میں قائم ہوئی ہیں۔ ان کے قائم كرنے والوں كوكياكيا جتن كرنے پڑے ہيں اور كتنے يا پڑ ا نہوں نے بیلے ہیں اور نسل انسانی کالبویانی کی طرح بلکہ اس سے بھی کہیں ارزال سمجھ کر جو بہایا ہے وہ کوئی ڈھنگی چھی بات نہیں، اور جو کچھ خیر ان کے ہاتھوں نسل آدم تک پہنچاس ہے بھی نسل آدم ناوا قف نہیں۔ سیای گفت و شنید کی دوسری نمایاں مثال صلح حدیدیہ ہے جس میں حضور منافیتی نے محض این تدبر سے خود مخالفین کے کیمیہ سے ان شر انطاکا مطالبہ کر الیا جواسینے فوری اور دور رس ہر دو قشم کے نتائج کے اعتبار ہے سوفیصد اسلام اور مسلمان کے حق میں تھیں، جبکہ مشركيں مكه اور خود مسلمان بيا سمجھ رہے تھے كه بيا ساری شر ائط مسلمانوں کے لیے نہایت توہین آمیز ہیں لیکن معاہدے کی جھیل کو چند کھے بھی نہ گزرے تھے کہ اللہ رب العزت کی طرف سے سورہ فنے کی صورت مين اس عظيم الثان كارتامه ير رسول الله مَكَالْيَيْمُ كو پیغام تہنیت بھیجا گیا جس میں اس معاہدہ کو فتح اور نصر وریز کے الفاظ سے یاد کیا گیا۔ چند مینے بھی نہیں

LE BUER

Copied From Web



جسقوم کا ایہان کائنات کا اخلاص نہیں
وہ قوم نہ تو کائناتی قدروں کا مشاہدہ کرسکتی
ہے اور نہ ہی اس کی فہم کائناتی علوم تک
پہنچ سکتی ہے۔ اس وضع کی قوم
ہزاروں سال کی عہر پانے کے باوجود
پالنے کا بچہ ہی رہے گی۔

مر (اقبہ ہا) پشاور نگراں:نیاز احمد

مراقبه ہال: چہل غازی با بااسٹاپ، وارسک روڈ، پیثاور۔ معرفت شاہ پنساری اسٹور، بل پختہ گھنٹہ گھر، پیثاور پوسٹ کوڈ25000

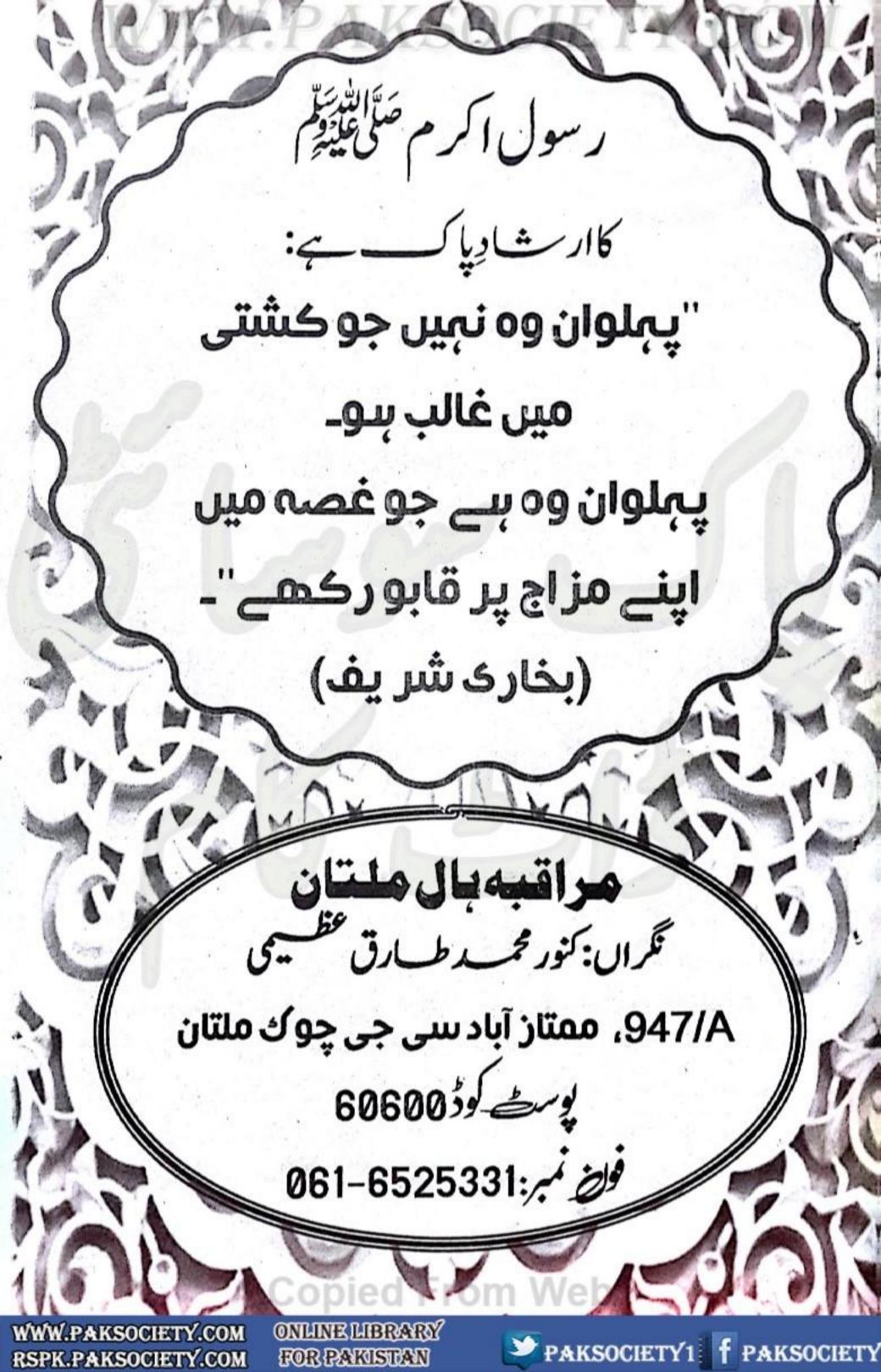
فون:0300-9564933

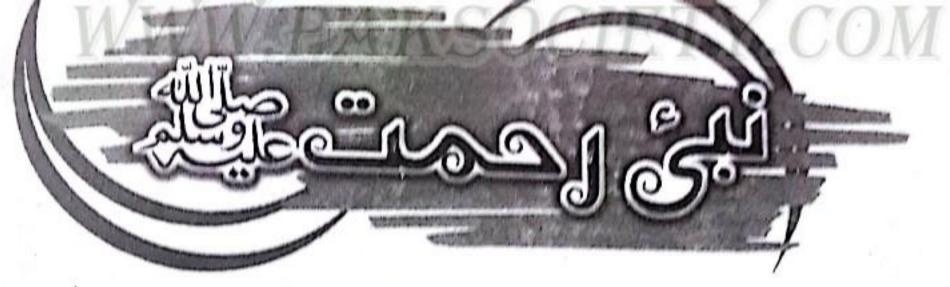
## حضور پاکی نے فرمایا:

جب اللہ تعالی کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل کو پکارتا ہے کہ اللہ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تُو بھی ان سے محبت رکھ۔ بہ سن کر جرائیل سارے آسان والول اور فرشتول میں بیہ اعلان کردیتے ہیں کہ فلال متخص الله سے محبت رکھتا ہے تم بھی اس سے محبت ر کھو.... اب سارے آسان والے فرشتے بھی اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں۔ اس کے بعد وہ زمین میں بھی (بندگان خدا) كامحبوب موجاتا ہے۔

(مسلم شریف)

خواجه فرطيلائيزر اے جناح روڈ، 0345-3729979:





آنسو آ گئے، روتے جاتے تھے اور حضرت حلیمہ کو یاد کرتے جاتے ہتھے، رضاعی خالہ کو لباس، سواری اور ایک سوور ہم عنایت کیے ، رضاعی بہن شیماغزوہ حنین کے قیدیوں میں شریک تھی، پہتہ چلاتو اٹھیں بلایا، اپنی چاور بچھا کر بٹھایا، اپنے ہاں قیام کی وعوت دی،

مکہ کا دور تھا تو توبیہ کو میری ماں اللہ کے معروف صحافیٰ اور کالم نگار

حفرت شیمائے اینے قبیلے میں واپس جانے کی خواہش ظاہر کی، رضاعی بہن کو غلام، لونڈی اور

بكريال دے كر رخصت كر ديا، بيہ بعد ازال اسلام لے آئیں، یہ ہے شریعت۔

جنگ بدر کے قید بول میں پڑھے لکھے کفار مجھی شامل تنے، ان کافروں کو مسلمانوں کو پڑھانے، لکھانے اور سکھانے کے عوض رہا کیا گیا، حضرت زید بن ثابت کو عبرانی سکھنے کا تھم دیا' آپٹے نے عبرانی زبان سیمی اور بیر اس زبان میں یہودیوں سے خط و کتابت کرتے رہے، کافروں کا ایک شاعر تھا، سہیل بن عمرو۔ یہ رسول اللہ مَنَالِقَیْمُ کے خلاف اشتعال انگیز تقریریں بھی کر تا تھااور توہین آمیز شعر بھی کہتا تھا، یہ جنگ بدر میں گر فنار ہوا، سہیل بن عمرو کو بار گاہ رسالت میں پیش کیا گیا، حضرت عمر انے تجویز دی، میں اس کے دو نچلے دانت نکال دیتا ہوں سے اس کے بعد شعر نہیں پڑھ سکے گا، تڑپ کر فرمایا" میں اگر اس کے اعصاء بگاڑوں گا تو اللہ میرے اعصاء بگاڑ

والدہ نے سات ون وودرہ پلایا، آتھویں ون و همن اسلام ابو لہب کی کنیز توہیہ کو بیہ اعزاز حاصل ہوا، نؤبیہ نے دوورہ مجھی پلایا اور ویکھ بھال مجھی کی، یہ چندون کی دیکھ بھال سٹی، بیہ چند دن کا دودرہ تھا کیکن ہمارے رسول نے اس احسان کو بوری زندگی باور کھا،

میری ماں کہہ کر پکارتے ہتے، ان سے حسن سلوک بھی انجاوید چود حری کے کالم سے اقتباسات

فرماتے تھے، ان کی مالی معاونت بھی کرتے تھے، مدنی دور آیا تو مدینہ سے ابولہب کی کنیز توبیہ کے لیے كيڑے اور رقم بجواتے تھے، يہے شريعت۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضاعی ماں تھیں، یہ ملا قات کے لیے آئیں، ویکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے اور میری ماں ، میری ماں پکارتے ہوئے ان کی طرف دوڑ یڑے، وہ قریب آئیں تواہیے سرے وہ جادر اتار کر زمین پر بچھا وی جے ہم کا تنات کی قیمتی ترین متاع سیجھتے ہیں، اپنی رضاعی ماں کو اس پر بٹھایا، غور سے ان کی بات سنی اور ان کی تمام حاجتیں پوری فرما دیں، پیہ بھی ذہن میں رہے، حضرت حلیمہ سعدیہ نے اسلام قبول نہیں کیا تھا، وہ اپنے پر انے مذہب پر قائم رہی تھیں، فتح مکہ کے وقت حضرت حلیمہ کی بہن خدمت میں حاضر ہوئی، مال کے بارے میں یو چھا، بتایا گیا، وہ انتقال فرما چكى بين، رسول الله سَزَلِطَيْنَ مَن كَالْكُور مَن الله عند ما يكون مين

Copied From Web \$2015 (\$2015)

وے گا" سہیل بن عمرونے نرمی کا دریا بہتے ویکھا تو عرض کیا" مجھے فدیہ کے بغیر رہاکر دیاجائے گا'' اس ہے یو چھا گیا''کیوں؟" سہیل بن عمرونے جواب دیا " میری پانچ بیٹیاں ہیں، میرے علاوہ ان کا کوئی سہارا نہیں" رسول اللہ سُٹاللیکم نے سہیل بن عمرو کو اسی وفت رہا کر دیا، یہاں آپ بیہ تھی ذہن میں رکھئے، تسهيل بن عمروشاعر بھی تھااور گنتاخ رسول بھی کیکن رحمت اللعالمين كي غيرت نے گوارہ نه كيا، بيريا في بچیوں کے کفیل کو قید میں رکھیں یا پھر اس کے دو وانت توڑویں' یہ ہے شریعت۔

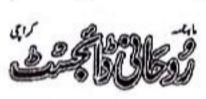
غزوه خندق كاواقعه ملاحظه كيجيه" عمرو بن عبدود مشرک بھی تھا، ظالم بھی اور کفار کی طرف سے مدینہ ير حمله آور بھی۔ جنگ كے دوران عمرو بن عبدود مارا گیا، اس کی لاش تڑپ کر خندق میں گر گئی، کفار اس كى لاش تكالنا چاہتے تھے ليكن انھيں خطرہ تھا، مسلمان ان پر تیربرسادیں گے، کفارنے اپناسفیر مجھوایا، سفیر نے لاش نکالنے کے عوض وس ہزار وینار وینے کی پیش کش کی، رحمت اللعالمین کے فرمایا "بیہ ہمارے کیے جائز نہیں" کفار کو عمروبن عبدود کی لاش اٹھانے کی اجازت دے دی، خیبر کا قلعہ فتح ہواتو یہودیوں کی عبادت گاہوں میں تورات کے نسخ پڑے تھے، تورات کے سارے نسخ اکٹھے کروائے اور نہایت ادب کے ساتھ یہ نسخے یہودیوں کو پہنچادیے۔

حضرت حذیفہ بن بمان ؓ سفر کر رہے تھے، کفار جنگ بدر کے لیے مکہ سے نکلے، کفار نے راستے میں حضرت حذیفہ کو گرفتار کر لیا، آپ سے بوچھا گیا، آپ کہاں جارہے ہیں، حضرت حذیفہ ؓ نے عرض کیا "مدینه" کفار نے ان سے کہا" آپ اگر وعدہ کرو،

آپ جنگ میں شریک نہیں ہو گے توہم آپ کو جھوڑ ویتے ہیں" حضرت حذیفہ "نے وعدہ کرلیا، پیراس کے بعد سیدھے سلمانوں کے نظر میں پہنچ گئے' مسلمانوں کو اس وقت مجاہدین کی ضرورت بھی تھی، جانوروں کی تجھی اور ہتھیاروں کی تجھی کیکن جب حضرت حذیفہ کے وعدے کے بارے میں علم ہوا تو مدینه مجھوا دیا گیا اور فرمایا ''ہم کا فروں سے معاہدے پورے کرتے ہیں اور ان کے مقابلے میں صرف الله تعالیٰ سے مدد چاہتے ہیں" نجران کے عیسائیوں کا چودہ رسمی وفد مدینه منورہ آیا، رسول الله سَالَالِیَا م عیسائی یادر بوں کو نہ صرف ان کے روایتی لباس میں قبول فرمایا بلکه انتھیں مسجد نبوی میں بھی تھہر ایا اور اتھیں ان کے عقیدے کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت تھی تھی' یہ عیسائی وفد جتنا عرصہ مدینہ میں رہا، بیہ مسجد نبوی میں مقیم رہااور مشرق کی طرف منہ كركے عبادت كر تارہا۔

مدینه میں تھے تو مکہ میں قط پڑ گیا، مدینہ سے رقم جمع کی، خوراک اور کپڑے اکٹھے کیے اور پیر سامان مکہ بمجوا دیااور ساتھ ہی اپنے اتحادی قبائل کو ہدایت کی "کمہ کے لوگوں پر براوفت ہے، آپ لوگ ان سے تجارت محم نہ کریں"۔ مدینہ کے یہودی اکثر مسلمانوں سے یہ بحث چھیر دیتے تھے "نبی اکرم مَنَا لِلْهُ عِلْمُ فَضِيلَت مِين بلند بين يا حضرت موسى " بيه معامله جب مجھی دربار رسالت میں پیش ہوتا، رسول الله مَنْ الله مَنْ الله مُنافِق مسلمانوں سے فرماتے "آپ لوگ اس بحث ہے پر ہیز کیا کریں"۔

ثماثه بن اثال نے رسول اللہ سَالِ الله مَا الله مِنْ الله مَا الله كرنے كا اعلان كر ركھا تھا" بەگر فتار ہو گيا، اسلام



قبول کرنے کی دعوت دی، اس نے انکار کر دیا، یہ
تین دن قید میں رہا، اسے تین دن وعوت دی جاتی
رہی، یہ مذہب بدلنے پر تیار نہ ہواتو اسے چھوڑ دیا گیا،
اس نے راستے میں عنسل کیا، نیالباس پہنا، واپس آیا
اور دست مبارک پر بیعت کرلی۔

حضرت عائشة في ايك ون رسول الله مني اليكم سے پوچھا" زندگی کا مشکل ترین دن کون ساتھا" فرمایا، وہ دن جب میں طا ئف گیااور عبدیالیل نے شہر کے بیجے جمع کر کے مجھ پر پھر برسائے، میں اس دن كى سختى نہيں بھول سكتا، عبدياليل طائف كاسر دار تھا، اس نے رسول اللہ منالیقیم پر اتنا ظلم کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی جلال میں آگئی' حضرت جبرائیل امین تشریف لائے اور عرض کیا، اگر اجازت ویں تو ہم اس بورے شہر کو دو بہاڑوں کے در میان پیس دیں، یہ سیرت کا اس نوعیت کا واحد واقعہ تھا کہ جرائیل امین نے گتاخی رسول پر کسی بستی کو تباہ کرنے کی پیش کش کی ہواور عبدیالیل اس ظلم کی وجہ تھا، عبدیالیل ایک بار طا ئف کے لو گوں کاو فدلے کر مدینه منوره آیا، رسول الله سَنْ النَّدُ مَنْ النَّدُ مَنْ النَّدُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ مِن اس كا خيمه لكايا اور عبدياليل جتنے دن مدينه ميں رہا، ر سول الله مَنْ اللَّهُ عَلَيْهِم مِر روز نماز عشاء کے بعد اس کے یاس جاتے 'اس کا حال احوال یو چھتے ، اس کے ساتھ گفتگو کرتے اور اس کی دل جو ئی کرتے۔

عبد الله بن الي منافق اعظم تھا، به فوت ہوا تواس كى تدفين كے ليے اپنا كرته مبارك بھى ديا، اس كى نماز جنازہ بھى پڑھائى۔

ایک صحافی ؓ نے عرض کیا '' یار سول اللہ مَثَالِیْمُ اِ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں'' جواب دیا'' غصہ نہ کرو'' وہ

£2015153

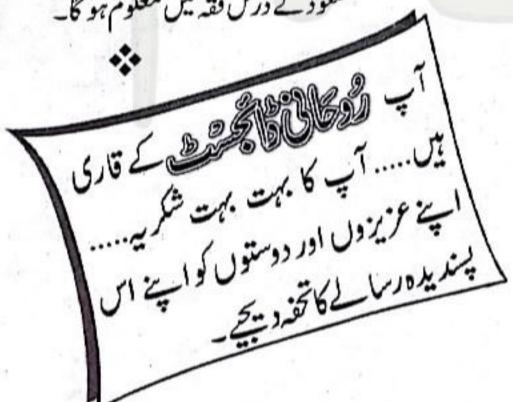
باربار پوچھارہا، آپ ہربارجواب دیے "غصہ نہ کرو"

یہ ہے شریعت اور اللہ تعالی نے ایک جگہ رسول اللہ منا لیکن کے بارے میں فرمایا" پنجبر اللہ کی بڑی رحمت ہیں، آپ او گوں کے لیے بڑے زم مزاج واقع ہوئے ہیں، آپ تندخواور سنگ دل ہوتے تو یہ سب آپ کے گردو پیش سے حجے ہوائے" اور یہ ہے شریعت لیکن ہم لوگ نہ جانے کون کی شریعت لیکن ہم لوگ نہ جانے کون کی شریعت تلاش کر رہے ہیں، ہم کو شریعت کامطالبہ کر رہے ہیں، کیا کوئی صاحب ہم کمیری رہنمائی کر سکتاہے .... ؟

### \*\*

### بقیه: نبی کریم کی حکمت و تدبر

رسول الله منالی الله من کوان کے بعد کیسے لوگوں نے آگے بڑھایا۔ یہ الله کی تلوار حضرت خالد ابن ولید کی شجاعت، عمرو بن العاص کی سیاست، فاتح ایران سعد بن و قاص کی عسکری قیادت سے پتہ چلے گا۔ پیغام محمد کی روح کو سجھنے والے کیسے تھے.... ؟ بیہ ہم کو حضرت عائشہ اور ابو ہریرہ گا کے درس حدیث، ابو ور داء اور زید بن ثابت کے درس قر آن، عبداللہ بن عباس کے درس تفیر اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن محمد اور عبداللہ بن محمد اور عبداللہ بن محمد معود کے درس فقہ میں معلوم ہوگا۔

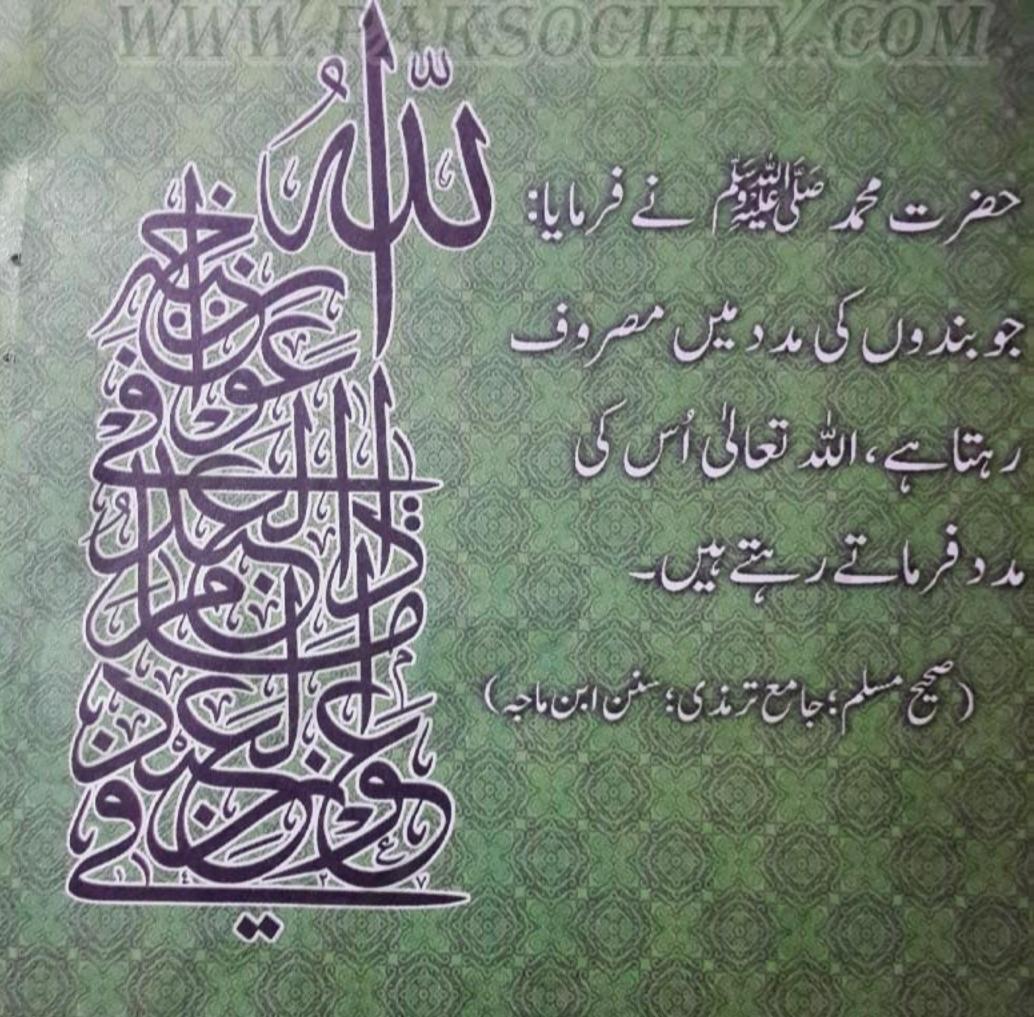




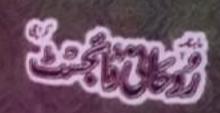
### Muraqaba hall Glasgow Naeem Ahmed/ Ali Asghar تعيم احمر / على اصغر mhglasgow@yahoo.com santorali@googlemail.com

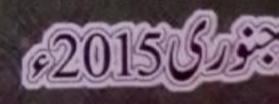


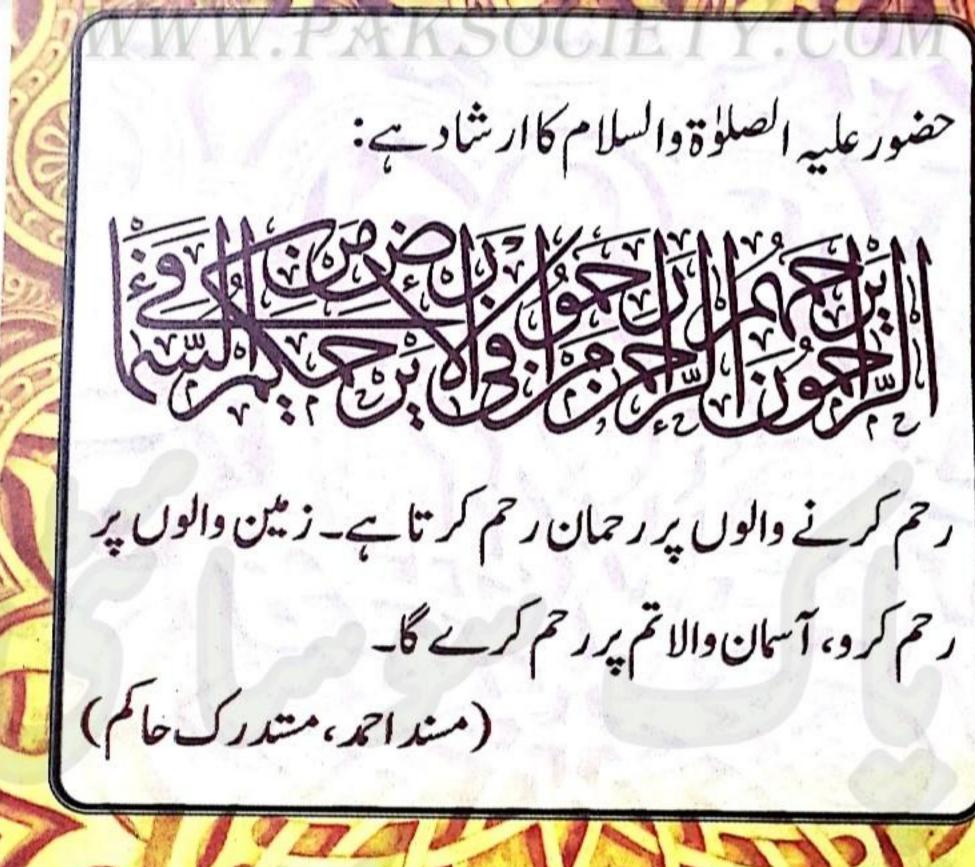




Muraqaba Hall Rochdale (UK) Mirza Bashir Hussain afsh786@yahoo.com





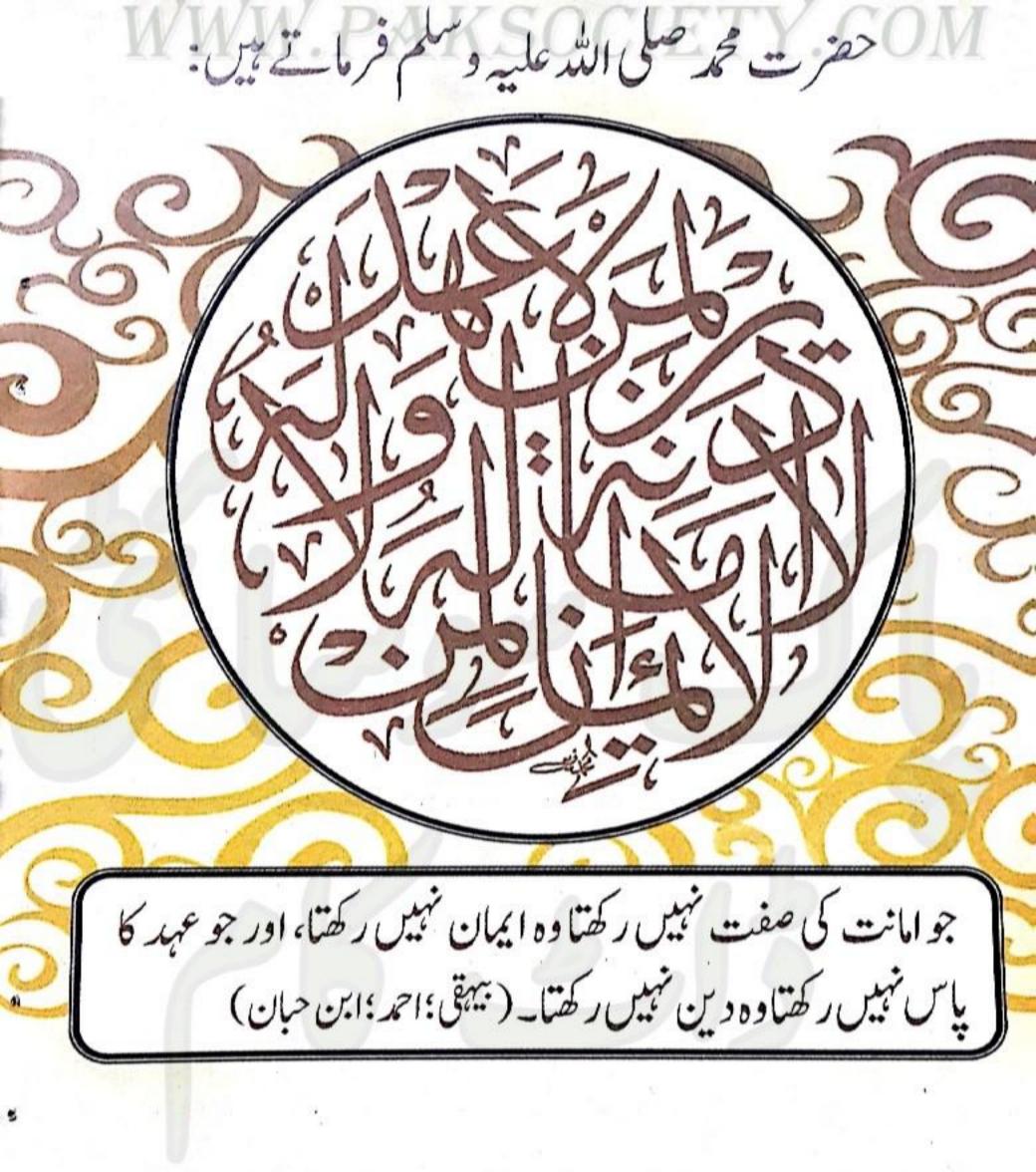




FOR PAKISTAN

RSPK.PAKSOCIETY.COM

PAKSOCIETY1 | F PAKSOCIETY



### Muragaba Hall Manchester (UK) Shaukat Ali mhmanchester@hotmail.co.uk





Copied From Web

## Belle Marie 2

### محسن انسانيت مَثَّاتِيْنِمُ عنب مسلموں كى نظر مسيں

بعداز خدابزرگ توئی قصه مختسر كلمه طيب ہو، اذان ہو يا صلوۃ ہو اسم محد متاليوم ہر جگہ عیادت گزاروں کے لیے روحانی سکون و کھنوری قلب كاذر يعدب، الله تعالى في بيه تك فرمايا كه جومحمد كى

الله تعالى في لين محلوقات ميس الني سب سے عزيز ومحبوب بستى حضرت محمد مصطفى منالينينوم كومخاطب كرتے ہوئے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا

ورفعنالک ذکرک (سوروُنشرح: آیت4)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کیلئے آپ کاذ کربلند کر دیا۔ كوتى انسان سيد كائنات منافيتيم کی بھلا کیا تعریف کرسکتاہے کہ جس كانام بى كائتات كے خالق نے محد (وو جس کی بہت تعریف کی جائے) رکھا ہو؟ لفظ"محم" کے معنی خوبیوں کا مجموعہ کے ہیں....

الله تعالیٰ نے اپنے محبوب رحمة للعالمين حضرت محمه مصطفى منافيظ کے ذکر و تعریف اور درجات کی بلندی کا کچھ ایسا اہتمام کیا کہ ایک طرف محميل ايمان اور عبادت کی شرط میں أے بطور لازی جزو شامل

کر دیااور دوسری طرف اسلامی شعائر

میں کوئی ایساعمل یاعقیدہ ایسانہیں جو نام محد منگافینے کی شمولیت کے بغیر معتبر اور قبول بار گاہ البي ہو\_ يعني الله تعالى نے اينے محبوب

كاذكراس قدر بلندكياب كدجبال خداكاذكر وبال مصطفى مَنْ عَنْ عِنْهِ كَا ذَكْرِ ہے۔



اطاعت كرتا ہے وہ ميرى اطاعت كرتا ہے ، جو

ایک لازوال حقیقت ہے۔ تخلیق کا نات سے بھی پہلے

جب صرف ارواح کو پیدا کیا گیا اس وقت انبیاء کی

معرضا محد متالينيوم كي رضاوه خدا كي رضايه--



رحمت عالم مَثَلَيْتُكُمُ كَا ذَكِر خير

آیا ہی کریم سلطی کے بارے میں چند مغربی اور غیر مسلم مشاہیر ومستشر قین کے خیالات کا جائزہ لیتے ہیں۔

انسائیکوپیڈیا بریٹانیکا میں ہے کہ "محد تمام مذہبی شخصیات میں کامیاب ترین انسان شخصے۔"

فرانس کے جرنیل نپولین بونایارٹ Napoleon Bonaparte نے رسول مُنَّافِیْتُم کی ذات کو ان الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیاہے

" محمد الله الآلم وراصل اصل سالار اعظم ہے۔ آپ نے اہل عرب کو درس اتحاد دیا۔ ال کے آبیت کے تناز عات ختم کیے۔ تعور کی ہی مدت میں آپ کی امت نے نصف دنیا کو فتح کر لیا۔ 15 سال کے قلیل عرصے میں لوگوں کی کثیر تعداد نے جھوٹے ویوتاؤں کی پر ستش سے توبہ کر لی۔ مٹی کی بنی مور توں کی گئیں، بت خانوں میں مور توں کو توڑ دیا میا۔ جرت میں رکھی ہوئی مور توں کو توڑ دیا میا۔ جرت میں انگیز کار نامہ تھار سول معظم المالی آئم کی تعلیم کا " .... انگیز کار نامہ تھار سول معظم المالی آئم کی تعلیم کا " ....

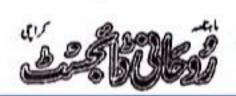
"بجھے امید ہے کہ وہ دائے دور نہیں جب میں سارے ممالک کے سمجھدار اور تعلیم یافتہ لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرواں کا اور قرآنی اصولوں کے بنیاد پر متحدہ حکومت قائم کرواں گا۔ قرآن کے اصول ہی اصول ہی صحیح اور سے ہیں اور یہی اصول انسانیت کو سعادت ہے ہم کنار کر سکتے ہیں "...[1]

ہندوستان کے بانی موہن داس گاندھی Gandhi اینے رسالے بنگ انڈیامیں تحریر کرتے ہیں:

اسلام نے تمام دنیا سے خراج تحسین وصول کیا جب مغرب پر تاریکی اور جہالت کی گھٹائیں چھائی جب مغرب پر تاریکی اور جہالت کی گھٹائیں چھائی ہوگئی تھیں ۔ اس وقت مشرق سے ایک ستارہ نمودار ہوا۔ ایک روشن ستارہ جس کی روشن سے ظلمت کدے منور ہوگئے۔ ہندووس کو اسلام کا مطالعہ ظلمت کدے منور ہوگئے۔ ہندووس کو اسلام کا مطالعہ

روحوں میں یہ ذکر خیر شروع ہوا، قرآن (سورة)آل عمران: 18) میں ارشاد ہے کہ " یاد کر و جب اللہ نے ویمبروں سے ان کا عہد لیا کہ جب تم کو کتاب و حکمت دول موسمر تمبارے یاس وہ رسول آئے جو تمہاری تحتابوں کی تصدیق کرے تو تم ضرور اس پر ایمان لا نا اور اس کی مدو کرنا، فرمایا کیاتم نے اقرار کر لیا؟۔ سب نے عرض کمیا"ہم نے اقرار کیا"، فرمایا توایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ کو اہوں میں ہوں۔"دوسری جانب قرآن (سورۂ احزاب:6) میں مومنوں کے لیے ارشاد فرمایا کہ نبی مَالَیْقَیْمُ ان کے لیے جان سے زیادہ محبوب ہیں۔ ایک طرف اللہ اور اس کے قرمت آپ منافقاتم کا ذکر کرتے ہیں اور ورود وسلام سیج ہیں دوسری طرف تمام انبیاء ورسل مجھی اپنی تعلیمات اور پیشگو ئیوں میں اس رفعت وعظمت والے نی کا ذکر و چرچا کرتے رہے۔ صرف کتب آسانی ہی تہیں بلکہ تمام مذاہب عالم میں نبی اکرم کی آمد کی بشارت موجووہ۔

یہ ورفعنالک ذکرک ہی کی برکت ہے کہ آج دنیا کی ہر زبان میں خصائل نبوی، شائل نبوی، احادیث نبوی اور سیرت نبوی منافیق پر مضامین کی مجموعی خامت، کروڑوں صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ ناصرف مسلمانوں نے بلکہ ہندو، سکھ اور عیسائی شعر اُنے بھی نبی رحمت منافیق کے حضور گلہائے نعت پیش گئے۔ مروز کو نین حضرت محمد منافیق کی ذات گرامی کا یہ بھی کمال ہے کہ ان کے بدترین دشمنوں نے بھی ان کے امین اور صادق ہونے کی گوائی دی۔ کفارِ مکہ سے لے امین اور صادق ہونے کی گوائی دی۔ کفارِ مکہ سے لے کر آج چودہ سوسال گزر جانے کے بعد تک بے شار غیر مسلم دانشوروں محققوں اور سیاسی رہنماؤں نے نبیر مسلم دانشوروں محققوں اور سیاسی رہنماؤں نے زبانی، تحریری، شعری اور ہر انداز میں محمد منافیق کے زبانی، تحریری، شعری اور ہر انداز میں محمد منافیق کے زبانی، تحریری، شعری اور ہر انداز میں محمد منافیق کے اعلیٰ مقام اور ذات وصفات کا اعتراف کیاہے۔



Copied From Web



كرنا جاہي تاكہ وہ بھى ميرى طرح اس كى تعظيم کرنا سکھ جائیں ....میں یقین سے کہتا ہوں کہ اسلام نے بزورِ شمشیر سرفرازی اور سربلندی حاصل نہیں کی بلکہ اس کی بنیاد نبی کا خلوص ، خودی پر آپ کاغلبہ ، وعدون کا پاس ، غلام ، دوست ہو سکتا ہے تو وہ اسلام ہے"۔[4] اور احباب سے بکیال محبت۔ آپ کی جرأت اور بے خوفی اللہ اور خو دیریقیں جیسے اوصاف ہیں۔للذا یہ Alphonse de Lamartine کھتے ہیں کہ کہنا غلط ہے کہ اسلام تکوار کے زور سے پھیلا۔ اس کی فتوحات میں یہی اوصاف حمیدہ شامل ہیں اور

> معروف روى فلاسفر اور اديب ليو ثالثاني Leo Tolstoy کے بین:

> یمی وہ اوصاف ہیں جن کی مدد سے مسلمان تمام

یا بند بول اور رکاوٹوں کے باوجو دپیش فندمی کرتے

عِلِي عُنَّ -[2]

"اس بات میں شک نہیں محد (الفیاییلم) عظیم مصلحین میں ہے ہیں جنہوں نے اتحاد امت كى بهت بڑى خدمت كى ہے۔ال كے فخر كے ليے یمی کاف ہے کہ انہوں نے وحثی انسانوں کو نور حق کی جانب ہدایت کی اور ال کو اتحاد ، صلح پسندی اور پر بیز کاری کی زندگی بسر کرنے والا بنا دیا اور ال کے لیے ترقی و تہذیب کے راہتے کھول دیئے اور حیرت انگیز بات سے کہ اتنابر اکام صرف ایک فرد واحد کی ذات سے ظہور پذیر ہوا۔"[3]

مشہور آئزش ادیب اور مصنف جارج برنارڈشا George Bernard Shaw "موجودہ انسانی مصائب سے نجات ملنے کی واحد صورت یمی ہے کہ محد (النظیم اس ونیا کے حراك (رہنما) بنيں۔ميں نے رسول (الفائيل) کے دین کو ہمیشہ عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ یہ الزام بے بنیاد ہے کہ آپ عیسائیوں کے وسمن تھے

میں نے اس جیرت اٹکیز شخصیت کی سوائح مبارک کا گہر امطالعہ کیا ہے میری رائے میں انہیں بجا طور پر انسانیت کا نجات و ہندہ کہا جاسکتا ہے۔ آنے والے کل میں اگر کوئی مذہب یورپ میں قابل تبول

فرانسیی ادیب و شاعر الفونسو دی لامارش

"اگر مقصد کی عظمت، وسائل کی قکت اور نا قابل یقیں نتائج ہی انسال کی ذہانت کے مظاہر ہیں توانسانی تاریخ میں کون ہے جو محد (النائیا آئے) سے مقابلہ کرسے؟ و نیائے معروف ترین انسانوں نے صرف ہتھیار، قوانین اور سلطنتیں بنائیں جو زیادہ تر مادی قوت پر مشمل تھی اور ال کی آ تھول کے سامنے بی تنزل کا شکار ہو گئیں۔ لیکن بس ایک بستی (محد اللی این می ناصرف فوج، قوانین اور سلطنتیں قائم کیں بلکہ آپ نے لاکھوں ایسے نفوس پیدا کردیئے جنہوں نے اس وقت کی دنیا کی ایک تہائی اکثریت پر اینے اثرات مرتب کیے، اس سے بھی بڑھ کر انہوں نے عقائد و نظریات کو بلکہ روحون تک کوبدل ڈالا۔ صرف ایک کتاب کی بنیاد يرجس كالكها موامر لفظ قانون تها، \_ ايك اليي روحاني امت کی تشکیل کروی گئ جس میں ہر زمانے ، وطن، قومیت کا حامل فرد موجود تھا….

محمه (التُحَالِيَّلِم) كيانبين تصے؟ ايك فلاسفر، خطيب، رسول، قانون ساز سیه سالار، جنگجو، نظر مات کو فتح کرنے والے ، ایک عقلی عقیدہ کو بحال کرنے والے، 20 سرحدول والی سلطنوں کے معمار... انسانی عظمت کے کسی بھی معیار کو لے لیجئے ، کیا كوئى ال ئے زيادہ عظيم ہے....؟[5] يور في عالم نامس كار لا كل Thomas Carlyle

میں نظر آتا ہے۔ مسلمانوں نے بڑی کامیابی سے
اس از غیبات کا مقابلہ کیا جو انسانوں کی کسی بھی
عقیدے ہے وابستی کو کم کرکے ایکے انس کی
خواہش پر چھوڑ دیتی ہیں۔ "لاالہ الااللہ محمہ رسول
اللہ "اسلام کا نہایت سادہ اور غیر مقبدل عقیدہ ہے۔
اللہ کا خدائی نضور کبھی ہتوں کے ذریعے گھٹایا
دی کا خدائی نضور کبھی ہتوں کے ذریعے گھٹایا
صدی تجاوز کیا گیا۔ اس کی زندہ تعلیمات نے اس
صدی شجاوز کیا گیا۔ اس کی زندہ تعلیمات نے اس
کے مانے والوں کو معقولیت کی حدول میں
رکھا۔ یہ ہے اسلام کی سادہ اور ابدی تعلیم۔" [8]
اسکانش اسکالر منگمری واٹ Montgomery ہیں بھریں؛

Montgomery ہائی گناب " مگہ میں محمد" میں کامیتے ہیں؛

المراب ا

عیسائی بش بوس ورتھ اسمتھ Smith کاب "محداور محمدی عقیدہ "میں لکھتے ہیں: "اگر کسی سے بوچھا جائے کہ فوج، محافظوں، محل اور دولت کے بغیر دنیامیں کس نے فی الحقیقت الوہی انداز میں حکومت کی تو اس کا جواب محمد (الشخالیکی کے علاوہ کوئی اور نہیں ہو سکتا "۔[10] مائیکل انج ہارٹ High Hart نے بارٹ کتاب دی ہنڈرڈز میں سو عظیم لوگوں میں حضرت محمد متابطی کانام سر فہرست لکھا۔مائیکل لکھتے ہیں: ر رول من النظام كا صدات كان الغالاین اظهار کر تا ہے:

" مجدون و مجتوب و مغربی اقوام لے عمر (النفائیل)

برزے جو ش و قروش نے الکائی جی فود ہمارے

لئے شر مند کی کا باحث جین ، یہ کس طرق حمان ہے

کہ ایک آدی خالی ہا تھ جنگ و جدل میں
مشغول قبائل اور ہدووی کو اس طرق سے آبات

میں جوڑ لے کہ وہ دو دو ہا یُوں سے بھی کم کے مختر
موسہ میں ایک انجائی طاقتور اور مہذب

ایک تنها مگر عظیم فخض ایک اولوالعزم انسال جنہیں اس دنیا کو روشن کرنا تھا کیونکہ اس کا حکم انہیں خدانے دیا تھا"۔[6]

کتاب "تاریخ سلطنت عرب " میں لکھتے ہیں:

"جمیس إل (محد الله الله علی الله علی الله علی الله علی الله علی الله علی استفامت پر جمرت جونی کے استفامت پر جمرت جونی چاہیے، وہی خالص اور پاکیزہ تاثر جو آپ نے مکہ اور مدینہ پر منقش کیا، آج بارہ صدیوں کے افقلابات مدینہ پر منقش کیا، آج بارہ صدیوں کے افقلابات مرینہ پر منقش کیا، آج بارہ صدیوں کے افقلابات مرینہ پر منقش کیا، آج بارہ صدیوں کے افقلابات مرینہ پر منقش کیا، آج بارہ صدیوں کے افقلابات مرینہ پر منقش کیا، آج بارہ صدیوں کے افقلابات مرینہ پر منقش کیا، آج بارہ صدیوں کے افقلابات مرینہ پر منقش کیا، آج بارہ صدیوں کے افتلابات کرنے کے باوجود ہندوستانی، افریقی اور ترکوں



" و نیا کے انتہائی متاثر کن شخصیات کی فیرست میں محد (منافیقیم) کا شار سب سے پہلے کرنے پر ممکن ہے کہ کچھ لوگ جیران ہوں اور شاید کچھ لوگ اس پر سوالات اٹھائیں، مگریہ تاریخ انسانی کی وہ واحد ہستی ہیں جو مذہبی اور د نیاوی دونوں سطح بر کامیاب رہے۔"[11] برطانوی مورخ اور ماہر آثار قدیمہ استینلی کین بول Stanley Lane-Poole رسول متلاقيق كي صفات کواینے الفاظ میں اس طرح سے قلمبند کر تاہے:

" گفتار میں انتہائی شیریں اور متحمل، جنہوں نے انہیں ویکھا ان کے ول احرّام کے جذبے سے مغلوب ہوگئے۔جوان کے قریب آئے اُن پر فیدا ہوگئے۔جوان کے متعلق کہتا تو یہی کہتا کہ "ہم نے ال جیمانہ پہلے دیکھانہ بعد میں"۔ال کی خاموشی میں انکی عظمت تھی لیکن جب بولتے تو پرزور اور باوقار انداز میں کہ ان کے الفاظ کو فراموش كرناممكن نبين تھا"-[12]

برطانوی تفیوصوفسٹ، کانگریس انڈیا کی صدر اور

سياستدان مسزايي بينث ابني كتاب مين للحق بين: " کسی بھی ایے گفت کے لئے جس نے عرب یے عظیم پینمبر کی زندگی اور آپ کے کردار کے بارے میں پڑھا ہو یہ ناممکن ہے کہ وہ اپنے ول میں ان عظیم پنجبر کے لیے انتہائی احرّام کے علاوہ کچھ اور محسوس کرے۔ خود میں جب بھی ال عظیم پنجبر کے بارے میں پڑھتی ہوں توال عظیم استاد کے لیے تعریف و توصیف کی ایک نئ لھ میرے اندر اٹھتی ہے اور احترام کا ایک نیا جذبہ اُنجرتا

امر کی ادیب جیمز اے پجز اے پکر James A. Michener ایخ مضمون میں لکھتے ہیں: "محد (المُعْالِيَّلِي اسب سے زیادہ عملیت بیند تھے

جب الحكے پيارے بينے اراہيم كا انتقال ہوا ، تو اک ول مورج گریمی ہوا، اُے خداکی طرف ہے تعزیت قرار دیا جانے لگا، جس کے رد میں تم (التَّخْيَةِ فِي) نِے کِها کہ گربن لگنا قدرت کا ایک نظام کے تحت ہے۔ کسی کی زندگی و موت کو اس سے منسوب کرناحماقت ہے۔ محمد (الٹھالیکٹیم) کی وفات پر جب او گوں کو یقیں نہیں آ رہا تھا تو اُن کے جاشین نے اس کیفیت کو ایک تاریخی انتہائی املی و بہترین خطاب سے دور کیا کہ "اگر تم میں سے كوئى محركى پرستش كرتا تھا تو محمد وفات پا چكے ہيں لیکن اگرتم خداتی پرستش کرتے ہو تو وہ ہمیشہ رہے

سائنس فكشن ناول وار آف دى ورلله، نائم مشين کے خالق ایج جی ویلز H. G. Wells البن کتاب "تاريخالم" ميں تحرير كرتے ہيں:

" پینبر اسلام کی صداقت کاسب سے بڑا جوت یہ ہے کہ جو آپ کو سب سے زیادہ جانتے تھے وہی ب سے پہلے ایمال لائے۔

آپ نے ایک ایسے معاشر ہے کی بنیاد رتھی جس میں ظلم و سفاکی کی گنجائش نه تھی .... اگرچہ انسانی اخوت، مساوات اور حریت کے وعظ تو دنیا میں پہلے بھی بہت کے گئے ہیں، لیکن یہ تعلیم کے بغير جاره نبين كه يه محمد (التُلْقِيلِمُ) عن تقے ، جنہوں نے تاریخ انسانی میں پہلی بار ال اصولول پر ایک معاشرہ قائم کیا۔[15]

آکسفورڈ کے معروف پروفیسر ڈی ایس مار گولیتھ David Samuel Margoliouth

"محمه (التحاليظ) كے سيرت نگارون كا ايك طويل سللہ ہے ان میں جگہ یانا شرف کی یات ہے۔ این این جگہ قابلِ احرّام ہونے کے باوجود تمام



واقعہ بیان نہیں کر سکتا۔"..."اس ہے کون انکار کر سکتا ہے کہ محمد کی تعلیمات نے عربوں کی زندگی بدل دی۔ ان سے پہلے طبقہ نسوال کو کبھی وہ احترام حاصل نہیں ہوسکا تھا جو محمد کی تعلیمات سے انہیں حاصل ہوا۔" [19]

برطانوی مصنف جی ایم ڈریکاٹ . Gladys M Draycott ککھتے ہیں۔

لو گول کے ساتھ ہمیشہ خندہ پیشائی سے پیش آتے اور اکثر خاموش رہتے، طبیعت کے حلیم، خلق کے نیک ، اکثر اللہ سجانہ و تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے، لغویات کبھی زبان سے نہ نکالتے، مساکین کو دوست رکھتے، کبھی فقیر کو فقر کے سبب سے حقیر نہ جانتے نہ کسی بادشاہ سے اس کی بادشاہی کے سبب سے خوف کھاتے تھے۔[21]

مغربی مؤرخ اور کتاب تاریخ عرب کے مصنف قلب کے حتی Philip Khuri Hitti لکھتے ہیں: "محمد (الشخالیجم) کی وفات کے بعد ایبا معلوم ی غیروں میں ایک بھی ایبانہ تھا جس نے عبادت، اللہ کی اطاعت اور دینی ایٹار میں محمد (الطّیٰالِیّلِم) جیسی مثال قائم کی ہو ... محمد (اللّیٰالِیّلِم) کی ورومندی کا دائرہ انسان ہی تک محدود نہ تھا بلکہ آپ نے جانوروں پر بھی ظلم و ستم توڑنے کو بہت براکہاہے "۔[16]

اے سندی آف ہسٹری کے مصنف آرتلڈ ٹوائن بی Arnold J. Toynbee دنیائے تاریخ کا ایک معتبرنام ہے،وہ لکھتے ہیں

رہ ہے۔ رہا ہے۔ رہا ہے۔

در النا النا ہے۔ اسلام کے ذریعے انسانوں میں رنگٹ و نسل اور طبقاتی انتیاز کا خاتمہ کر دیا۔ کسی مذہب نے اس سے بڑی کامیابی حاصل نہیں کی جو محمہ (النا النا ہے) کے دین کو نفیب ہوئی، آج دنیا جس ضرورت کے لیے رو رہی ہے، اسے صرف اور صرف مساواتِ محمدی کے نظریے کے ذریعے ہی پورا کیا جاسکتا ہے"۔[17]

مشہور فلسفی، ریاضی دان، انشا پر داز بر ٹرنڈرسل Bertrand Russel کہتے ہیں:

"تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ محمد (التحقیقیم) ایک عظیم انسان اور فقید المثال مذہبی رہنما تھے۔ وہ ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک وین کے بانی تھے جو بُرد باری، مساوات اور انسان کی بنیاد وال پر کھڑا ہے"۔[18] اور انسان کی بنیاد وال پر کھڑا ہے"۔[18] فرانسیسی صحافی اور مصنف ایمل ڈر منگم Émile کھتے ہیں کہ فرانسیسی صحافی اور مصنف ایمل ڈر منگم Dermenghem کھتے ہیں کہ

'میا محر (الفی اینیم) کابڑے ہے بڑا معرض اور نقاد کوئی ایبا واقعہ بتا سکتا ہے ... جب محد (الفی اینیم) نقاد کوئی ایبا واقعہ بتا سکتا ہے ... جب محد (الفی اینیم) نے اپنے آپ پر غصہ اور طیش کو غالب کرلیا ہو، کیا کسی ایسے واقعے کی نشاندہ ی کی جاسکت ہے جب محمد نے غیر شائستہ زبان استعال کی ہو، کوئی معرض اور نقاد بھی محمد (الفی اینیم) کی زندگی کا ایسا معرض اور نقاد بھی محمد (الفی اینیم) کی زندگی کا ایسا



جہاں مختلف کا مول کے لئے مختلف خداہیں۔[23] مغربی مفکرین میں ایسے سلیم الفکر لوگ موجود ہیں جنہوں نے اِسلام اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآله وسلم كي سيرت مباركه كامنصفانه جائزه ليااور حقائق کو کماحقہ' پیش کیا۔

اسے مفکرین کی آراء کواہل مغرب میں عام کرنے کی ضرورت ہے تا کہ وہ اسلام کا مطالعہ صرف متعصب مفکرین ہی کے فکر کے آئینے میں نہ کریں بلکہ غیر جانبدارانه آراء تک بھی رسائی پاسلیں۔

### حواله جات

- [1] Bonaparte et Islam Christian Cherfils
- [2] Young India 1928, Volume X
- [3] The Rule of Prophet Mohamed
- The Genuine Islam Vol. 1, 1936
- [5] Histoire De La Turquie 1854
- [6] Heroes and Hero Worship and the Heroic in History
- [7] The Decline and Fall of the Roman Empire, vol. 2
- [8] History of the Saracen Empire
- [9] Muhammad at Mecca 1953
- [10] Mohammed and Mohammedanism 1874
- [11] The 100: A Ranking Of The Most Influential Persons In History
- [12] Table Talk of the Prophet
- [13] The Life And Teachings Of Muhammad
- [14] Islam: The Misunderstood Religion' in Reader's Digest, May 1955
- [15] Outline of History
- [16] Mohammad and the Rise of Islam
- [17] A Study of History
- [18] Why I Am Not a Christian
- [19] Life of Mohamet
- [20] Mahomet: The Founder of Islam
- [21] Histoire des Arabes
- [22] History of the arabs
- [23] Youth of Muslim League at Malappuram Town Hall

ہواکہ عرب کی بنجر زمین ہیر دوئ کی زہری میں تبدیل کردی گئی ہو۔ایسے ہیر وجن کی مثل، تعداد یا نوعیت میں، کہیں اور یا نا سخت مشکل ہے۔ عهد وسطیٰ میں انسانیت کی نشو و نمااور ان کی ترتی و بہتری میں جس قدر مسلمانوں نے اہم رول ادا کیاہے، اتنا کسی قوم نے بھی نہیں کیا۔ محد (الشخاییم) نے انسانوں کو بتایا کہ کوئی حكراك نہيں سوائے خداكى ذات كے اور انسان د نیامیں خداکا تائب ہے۔

محمد ( الطَّخَالِيَّةُ ) کے دورِ حکومت میں دین كے احكام اور قرآك كے ارشادات كے ساتھ جو تطابق ملتا ہے، اس کی توقع ہر ملمان حکران ہے کی جاتی ہے اور تعلیمات محدی کا یمی جوہر ہے"۔[22] انڈیا کے مشہور ادیب و شاعر خشونت سنگھ khushwant singh نے مالا پر م ٹاون ہال ( کیر الہ انڈیا)، مسلم لیگ یو تھ کے ایک اجلاس میں یہ کہا:

"جمیں اسلام اور پیغیر اسلام کو ال کی تعلیمات کی روشنی میں سمجھنا جاہیے، آپ ہندومت کو سمجھنے کے لئے ہندوانتہا پہندوں کی طرف نہیں ریجتے، سکھ مذھب کو سجھنے کے لئے جرنیل سکھ بجنڈرانوالہ اور اسکے ساتھیوں کی طرف نہیں دیکھتے ای طرح آپ کواسلام سجھنے کے لئے اس کے نام نہاد پیروکاروں کی بجائے پیغمبر اسلام کی تعلیمات کو دیکھنا جاہیے، لو گوں کو ایک بات سمجھنا جاہیے کہ اسلام تکوار کے زور پر نہیں پھیلا، انڈو نیشیااور ملائشیا میں بھی اسلامی فوج واخل نہیں ہوگی تھی. لیک اسکے باوجود وہاں پر ایک بڑی تعداد نے اسلام تبول کیا۔ محد (اطرفیاتیکیم) نے ہمیں ایک قادر مطلق خداک

عیادت کرنا مکھائی، دوسرے مذہب کے برعکس



# MIND DITTE

CERTIFIED CONSULTANT OF SAN HEN & SAN YUAN CLASSICAL FENG SHUI METHODS AVAILIBLE KINDLY CONTACT FOR YOUR PROPERTY CHI ANALYSIS & AUDIT

IMRAN MERCHANT,

## MIND DELTA

HAJI MEHARBAN ROAD,

OPP: DCO HOUSE,

JEHLUM. 49600

TEL: 0333-5841999





Copied From Web







اندر اور گرد ونواح میں اپنی نو آبادیاں قائم کرر تھی تھیں۔انہوںنے عربوں کوغلام بناکرر کھاہواتھااور وہ ان سے دوسرے درجے کے شہریوں کا ساسلوک كرتے تھے۔وہ عربوں كو كمتر نسل تصور كرتے تھے۔

رسول الله مَنَا لَيْدُمُ فِي مِن مِراهِ راست يونانيون (روميون)

سمجھ سکتے تھے۔ رسول الله مَنْ الله عَنْ الله عَنْ فَرَمَا رُواوَل كُو خطوط ارسال کیے ان میں ہر قل معمولی گھرانے کا فروتھاجو قطنطنیہ میں ایک فوجی انقلاب کے نتیجہ میں برسر

ے رابطہ پید اکرنے سے قبل ان عرب سر داروں سے رابطہ کا فیصلہ کیا۔

سینٹ پال کے دور میں عرب ناصر ف دور دور تک
آباد سے بلکہ انہوں نے دمشق کے شالی علاقہ میں چھوٹی
موٹی سر داریاں بھی قائم کرر کھی تھیں۔اس وقت اس
علاقے کا حکمر ان حارث (ار ٹیس) نای ایک محفق تھا۔
رسول اللہ منگا لیڈ تھا جس نے دور میں اس علاقے میں عرب
قبیلہ عسان آباد تھا جس نے عیسائیت قبول کرلی تھی۔
رسول اللہ منگا لیڈ تھا جس نے اس قبیلہ کے مختلف سر داروں
کے نام بھی خط بھجوائے اور انہیں اسلام قبول کرنے کی
دعوت دی۔

نبی منافقینوم نے پہلا خط حارث ابن شمیر کو لکھا۔ رسول الله مَنَا لَيْدُمُ اللهُ عَلَيْدُمُ فَيَ عَلَم بصره ك نام بهي اسلام كا وعوت نامه ارسال كيا- بيه خط حارث ابن عمير الازدى لے کر گئے مگر عیسائی سر دار شر جیل ابن عمر و الغسانی نے رسول اللہ منگافیٹنم کے سفیر کو گرفتار کرے قتل كرويا ـ عيسائي سر دار كابيه فعل تمام بين الا قوامي اصول و تواعد کی تھلی خلاف ورزی تھا۔رسول الله سَلَاللَّيْمَ نِ سفیرے محل کا تاوان طلب کیااور مطالبہ کیا کہ مجرم کو سزادی جائے۔لیکن شہنشاہ ہر قل نے مسلمانوں کی چھو ئی ی مہم کے مقابلہ میں ایک لا کھ سیاہ پر مشتل وہ فوج روانہ کر دی جو اس نے ایر ان کی مہم کے لئے بھرتی کی تھی اور ابھی اسے فارغ نہیں کیا گیا تھا۔رسول الله مَنَا لِيُنْ اللهِ عَلَى اللهِ مَهِم كے لئے تين ہزار افراد پر مشتل فوج تحقی کے رائے اور کھے کمک سمندر کے راستے بھجوائی تھی،مسلم فوج کاہر قل کی فوج سے موتہ ے مقام پر مقابلہ ہوا، مسلمان وظمن کی تعداد سے خاکف نہیں تھے،جنگ شروع ہوئی۔ مسلمانوں کے

دوسینئر جرنیل ، کمانڈر انچیف ، زید بن حارثہ (رسول اللہ مَنَّ اللهُ عَلَیْ اللهُ مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ عَلَیْ الله مَنْ اللهُ عَلَیْ اللهُ مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ عَلَیْ اللهُ مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ مَنْ اللهُ عَلَیْ اللهُ مَنْ اللهُ اللهُ

اس کے بعد فوج نے خالد ابن ولید کو سپہ سالار منتخب کیا۔ انہوں نے وشمن کو بھاری جانی نقصان پہنچایا اور اسلامی فوج کو بتدر تنج پیچھے ہٹالائے۔ دشمن کو مسلم فوج کا تعاقب کرنے کی جر اُت نہ ہوئی۔

9 جرى ميں رسول الله مَثَالِيَّتُمُ خود تيس هزار افراد پر مشتل فوج لیکر نکلے۔ راستے میں اسلامی فوج جس جگه پراو دالتی، وبال ایک مسجد تعمیر کردی جاتی۔ آپ مَنَالْقَيْمِ نے بورے شانی عرب اور جنوبی فلسطين پرمسلمانوں كى بالادسى قائم كرلى۔ ان علاقوں پر مسلمانوں کا قبضه مستحکم ہو گیااور اب رومی شہنشاہ ان میں مداخلت نہیں کر سکتا تھا۔ تاہم ابھی اسلامی مملکت کی سر حدوں کی صورت حال مشخکم نہ تھی۔ چنانچہ ڈیڑھ سال بعد ایک اور فوجی مہم روانہ کی گئی۔ بیہ فوج عین اس روزروانه موئى جس روزر سول الله مَنْكَالْلِيْتِمْ كا وصال موا، اس فوج كو تجيجنه كا فيصله رسول الله مَلَالِيَّا فِي في تقا چنانچہ خلیفہ اول حضرت ابو بکر ہے پیٹمبر خد اسکاللیکی کا فیصله بر قرار رکھا۔ نوج کا کمانڈر اسامہ این زید کو مقرر كيا كيا-أسامه بح والد حضرت زيد جنگ مونه ميں اسلامی فوج کی کمان کرتے ہوئے جام شہادت نوش كريك تھے۔ اس فوج نے اسلامی مملكت كى حدود كو مزيد شال ميں وسعت دی اور جلد ہی قلسطین مسلمانوں کے زیر تلیں آگیا۔

عمان کے عرب گورٹر کو بھی رسول اللہ منگاللی منگاللی میں اللہ منگاللی میں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی اور اس نے اسلام



## محقق، مورخ اور سيرت نگار

# وًا كسير حميد الله 1908-2002ء

محقق سیرت نگار، تاریخ دان اور ممتاز ند جی اسکالر ڈاکٹر محمد اللہ کی کتابیں، مقالات اور تحریروں نے فرانس بیں اسلام کی اشاعت و فروغ بیں نہایت اہم کر دار ادا کیا۔
اس کا شوت ہے کہ اُن کے ہاتھ پر پچاس ہزار سے زائد فرانسیسیوں نے اسلام قبول کیا، جن میں اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد، ڈاکٹر ز، ماہرین تعلیم، اسکالرز اور نن شامل تھے۔ افراد، ڈاکٹر حمیداللہ کئی زبانوں پر عبور رکھتے تھے۔ انہوں نے ڈاکٹر حمیداللہ کئی زبانوں پر عبور رکھتے تھے۔ انہوں نے فرانسیں، جر من، ترکی، اگریزی، عربی اور اید ہرین تحریر فرانسیں، جر من، ترکی، اگریزی، عربی اور اردو میں تحریر نے دائٹر صاحب کی چند کتابوں کے علاوہ باتی تمام بور فی زبانوں میں ہیں اور ہر کتاب ریفرنس بک کا درجہ رکھتی دبانوں میں ہیں اور ہر کتاب ریفرنس بک کا درجہ رکھتی مطالع کے بعد ہزاروں افراد مسلمان ہوئے۔ مطالع کے بعد ہزاروں افراد مسلمان ہوئے۔

تاریخ شاہد ہے کہ رسول اللہ متافیقی نے اسے خط لکھا تھا جس میں اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی گئی مقی۔ (نبی متافیقی کے اس خط کا اصل مسودہ اس وقت مشق میں موجود ہے۔) کہاجا تاہے کہ شاہ نجاشی نے اسلام قبول کر لیا تھا تاہم وہ اپنی رعایا کو قبول اسلام کی ترغیب نہیں و سے سکا تھا۔ نجاشی کا قبول اسلام اس حقیقت سے بھی ثابت ہو تاہے کہ امام بخاری کے مطابق نجاشی کی وفات کی خبر ملنے پر رسول اللہ متافیقی مطابق نجاشی کی وفات کی خبر ملنے پر رسول اللہ متافیقی میں اس کی غائبانہ نماز جنازہ کا اجتمام کیا تھا۔ رسول اللہ متافیقی نے مدینہ میں اس کی غائبانہ نماز جنازہ کا اجتمام کیا خط کھا تاہم اس نے اسلام قبول نہیں کیا۔ مگر حبشہ کے خط کھا تاہم اس نے اسلام قبول نہیں کیا۔ مگر حبشہ کے خط کھا تاہم اس نے اسلام قبول نہیں کیا۔ مگر حبشہ کے خط کھا تاہم اس نے اسلام قبول نہیں کیا۔ مگر حبشہ کے بہت سے شہری مشرف بہ اسلام ہوئے جن میں شاہ بہت سے شہری مشرف بہ اسلام ہوئے جن میں شاہ

قبول کرلیا مگر ہر قل کے تھم سے اسے قتل کر دیا گیا۔ ر سول الله منگانتیکم نے قبطیوں کے سر دار کو خط لکھا اور اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ قبطی سر دار نے رسول اللہ منگانیکی کے خط کا نہایت مو دیانہ جواب دیا، تاہم مقوقس کے تبول اسلام کا مقصد حاصل نہ ہو سکا۔مقوقس نے اسلامی سفیر کو متعد د شحا کف دیے۔ اصل مسودہ اب تک محفوظ ہے اور ان دونوں استنبول (ترک) کے مشہور میوزیم توپ کا پی میں موجو دہے۔ حضوراكرم سَلَالْلَيْكُم نے مختلف حكمر انوں كوخط لكھے ان میں حبشہ کاشاہ نجاشی بھی شامل تھا۔ مسلمانوں سے نجاشی کے تعلقات اس خط سے بہت پہلے سے قائم تنے۔ حضوریاک مَالْنَیْم کے اعلانِنبوت مَالْنَیْم سے كوئى يا في سال بعد مكه مين چند ابل اسلام پر است مظالم وصائے گئے کہ انہوں نے مادر وطن سے ججرت کرکے سمندریارے ملک حبشہ میں پناہ لینے کا فیصلہ کیا۔ اسکلے سال اہل مکہ نے دوسفار تیں حبشہ جھیجیں تا کہ مسلمانوں كو حبشہ سے نكال كر اہل مكہ كے حوالے كياجائے۔ مگر دونوں سفار تیں ناکام رہیں۔جب مکہ والوں کا دوسر ا وفد حبشہ گیاتور سول الله مَنَالِيَّنْ اللهِ مَنَالِيَّنْ اللهِ مَنَا اللهِ مَنَالِيَّنْ اللهِ مَنْ اللهِ مَنْ حبشه بھیجاتا کہ اہل مکہ کی سازش کا مقابلہ کیا جاسکے۔ اس دور کی حبشہ کی تاریخ معلوم نہیں ہو سکی، جس کے باعث یہ قطعی انداہ نہیں ہوسکتا کہ حبشہ کے جس شاہ نجاشی نے مکی مسلمانوں کو پناہ دی اور دس سال بعد جس نجاشی نے اہل مکہ کے دوسرے وفدے ملاقات کی تھی وه ایک مخصیت تھی یا دو مختلف افراد تھے۔ قیاس کیا جاتاہے کہ یہ ایک ہی شخصیت تھی اور پینمبر اسلام مُنَالِينَةُ سے اس کے تعلقات نہایت دوستانہ تھے۔



نجاشی کا ایک بیٹا بھی شامل تھا۔ وہ بعد میں مدینہ آگیا اور رسول اللہ مَنَّ لِلْنِیْمُ کے خاندان کے زیر کفالت فرد کی حیثیت سے یہیں سکونت اختیار کرلی۔

ہ جری میں جب پنیبر اسلام منگائی آئی نے خسرو پرویز (ایران) کو اسلام کی دعوت دی اور اسے خط کھا.... اس خط کا اصل مسودہ ہم تک پہنچا ہے .... یہ کہنامشکل ہے کہ آیار سول اللہ منگائی کا یہ خط خسر و پرویز نے وصول کیا تھا، یااس کے کسی جانشین کو ملا تھا۔ کیونکہ بالکل انہی دنوں ایرانیوں کو نینوا کے مقام پر مکمل تباہی کاسامنا کرنا پڑا تھا۔

بہر حال! اسلامی سفیر سے نہایت توہین آمیز سلوک کیا گیااور اسے بے عزت کرکے ایر انی دربار سے نکال دیا گیا۔ تر ندی کی ایک حدیث کے مطابق ایر ان کی ایک سفارت بھیجی۔ ایر انی سفیر تحفے لیکر رسول اللہ متالیقی کی خدمت میں حاضر ہواجس کا مقصد سابق شہنشاہ کی طرف سے مسلمانوں کو پہنچائی جائے والی اذیت کا مداوا کرنا تھا۔ ایر ان کی یہ ملکہ غالباً بوران و خت تھی جو مختصر عرصہ کے لئے خت ایر ان پر جلوہ گررہی۔

کین میں صورت حال خاص طور پر بڑی سنگین میں صورت حال خاص طور پر بڑی سنگین متھی۔ یمن ثقافی اعتبار سے نہایت ترقی یافتہ علاقہ تھا اور ایتھنز انتہائی شاندار ماضی کا حامل تھا۔ یمن میں روم اور ایتھنز سے بھی پہلے مہذب حکومتیں قائم تھیں۔ رسول اللہ منافیتی کے ظہور سے صرف ایک نسل قبل یمن میں عظیم الشان سلطنت قائم تھی جس کی حدود میں ناصرف پورا جزیرہ نما عرب بلکہ وہ وسیع علاقے بھی ناصرف پورا جزیرہ نما عرب بلکہ وہ وسیع علاقے بھی شامل تھے جو بعد میں باز نطینی اور ایر انی سلطنوں کا حصہ شامل تھے جو بعد میں باز نطینی اور ایر انی سلطنوں کا حصہ شامل تھے جو بعد میں باز نطینی اور ایر انی سلطنوں کا حصہ شامل تھے جو بعد میں ایر انیوں کی غلامی کے خلاف نبر د

آزما تھا۔ یمنی ایر انیوں کی غلامیوں سے مجات حاصل کرنے کے لیے یمن میں آباد نمام ایرانیوں، ایرانی النسل حکام اور فوجیوں کو قتل کرنے کی سازشوں میں مصروف عضے۔اس موقع پر رسول الله مَنَالَيْنَافِمُ كَي طرف سے اہل یمن کو قبولِ اسلام کی دعوت کامیابی سے جمکنار ہوئی۔ پہلے خالہ ابن ولید اور پھر حضرت علی م اس علاقے میں بھیجا گیا۔ چنانچہ جہاں یمن کے بہت سے قبائل آسانی سے وائرہ اسلام میں داخل ہو گئے، وہاں نجران کے عیسائیوں نے مسلمانوں کی اطاعت قبول كركے امن ہے رہنے كوتر جي دى۔ يمن كا دانشمندايراني گور نرباذان بھی آتش پرستی ہے توبہ کرکے حلقہ بگوش اسلام ہو گیا۔رسول الله ملی تیا تی باذان کو گورنر کے عبدے پر ہر قرار ر کھااور کچھ عرصہ بعد جب وہ وفات پاگیا تو رسول الله سَلَاللَیْمُ نے اس کے بیٹے کو گورنر مقرر كرديا- رسول الله صَالِيْدَيْمُ نِي يمن كى انتظاميد کے لئے مدینہ سے بہت سے او گوں کو بھیجا۔ بیر سب لوگ نہایت پر ہیز گار اور صالح مسلمان شار ہوتے تھے اور ان ميں بعض مثلاً ابو موسىٰ الاشعري، تيمنی اکنسل تنصے۔ انہوں نے بمن میں بطور جج، استاد، ٹیکس کلکٹر اور عام انظامی افسرول کی حیثیت میں نمایاں خدمات انجام دیں۔معاذابن جبل جن کی مسجد آج بھی قصبہ جند میں موجودہے،انسکٹر جزل تعلیم کے عہدے پر فائز کیے گئے۔انہوں نے یمن کے ایک ایک علاقے کا دورہ کیا اور ہر جگہ تعلیم کے انتظامات کیے۔ رسول الله مَالَاتُلَیْمَا نے چند فوجی دہتے یمن کے اس بُت خانہ کو مسمار کرنے کے لیے بھیجے جسے کعبہ کا ہمسر تصور کیا جاتا تھا۔ جب اس بُت خانے کو گرایا گیااور جب بُت شکنوں پر بتوں کا کوئی غضب نازل نہ ہوا، تو یمن کے سادہ لوح عوام کے



دلوں میں موجود موہوم خدشات بھی دور ہو گئے۔ جلد ہی عملی طور پر پورائین اسلام لے آیا، صرف نجران کا عیسائی قبیلہ اور اکاؤ کا یہودی خاندان ہاتی رہ گئے جو اپنے اپنے مذہب پر قائم تھے۔

یمن کے متعدد دوسرے قبائل نے بھی اپنے وفد مدینہ بھیجے اور اسلام قبول کیا۔ یمن کا وسیع وعریض علاقہ تین سال کے اندر کسی جنگ کے بغیر اسلامی سلطنت کے زیرِ تگیں آگیا۔

عمان عرب کے جنوب مشرق میں ایک ریاست سی جہاں جلندیٰ کے دوبیٹے جعفر اور عبد مشتر کہ طور پر حکومت کرتے ہے۔ رسول الله مَنْ اللّٰیْ کَلَ وَعُوت پر انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔ چنانچہ رسول الله مَنَّ اللّٰی کَلَ اللّٰهِ مَنْ اللّٰهِ مَنْ اللّٰهِ مَنْ اللّٰهِ مَنْ اللّٰهِ مَنْ اللّٰهِ مَنْ اللّٰهِ اللّٰهِ مَنْ اللّٰهِ اللّٰهِ مَنْ اللّٰهُ اللّٰهِ مَنْ اللّٰهُ اللّٰهِ مَنْ اللّٰهُ اللّٰهُ مَنْ اللّٰهُ اللّٰهُ مَنْ اللّٰهُ اللّٰهُ مَنْ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ مَنْ اللّٰهُ اللّٰهُ مَنْ اللّٰهُ اللّٰهُ مَنْ اللّٰهُ الللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ الللّٰهُ الللّٰمُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ اللّ

عمان کاعلاقہ اقتصادی لحاظ سے بڑا اہم تھا اس کی بیتالا قوامی بندر گاہیں اور وہاں کے تجارتی میلے اسلامی مملکت کے لئے و قار اور قوت کا باعث ہے۔

وباکاعلاقہ زبر دست اقتصادی اہمیت کا حامل تھا۔
دہا اور مقشر کے مقامات پر سالانہ تجارتی میلے منعقد ہو
تے ہے۔ جن میں کئی ممالک کے تجارشر یک ہوتے۔
دہا عرب کی دوبڑی بندرگاہوں میں سے ایک تھی۔اس
کے تجارتی میلہ میں عرب کے کونے کونے سے ہی نہیں
بلکہ چینی ،ہندی ، سندھی اور مشرق ومغرب سے تاجر
ابنامال تجارت لیکر شریک ہوتے ہے "۔"

موجودہ بحرین جو خلیج عرب وفارس میں جزیرہ عرب کے مشرق میں واقع ہے ان دنوں اوال کہلا تاہے۔ ان دنوں جس علاقے کو بحرین (بحران) کہتے ہے (بحرین کا لغوی ترجمہ دوسمندرہ) وہ سعودی عرب کاموجودہ ضلع الحساءہ جوسعودی عرب کاایک حصہ ہے۔ فالباً ظہورِ اسلام کے وقت اس علاقے میں موجود قطر بھی شامل تھا۔ قطر خلیج کو دوحصوں میں تقسیم کر تاہے اور یوں دوسمندروں کی تخلیق کا باعث بنتا ہے۔ بہر حال! اس علاقے (بحران یا بحرین) کے مرب گور زالمنذر ابن سادہ نے اسلام قبول کرلیا۔ وہ اسلامی حکومت کا نہایت پرجوش نتظم ثابت ہوا۔ ور جن سے زائد خطوط کاذکر آتا ہے ان میں اک خط کا در جن سے زائد خطوط کاذکر آتا ہے ان میں اک خط کا اصل ہم تک پہنچا ہے۔ یہ خط پہلی باربر لن کے ایک ور بہشر کے ساکھ کیا تھا۔

شال مشرقی عرب کے قبیلہ بنو تمیم نے نہایت اسانی سے اسلام قبول کرلیا۔ اس کے مزید شال میں جنوبی عراق کاعلاقہ بھی عربوں کا گہوارہ تھا۔ اس علاقے میں چرہ (موجودہ کوفہ) کی ریاست سمیت عرب قبائل آباد شھے۔ ایرانی حکومت کی جنوبی اور مشرقی عرب میں جونو آبادیات تھیں ان پر دار لحکومت مدائن کے قرب وجوار کی آبادیوں کی نسبت حکومت کی گرفت کمزور متحی تاہم جرہ کے حکمران قبیلہ بنولخم کے متعدد ذیلی قبائل نے اسلام قبول کرلیا۔ رسول اللہ منگالی فیکم کی قبائل نے اسلام قبول کرلیا۔ رسول اللہ منگالی فیکم کی قبائل نے اسلام قبول کرلیا۔ رسول اللہ منگالی فیکم کی اسلام قبول کرلیا۔ رسول اللہ منگلی فیکم کی کی منعد دو فیکم کی کرلیا۔ رسول اللہ کی کی کی کرلیا۔ رسول اللہ کی کی کرلیا۔ کی کرل

لرف ہے جو اسناد فراہم کی مشتیں تاریخ میں ان کا ذكرملتاہے۔

جیرہ (کوفہ) کے جنوب مشرق میں ساوہ کا

رسول الله مَا لَيْكُمْ ك ايك خط كا ذكر ملتاب جو حضور مَلَا لَيْنَا عِلَم ن ساوہ کے فرمانروا أنفاشه الديالي كے نام لکھا تھا تاہم اس خط کی کوئی تفصیل نہیں ملتی۔ بیہ بادشاہ تجمى عربي النسل تفابه

کیا رسولِ اکرم ملی ایم ملی کی مندوستان سے کوئی تعلقات تتح....؟

اس مسمن میں کچھ یقین سے تو نہیں کہا سکتا کیکن اسے ناممکن بھی قرار نہیں دیا جاسکتا۔ عرب تجار ظہور اسلام سے قبل ہی سندھ اور مالا بارکی بندر گاہوں یر بکثرت آتے جاتے تھے۔ مندی تاجر بھی جنوب مشرقی عرب کی بین الا قوامی بندر گاہ دباکے تجارتی میلے میں شرکت کرتے سے (ویکھیے ابن حبیب کی المحبر، صفحہ 625) اس امر کا بھی قومی امکان ہے کہ مندی تاجريمن بھي جاتے تھے (ويکھيے ابن مشام صفحہ 265) کیونکہ یمن کے حکمر ان سیف ابن ذی پزن نے ایک بار ایر انی شہنشاہ کو اطلاع دی کہ اس کے ملک پر ". کؤوں" نے قبضہ جمالیا ہے اور اس کی امداد کی جائے۔ "کون ے کوے ؟ ''مریٰ نے وضاحت طلب کی "بیہ ہندی كتے بيں ياحبشہ سے آئے بيں؟"شہنشاهِ ايران كے ذ ہن میں یہ سوال آہی نہیں سکتا تھااگریمن اور ہندکے در میان مستحکم تعلقات نه هوتے.... جہاں تک دبا كا تعلق ب رسول ياك مَثَالِيْنَةُ خود وبال جا عِك ست (دیکھیے ابن حنبل جلد 4، صفحہ 206) "میں نے تمہارے ملک کاوسیع دورہ کیاہے" مصنف رسول الله

سَالِيَا فِي وواحاويث كاتذكره كرتاب جن كے مطابق ر سول الله سَمَّالِثَيْثَةُ نِي مُصْتَعَر اور بعض دو سرے علا قول كانام لياجهال كاوه سفر كريك يتھ) چنانچه بيه كوئى تعجب خیز امر نہیں کہ جب یمن کے قبیلہ بل حارث کا وفد مدینه حمیااورر سول الله مَنَاتِنْدِیمَ نَنْ مِنْ مِنْ بِهِ جِما" بیه کون لوگ بیں جو ہندی معلوم ہوتے ہیں۔" (دیکھیے ابن ہشام صفحہ960–ابنسعد1 /2،صفحہ72، نسائی 25 /41)۔ ابن حنبل (229-6) کے مطابق ابوہریرہ جو میمنی النسل من اكثر كهاكرت من "رسول الله من الثين في الم ہم سے وعدہ کیا تھا کہ ہندوستان کی طرف ایک مہم مجھیجی جائے گی اگر میں وہاں (ہند میں) ہلاک ہو جاؤں تو میں بہترین شہداء میں سے ہوں گا اور اگر میں سیح وسالم واليس آجاؤل توميس وبي آزاد شده غلام ابوهريرة رجول گا۔رسول پاک منگالٹیٹم سے ایک حدیث تھی منسوب کی جاتی ہے ، فر مایا'' مجھے ہندوستان کی طرف سے تازه ہوا آتی ہے"۔

رسول الله متالیقیم کی زندگی میں صرف مندی او گوں کاہی نہیں ان کے مذہب کا بھی ذکر آیا تھا۔ قدیم مسلم مورخ عبد الكريم الجيلي اور دور حاضر كے پروفيسر مولانامناظر احس گیلانی نے بھی اس کاذکر کیاہے۔ میں اس تعارف کو متبحر عالم مولاناغلام آزاد بلگرامی

(دیکھیے انسائیکلوپیڈیا آف اسلام) کی دو تصانیف اول ان كى سوائحى نُعنت'' سبحة المرجان في آثار مندوستان'' كا مقدمه اور دوسري "مثامة العنبر في ماوروعن الهندعن سیدالبشر "کے ذکر پر ختم کر تاہوں۔

ہندوستان کے جنوب مغربی ساحلی علاقہ مالابار ميل بير روايت مشهور ہے كه اس علاقه كے ايك بادشاه چکرورتی فرماس نے جاند کو دو ٹکڑے ہوتے ویکھا تھا۔ بیہ

ر سول الله سَلَا لَیْنَا کامجزہ تھاجو مکہ مکرمہ میں ظہور پذیر ہوا، بادشاہ چکر ورتی فرماس نے اس سلسلے میں جب تحقیقات کیں تواہے علم ہوا کہ عرب میں ایک پیغیبر کے ظہور کی پینگلوئیاں موجود ہیں۔ اور شق القمر کا

اس نے اپنے بیٹے کو اپناجاتشین مقرر کیا اور خو درسول اللہ مَنَائِیْنِ کُم سے ملاقات کے لئے عرب روانہ ہو گیا۔ اس نے رسول اللہ مَنَائِیْنِ کُم کے رُوبرواسلام قبول کیا اور

مطلب یہ ہے کہ وہ پیغیبر خدا ظاہر ہوچکاہے۔چنانچہ

ال عرون الله الميم المرواني المروانية المروان

کی بندر گاہ ظفار میں اس کا انتقال ہو گیا۔ یہاں آج بھی ''ہندی بادشاہ'' کامزار مرجع خاص عوام ہے۔ انڈیا

آفس لا تبريري (لندن) مين ايك پرانا مسوده (نمبر،

عربی2807ء ص-173-152) ہے جس میں اس کی تفاقہ اس کی تفاقہ

تفصیل درج ہے۔زین الدین المعبری کی تصنیف "تحفہ المجاہدین فی بعد اخبار الپر تگالین" میں بھی اس کا تذکرہ

موجودے (اس كتاب كا پرتگيزى ترجمه الكريزى سے

کہیں بہتر ہے تکراس کاار دوتر جمہ نامکمل ہے۔) ترکی کے لوگوں کے بارے میں توبہت ہی کم مواد

موجودے۔

علامہ بلاذری اپنی کتاب انساب الاشراف 485۔

1 میں روایت کرتے ہیں کہ کہ اسلام کی پہلی شہید فاتون سمیہ عمار این یاسر کی والدہ تھیں۔ انہیں ابوجہل نے شہید کیا تھا۔ انکا اصل نام پاشخ تھا اور ان کا تعلق ایران کے علاقہ کسگر سے تھا۔ پاشخ کو جدید ترکی میں "پاموک" کہتے ہیں جس کے لغوی معنی کیاس کے ہیں۔ اور یہ کسی ترک خاتون کانام ہی ہو سکتاہے۔ خد ہیں۔ اس خاتون کے ورجات بلند کرے۔ ہندوستان کی طرح ترکی میں کیوارڈی میں کانے ورجات بلند کرے۔ ہندوستان کی طرح ترکی میں کے ورجات بلند کرے۔ ہندوستان کی طرح ترکی میں کیوارڈی

گزراہے جس نے یکے از محابہ ؓ رسول ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔( دیکھیے ابن حجر ،اصابہ۔2126)

چین کے بارے بیں حضوراکرم کی ایک معروف حدیث (علم حاصل کروخواہ اس کیلئے چین جانا پڑے "
یہ بقین کرنے کی کافی وجوہ موجود ہیں کہ رسول اللہ مَالِیٰ ہُنے کی چینیوں سے ملاقات ہوئی تھی۔ حضور اکرم مَالِیٰ ہُنے کی چینیوں سے ملاقات ہوئی تھی۔ حضور اکرم مَالِیٰ ہُنے کی جینیوں سے ملاقات سے متاثر ہوئے کہ وہ کئی ماہ تک سمندر ہیں سفر کرکے آئے تھے بلکہ ان کی مصنوعات کی عمد گی نے بھی رسول اللہ مَالِیٰ ہُنے کو متاثر کیا تھا۔

ایک طرف تو مسعودی لکھتے ہیں (دیکھیے علامہ مسعودی کی "مروح الذہب"308-1) کہ چینی مسعودی کی "مروح الذہب "308-1) کہ چینی ظہورِ اسلام سے قبل بڑی بڑی کشتیوں میں بحران (بحرین) اور عمان آتے ہے اور دوسری طرف ابن حبیب دبائے تجارتی میلہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں "بد (دبا) عرب کی دوبڑی بندر گاہوں میں سے ایک تھی اور اس کے سالانہ تجارتی میلے میں ہند، سندھ، چین اور اس کے سالانہ تجارتی میلے میں ہند، سندھ، چین اور مشرق ومغرب سے تجارتی میلے میں ہند، سندھ، چین

چینی اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ رسول اللہ منگالی آئے شاہ چین کے دربار میں سفیر بھیجا تھا اور اے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تھی۔ اس سفیر کانام ابوعبیدہ تھا۔ وہ بعد میں دوبارہ چین گئے اور اس جگہ ان کا انتقال ہو گیا۔ان کا مقبرہ سنگان فومیں ہے۔ (ان کے مقبرے میں تحریروں کے سلسلے میں ملاحظہ کیجیے وین لینگ ووکی "مہذ ہی کتبات" پیکنگ ملاحظہ کیجیے وین لینگ ووکی "مہذ ہی کتبات" پیکنگ مارشل کی "چین میں اسلام" میں اسلام" میں اسلام" میں اسلام" میں اسلام" میں اسلام" میں۔90۔83۔66)

\*





Copied From

حضور قلت دربابا اولیا اولیا فرماتے ہیں:

اللہ سے محبت کے دعوے کی اللہ سے محبت ہوتی ہے اور سے محمیل اُسی وقت ہوتی ہے اور سے دعویٰ اللہ کی نظر مسیں اُسی وقت وقت وتا ہوتا ہے جب وقت وت بیل مصطفی صَلَّی اللّٰہ کے رسول حضر سے محمد مصطفی صَلَّی اللّٰہ کے رسول حضر وی کریں۔

مرافیه به ال سانگهر نگرال مرافیه به ال: شوکت علی مکان نمبر 262/51، نزدنورانی مسجد، سانگھر پوسٹ کوڈ68100 فون: 541090–5235 WWW.PAKS OCH الله المالة المسلم المالة الما

المنا الاعتاان النابية

اعمال کا دارومد ارنیت پرہے، ہر شخص کو وہی ملے گاجس کی اس نے نیت کی۔ (صحیح مسلم؛ صحیح بخاری)

Azeemia Foundation London (UK)
Mrs. Nelofar Siddiqui
info@azeemiafoundation.org



@2015U93





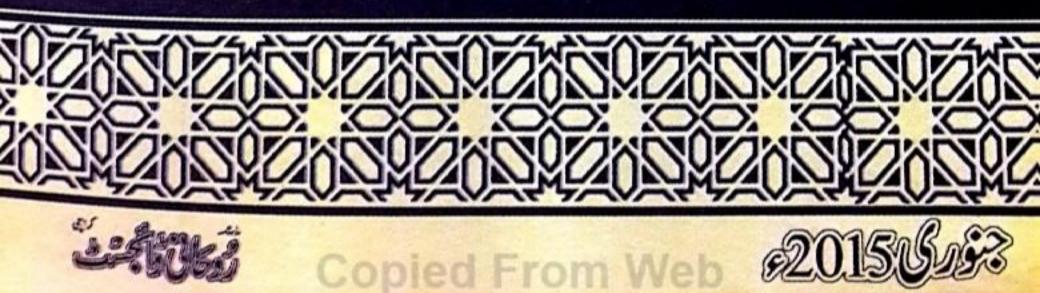


# ارشادِ نبوی صَلَّالَیْدِیمِ ہے کہ:



الله تعالی فرما تاہے کہ میں اینے بندے کے گمان کے ساتھ رہتاہوں اور جب وہ میر اذکر کرتاہے تومیں اس کے ساتھ ہوتاہوں۔ (صحیح مسلم، صحیح بخاری)

Muragaba Hall Leicester (UK) Haji Faroog highgatesdesign@live.co.uk







# 

= UNUSUPE

پرای ئیگ کاڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک ہے ۔ ﴿ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای ٹک کا پر نٹ پر بو بو ہریوسٹ کے ساتھ پہلے سے موجو د مواد کی چیکنگ اور اچھے پر نٹ کے

> ♦ مشہور مصنفین کی گتب کی مکمل رینج ♦ ہر کتاب کاالگ سیکشن 💠 ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ ائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

💠 ہائی کو اکٹی پی ڈی ایف فائکز ہرای کیک آن لائن پڑھنے کی سہولت ﴿ ماہانہ ڈائجسٹ کی تنین مختلف سائزوں میں ایلوڈ نگ سپریم کوالٹی،نار مل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی 💠 عمران سيريزازمظهر كليم اور ابن صفی کی مکمل رینج ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنگ نہیں کیاجا تا

واحدویب سائث جہال ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤ تلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد یوسٹ پر تبھرہ ضرور کریں

🗘 ڈاؤ نلوڈ نگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب

ڈاؤنلوڈ کریں استروہ سرمارے کو ویس سائٹ کالنگ دیمر منتعارف کرائیر

Online Library For Pakistan



Facebook

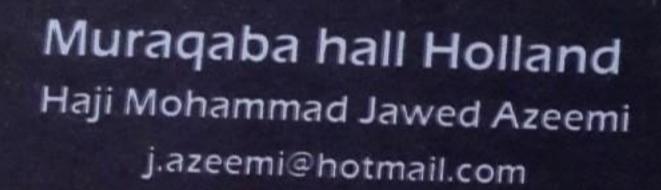
fb.com/paksociety



مضورعليه الصلوة والسلام كاارشاد سيمية



مالان وہ ہے جی کی دہان اور ہاتھ (کی ایڈا) ہے وو سر مال کووروس ( کی بھاری کا کی دی ہے کی ا









دلچسپ، عجیب و غریب اور حیرت انگیز واقعات و آثار سائنس جن کی حقیقت سے آج تک پر دہ نہ اُٹھا سکی....

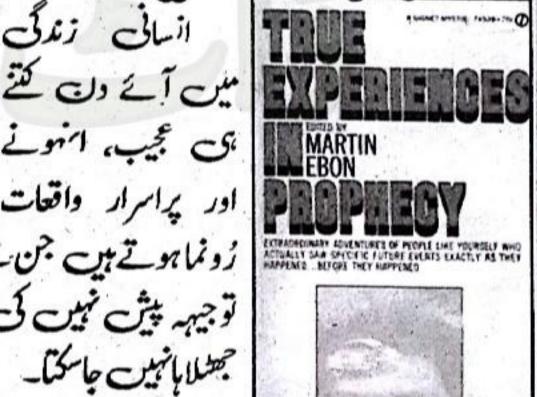
انسان سائنسی ترقی کی بدولت کہکشانی نظام سے روشتاس ہوچکا ہے، سمندر کی تہداور پہاڑوں کی چوٹیوں پر كامياني كے جھنڈے گاڑرہاہے۔زمين كے بطن ميں اور ستاروں سے آ كے نئے جہانوں كى تلاش كے منصوبے بتارہا ہے۔ یوں توسائنس نے انسان کے سامنے کا نکات کے حقائق کھول کرر کھ دیے ہیں لیکن جارے ارو کرد اب جى بہت سے ایسے راز بوشیدہ ہیں جن سے آج تک پردہ مہیں اُٹھایا جاسکا ہے۔ آج بھی اس کرہ ارض پر بہت سے واقعات روتما ہوتے ہیں اور کئی آثار ایسے موجود ہیں جو صدیوں سے انسانی عقل کے لیے جیرت کا باعث بنے ہوئے ہیں اور جن کے متعلق سائنس سوالیہ نشان بنی ہوئی ہے۔



انسانی زندگی MARTIN ای عجیب، انہونے

رُونما ہوتے ہیں جن کے بارے میں بظاہر کوئی عقلی ماعلم توجیہہ پیش نہیں کی جاسمتی، لیکن اس کے باوجود ال کو

ویل میں ہم مغربی مفکر مارش ریبن martin ebon



کی کتاب true experiences in prophecy سے عام انسانوں کے چند ایسے ہی غیر معمولی، پراسرار، سے اور ڈرامائی واقعات و تجربات پیش کررہے ہیں۔

محکمہ بولیس کے سربراہ جو ڈرون کے دفتر پہنچا، وہ کافی ویر تک وفتر کے سامنے گومگو کی حالت میں کھڑا رہا... آخرکار تمشز کے کمرے کی طرف بڑھا، وروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ کمشنر نے اسے و مکھ کر مسكراتے ہوئے خوشآ مدید كہا۔

"والشر...! خيريت توہے....؟"

والٹرنے بولنا چاہا، مگر الفاظ اس کے حلق میں الک گئے، بڑی مشکل سے وہ کھے کہنے کے قابل ہوا۔ "جناب، مجھے علم ہے کہ آپ نجو میوں اور پیشن گوئی كرنے والوں كو تہيں مانے ، ليكن ميں آب ہے صرف یہ کہنے آیا ہوں کہ اتوار کی رات شہر میں مسلح ڈیمیتی کی واردات ہونے والی ہے جس میں دو قتل ہوں گے اور ایک سپاہی کو گولی لگے گی، لیکن یہ بات کسی اور كونه بتاكيل-"

تمشنر دیر تک اس کی طرف تکتارہا، شاید اسے یقین نہیں آررہا تھا کہ بیہ سب کچھ کہنے والا والٹر ہی ہے۔ کمشنر نے جی ہی جی میں سوچا شاید اس نے کوئی ڈراؤناخواب دیکھاہے۔

پیشن کوئی تین دن تک والٹر کے ذہن پر چھائی ر بی۔ سوموار کی صبح وہ حسب معمول اٹھا اور تیاری كرك ساڑھے سات بي پوليس ميڈ كوارٹر بينج كيا۔ كمشنر جيسے پہلے ہی ہے اس كا منتظر كھڑا تھا، ويكھتے ہى اس کی طرف لیکا اور پھر اسے ساتھ لے کر اینے

"پیشن گوئی کرنے والی عورت کا نام کیا ہے...؟" کمشنرنے کر سی پیٹھتے ہوئے یو چھا۔ "مادام مر ٹل۔" والٹرنے مخضر جواب دیا۔ "مادام كى بيش كوئى حرف بحرف تعييح ثابت

قتل كى پيش گوئى "والرر...! مجهة تمهاري پيالي ميس مستقبل كاعكس نظر آرہا ہے۔ آئندہ اتوار کی رات شہر میں دو قبل ہوں گے... ایک عام شہری کا جسم گولیوں سے چھلنی ہو گا اور ایک کاروباری محض ہلاک ہو گا۔ ان کے علاوہ بولیس کے ایک باوروی سیابی کو بھی گولی لگے گا... یہ واقعہ کس جگہ ہوگا...؟ میں بیہ تبين بتاسكتي....!"

مادام مرتل نے سپر نٹنڈنٹ سے بڑے عجیب اور يُرسر ارانداز مين كبا\_

لیه مادام، والشرکی بیوی کی منهیلی تھی۔اس وقت دونوں میاں بوی مادام کے ہاں جائے بی رہے تھے۔ والثر، سولہ سال سے پولیس میں ملازم تھا۔ چرے کے تاثرات سے ول کے جذبات کا اندازہ لگانے میں اسے خصوصی ملکہ حاصل تھا۔مادام کی پر اسر ار گفتگو کے دوران میں والٹر کی تگابیں اس کے چہرے پر مرکوز رہیں۔ مادام کی آتھوں سے خون جھلک رہا تھا۔ وہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی، مادام کے چہرے کا رنگ زرو تھا اور وایال ہاتھ میز کے کونے پر سختی سے جما ہوا تھا۔ سپر نٹنڈنٹ والٹر اس فتهم كى باتوں كا قائل نه تھا۔ليكن كوئى غير مركى طاقت کہدرہی تھی"مرٹل کی بات بالکی ہے۔

والٹر گھر پہنچا، تو خاصا پریشان تھا۔ مریک کی پیشن گوئی اس کے ذہن سے چیک گئی تھی۔رات ویر تک وہ لاشیں اس کی آئھوں کے سامنے گھومتی رہیں، كبيل بي عطي بهر جاكر اسے نيند آئی۔ من الله او پيش گوئی اس کے ذہن پر سوار تھی۔ دفتر میں بھی اس نے بچھ کرنے نہ دیا اور سارا ون پریشان رہا۔ اگلی صبح والٹر



خواب میں بکھی

اس سلسلے میں سائی بل ڈیون کے مشاہدات انتبائی ولیپ ہیں۔ ڈیون کو خواب کے ذریعے مستقبل کے بعض واقعات کا قبل از وقت علم ہوجاتا تھا۔ چار محوزوں والی سیاہ مجھی اس کے خوابوں کی سنگینی کا نشان تھی۔ ڈیون نے سیاہ مجھی والاخواب پہلی مرتبه باره سال کی عمر میں دیکھا تھا۔ اس وقت وہ کانونٹ اسکول میں پڑھتی تھی۔ اس نے ویکھاوہ چار تھوڑوں والی سیاہ مجھی میں سوار کہیں جا رہی ہے۔ بھی ایک عمارت کے سامنے رک جاتی ہے اور وہ اتر كر عمارت كے چھواڑے ہے ہوتی ہوئی ايك كمرے میں پہنچتی ہے۔ کمرے میں کافی اند حیراہے لیکن بستر پر دراز ایک عمر رسیده آدی کا چبره صاف نظر آربا ہے۔ تھوڑی ویر کے بعد وہ باہر تکلتی ہے اور ویکھتی ہے کہ عمارت کے باہر ایک عورت ماتمی لباس سینے بیشی ہے اور بہت سے لوگ اس کے گرو جمع ہیں، وہ سب آپس میں سر گوشیاں کررہے ہیں۔

اگلی صبح ڈیون کی ہم جماعت سہیلی پولیندا کو گھر ہے تار موصول ہوا، اس کا باپ سخت بیار ہے، وہ گھر پینجی، تو تھوڑی دیر بعد اس کاباپ مر گیا۔

ڈیون اپنی سہلی کو پُرسا دینے کے لیے اس کے ہاں گئی۔ یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گئی کہ پولیندا کا گھر ہو بہو وہی عمارت تھی جسے وہ دو روز قبل خواب میں د مکھے چکی تھی۔ یولیندا کے باپ کی میت جس کمرے میں رکھی گئی تھی، وہ پالکل اس کمرے سے ملتا جلتا تھا جوڈیون نے خواب میں ویکھاتھا۔ ڈیون نے پولیندا کی والدہ کو دیکھتے ہی پہیان لیا کہ بہ وہی عورت ہے جس نے خواب میں ماتمی لیاس پہن رکھا تھا۔

ہوئی۔" کمشز نے کہا۔ "رایت ساڑھے حمیارہ بج کیلیفور نیا تھیئٹر پر ڈاکہ پڑا، تھیئٹر کا پینجر سکولی لگنے سے ہلاک ہو جمیا اور قاتل فرار ہو گئے پچھے لو گوں نے قا تکوں کو بھاگتے ہوئے دیکھے لیا تھا، انہوں نے کار کا نمبر اور قاتکوں کا حلیہ پولیس کو بتایا جس سے فورآتمام تھانوں کو آگاہ کر دیا گیا۔ پولیس کے دوسیای شہر کے مشرتی جھے میں گشت کر رہے تھے انہوں نے کار کو شاخت کرلیااور موٹر سائیکلوں پر اس کا تعاقب کیا۔ دونوں طرف ہے فائر نگ شروع ہو گئی اور ایک سپاہی شدید زخمی ہو گیا۔

دوسرے نے بیڈ کوارٹر سے وائرکیس پر امداد طلب کی۔ اتنے میں ڈاکو ایک عمارت میں حصب گئے۔ تھوڑی ویر میں ہولیس کے سامیوں نے عمارت كا محاصره كرليا- كافى تلاش كے بعد ايك بغلى كمرے میں ڈاکوؤں کا پتہ چلا۔ پولیس کے جنبیتے ہی ایک ڈاکو روشندان سے باہر کود گیا۔ دوسراباہر نکلنے کی کوش کر رہا تھا کہ بولیس نے گولیوں کی بوچھاڑ کردی اور وهمارا کیا۔"

ا گلے ون تمشنر نے واردات کی جو تفصیلات پریس کو دیں۔ اسے پڑھتے ہی سینکڑوں لوگ مادام مر نل کے گھر پر ایڈ آئے، وہ سب اپنے مستقبل کے متعلق جاننا چاہتے تھے۔ لیکن مادام کا جواب مايوس كن تقا-

"میں پیشہ ور نجوی نہیں، بیہ پیشن گوئی تو محض ایک انفاق تھا۔ آپ کی طرح مجھے بھی پھے معلوم نہیں کہ یہ کیے ہو گیا۔" مادام کویه بات سینکژوں مرتبه د هراناپڑی-

\*\*\*



اس نے سب سے پہلے ڈینبل کو فون کمیا تھا۔

\*\*\*

ابراہم لنكن كا قتل

الیشن کے نتائج کا اعلان ہو چکا تھا۔ ابراہم لنگن کو دوبارہ ملک کا صدر چن لیا گیا تھا۔ پارٹی کے مرکزی وفتر میں ہنگامہ خیز دن گزار نے کے بعد ابراہم لنگن فاتحانہ مسکراتے ہوئے وائٹ ہاؤس میں داخل ہوا، وخرنی آرام کرنے کے لیے صوفے پرلیٹا، اس کی نیند سے بو جھل آ تکھیں سامنے دیوار پر گلے ہوئے قدم آدم آئینے پر مرکوز ہو گئیں۔ اسے آئینے میں اپنے دو چرے وکھائی ویے۔ ایک انتہائی ہشاش بشاش اور تندرست اور دوسر ازر داور بے جان۔ وہ بڑ بڑا کر اٹھ بیٹے، عکس غائب ہو جگے تھے۔ وہ اپنے چہرے کے بید خوابیدہ عکس پہلے بھی کئی مرتبہ دیکھے چکا تھا۔ اس نے خوابیدہ عکس پہلے بھی کئی مرتبہ دیکھے چکا تھا۔ اس نے خوابیدہ عکس پہلے بھی کئی مرتبہ دیکھے چکا تھا۔ اس نے خوابیدہ عکس پہلے بھی کئی مرتبہ دیکھے چکا تھا۔ اس نے کئی مرتبہ حصوس کیا، کوئی کہدرہا ہے:

"صدارت کا دوسرا دور تمهاری ہلاکت کادور ہوگا۔"

مارشل بل مین نے بتایا کہ جب کنکن کو صدارت کے لیے دوبارہ نامز و کیا گیا اسے اپنی موت کا پورایقین ہوگیا۔ اس نے اپنی نامز وگی کی خبر انتہائی خاموشی سے سنی۔ اس سے بھی زیادہ واضح اشارہ وہ خواب تھا جو کنکن نے اپنے قتل سے صرف ایک مہینہ پہلے ویکن نے اپنے دوستوں کو بتایا تھا کہ:

چند دن کی بات ہے، میں بہت دیر سے سویا، خطاوٹ کے باعث مجھے جلد ہی نیند آگئی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ اپنے دفتر میں تنہا بیٹھا ہوں، خواب میں دیکھا کہ اپنے دفتر میں تنہا بیٹھا ہوں، اچانک رونے اور سسکیاں بھرنے کی آوازیں سنائی دیں۔ میں دفتر سے نکلا اور سیڑھیاں اتر کر

ڈیون نے اس خواب کا ذکر اپنی مال سے کیا، تو
اس نے بتایا کہ چار گھوڑوں والی سیاہ بگنی ان کا خاندانی
آسیب ہے۔ اس کی ابتداء 1652ء میں اس وقت
ہوئی جب خاندان کا یک بزرگ بشپ رکٹ او کوئل،
کرامویل کے ظلم سے تنگ آکر چار گھوڑوں والی سیاہ
بگھی میں فرار ہو تا ہوا پکڑا گیا۔ کامویل حکومت نے
اسے پھانسی وے دی اور اس کے بھائی مارس اور کوئل
اسے پھانسی وے دی اور اس کے بھائی مارس اور کوئل
کی تمام جائیداد ضبط کر کے اسے جلاو طن کر دیا۔ مارس
بھی سفر کے دوران ہی میں مرگیا۔ مرتے وقت وہ
بھی اسی جھی میں سوار تھا۔
بھی اسی جھی میں سوار تھا۔

1740ء میں کونل خاندان کے ایک فرد نے پہلی مرتبہ خواب میں اس بھی کو دیکھا۔اس کے بعد وہ بھی خوابوں میں خاندان کے سب ہی افراد کو نظر وہ بھی خوابوں میں خاندان کے سب ہی افراد کو نظر آنے لگی۔خواب میں بھی کی موجودگی ہمیشہ کسی نہ کسی نقصان یا کسی کی موت کا پیش خیمہ ہوتی۔

ایک مرتبہ ڈیون کے دادا ڈیٹیل اوکوئل نے خواب میں دیکھا کہ وہ بھی میں سوار ہے۔ بھی ہوسٹن میں اس کے خالہ زاد بھائی کے گھر میں داخل ہوجاتی ہے جہاں اس کی ماں ایک کمرے میں لیٹی ہو جاتی ہے جہاں اس کی ماں ایک کمرے میں لیٹی ہوئی تھی۔ کمزوری کے باعث وہ ڈیٹیل کو نہ پہچان سکی۔ اتنے میں ڈیٹیل کی دادی نے اسے جگایا اور کہا کہ ٹیلی فون کی تھنٹی نے رہی ہے۔ ڈیٹیل نے ریسیور اٹھایا ۔.. یوسٹن سے اس کا خالہ زاد بھائی بول رہا تھا۔ قبل اس کے کہ وہ کچھ کہنا ہڈیٹیل نے کہا:

'کیا تم مجھے یہ بتانا چاہتے ہو کہ والدہ مرچکی ہے۔''

اس کا خالہ زاد بھائی دم بخود ہو گیا، کیونکہ بڑھیا کو فوت ہوئے مشکل سے پندرہ منٹ گزرے تھے اور



کے شکار کا پروگرام بنایا۔ تیاریاں کمل ہوگئیں، گر عین روائل کے وقت موسم خراب ہوگیا۔ ہیرلڈ ک بیوی نے اپنے شوہر کو شکار پر جانے سے روکا اور پروگرام ملتوی کرنے کی التجاکی۔ اوھر جیک کی بیوی نے بھی اپنے شوہر کو روکا۔ محکمہ موسمیات نے طوفان آنے کی خبر دی تھی، اس کا ذکر کیا، اپنی محبت کاواسطہ دیا، گر دونوں میں سے کوئی بھی نہ مانا اور گھر کاواسطہ دیا، گر دونوں میں سے کوئی بھی نہ مانا اور گھر کے موسم اور زیادہ خراب ہوگیا، تاہم وہ آہتہ آہتہ پورٹ واشکشن کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ دور نیوں آئی " ہیرلڈ پورٹ واشکشن کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ دور نیوں آئی " ہیرلڈ

نے او تکھتے ہوئے کہا۔ "جانے کیوں، میر انجھی یہی حال رہا۔" جیک کار کااسٹیرنگ گھماتے ہوئے بولا:

ماحل پر پہنچ کر وہ ملاحوں کے پاس گئے۔
ملاحوں نے بتایا کہ سمندر میں سخت طوفان آنے والا
ہے، اس لیے مجھلی کا شکار خطرے سے خالی نہیں،
لیکن ہیر لڈ اور جیک نے اس انتہاہ پر بھی کان نہ
دھرے۔موٹر ہوٹ کرائے پر لی اور سمندر کی لہروں
سے نبر دازما ہوگئے۔ جس جگہ وہ سفر کر رہے تھے
وہاں ساحل بل کھا تاہواا نگریزی لفظ یُو (U) کی شکل
بناتا تھا۔ انہوں نے موٹر ہوئ کا رخ سامنے کے
ساحل کی طرف موڑ دیا... ابھی وہ راستے ہی میں
ساحل کی طرف موڑ دیا... ابھی وہ راستے ہی میں
گئی۔لہروں کے خوفاک تھیٹرے موٹر ہوئ ہوگولے کھانے
طرح ادھر ادھر اچھال رہے تھے۔ انہوں نے واپس
طرح ادھر ادھر اچھال رہے تھے۔ انہوں نے واپس
طرح ادھر ادھر اچھال رہے تھے۔ انہوں نے واپس
طرح دو قائی کے کو شش کی، لیکن موٹر ہوٹ گرواب سے نہ
طرح دو قتا ہیر لڈ او تکھنے لگا جیک نے جمنجموڑ کر

وائٹ ہاؤی کے ایک ایک کرے میں گیا، لیکن وہاں
کوئی نہ تھا۔ عجیب وغریب آوازیں اب بھی آرہی
تھیں، کمروں کی بتیاں روشن تھیں، میرے دل میں
طرح طرح کے خیالات پیدا ہونے لگے۔ یہ کون
لوگ ہیں ....؟ اور کیوں آہ و بکا کر رہے ہیں ....؟
آخر میں گھومتا پھر تا مشرقی ہال کی طرف گیا۔ اندر
داخل ہوتے ہی میری نگاہ کمرے کے وسط میں رکھی
داخل ہوتے ہی میری نگاہ کمرے کے وسط میں رکھی
موئی میت پر پڑی۔ میت کے چاروں طرف سلح
محافظ کھڑے ہے تھے، میت کا چہرہ کپڑے سے ڈھانپ
دیا گیا تھا .... چاروں طرف لوگوں کی بھیڑ تھی، پچھ
دیا گیا تھا .... چاروں طرف لوگوں کی بھیڑ تھی، پچھ
لوگ رورہے تے اور پچھ میت کی طرف دیکھ رہے
لوگ رورہے تے اور پچھ میت کی طرف دیکھ رہے

"مرتے والا کون ہے....؟"

سپاہی نے جواب دیا" یہ صدر محترم کی لاش ہے، انہیں کسی نے قتل کر دیا ہے" اس کے بعد مجمع سے ایک شور اٹھااور میری آنکھ کھل گئی۔

14 اپریل 1865ء کو شام کے سات بجے لئکن کے خصوصی محافظ کروک نے رخصت ہوتے وقت کہا"صدر محرّم، گڈنائٹ"

لنكن في جواب ميس كها" خداحا فظ-"

گھر جاتے ہوئے کروک کو دفعثا خیال آیا۔ آج صدر نے خلاف معمولی، خدا حافظ، کیوں کہا، حالا نکہ وہ ہمیشہ گڈنائٹ، کہتے تھے، ٹھیک تین گھٹے بعد کروک کی تھی سلجھ گئی۔ لنکن کو گولی مار دی گئی تھی۔

\*\*\*

سمندري طوفان ميں مدد

ہیر لڈ اور اس کے دوست جیک نے چھٹیاں اکٹھے گزارنے کا فیصلہ کیا، انہوں نے پکنک اور مچھلی



Copied From Wel £2015

جس میں صدر سیت بہت سے اعلیٰ انسروں اور غیر
ملی نمائندوں نے شرکت کی۔ تقریب کا اہتمام جہاز
سے عرشے پر کیا گیا تھا۔ جولیا اور بحری وزیر کی بیوی
این بھی مدعو تھیں۔ تقریب سے چند گھنٹے قبل جولیا
نے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک جنگی جہاز کے عرشے
پر کھڑی ہے۔ اچانک دوسفید گھوڑے اس کی طرف
پیلتے ہیں۔ گھوڑوں پر دو انسانی ڈھانچے سوار ہیں،
کھوپڑی کی بناوٹ سے ایک اس کے باپ کاڈھانچا لگنا
ہے۔ جولیا گھر اکر اٹھی اور بھاگتی ہوئی اپنے باپ ک پائی گئی، لیکن وہ خواب سن کر ہنس پڑا اور کہنے لگا:

یائی گئی، لیکن وہ خواب سن کر ہنس پڑا اور کہنے لگا:
ہیں، ان پر یقین کیا جائے، تو دنیا کے سب کام
ہیں، ان پر یقین کیا جائے، تو دنیا کے سب کام
ہیں، ان پر یقین کیا جائے، تو دنیا کے سب کام

تقریب مقررہ وقت پر منعقد ہوئی۔ سب لوگ جہاز کی پیچیدہ اور جدید ترین مشینری کو دیکھ کر سائنس دانوں کی تعریف کر رہے ہے۔ دعوت کے بعد جہاز میں نصب شدہ تو پون کا عملی مظاہرہ شروع ہوا۔ جو نہی امن بہند، نامی توپ نے دوہزار پونڈ وزنی گولہ داغا، اس کی نال پھٹ گئی اور وزیر جنگ تھامس اور جولیا کے باپ کے پر فچے اڑ گئے۔ جولیا کی شادی کے تھوڑے عرصے بعد اس کا خاوند امریکہ کا صدر بن گیا۔ 1862ء میں وہ رپھانڈ کے پارٹی کنوینش میں شریک تھا۔ جولیا نے خواب میں دیکھا، اس کا خاوند سخت تکلیف میں ہے۔ان دنوں ڈاک اور تارکا انظام انتہائی ست تھا۔ لاچار جولیا نے اپنے نوزائیدہ اختظام انتہائی ست تھا۔ لاچار جولیا نے دریعانڈ کے وران میں وہ کئی خریب کی طرف روانہ ہوگئی۔ سفر کے دوران میں وہ کئی مرتبہ ہوگئی۔ سفر کے دوران میں وہ کئی مرتبہ ہوگئی۔ سفر کے دوران میں وہ کئی مرتبہ ہوئی اور سخت پریشانی کے عالم میں مرتبہ ہوئی اور سخت پریشانی کے عالم میں

اسے جگایا اور چو س ہو کر تحشق چلانے کی تلقین کی۔ ور حقیقت ہیرلڈ او تھے نہیں رہا تھا بلکہ جاگتے میں خواب دیکھ رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ تھوڑے فاصلے پر وو مخص سمندر میں ڈوب رہے ہیں، ان کی موٹر بوٹ الث چکی ہے اور وہ غوطے کھارہے ہیں۔ ہیرلڈ کے ول میں اس خواب کی سچائی اس قدر جاگزیں ہوگئی کہ اس نے موٹر بوٹ کارخ کھلے سمندر کی طرف موڑ ویا۔ اچانک ہیرلڈنے ویکھا پچھ فاصلے پر کوئی سیاہ سی چیز تیر رہی ہے۔ واقعتا ایک شخص غوطے کھارہا تھا۔ جیک نے کود کر اسے یانی سے باہر تکالا اور موٹر بوٹ میں لٹا دیا۔ وو تین منٹ کے بعد اس مخص کو ہوش آگیا۔اس نے بتایاوہ اپنے ایک دوست کے ہمراہ مچھلی كاشكار كرربا تفاكه ان كى كشى الث كى اور وه دونوں سمندر میں گر گئے۔ ہیرلڈنے یہ سنتے ہی دوسرے شخص کی تلاش شروع کردی۔ تقریباایک میل کے فاصلے پر مشتی مل مئی۔ کانے سے بندھی ہوئی ڈوری تحشق کے انجن میں کھنس گئی تھی۔ ای ڈوری نے دوسرے شکاری کو بخالیا، اس کی مدوسے وہ مشتنی کا سہارا لینے میں کامیاب ہو گیا۔ دوسرا شکاری مشتی پر سوار ہوا، تو ہیر لڈنے کہا: "جیک، اب ہمیں واپس جلنا جاہیے، شاید قدرت ہمیں ان لو گوں کی جان بجانے کے لیے تھینے لائی تھی۔"

\*\*\*

گھوڑوں پر دو انسانی ڈھانچے امریکہ کے سابق صدر جان ٹیلر کی بیوی جولیا کے خواب بھی اس سلسلے میں خاصے دلچیپ ہیں: 28 فروری 1844ء کو بحریہ کی طرف سے نئے جنگی جہاز "پر نسٹن" کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی



رچمانڈ پہنی۔ اس کا خاوند بالکل ٹھیک ٹھاک اور خوش و خرم تھا۔ جولیا نے اپنا خواب بیان کیا، تو ٹیلر نے خوب مذاق اڑایا، لیکن جولیا کے دل کی کھٹک دور نہ ہو گی۔ انجانا خوف اس کے اعصاب پر سوار تھا۔ اس نے اپنے شوہر کے ساتھ ہو ٹل ہی میں رہنے کا فیصلہ کیا۔ اگلی صبح ٹیلر ناشتے سے فارغ ہو کر ہو ٹل کے نچلے صحے میں گیا اور جولیا کنوینش میں شرکت کے لیے تیار ہونے گی۔ دفعتا دروازہ کھلا اور ٹیلر لڑ کھڑ اتا ہوا اندر داخل ہوااس کا ہاتھ اپنے دل پر تھا اور رنگ پیلا زرد۔ دل کا دورہ جان لیوا ثابت ہوا اور ٹیلر اس کی جیلا زرد۔ دل کا دورہ جان لیوا ثابت ہوا اور ٹیلر اس کا ہاتھ اپنے دل پر تھا اور رنگ پیلا زرد۔ دل کا دورہ جان لیوا ثابت ہوا اور ٹیلر اس کا مرگیا۔

میک آپ روم میں قتل رملا کو کثرت سے خواب نظر آتے تھے۔ اس خواب تفصلات کی جو تک سے ثابت ہوتے

رمل و سرت سے واب سر سے ثابت ہوتے سے خواب تفسیلات کی حد تک سے ثابت ہوتے سے خوابوں کی کثرت نے اس کے والدین کو تشویش میں مبتلا کردیا، چنانچہ وہ اسے ایک ماہر نفسیات واکثر کے پاس لے گئے۔ ڈاکٹر نے اعصالی کنوری کا نفسیاتی اور طبی علاج تجویز کیا، لیکن خواب کھر بھی کم نہ ہوئے۔

ایک رات رملانے خواب میں دیکھا،اس کی مال کیا۔ اسی جو ہنگری کی سب سے بڑی فلمی اداکارہ تھی اپنے بالوں ایک نام میں کتگھی کر رہی ہے۔ اچانک ایک چھوٹے سے قد گیا۔ جام ایک عورت اندر داخل ہوئی اور آتے ہی پیتول سے کاغذات کی عورت اندر داخل ہوئی اور وہ گر پڑی۔ میں موت کی چلادی۔ گولی رملا کی ماں کو کی اور وہ گر پڑی۔ میں موت ہوئی اور ہما گئی ہوئی اپنی ماں کے کمرے میں پنچی۔ کوسنایا۔ اس جوئی اور ہوئی اپنی ماں کے کمرے میں پنچی۔ کوسنایا۔ اس نے اپنی ماں اور سوتیلے باپ کو خواب سنایا، اس کے ایک ماں اور سوتیلے باپ کو خواب سنایا، اس کے کی طرح کانی رہی تھی۔ اس وقت صبح کے لیے دوران وہ بری طرح کانی رہی تھی۔ اس وقت صبح کے لیے

کے پانچ نج رہے تھے۔ ماں نے مسکراتے ہوئے رملا کواپنے ساتھ لٹالیا۔

می آٹھ بچے رملاکی مال تھیٹر جانے کے لیے تیار ہوئی۔ ابھی وہ میک آپ میں مصروف تھی کہ گھر والوں کو گولی چلنے کی آواز اور ایک چینے سائی دی۔ تمام لوگ میک آپ کے کرے کی طرف بھاگے۔ رملاکی مال خون میں لت بت فرش پر تڑپ رہی تھی۔ اس نے ایک ہاتھ میں کنگھی پکڑر کھی تھی۔ قاتلہ گھر کی ایک بہتہ قد خادمہ تھی جسے چند روز پہلے رملاکی مال نے نوکری سے جواب دے دیا تھا۔

\*\*\*

جاسوسی کے الزام میں موت کی سزا

سیوارڈ کے ہاں مقیم تھا۔ سیوارڈ کی دو بیٹیاں تھیں اینا اور ہانورا... آندرے نامی ایک نوجوان فوجی افسر ہانورات شادی کاخواہش مند تھا۔ آندرے، تنگھم کی موجودگی میں ہانوراکورضا مند تھا۔ آندرے، تنگھم کی موجودگی میں ہانوراکورضا مند کرنے کے لیے سیوارڈ کیا۔ اس تھہرا۔ جس روز ہانورانے شادی سے انکار کیا۔ اس رات تنگھم نے خواب دیکھا کہ آندرے کیا۔ اس رات تنگھم نے خواب دیکھا کہ آندرے ایک رات تنگھم نے خواب دیکھا کہ آندرے ایک نامعلوم مقام پر تین فوجیوں کے ہاتھوں کیڑا کیا۔ جام شائی کے بعد اس کی جرابوں میں سے خفیہ کاغذات برآمد ہوئے، چنانچہ اسے جاسوسی کے الزام میں موت کے گھائے اتارویا گیا...

صبح الطحتے ہی تنگھم نے بیہ خواب سب لوگوں ناما۔

1774ء میں آندرے امریکہ کے کلاف لڑنے کے لیے نیویارک گیا۔ اس دوران میں امریکی جرنیل

آر نلڈ نے برطانوی کمانڈر کو امریکی فوٹ کے تفتیہ راز
اور مغربی محاذ کی تفسیلات مہیا کرنے کی پیش کش کی۔
آر نلڈ جارج واشکٹن کا خاص معتد اور امریکی فوج کا
ووسر ابڑا جر نیل تھا۔ سارانو گاکی فتح کا سہر اای کے سر
تھا۔ آر نلڈ کا پیغام لانے والا محض چو نکہ انتہائی ذمہ
وار تھا۔ اس لیے برطانوی کمانڈ ہنری کلفٹن نے مھ
آر نلڈ سے رابطہ قائم کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ آر نلڈ سے
طفے کا فرض آندرے کو سونیا گیا۔

جزل آرنلڈ جوئے اور شراب کارسیا تھا۔ امریکہ کے چند بڑے بڑے لوگوں سے اس نے قرض لے رکھا تھا۔ لاکھوں ڈالر کا قرض اداکرنا اس کے لیے ناممکن تھا، چنانچہ اس نے امریکہ کے جنگی راز برطانیہ کے ہاتھ فروخت کرنے کا فیصلہ کرلیا۔

میجر آعدرے بحری جہازے ذریعے چوری چھپے
رات کے وقت مقررہ مقام پر پہنچ گیا۔ جزل آر ٹلڈ
وہاں پہلے سے موجوہ تھا۔ اس نے مطلوبہ رقم کے
عوض خفیہ اطلاعات اور دستاویزات آعدرے کے
حوالے کرویں۔ ای اثنا میں امریکی سپاہیوں نے
آعدرے کا جہاز دیکھ لیا اور اس پر فائرنگ شروع

ر دی۔ جہاز کا کپتان آند رہے کا انظار کیے بغیر جہاز کو ملا ہے گیا۔ آغدے نے یہ صور تحال ویکھی، تو **قو بی لباس اتار و یا اور عام لباس پهمن کر خفیه کاغذات** جرابوں اور بوٹوں میں چھپالیے۔ وہ چھپتا چھیاتا نیویارک کی طرف چل دیا۔ اک جکہ ڈیوٹی پر موجود امریکی سیابیوں نے اسے روکا۔ انہوں نے ظاہر یہ کیا که وه در حقیقت برطانوی سپای بین اور امریکی ساہیوں کے بھیں میں جاسوی کر رہے ہیں۔ آعدے اینے اعصاب کو قابو میں نہ رکھ سکا۔ اس نے اپنی اصلیت ظاہر کردی۔ امریکی سیابیوں نے اے فورا کر فار کرلیا۔ تلاشی لینے پر اس کے بوٹوں ہے خفیہ وستاویزات بر آید ہوئیں۔وہ اس کو امریکی كاع ركياس لے گئے۔ كماندر نے جزل آرنلذ كے باتھ لکھے ہوئے کاغذات دیکھے توششدررہ گیا۔ اس نے فورا جارج واشکٹن سے رابطہ قائم کیا، لیکن آر نلڈ اس سے پہلے ہی فرار ہو کر نیویارک میں برطانوی فوج کے میڈ کوارٹر میجئے گیا تھا۔ آندرے پر فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا گیااور اس کوموت کی سزادی گئی۔

## غیر صحت بخش غذا کھانے پر بجلی کا جھٹکا لگے گا

بیل کے جھتے ہے موٹاپارہ کئے کی ٹیکنالوجی تیار کرلی می ہے۔ منیش سیٹی نامی سائنسدان نے کاائی پر پہننے والی ایک ایک پٹی تیار کی ہے۔ منیش سیٹی نامی سائنسدان نے کاائی پر پہننے والی ایک ایک بٹی تیار کی ہے جو غیر صحت بخش غذاؤں یاضر ورت سے زائد کھانے سے بچٹا ضر وری گی اور یوں رفتہ رفتہ دماغ میں بیہ بات محفوظ ہوجائے گی کہ مصر صحت یا ضرورت سے زائد کھانے سے بچٹا ضروری ہے۔ سائنسدان کا کہنا ہے کہ اس پٹی کی تیاری مشہور ماہر نفسیات پاولود کے کلاسیکل کثر یشننگ کے اصول کے ہے۔ سائنسدان کا کہنا ہے کہ اس پٹی کی تیاری مشہور ماہر نفسیات پاولود کے کلاسیکل کثر یشننگ کے اصول کے مطابق کی گئی ہے جس میں منفی سرگرمیوں کو ناپندیدہ محرک کے استعمال سے ختم کیا جاتا ہے۔ اس برقی پٹی کو "پیولوک" کانام دیا گیا ہے۔



7. خولی ور هت 1. نمك كاصحرا 8. الجنة كرم چھے 2. پراسرار چٹانیں 9. صحراتی مبیل 3. سفيداور سياه صحرا J198627.10 4. حاکلیٹی پہاڑ 11. نيله پهاژ 5. بجيرة مروار 12. خون رنگ آبشار 6. مونو منٺ ويلي

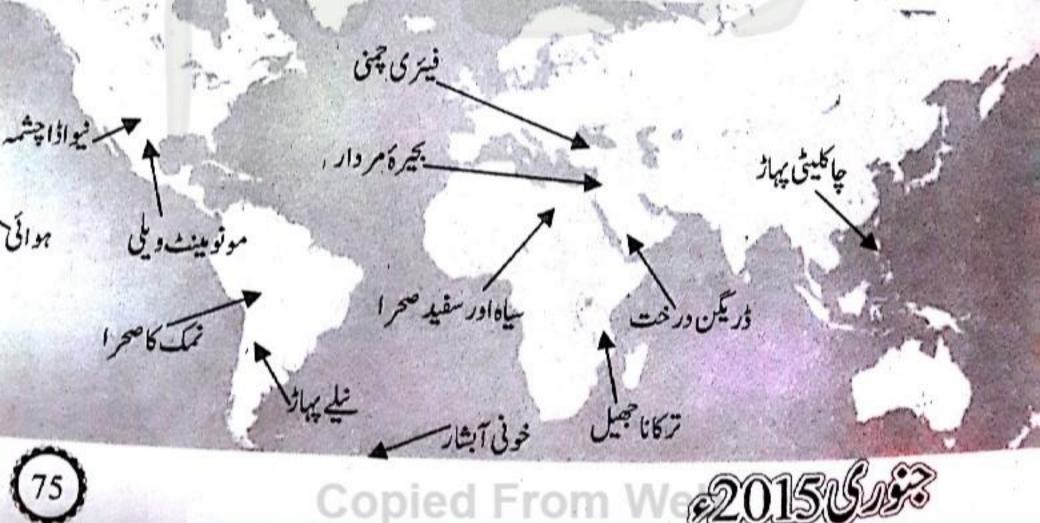


# رونيات والجيب اور واللش عجب اوريه البرار مقامات

آنے کی توجیح آج تک تلاش کی جار ہی ہے۔ انہیں عجو بوں میں ہے چند پر اسرار ترین کا تذکرہ پیش خدمت ہے۔ بیہ عجیب مقامات ناصرف خو بصورت اور حسین ہیں، بلکہ انتہائی پر اسر ار اور نا قابل یقین تھی ہیں اور ان کے بارے میں لوگ زیادہ جانتے تھی نہیں۔ نمک کا صحرا

فېرست ميں جنوبي امريكي ملك بوليويا Bolivia کے جنوب مغرب میں واقع د نیا کاسب سے بڑا نمک کا صحرایاسب ہے بڑی نمکیاتی ولدلSalt Flat کا تذکرہ سب سے پہلے آتا ہے، جس کا نام سالار دی نویونی

ہاری و نیا قدرت کے عجو بوں سے بھری پڑی ہے بیہ عجوبے انتہائی دلکش اور مسحور کن بھی ہیں اور عجیب وغریب بھی۔ قدرت کی حیرت انگیز صناعی اور محیر العقول مناظر نوع انسانی کو جیران کیے ہوئے ہے-ونیامیں ایسے مناظر اور ایسے مقامات کی کمی نہیں جن کا مشاہدہ کرنے والے افراد جیرت سے انگشت بدندال رہ جاتے ہیں۔ بعض مقامات تھی ہیں جن کو دیکھ کر ایسا معلوم ہو تاہے کہ جیسے ہم کوئی پینٹنگ دیکھ رہے ہوں یا پهر کسی سائنس قکشن مووی کامنظر مو- ای طرح د نیا میں ایسے پر اسر ار مقامات کی کمی نہیں جن کے وجو دمیں

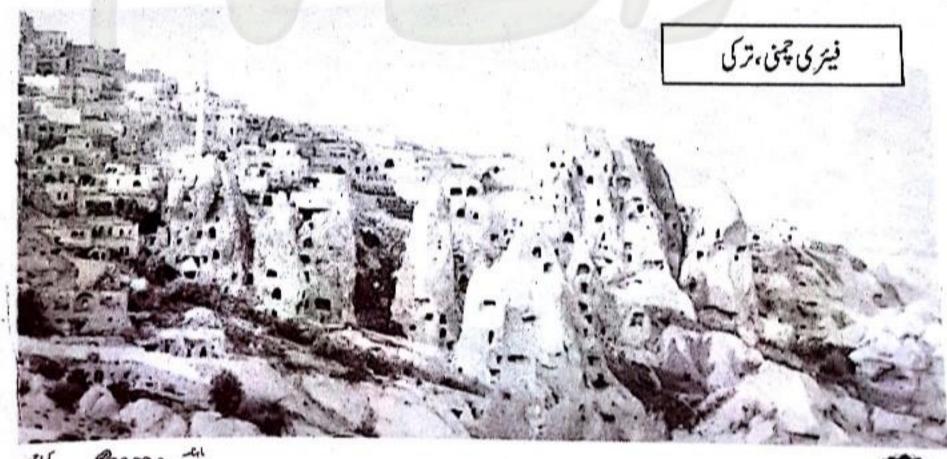




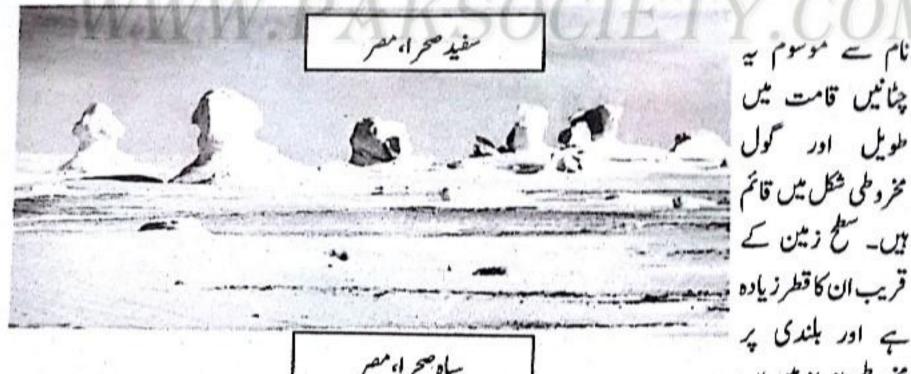
اور د کھنے میں ایسالگتاہے جیسے آپ یانی پر ہی چل رہے ہوں۔ یانی سو کھنے کے بعد دیکھنے میں نمک کا ایک طویل صحرا نظر آتی ہے،اس کی سطح سخت تزین نمکیاتی تہہ پر مشتل ہے۔اس کی سطح نہ صرف بالکل ہموارہے بلکہ ہر ایک میٹر کے بعد اس میں دراڑ نظر آتی ہے۔ دیکھنے پر یوں معلوم ہو تا ہے کہ سطح زمین پر کسی نے نہایت مہارت اور ہنر مندی سے ٹاکٹر نصب کرر کھے ہیں۔ پراسرارچٹانیں

ترکی کے علاقے کیاڈو کیہ Cappadocia کے شهر جوريم Göreme مين واقع پُراسرار چڻانيس تجي و مکھنے والے کو جیران کردیتی ہیں۔ پر بوں کے آتش کدے اور فیٹری چنی Fairy's Chimneysکے -4-Salar de Uyuni

بولیویا میں واقع نمک کا بیہ صحرات طح سمندر سے 3600 میٹر بلندی پر واقع ہے۔اس کی بیر ونی سطح دس ہزار سال پہلے ایک جھیل کے سوکھنے کی وجہ سے قائم ہوئی تھی۔اس حبیل کو دنیا کی سب سے بڑی ممکین یانی کی جھیل قرار دیا گیا- دس ہزار 582 مربع کلومیٹر کے رقبے پر پھیلی یہ نمکیاتی دلدل جنوبی امریکہ میں واقع اس ملک کے جنوب مغرب میں خلیج اینڈس کے قریب واقع ہے۔ سطح سمندر سے حمیارہ ہزار 995 فٹ بلندی پر واقع ہے دلد لی قلعہ کئی قدیم جھیلوں کی یاد گارہے۔ جیران کن اور دلچیپ بات سے کہ یہال نمک کی موئی تہیں جم چکی ہیں جن پر آپ چل بھی کتے ہیں،



Copied From Web



چٹانیں قامت میں طویل اور سکول مخروطى شكل ميس قائم ہیں۔ کم زمین کے قريب ان كا قطرزياده ہے اور بلندی پر مخروطی انداز میں ان کا قطر کم ہوجاتا ہے۔ تمام چٹانوں میں حیرت انگیز طور پر مشابہت ہے اور یوں

معلوم ہوتا ہے کہ

سى نے الہيں ہاتھ سے تراشا ہے۔

کہاجا تاہے کہ آتش فشانی مادہ پر مشتمل کونز نماان چنیوں کے زیادہ تر سوراخ بارش اور ہواسے وجود میں آئے اور بعض انسانوں نے خود تراشے .... روی دور 300 تا 1200 عیسوی کے درمیان ان چمنیوں کو کلیسا ے طور پر استعال کیا جانے لگا۔ لوگ ان سوراخوں میں موم بتیاں اور چراغ جلاتے تھے۔ آج بھی پریوں کی چنیوں، چٹانوں کے اندر سے ہوئے کلیسوں اور زیرِزمین شہروں کی وجہ سے مشہور اس تاریخی اور سیاحتی علاقے کیاڈو کیہ کو دیکھنے دنیا بھر سے ہر سال لا کھوں سیاح ترکی سے آتے ہیں۔

سفيدصحرا

ونیاکی پراسرار جگهون میں مغربی مصرمیں فرافرہ Farafra کے مقام پر موجود سفید صحرا (الصحراء البيضاء) White Desert كو بهى شامل كيا جاتا ہے۔افریقہ میں واقع صحارار بگتان د نیاکا وسیع و عریض

واقع صحرا قرار دیاجاتا ہے۔ مگر مصرمیں واقع صحرائی قطعہ سفید اور ہلکی پیلامٹ کارنگ کیے ہوئے ہیں۔اس رنگ کی توجیح سامنے نہیں آسکی ہے۔ یہاں آتش فشانی

سر گرمیوں کی وجہ سے چونے کی چٹانیں بھی وجو دمیں آتی رہی ہیں۔ اپنی انو کھی رنگت کی وجہ سے مصری باشندے یہاں خیموں میں رات گزارنے کے لیے میکک کی غرض ہے بکثرت آتے ہیں۔

سياه صحرا

ونیاکے اسرار بھرے مقامات میں مصر کاہی ایک اور صحرا مجى شامل ہے۔ سياہ صحرا (الصحواء السوداء)مصركے مغرب میں 150 كلوميٹر كے رقبے میں پھیلا ہواہے اور سفید صحراہے سو کلومیٹر دورہے، اینے نام کی مناسبت ہے، صحر امکمل سیاہ تونہیں بلکہ اس کی رنگت سیابی مائل اور گہری ہے، زمین پر سے الی سیاہ ر نگت ہے جو د نیامیں کہیں اور نظر نہیں آتی۔ یہاں پہنچ كر لوگوں كو ايبالكتا ہے كہ جيسے ہم كسى دوسرے

سارے کی سطیر کھڑے ہیں۔ بحیرِہ مودار

مشرق وسطی میں اسر ائیل اور اردن کی سرحد پر واقع بحیرہ مر دار (البحو المبیت) Dead Sea بھی اس فہرست کا حصہ ہے ، بحیرہ مر دار ہزاروں سالوں سے بحیرہ روم کے گرد بسنے والے سیاحوں کے لیے انتہائی پر مشش مقام ہے۔ جس میں نمکیات کا تناسب انتازیادہ ہے کہ بہت زیادہ شوریدگی کے باعث اس میں کوئی آئی حیوانات اور پو دے نہیں پائے جاتے جبکہ اس میں کوئی انسان ڈوب بھی نہیں سکتا۔ بحیرہ مر دار کا پائی انتاکٹیف ہے کہ کوئی اس میں ڈوبتا ہی نہیں بلکہ سطح آب انتاکٹیف ہے کہ کوئی اس میں ڈوبتا ہی نہیں بلکہ سطح آب

پرایے تیر تاہے جیسے کوئی کئی کھی چھوڑوی گئی ہو۔

بجیرہ مر دار و نیائی سب سے ممکین جھیل جس کے مغرب میں مغربی کنارہ اور اسرائیل اور مشرق میں اردن واقع ہے۔ یہ زمین پر سطح سمندر سے سب نے واقع ہے۔ یہ زمین پر سطح سمندر سے سب خیلا مقام ہے جو 420 میٹر (1378 فٹ) نیچے واقع ہے۔ علاوہ ازیں یہ و نیائی سب سے گہری ممکین پائی کی جھیل بھی ہے، جس کی گہر ائی 330 میٹر (1083 میٹر (1083 میٹر (1083 میٹر (1083 میٹر (14 میل) طویل اور زیادہ سے زیادہ 18 کلومیٹر (11 میل) عریض ہے۔ زیادہ 18 کلومیٹر (11 میل) عریض ہے۔ اس کا پائی ممکین ہے۔ کئے ماتھ یہ سمندر سے 8 سمندر سے 8

اعشاریہ 6 گنا زیادہ ممکین ہے۔ اپنے مجم کی مناسبت سے اسے بحیرہ کے بجائے مجھیل قرار دیاجاسکتاہے۔ چاکلیشی پہاڑ

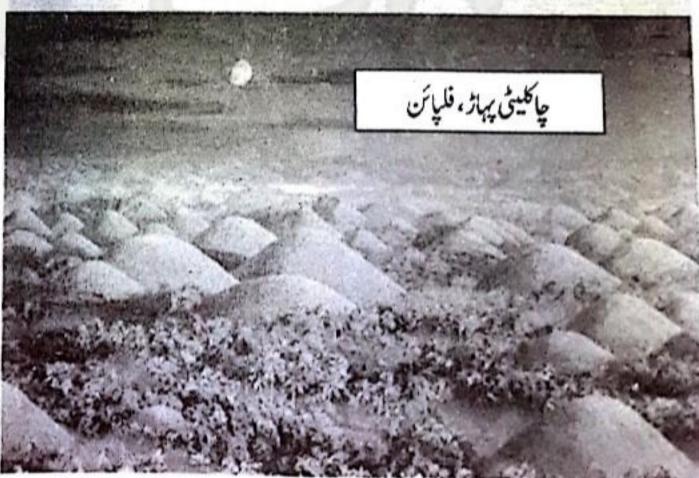
قليائن Philippine

کے صوبہ بوہول Bohol Province کی چاکلیٹی پہاڑیوں کو بھی ارضیاتی ماہر پُراسرار جگہ قرار دیتے بیں۔ بیہ بچاس مربع کلومیٹر

کے علاقے میں پھیلا1776 پہاڑیوں کا سلسلہ ہے۔ پہاڑیاں سبزے سے ڈھکی رہتی ہیں مگر خشک موسم میں ان پر اگنے والی کھاس

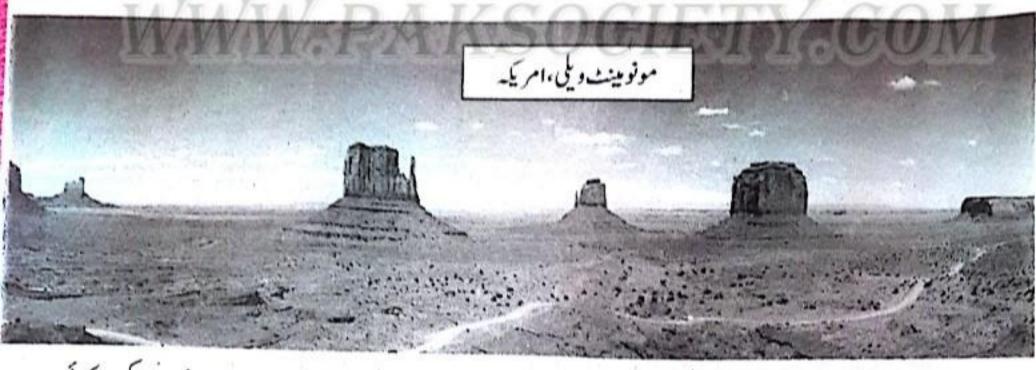
پھونس بھورے رنگ میں بدل جاتی ہے۔ اس مخیر







Copied From Web



کے بووے نظر آجاتے ہیں ورنداس کے سواکہیں کوئی سایہ یا سبزہ نبیں ہے۔انہوں نے اس علاقے کو بد صورت اور متر وک قرار دیا۔ لیکن اس کے باوجو دیہ وادی امریکہ میں سب سے زیادہ جانا پہچانا منظر بن سکی ہے، اس خاموش اور پرسکون وادی کے مستطیل نما سرخ سنى ببازيوں كامنظر بالى ووڈكى ماضى كى يادگار فلموں میں خوب نظر آتاہے مگر بڑی تعداد میں سیاحوں کی نگاہوں ہے اب بھی او حیل ہے۔ أبلتے ہوئے

گرم پانی کے چشمے امریکه کی ریاست نیوادا Nevada میں مرم یانی کے قدرتی طور پر البتے چشے Hot Spring بھی اپنی جگہ آپ ایک مثال ہیں، جس کے بارے میں جب تک العقول قدرتي مظهر كامثابده كرنے كے ليے دنيا بھرے برى تعداديس سياح فليائن كارخ كرتے ہيں-مونومنث ويلي

امریکه کی ریاست بونا، ایری زونا، کولوریڈو اور نیو ميكسيكوكي سرحد پر سطح مرتفع ميں واقع وسيع و عريض وادی "مونومینٹ ویلی " Monument Valley قدرتی طور پر اس طرح تراشیدہ چٹانوں سے گھری ہے جن کو و مکھ کر عقل جیران رہ جاتی ہے۔ اس کو تھیرے میں لینے والی بعض چٹانوں کی اونچائی ایک ہزار فٹ تک بلند ہے۔ مونومنٹ ویلی کاٹرائبل پارک37 ہزار دوسو ہیکٹر زمین پرواقع ہے جس میں بوٹا۔ ایری زوناسر حدیر برسات کے یانی کے سیجا ہوجانے سے بننے والی بڑی بڑی جھیلیں،برجیاں اور سنگی محرابیں پھیلی ہوئی ہیں۔

به وادی نواهو Navajoرید کرم چشمه، نیوادا (امریکه) د قدا ک ملک سه مرمانیسوس

اینڈینز قبیلے کی ملکیت ہے، انیسویں صدی کے دوران اس وادی میں آکر بس جانے والے سفید قام لو گوں نے مونومنٹ وی**لی کے خ**طے کو عمومی کحاظ ہے ریکستانی علاقہ سمجا۔ جیاں تک نگاہ جاتی ہے ہر طرف ریتیلے پھر کی پہاڑیاں بی نظر آتی ہیں۔ کہیں کہیں ویودار

£2015193

آنکھ ہے دیکھ لیاجائے یقین ہی نہیں آتا یہ علاقہ ایک نمی کمپنی کی ملکیت میں ہے جس کے بارے میں دنیا کو بہت بعد میں آگاہی ہوئی، لوگوں کی علاقے تک رسائی روکنے کے لیے مالک نے علاقے کے گرد خاردار تاروں کی باڑلگار کھی ہے اور صرف دور سے ان البلتے چشموں کا نظارہ کیاجاسکتا ہے۔

صحرائي جهيل

افریقی ملک کینیا کے شال مشرقی صوبے کی ترکانا حجیل بھی پُراسراریت سے لبریز ہے، جھیل ٹرکانا Lake Turkana کینیا میں واقع ایک عظیم وادی شق کاحصہ ہے۔ اس کاشالی حصہ حبشہ سے جاماتا ہے۔ یہ فقت کاحصہ ہے۔ اس کاشالی حصہ حبشہ سے جاماتا ہے۔ یہ فقت کا حصہ بع کلومیٹر کے رقبے پر پھیلی ہوئی ہے جواسے 6405 مر بع کلومیٹر کے رقبے پر پھیلی ہوئی ہے جواسے

ونیا کی سب سے بڑی وائی سحر انگ سبیل بناتی ہے۔

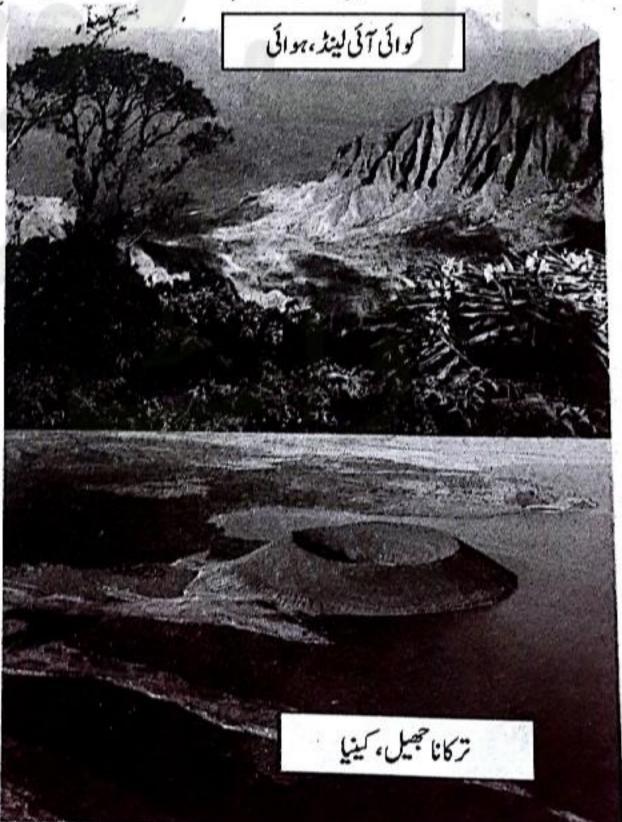
ہمیل کی اوسط سمبر انگی 30.2 میٹر اور زیادہ سے زیادہ

سر انگی 109 میٹر ہے۔ رقبے کے لخاظ سے بیہ بحیرہ
قزوین، اسیک کول اور سکڑتے ہوئے بحیرہ ارال کے
بعد و نیا کی چو تھی سب سے بڑی ممکین جمیل ہے۔ یہ
و نیا کی سب سے بڑی قلوی (الکلائن) جمیل بھی ہے۔
تین وریا اس جمیل میں سرتے ہیں لیکن اس سے کوئی
وریا نہیں فکانا۔ اس لیے جمیل سے پانی کے افراج کا
واحد راستہ عمل جمیر ہے۔ جمیل کے اندر موجود جزائر
اسے اور خوبصورت بناتے ہیں۔ جمیل اور ملحقہ علاقہ
وور وراز ہونے کے باعث اب تک انسانی دست بروسے
وور وراز ہونے کے باعث اب تک انسانی دست بروسے

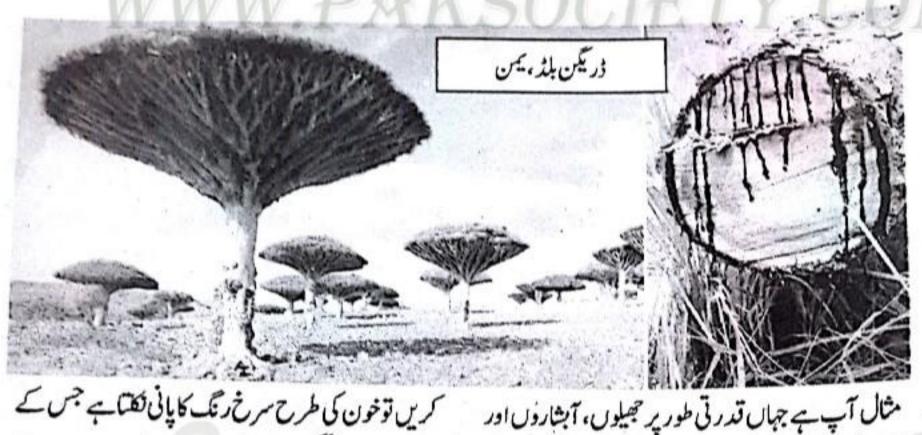
گفری ہوئی ہے یہ چٹانیں آتش فشائی
سرگرمیوں سے معروض وجود میں آئی
ہیں۔ اس علاقے کا موسم نہایت گرم
اور خشک ہے اور عام طور پر درجہ
حرارت 45 ڈگری سینٹی گریڈ تک
ہوتاہے۔

جزيره ہوائي

امریکہ کے بحر الکابل میں واقع دور افتادہ جزیرے ہوائی کا بھی تذکرہ کرتے چلیں۔ ہوائی ریاستہائے متحدہ امریکہ کی وگیر ریاستہائے متحدہ امریکہ کی وگیر ریاستوں سے دور بحر الکابل کے وسطین واقع ہے۔ جزائر کی بید کڑی آتش فشانوں کے متیج میں وجود میں آئی جن میں سب سے حسین میں آئی جن میں سب سے حسین میں اپنی سرسبز وشاداب جزیرہ کوائی ہے۔







جاتاتھا۔

مثال آپ ہے جہاں قدرتی طور پر جھیلوں، آبشاروں اور قدرتی حسن کے ایسے نظارے موجود ہیں جن کی حالت و مکھ کریوں لگتا ہے کہ اسے انتہائی خطیر سرمایہ لگا کر انسانی وسائل کے استعال سے تعمیر کیا گیاہے، اس کے ساحل انتهائی پر کشش ہیں اور مقامی افراد اے کو جنت كالمكرا قرار ويت ہیں۔ جزيرے کے حقیقی باشدے پولینیشیائی ہیں لیکن غیر ملکیوں کی مسلسل آمد کے باعث اب بيكل آبادى كاصرف2 فيصدره كتي بي-

خونی درخت بحر ہند میں یمن سے 250 کلومیٹر دور سقطرا جزیرے میں ڈریکن در ختوں کی سرزمین بھی اسر ارسے

شاخوں پر پھول لگے ہوتے ہیں۔ عاری نہیں ہے۔ یمن کے بعض جزائر میں دنیا کے لیے مفرد خوني آبشار، انثار كذيكا ورخت اگتے ہیں، جسے وہاں دھر العنقاء Dracaena cinnabari کہا جاتا ہے جے ویکھ کر لگتاہے کہ ایک دیو ہیکل چھتری زمین پر ایستادہ ہے۔ اس ورخت کی خاص بات بہے کہ اگر ان کی شاخ یا پہت توڑا جائے یا اسکے نئے میں حصید

2015BB

باعث اسے ڈر میکن بلڈ والا در خت dragon blood

tree کہاجاتا ہے۔ مقامی طور پرید روایت مشہور ہے کہ

زمانہ قدیم میں ان در ختوں کو ڈریکن کے خون سے سینجا

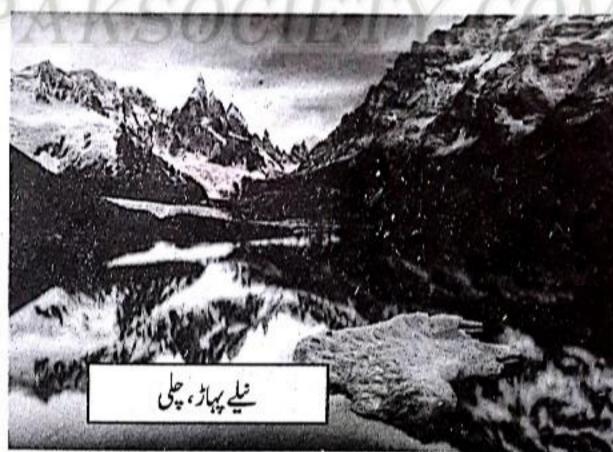
ا آج کل ان در خوں کے اجزاء ادویات سازی

کے علاوہ جادو ٹونے میں استعال ہوتے ہیں۔ مقامی

لوگ اس بانی کو بیند کے طور پر تھی استعال کرتے

ہیں۔جزیرے پر دو تنین مختلف اقسام کے در خت موجو د

ہیں جن کے سے بہت چوڑے ہیں اور چھوئی چھوئی



حجیل میں سطح ہے 400 میٹر (
1300 فٹ) کی گہرائی پر بیکٹیریا
ہی پائے جاتے ہیں جواس قسم کے
شدید ماحول میں بھی زندہ رہنے
ہیں، جو کہ پانی میں پائے جانے
والے لوہے اور گندھگ کے ذریعے
اپناوجو دبر قرار رکھے ہوئے ہیں۔
نیلیے رنگ کیے پہاڑ

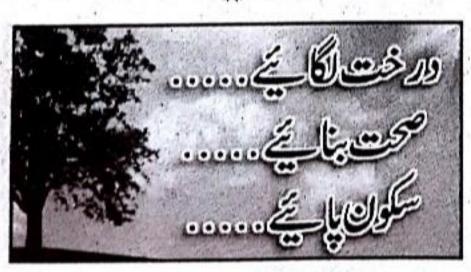
واقع چلی ایک ایسا ملک ہے جہاں زمین کا ایسا قطعہ واقع ہے جہاں ایک جھیل نیلے رنگ کے پہاڑوں سے گھری ہے، اس جھیل کے گرد پہاڑوں کے انو کھے رنگ ایسا ساں باندھتے ہیں کہ یوں لگتاہے کہ سیاح پریوں کے

وس میں چلا آیاہے۔

ٹوریس ڈیل پین میشنل پارک Paine National Park ناکر ہوئی امریکہ Paine National Park ناکر جنوبی امریکہ کے ملک چلی میں واقع ہے۔ اس کار قبہ 242 ہیں ٹر ہے۔ یہ پہاڑوں، گلیشئیروں اور جھیلوں پر مشمل ہے۔ یہ چلی کے بڑے پارکوں میں سے ایک ہے اور سب سے زیادہ لوگ اس کی سیر پر آتے ہیں۔ ہر سال تقریباً وگ اس کی سیر کرتے ہیں جن میں سے 60 فی صد غیر ملکی سیاح ہوتے ہیں۔

(حباری۔۔۔)





خون رنگ آبشار

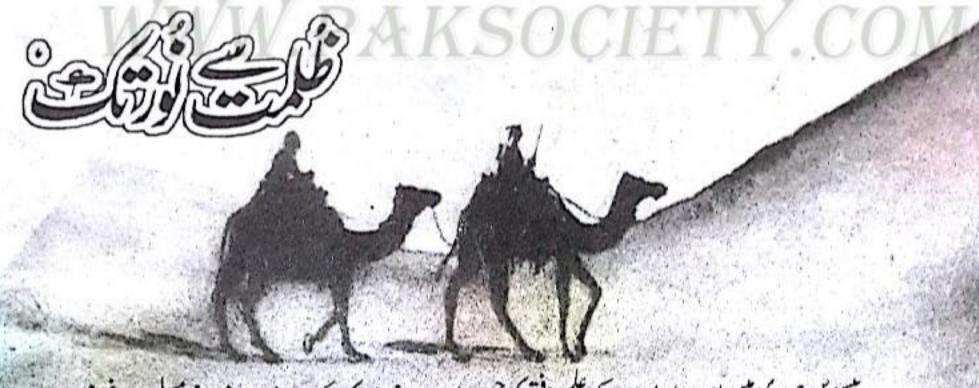
بیشتر افراد خون بہتا ہوا نہیں دیکھنا چاہے وہ کسی تصویر میں ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن ٹیلر گلیشیر سے بہنے والا یہ خون کے رنگ کا آبشار ضرور ہر ایک متوجہ کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔ قطب جنوبی کے ارد گرد برف کے صحرا انثار کئیکا میں کسی آبشار کا پایا جانا یقینا جیرت کی بات ہے لیکن یہاں نہ صرف ایک سینکڑوں جیرت کی بات ہے لیکن یہاں نہ صرف ایک سینکڑوں فٹ لہا آبشار ہے بلکہ یہ ونیاکا واحد آبشار ہے جس کا رنگ خون جیساسر خ ہے۔ انثار کئیکا کی میک مرڈووادی میں پائے جانے والے اس آبشار کا نام Blood Fall میں پائے جانے والے اس آبشار کا نام Blood Fall میں ہے۔

ماہرین کا کہناہے کہ تقریباً 50 لاکھ سال پہلے اس علاقے میں نمک کی جمیل بن گئی جو آہتہ آہتہ برف کے تلے دبتی چلی گئے۔ اس کا پانی عام سمندری پانی سے تین گنا ممکین ہونے کی وجہ سے جم نہیں سکتا اور آبشار کی صورت میں برف سے باہر آتار ہتاہے۔ چونکہ جمیل کی سطح پر آئرن موجود تھا لہذا جب پانی باہر آتا ہے تو کی سطح پر آئرن موجود تھا لہذا جب پانی باہر آتا ہے تو اس میں آئرن بھی کھوجود ہوتا ہے جو آسیجن کے ساتھ ملکر زنک جیسا مادہ اور رنگ پیدا کر دیتا ہے جس سے یہ آئر سرخ نظر آتا ہے۔ ولچسپ بات یہ ہے کہ اس



Copied From Web





بیسویں صدی میں امت اسلامیہ کے علمی افق کو جن ستاروں نے تابناک کیاان میں جر من نومسلم سحافی محمہ اسد (لیوپولڈویز Leopold Weiss) کوایک منفر د مقام حاصل ہے۔ محد اسد کا تعلق یہودی خاندان ہے تھا اور وہ جر منی اور یورپ کے موَ قرتزین روز نامے میں صحافی کی خدمات انجام وے رہے تھے۔

1922ء میں انہوں نے ایک سحانی کی حیثیت ہے عرب دنیاسفر کیا، سفر کے دوران ایک عرب ہم سفر کی وعوت پر عرب د نیامیں تین سال گذارے، یہ خو د پسنداور اپنی ذات کے خول میں کم مغربی و نیا کے اس توجوان کے کتے بڑا بجیب تجربہ تھا۔ اس نے عرب معاشرے میں باہمی تعلقات، بھائی چارے، محبت اور د کھ درد میں شرکت کو د یکھا تو جیران رہ گیااور وہیں سے دل اسلام کی جانب راغب ہو گیا۔واپسی پر قرآن مجید کا مطالعہ کیا اور سورہ تکاثر ان کے قبول اسلام کا باعث بنی۔ انہوں نے برلن میں اسلام قبول کر لیااور اپنانام تبدیل کرے محمہ اسدر کھا۔

اسلامی فکر کی تقبیم اور دعوت میں آپ نے 66سال صرف کیے۔ یوں تو محد اسد کے کئی کتب تحریر کیس مگر نیویارک میں قیام کے دوران انہوں نے اپنی وہ کتاب تصنیف کی جس نے انہیں شہرت کے آسان پر پہنچایا۔ ان کی مشہور کتاب دی روڈ ٹو مکہ Road to Meccaعلمی، ادبی، تہذیبی ہر اعتبارے ایک منفر د کارنامہ اور صدیوں زندہ رہنے والی سوغات ہے۔ روڈ ٹو مکہ بنیادی طور پر محد اسد کی روحانی سر گذشت ہے جو گذشتہ نصف صدی سے ذوق وشوق سے پڑھی جارہی ہے۔اس کتاب میں انہوں نے اپنا جسمانی اور روحانی سفر تفصیل سے بیان کیا۔ پیہ کتاب د نیا کے تمام بڑی زبانوں میں ترجمہ ہوئی ہے،بار بار شائع ہوئی اور اب بھی ہور ہی ہے کتنے ہی لوگ اسے پڑھ کر مسلمان ہوئے۔ قارئین کرام کے ذوق کے لیے اس اثر آفرین کتاب کاخلاصہ پیش خدمت ہے۔

نفود کے مشرقی اور جنوبی کناروں پر رہتاہے۔ نفو د گویا زید کا گھرہے۔ اس کے خون میں صحر اکی کیفیات رچی چلے جارہے ہیں۔ سورج ہارے سر پر آگ برسارہا جی ہیں اور اس کاول ان کے ساتھ و حود کتاہے۔

ہم دونوں قصرمین سے آرہے ہیں، جہاں شاہ ابن سعود

ہے، وہ شمر قبیلے سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ قبیلہ عظیم صحرا جس کا ذکر عہد نامہ عتیق میں یسعیانے کیا ہے جس کے

ہم دو آومی سانڈنیوں پر او تکتے اور ہمچکو لے کھاتے

چلے جارہے ہیں۔ سورن ،،ر۔ ہے۔ حد نظر تک پھلے ہوئے ریت کے محمداسد

صحر اسنسان اور خاموش ہے۔ میرے ساتھی کانام زید نے مجھے مدعو کیا تھا۔ اب ہماری منزل مقصور تیاہے۔ تیا

Copied From We 2015



پانی اور بڑے بڑے کنوؤں کا پورے عرب میں جواب نہ تھا۔ میں اس قدیم اور دور افتادہ نخلتان کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ کاروانی راستہ بڑے چکر کھا کر جاتا ہے اور ہم عظیم صحر انفود کا سینہ چیر کر سیدھے چلے جارہے ہیں۔ ہر طرف ریت ہی ریت ہے، سرخ باریک ریت۔ کہیں کوئی پگڈنڈی اور راستے کانشان نہیں۔ صحر امیں چلنے والی ہوا خصوصی اہتمام کرتی ہے کہ کسی انسان یا جانور کے نقش پا باقی نہ رہیں جن سے را پگیر رہنمائی حاصل کر سکیں۔ کبھی سنگلاخ ٹیلوں کا سلسلہ شر وع ہوجاتا ہے، کہیں وادیاں آجاتی ہیں اور پھر پہاڑیاں شر وع ہوجاتی ہیں جوا بھر پہاڑیاں شر وع ہوجاتی ہیں جوابی حروح کڑوی گھاس ہوا میں سر سر اتی اور جھومتی نظر آتی ہے۔ را تیں ہم ستاروں کے بعد کہیں کوئی کنواں بھی آجاتا ہے۔

چلتے چلتے ایک خرگوش نظر آتا ہے۔ زید سانڈنی
سے آٹر تا ہے اور لا تھی لے کر خرگوش کے پیچھے دوڑتا
ہے، مگر ایک جھاڑی کی جڑسے تھو کر کھا کر گرپڑتا ہے۔
شخنے میں شدید چوٹ آتی ہے، لنگڑاتے ہوئے اٹھتا ہے،
شکار غائب ہوجاتا ہے اور ہم پھر چل پڑتے ہیں۔ گفتہ
بھر کے اندر اندر زید کا شخنہ بڑی طرح سوج چکا ہے۔ ہم
رک کر پڑاؤ ڈال دیتے ہیں۔ زید کی ساری رات

بے چینی میں کٹتی ہے۔
علی الصبح آ نکھ تھلتی ہے، تو زید کی سانڈنی دور دور
تک کہیں نظر نہیں آتی۔ زید چلنے سے قاصر ہے۔ میں
سانڈنی کی تلاش میں نکل کھڑا ہو تا ہوں۔ مفرور سانڈنی
کے نقوش پابے کراں صحر اکے سینے پر دور تک چلے گئے
ہیں۔ میں ان کی رہنمائی میں متواتر کئی گھنٹے چلتا رہتا
ہوں، مگر بے سود .... اچانک طوفان آلیتا ہے، میں اپنی
سانڈنی کو بٹھا دیتا ہوں۔ اور عباسے اپنے آپ کوخوب

ا پھی طرح ڈھانپ کر اس کی بغل میں سر دے کے بیٹے جاتا ہوں۔ گاہے گاہے ہل جل کر اپنے اوپر جمع ہونے والی ریت کو گر اتا رہتا ہوں تا کہ اس کے پنچے دب کر نہ رہ جاؤں۔

آخر طوفان تھم جاتاہے، میں اپناجسم جھاڑ کر اٹھ کھڑا ہوتا ہوں۔ ریت میں آدھی دبی ہوئی اونٹنی کو بھی اٹھاتا ہوں، لیکن اب میں صاف سپاٹ انچھوتی زمین پر کھڑا ہوں، نہ مفرور سانڈنی کے نقش پاباتی ہیں نہ میری اپنی سانڈنی کے۔میرے گردو پیش جوٹیلے تھے، وہ سب اپنی سانڈنی کے۔میرے گردو پیش جوٹیلے تھے، وہ سب

میں سورج کے اندازے سے پڑاؤ کا رخ کرتا ہوں۔ طوفان کی وجہ سے پیاس بھڑک اٹھتی ہے۔ "پڑاؤ کچھ دور نہیں، دو ایک گھنٹے میں پہنچ جاؤں گا۔" میں یہ سوچتا ہوں اور مشکیزے کا پانی پیٹ بھر کر

في ليتا ہوں۔



محد اسدئے کتاب "روڈ ٹو مکہ" میں لکھا ہے کہ سعودی عرب کے بانی ایس سعود ایک خواب دیکھا... اس خواب کا مطلب اہرے سعود نے یہ لیاکہ وہ آپنے مخالف قبیلے کے حکرات ایسے رشیدے حکومت حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

> معامیری زبان پر قرآن کی وہ آیت جاری ہو جاتی ہے جس میں کہا گیاہے کہ ہم حمہیں خوف، بھوک، مال و جان اور تھلوں میں خسارے سے ضرور آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کوخوش خبری دی گئی ہے۔

میر اہاتھ رک جاتا ہے ، اچانک او نٹنی گر دن اٹھا کر نتھنے پھلاتی اور فضامیں کچھ سو تھھتی ہے۔شاید اسے پانی کی خوشبو آرہی ہے، پھر میلے کے پیچھے سے حدی خواں کی آواز آتی ہے۔ یقینا کوئی قافلہ گزر رہاہے۔ میں چیچ کر بکار تاہوں، مگر آواز حلق سے نہیں تکلی۔میر اہاتھ پھر بندوق سے مکراتا ہے۔ اسے بمشکل کا تھی سے اتار تا ہوں، نالی کا رخ آسان کی طرف کرتا ہوں اور ایڑی چوتی کا زور لگا کر تھوڑا دیا دیتا ہوں۔ فائر کی آواز سنسان صحر امیں کئی سیکنڈ تک کو مجتی رہتی ہے۔ گیت کی آواز بند ہوجاتی ہے، پھر ایک انسان میلے کے عقب سے مودار ہوتا ہے اور مر کر شاید اپنے ساتھیوں کو بلاتا ہے۔ پھروہ دوڑ تاہو امیری طرف بڑھتاہے۔

چند کمے بعد دو تین آدمی مجھے اٹھانے کی کوشش كرتے ہيں۔ اجانك مجھے اپنے جلتے ہوئے ہونٹوں پر برف کی می محملاک محسوس ہوتی ہے۔ ایک باریش بدّو ہویگا ہوا کپڑامیرے ہونٹوں پر مل رہاہے۔اب وہ کپڑا تھگو کریانی کا ایک ایک قطرہ میرے منہ میں ٹیکا تاہے، أف بيدياني نہيں پگھلا ہواسيسہ ہے۔مير اساراجسم جل رہاہے۔ایک اوربدوگیلا کیڑامیرے سرپرر کھ دیتاہے، بر جھے کے ہوش تبیں رہا۔

\*\*\*

ہوش آتا ہے، تو میں اپنے آپ کو ایک پڑاؤ میں

پاتا ہوں۔ زید تھی موجود ہے، دو دنوں میں میری حالت سنجل جاتی ہے۔ زید بوری داستان سنا تاہے: "جب طوفان شروع ہوا، تو ان بدّودَل نے اتفاقاً میرے قریب ہی پڑاؤ ڈال دیا۔ مفرور سانڈنی تو اس رات واپس آگئ تھی۔ طوفان رکنے کے بعد ہم لوگ تمہاری تلاش میں فکل کھوے ہوئے، تین دن تک تمہیں ڈھونڈتے رہے، مایوس ہو کر لوٹنے والے تھے ك ايك ملكے كے چھے سے فائر كى آواز كو تھى اور ہم حمهيں موت كے منہ سے نكال لائے۔" بدّووك كا قافله رخصت جوچكاہے۔ "زيد، مجھے بتاؤكل ہم كہاں جا رہے ہيں....؟"

میں پوچھتاہوں۔ "كيون....؟ ياعمٌ،شايد تيا...." «منہیں بھائی، میں تیا جانا چاہتا تھا، کیکن اب خواہش تېيىرىي، ئىم مكە چلى...."

چند روز بعد شام کے وقت ہم ایک دور افتادہ چھوٹے سے تخلستان میں چہنچتے ہیں اور رات گزارنے کے لیے ڈیرہ ڈال دیتے ہیں۔ کچھ لڑکے ہمارے ارو گرو جمع ہوجاتے ہیں۔ پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس ایک حچوٹاسالز کازید کو ایندھن ملنے کی جگہ لے جاتا ہے اور میں سانڈنیوں کو لے کر کنویں کارخ کر تاہوں۔جو نہی چرے کا ڈول کنویں میں ڈالتا ہوں، گاؤں کی چند عور تیں پتیلی اور مٹی کے گھڑے سریر اٹھائے یانی بھرنے آجاتی ہیں۔ان کے کیڑے سیاہ ہیں اور عام بدو عور توں کی طرح چرے بے نقاب۔

عمل کے تضاد نے اور زیادہ مایوس کیا۔ اخلاقی روایات اور تصورات کا پابند ہونے کے باوجود میں اس طوفان سے نہ نی سکاجواخلاتی قدروں کے زوال سے اللہ پڑاتھا۔ میری بے اطمینانی میں اضافہ ہوتا رہا۔ آخر یونیورسٹی کی تعلیم چھوٹی اور صحافتی زندگی اختیار کرنے کا فیصلہ کرلیا... ایک سال تک وسطی یورپ کے شہروں کی خاک چھانے اور عارضی نو کریاں کرنے کے بعد دنیائے صحافت میں واخل ہونے میں کامیاب ہوا۔ دنیائے صحافت میں واخل ہونے میں کامیاب ہوا۔ وابستہ ہوگیا۔

#### \*\*\*

1921ء کے موسم بہار میں ایک دن مجھے بیت المقدس سے اپنے ماموں ڈوریاں کا خطط اللہ وہ فرائیڈ کے شاگر د اور نفسیاتی معالج شخصے اور اس زمانے میں بیت المقدس میں امراض دما فی کے جیتال میں ایک اعلی افسر شخصہ ان کے ساتھ میرے تعلقات دوستانہ شخصہ انہوں نے لکھا، چندماہ کے لیے یہاں آجاؤ، آمدور فت کے مصارف میں دوں گا۔ میں فورآ تیار ہو گیا۔ اگر اس وقت کوئی کہتا کہ عالم اسلام کے ساتھ میری میہ پہلی وقت کوئی کہتا کہ عالم اسلام کے ساتھ میری میہ پہلی شاسائی میری زندگی کا انقلابی موڑ ثابت ہوگی، تو میں اشاسائی میری زندگی کا انقلابی موڑ ثابت ہوگی، تو میں اسے لغو قرار دے کر ہنسی میں اڑادیتا۔

چندروز بعد میں مشرق وسطی جانے کے لیے بحری جہاز پر سوار تھا۔اسکندریہ پہنچنے کے فوراً بعد میں فلسطین روانہ ہو گیا۔ ہماری ٹرین صحر ائے سینا سے گزر رہی تھی۔ میرے سامنے والی سیٹ پر ایک بدّ و بیٹھا تھا۔اس کارنگ سانولا، ناک ستواں اور چہرہ عقابی تھا، وہ عقابی چہرہ جو آہنی عزم اور قوت اراوی سے مستقبل پر نظر رکھتا ہے۔وائیں طرف صحر اتھا اور بائیں طرف سمندر۔

"اے راہ رو، السلام علیم۔" وہ کہتی ہیں۔
"وعلیم السلام ورحمۃ اللہ۔" ہیں جواب دیتا ہوں۔
اگرچہ یہ عور تیں نخلتان میں کئی نسلوں سے آباد
ہیں، لیکن خانہ بدوش طوراطوار اب بھی ان میں پائے
جاتے ہیں۔ایک خانون میرے ہاتھ سے ڈول کارسالے
لیتی ہے اور پانی نکال کر میرے او نٹوں کو پلاتی ہے۔
مجھے انجیل کی وہ کہانی یاد آجاتی ہے جب حضرت ابراہیم"
کاغلام اپنے آتا کے بیٹے اسحی کارشۃ تلاش کرنے کے
لیے کنعان سے بن ارم جاتا ہے شام کے وقت ایک
فخلستان پر پینچتاہے اور عور تیں اسے پانی نکال کر دیت ہیں۔
فخلستان پر پینچتاہے اور عور تیں اسے پانی نکال کر دیت ہیں۔

"بہنو، خداتمہارے ہاتھ سلامت رکھے اور تمہارا حافظ و تگرال ہو۔"

"راہر و، خدا تنہیں بھی اپنی حفاظت میں رکھے۔" وہ جواب میں کہتی ہیں اور اپنے گھڑے بھرنے لگتی ہیں۔ میں ڈیرے پر آجا تاہوں۔زیر قہوہ تیار کررہاہے۔

#### \*\*\*

وسطی یورپ سے عرب تک میر اطویل سفر اپنے دامن میں بڑی خوشگواریادیں رکھتاہے۔میرے بچپن کا ابتدائی زمانہ پولینڈ کے شہر لود (Lwow) میں گزرا بھر میں دیاتا میں پروان چڑھا۔ میر سے نانا ایک دولت مند بینکر تھے۔ میرے والد نہایت مطمئن اور قارغ مند بینکر تھے۔ میرے والد نہایت مطمئن اور قارغ البال تھے۔ میرے دادا زروو وٹز ربی (یہودی عالم) حقے۔ میں لوو میں 1900ء میں پیدا ہوا۔ ابتدائی تعلیم پرائیوٹ اساتذہ سے حاصل کی۔ عبرانی زبان سیھی۔ پرائیوٹ اساتذہ سے حاصل کی۔ عبرانی زبان سیھی۔ کتب مقدسہ پڑھیں، یہودی عقائد و افکار کا مطالعہ کیا، لیکن اس درس و مطالعے نے مجھے اپنے آباؤاجداد کے وین سے قریب کرنے کے بجائے اور دور کر دیا۔ پھر عام روحانی ہے اطمینانی اور مذہبی پیشواؤں کے قول و



Copied From Web





ليويولد ويز leopold wesis بود ازال ایک معروف اسلامی سکالر محد اسد کے نام سے جانے جاتے ہیں ، سن 1900ء میں ایک يہودي تھرانے ميں پيدا ہوئے۔ محد اسد کے والديوكرائين سے ججرت كركے ويانا آباد ہوئے ۔ محد اسد نے اپنی ابتدائی زندگی ویانا جاکر بسر

کے۔ تاہم نوجوانی میں ویانا کو خیر باد کہہ گئے۔جب اسد 22 سال کے تھے تو ان کے مامول نے الہیں پروستلم آنے کی دعوت دی۔

یروستلم میں قیام کے دوران ہی اسد نے فرینکفرٹر زائی تنگ میں بطور ر پورٹر کام شروع کیا جس کے نتیج میں انہیں مشرق وسطی میں کئی نئی جگہوں پر جانے کا موقع ملا۔ ان کی ملاقات اسلام کی معروف اسکالروں سے ہوتی بعد ازاں شام ، عراق، کردستان، ایران اور سنٹرل اشیا کے کئی ممالک مجلے اوردین اسلام کی تعلیمات سے متاثر ہوتے چلے گئے۔

اسدنے اسلام قبول کیا اور مکہ و مدینہ میں 6 سال گذارے اور عربی، قرآن، حدیث اور اسلامی تاریخ کی تعلیم حاصل کی۔ عرب ونیا کے حكمر انوں اور مفکروں ہے ملاقاتیں رہیں، ہندوستان آکر شاعر مشرق علامہ محد اقبال سے بھی ملے۔علامہ اقبال کے مشورے پر محد اسد نے ہندوستان میں رہنے کا فیصلہ کیا، انہوں نے قیام پاکستان میں بھی فعال کروار اوا کیا۔ محمد اسد اقوام متحدہ میں پاکستان کے پہلے سفیر مقرر ہوئے۔ لیکن اپنی اوبی اور ند ہی زندگی کی مصروفیات کی وجہ سے انہوں نے سفیر کاعہدہ چھوڑ ویا۔ ابن زندگی کے آخری دن انہوں نے پورپ میں گزارے۔ان کا انقال 1992ء میں اندلس میں ہوا۔

سمندر کے کنارے ایک سوار تنہا چلا جار ہا تھا، شاید ساری رات سفر كرتا رہا تھا اور اب بچھ تھكا تھكا خوابیده سا معلوم بوتا تھا۔ اب سورج بلند ہوچکا تھا۔ خیمے اور نخلستان گزرتے جا رہے ہتھے، عور تیں گھڑے سر پر رکھے یانی بھرنے کنویں کی طرف جارہی تحقیں۔ ٹرین چھوٹے چھوٹے اسٹیشنوں پررکتی چکی جارہی تھی۔ ایک استیش پر وہ بدو اٹھا، کھٹر کی کھولی اور ایک روتی خریدی۔ اپنی سیٹ پر بیٹھتے وقت میری طرف دیکھا، کچھ کے بغیر رونی کے دو مکڑے کیے اور ایک مجھے پیش کر دیا۔ مجھے جیران اور مترود و مکھ کر مسکرایا اور کہا وو تنفس-" اس وقت قومیں اس لفظ کے معنی نہ سمجھ سکا، مگر آج . سمجھتا ہوں۔اس نے کہا تھا''تناول فرماييئے۔" ميں نے مكثرا لے ليا اور سرکے اشارے سے شکریہ ادا

كيا\_بدون بهر كه كها\_ يور پين لباس اور تركى تولى يہنے ہوئے ایک مسافرنے ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں ترجمانی کی اور مجھے بتایا کہ بیہ کہتے ہیں۔

« آپ بھی مسافر ہیں اور میں مجھی مسافر ہوں اور ہم دونوں کاراستہ ایک ہے۔"

یہ واقعہ معمولی ساتھا، لیکن اس نے میرے دل میں عربی اخلاق سے محبت کی بنیاد رکھ دی۔ اس بڑونے

اجنبیت کی تمام دیواروں کے باوجود این آوھی روتی اسے ہم سفر کو دے وی تھی۔ اس کے رویے میں انسانیت سے بے لوث محبت کی جھلک تھی۔

#### \*\*\*

صحرامیں تیز ہواچلنے لگی ہے۔زید کا خیال ہے ایک بار پھر ریت کا طوفان آرہاہے، اگر جیہ وہ طوفان تو نہیں تھا، تاہم تند و تیز ہوا تھی ہارا پیجیا نہیں چھوڑتی۔ ہم



ایک رتیلی دادی میں اترتے ہیں، تو ہوا کی تیزی میں اور اضافہ ہوجاتا ہے۔ دادی کے وسط میں ایک گاؤں، جس کے چاروں طرف مٹی کی فصیل ہے، ریت کے گرد و غبار میں چھپا ہوا ہے۔ اس علاقے کو ہوا کا سوراخ کہنا چاہیے۔ طلوع فجر سے غروب آفتاب تک ہوا پوری قوت سے چلتی رہتی ہے۔ صرف رات کے دفت آرام کرتی ہے اور ضبح جاگ اٹھتی ہے۔ گاؤں کب کا ریت میں دفن ہو چکا ہو تا اگر گاؤں والوں نے ہر کھلواڑی میں دفن ہو چکا ہو تا اگر گاؤں والوں نے ہر کھلواڑی ہو تیں۔ تمرس کے لیے درختوں کی قطاریں نہ لگائی ہوتیں۔ تمرس، محبور کے درخت سے زیادہ مضبوط ہوتے ہیں۔ ان کے شخیم، پتے گھنے اور سدا بہار ہوتے ہیں۔ اس طرح انہوں نے آبادی کی طرف بڑھتے ہیں۔ اس طرح انہوں نے آبادی کی طرف بڑھتے

ہوئے ریت کے ٹیلوں کوروک رکھاہے۔ ہم دو پہر گزارنے کے لیے امیر کے کچے گھرکے سامنے اترتے ہیں۔ ہمارا میزبان ایک دہلا پتلا بوڑھا غریب آدمی ہے، وہ ہمیں خوش آمدید کہتاہے اور قہوہ اور کھجوریں پیش کرتاہے۔

"الله حمهيں سلامت رکھ، يہ گھر تمهارا اپنا گھر الله کاکانام لے کر کھائے، ہمارے پاس جو پچھ ہے ماضر ہے... ؟ وہ معذرت بھرے انداز میں کہتا ہے۔ ماضر ہے... ؟ وہ معذرت بھرے انداز میں کہتا ہے۔ "اس ہوانے ہماری زندگی کو تھن بناویا ہے، لیکن یہ خدا کی مرضی ہے، ہوا ہمارے ورختوں کو تباہ کر رہی ہے۔ یہ گاؤں کسی زمانے میں بڑا اور خوشحال تھا۔ اس وقت اتنی ہوانہ تھی۔ ہمارے بہت سے نوجوان گاؤں چھوڑ کر جانچے ہیں۔ ہر شخص تو اس زندگی کو برواشت نہیں کر سکتا۔ ریت روز بروز بڑھتی چلی آر ہی ہے... لیکن ہم شاکی نہیں ہیں۔ آپ جانتے ہیں رسول لیکن ہم شاکی نہیں ہیں۔ آپ جانتے ہیں رسول الله مَالِیْنِ ہم شاکی نہیں ہوں... آپ جانتے ہیں رسول مت کہو، قسمت کو برا

اس کی آواز میں سکون اور جذبہ فخر ہے۔ اتنا سکون اور اطمینان میں نے خوشحال اور نصیبہ ورلوگوں میں بھی مبھی نہیں دیکھا۔

میں ماضی میں کھو گیا ہوں، مجھے دس برس پہلے یروشلم میں ایک اور غریب بوڑھے آدی کے الفاظ یاد آگئے ہیں جس سے تسلیم ورضائے الٰہی کاوہ جذبہ مترشح تھاجس سے انسان اپنی قسمت پرشا کرو قانع رہ سکتاہے۔ تھاجس سے انسان اپنی قسمت پرشا کرو قانع رہ سکتاہے۔

#### \*\*\*

خزاں کا موسم تھا۔ میں اپنے ماموں ڈوریان کے گھر میں مقیم تھا وہ گھر بیت المقدس کے قدیم شہر میں واقع تھا۔ ان دنوں وہاں تقریباً روزانہ ہی بارش ہو رہی تھی، چنانچہ میں باہر بہت کم نکل پاتا تھا۔ میں اکثر کھٹر کی کے پاس بیٹھ جاتا جو مکان کی پشت پر ایک وسیع اصاطے میں تھلی تھی۔ یہ احاطہ ایک بوڑھے عرب حاجی کا تھا۔ میں تھلی تھی۔ یہ احاطہ ایک بوڑھے عرب حاجی کا تھا۔ حاجی صاحب بار بر داری اور سواری کے لیے گدھے میں اس طرح یہ احاطہ کارواں مرائے کی صورت اختیار کر گیا تھا۔

روزانہ طلوع فجر سے پچھ پہلے نواحی دیہات سے پچھ پہلے نواحی دیہات سے پچل اور ترکاریاں اونٹوں پر لاوکر لائی جاتیں، پھر انہیں گدھوں پر لدواکر شہر کے تنگ گلی کوچوں میں سپلائی کیا جاتا.... دن بھر بھاری بھر کم اونٹ وہاں بیٹے نظر آتے۔ بہت سے لوگ ان کی اور گدھوں کی خبر گیری کرتے موسلا دھار بارش ہوتی تو یہ لوگ اصطبل میں پناہ لیتے۔ یہ سار بان اور گدھوں والے دیکھنے میں غریب تنے۔ یہ سار بان اور گدھوں والے دیکھنے میں غریب کارنگ ڈھنگ عظیم آقاؤں کاساتھا۔ جب وہ ایک ساتھ کارنگ ڈھنگ عظیم آقاؤں کاساتھا۔ جب وہ ایک ساتھ سبزی ملے ہوئے گوشت کی چند ہوٹیوں کے ساتھ روئی سبزی ملے ہوئے گوشت کی چند ہوٹیوں کے ساتھ روئی سبزی ملے ہوئے گوشت کی چند ہوٹیوں کے ساتھ روئی کھاتے، تو میں ان کی شرافت، باہمی برتاؤ اور قلبی



ایک معمولی سے واقع نے میرے دل میں عربی اخلاق ہے محبت کی بنیاد رکھ دی۔ اس بدو نے اجنبیت کی تمام دیواروں کے باوجود اپنی آ دھی رونی اینے ہم سفر کو دے دی تھی۔ اس کے رویے میں انسانیت ہے بوث محبت کی جھلک تھی۔

"ہارے نبی کریم منگانٹی اس طرح نماز پڑھتے تھے۔ حضور مُنَالِنَيْظُم نے اپنے پير و کاروں کو ہر زمانے کے لیے یہی طریقہ بتایاہے تا کہ اس کے ذریعے وہ مکمل اطاعت و سپر دگی کا خمونه بن جائیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اینے حال اور مستقبل کے بارے میں طمانیت و سکون سے بہرہ مند ہو سکیں۔"

چند سال گزرنے کے بعد میں نے محسوس کیا کہ حاجی کی اس سادہ سی گفتگونے میرے لیے قبول اسلام کا ببلا دروازه كعولا تفا\_

ای زمانے میں فرانکفرٹرز ٹمینک اخبار کا نماسندہ بن كيا۔ اس نمائندگ نے مجھے مشرق کے مختلف ملكوں كى سیاحت اور عربوں،ان کے مذہب ان کی روح اور ان کی سوسائی کو قریب ہے دیکھنے اور سمجھنے کامو قع فراہم کیا۔

ہم سانڈنیوں پر سوار چلے جارہے ہیں اور زید گیت گارہاہے۔ساربانوں کا گیت جو اس کے باب واوا اور دوسرے لوگ صدیوں سے گاتے چلے آئے ہیں۔ مدتیں گزریں اس قشم کے گیت صحرا کی فضا، ہوا کی روانی، خانہ بدوشی کی زندگی، وسیع علاقوں کے احساس اور ابدی حال کے تصور سے پیدا ہوئے...

اب ہم ایسے علاقے میں ہیں جہاں ٹیلے چھوٹے بھی ہیں اور خاصے دور دور تھی۔ کہیں ریت کی جگہ کنگر اور سبز پھر لے لیتے ہیں۔ ہمارے بالکل سامنے دور جنوب -میں جبل شمر کاسلسلہ وهنداسا نظر آرباہے۔

سکون و طمانیت کو سراہے بغیر نہ رہ سکتا۔ حاجی اپنی چیزی کے سہارے او حر او حر چلتے پھرتے نظر آتے، وہ ان کے سر دار معلوم ہوتے۔ لوگ ان کا کہا ہے چوں و چرامانتے۔ وہ سب دن میں کئی مرتبہ نماز کے لیے جمع ہوتے۔ اگر زور کی بارش نہ ہو رہی

ہوتی، تو باہر نماز پڑھتے۔ تمام لوگ ایک کمبی قطار میں کھڑے ہوجاتے ، حاجی امامت کر اتے .... وہ لوگ اپنی حر کات و سکنات اور ڈسپلن میں بالکل فوجی نظر آتے۔ سب مل کرمکہ کے رخ، امام کی آواز پررکوع و سجو و اور تیام و قعود کرتے۔ وہ اپنی روح و جسم کے ساتھ سمی تصور میں منتغرق دکھائی ویتے۔

میں کچھ سمجھ نہ سکا، چنانچہ ایک مرتبہ میں نے حاجی سے جو تھوڑی بہت الگریزی سمجھ لیتے تھے، پوچھا۔ "کمیا خدا آپ کی نماز اور بار بار رکوع و سجو د کرنے کا منتظر رہتاہے، کیا یہ بہتر نہیں کہ آدمی تنہائی میں بیٹے کر سکون قلب کے ساتھ دعا و التجا کرے۔ آخر ان جسمانی حرکات کامقصد کیاہے....؟"

پوچھنے کو تو پوچھ بیٹھا، مگر پھر اس خیالی ہے پشیمانی ہوئی کہ بوڑھے حاجی کو میرے سوال سے اذیت چیچی ہو گی، لیکن حاجی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" پھر آپ بتاہے، ہم خدا کی عبادت کس طریقے پر کریں، کیااس نے جسم اور روح کو ایک ساتھ پیدا نہیں کیا...؟ پھر کیا یہ ضروری نہیں کہ آدمی جس طرح اپنی روح کے ساتھ نماز پڑھتاہے، اس طرح اپنے جسم کے

انہوں نے بالتفصیل بتایا کہ مسلمان نماز پڑھتے وقت کعے کی طرف کیوں رخ کرتے ہیں، نماز میں کیا یر صتے ہیں اور رکوع و سجود سے کس بات کا اظہار ہوتا ہے۔ آخر میں انہوں نے کہا۔



یں سوچتا ہوں زید اور اس کے اہل وطن اپنی روحوں کو ان خطرات کے مقابلے میں کب تک متحد رکھ سکیں گے .... جو قضائے مبر م بن کر ان پر المہ ہے چلے آرہے ہیں۔ ہزاروں سیای معاشر تی اور اقتصادی دنیائے اسلام قوتیں کے دروازے کو بری طرح کوٹ رہی ہیں۔

کیا یہ دنیا مغرب کے دباؤ کے آگے سپر انداز ہوجائے گی اور اس عمل میں لہنی روایتی رسم ورواج اور روحانی بنیادوں کوضائع کروے گی....؟

\*\*\*

23ء میں قلسطین کے مختلف مقامات کا دورہ کرنے کے بعد میں مصر چلا گیااور قاہرہ کے ایک محلے کی تنگ کی میں مکان لے لیا۔ یباں کھے عرب کاریگر اور چھوٹے یونانی دکاندار رہتے تھے۔ میرے گھر کے سامنے ایک چھوٹی سی مسجد تھی، جہاں ون میں یانج وفت نماز کے لیے اذان ہوتی تھی، اللہ اکبر، اشہدان لا اله الله.... موذن كي آوازنهايت پرسوز اورجوش ايماني سے مملو تھی۔ انداز وہی تھا جس سے میرے کان اب مانوس ہو چکے تھے۔ مقامی زبانوں کے لیجے کے معمولی سے اختلاف کے باوجود اسلامی ممالک میں اذان کا ہر جگہ ایک ہی انداز اور آہنگ ہوتا ہے۔اس صوتی اتحاد اور یگانگت سے مجھے اندازہ ہوا کہ مسلمانوں کا داخلی ا تحاد کس قدر گہر اہے اور انہیں تقتیم اور متفرق کرنے والے امور کتنے مصنوعی اور پھے ہیں۔ وہ اپنے طرز فکر حق و یا طل میں تمیز اور اچھی زندگی کے عوامل کو سجھنے میں ایک انسان کی مانند تھے۔

مجھے یوں محسوس ہوا کہ پہلی بار ایک ایسے معاشرے سے میر اسامنا ہوا ہے جس میں انسان کے در میان رشتہ اور تعلق کی بنیاد محض اتفاقی نسلی اشتراک

اور اقتضادی مفادات پر نہیں تھی، بلکہ ان سے کہیں زیادہ گہری، مضبوط اور پائدار چیز پر تھی اور وہ تھی نقطہ نظر کی ہم آہنگی۔ اس ہم آہنگی نے دو انسانوں کو الگ تھلگ کرنے والی تمام دیواروں کو گرادیاہے۔

\*\*\*

1923ء کی گرمیوں میں، میں مشرق وسطیٰ کی زندگی اور سیاست کو خاصا سمجھ لینے کے بعد پروشلم واپس آگیا۔ اسی زمانے میں یعقوب ڈی ہان، جو مشہور اخبار نویس تھے، ان کی وساطت سے مشرق ارون کے امیر عبداللہ سے شاسائی ہوئی۔ انہوں نے مجھے اپنے ہال آنے کی دعوت دی۔ وہال میں نے پہلی مرتبہ صحیح معنوں میں بدوؤں کی سرزمین دیکھی۔ یعقوب ڈی ہان معنوں میں بدوؤں کی سرزمین دیکھی۔ یعقوب ڈی ہان جھوٹے اخبارات سے معاملہ کرلیا، چنانچہ میں نے طے شدہ منصوبے کے مطابق دمشق کا قصد کیا۔

چند ماہ پہلے یروشلم میں دمشق کے ایک مدرس
سے ملاقات ہوئی تھی۔ انہوں نے مجھے وعوت دی
تھی کہ اگر جھی میں دمشق آؤں، تو ان کے ہاں
مہمان تھہروں، چنانچہ ایک جھوٹے بچے کی رہنمائی
میں میں ان کے مکان پر پہنچا۔ میرے دوست بڑے
تپاک سے ملے اور مجھے سینے سے چمٹا لیا۔ دور سے
بہت سی مدھم اور او تھتی ہوئی آوازیں آرہی تھیں،
ایک بہت بڑے عرب شہر کی آوازیں آرہی تھیں،
ایک بہت بڑے عرب شہر کی آوازیں، جو اب
سونے کی تیاری کررہاتھا۔

اگلے روز دمشق کی زندگی کو سمجھنے کے لیے خاص خاص سڑکوں اور مقامات کو گھوم پھر کر دیکھا۔ یہاں میں نے دکانداروں کو خرید و فروخت کرتے دیکھا عرب عوام کے معاشرتی تعلقات سے واقفیت حاصل کی۔ ایک جمعہ کو میں اپنے میزبان دوست کے ساتھ



مقائ زبانوں کے لیج کے معمولی سے اختلاف کے باوجود اسلامی ممالک میں اذاب کا ہر جگہ ایک ہی انداز اور آ ہنگ ہوتا ہے۔ اس صوتی انتحاد اور بگانگت سے مجھے اندازہ ہواکہ مسلمانوں کا داخلی اتحاد کس قدر گهرا ہے اور انہیں تقیم اور متفرق كرنے والے امور كتنے مصنوعی اور چے ہيں۔ وہ اپنے طرز فکر حق و باطل میں تمیز اور انچھی زندگی کے عوامل كو سجھنے میں ایک انسان كى مانند. تھے-

عظیم الشان جامع اموی میں گیا۔ ہزاروں نمازی طویل سید سی صفیں باندھے امام کے چیجے کھڑے ہے۔ وہ امام کی پیروی میں رکوع کرتے، پھر حجدہ کرتے اور اپنی پیشانی سرخ قالینوں پر رکھ ویتے۔ پھر پورے لقم کے ساتھ کھڑے ہوتے، بالکل فوجیوں کی طرح،وہ اس طرح رکوع و بجو د کر رہے تھے جیسے خدا ان کی آئلھوں کے سامنے ہو۔

اس وقت مجھے پہتہ چلا کہ ان لوگوں کا خدا اور وین ان کے حس قدر قریب ہے، ان کی نماز روز مرہ زندگی ہی کا ایک حصہ تھی جو انہیں اس زندگی میں خدا کو یاور کھنے میں مدو دیتی تھی۔مسجد سے نکلتے ہوئے میں نے اینے دوست سے کہا۔

" بيربات بري حيرت ناک ہے كه آپ خداكواس قدر قریب سیھتے ہیں،میری خواہش ہے کہ میں بھی خدا كوايسابى سمجھ سكوں۔"

"میرے بھائی، کیاخد احیسا کہ ہمارا قر آن کریم کہتا ہے، ہماری شہرگ ہے بھی زیادہ قریب نہیں ہے۔"

اس نئ آگاہی اور دریافت سے میں اس قدر متاثر ہوا کہ میں نے ومشق میں اپنا زیادہ تر وقت اسلامی كتابوں كے مطالعے ميں گزار ديا۔ عربی اتنی تو آتی تھی كه اپناماني الضمير اداكر سكتا، ليكن اتني نهيس كه قرآن كريم كا مطالعه كرليتا، اس ليے ترجوں سے مدلی-ووسرے مطالعے کے لیے یورپی مستشر قین کی کتابوں اور اینے ووست کی باتوں پر اعتاد کیا۔ اس مطالعے کے نتیج میں میری نگاہوں سے پردہ ہٹ گیا۔ مجھے پہلی مرتبہ بت چلا کہ اسلام رواجی مذہب تبیں ہے، بلکہ بورا نظام زندگی ہے۔ زندگی کا ایک پروگرام اور لائحہ عمل ر کھتاہے جس کی بنیاد خداکی یاد پرہے۔

ان تعلیمات کے گہرے مطالعے کے بعد میں نے اسے ول نے سوال کیا۔

عربوں میں جو طمانیت قلب پائی جاتی ہے کیا اس کا سبب يبي تعليمات تهين بين ....؟

### روح وبدك

ون گزرتے جاتے ہیں۔ راتیں چھوٹی ہیں اور ہم تیز رفاری سے جنوب کی طرف یلے جارہے ہیں۔ هارى ساند نيال خوب چاق و چوبندېي - دو دن تک پانی پیتی اور چرا گاہ میں چرتی رہی ہیں۔ مکہ چینچنے میں انجھی تک چورہ دن کی مسافت باقی ہے۔ ہم کچھ وفت حائل اور مدینه میں گزارتے ہیں جو ہماری راہ پر ہیں۔ میں مکہ جلد ہے جلد پہنچنا چاہتا ہوں۔ ایک عجیب سی بے چینی اور بے صبری ول میں مچل رہی ہے۔ میں پہلے مجھی مئ مرتبہ مکہ معظمہ جا چکا ہوں، مگر ایسی بے قراری پہلے بھی نہ ہو کی تھی۔

اس وقت جونے چینی میں محسوس کر رہاہوں، اس اضطراب سے ملتی جلتی ہے جو میں نے یورپ واپس جاکر محسوس کیا۔ میں ترکیہ، اٹلی اور ویانا سے ہوتا ہوا فرائفرٹ پہنچا۔ اس سارے سفر میں میں نے بورپ کی زندگی اور اس کی تہذیب کا مطالعہ ایک نے نقطہ نظر

Copied From We 2015

خواب

حائل کے دوران قیام میں امیر ابن معدنے میری جس طرح خاطر مدارات کی، مجھے ریاض کا عرصہ قیام یاد آگیا۔

یہ 1927ء کاذکرہے۔ان دنوں نماز عشاء کے بعد
ہم شاہ عبد العزیز بن عبد الرحمٰن السعود کے کمرے میں
جمع ہوجاتے اور دیر تک قرآن و حدیث کا درس سنتے
رہتے، پھر بادشاہ ہم میں سے ایک دو کو اپنے ساتھ
اندرونی کمرے میں لے جاتے۔ ایک رات جب ہم
بادشاہ ابن سعود کے کمرے میں پہنچ ، تو ولی عہد سعود
اپنے والد کا انتظار کر رہے ہے۔ بادشاہ دیواروں کے
ساتھ گئے ہوئے گدوں پر بیٹے گیا، اُن کے اشارے پر
ساتھ گئے۔ پھر قہوے کا دور چلا۔ امیر سعود نے
سلسلہ کلام چھیڑا، وہ مجھ سے مخاطب ہوئے اور کہا۔
درہ ہی سے مختص ہو سے مخاطب ہوئے اور کہا۔

"آج ایک شخص آپ کے بارے میں شہد ظاہر کر رہا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ آپ مسلمان کے بھیس میں انگریزوں کے جاسوس ہیں، گرمیں نے اسے یقین ولایا کہ آپ واقعی مسلمان ہیں۔"

''مگر خداکے سواکون جانتاہے کہ کوئی شخص اپنے باطن میں کیاہے....؟'' میں نے کہا۔

"آپ کے بارے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں۔" امیر نے جواب دیا۔

" مجھے پچھلے ہفتے ایک خواب میں بیہ اشارہ ملاہے۔" امیر سعودنے کہا۔

"میں نے دیکھا میں ایک مسجد کے سامنے کھڑا ہوں اور اس کے مینار کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ اچانک ایک شخص مینار کی سیلری میں نمودار ہو تاہے اور اذان دینے لگتاہے۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر... پوری اذان دے چتاہے تو میں غورے اس کی طرف دیکھتا ہوں... وہ سے کیا۔ یہاں ایک ایس سوسائٹی تھی جو خدا سے رشتہ توڑ چکی تھی۔ جو لوگ بذہب سے وابستہ تھے ان پر بھی دنیاوی زندگی اور مادیت سے محبت غلبہ پاچکی تھی۔ ہر جگہ اک اضطراب اور ابال تھا۔ اجھائی روایات ہیں تصادم اور رشہ کشی جاری تھی۔ اقتصادی اور معاشی پریشانیاں الگ تھیں۔ مغرب فنی، صنعتی اور مادی ترقیوں کے باوجود اپنے انتشار اور بے تظمی کو ذرا کم نہ کرسکا تھا۔

نوجوائی کے دنوں میں بھی میرافطری رجمان یہی فقاکہ انسان صرف روئی سے زندہ نہیں رہ سکتا۔ اب یہ رجمان ایک عقلی نظریہ بن چکا تھا۔ دراصل مادی ترقی وہ جھوٹا ایمان تھا جو قدیم ایمان کی جگہ لینے کے لیے اختراع کیا گیا تھا۔ اسے اختراع کرنے والے دنیا کو اس فریب میں مبتلا رکھنا چاہتے تھے کہ انسان صرف ترقی فریب میں مبتلا رکھنا چاہتے تھے کہ انسان صرف ترقی کے جذبے سے ہی موجودہ مصائب و آلام پر قابو پاسکتا کے جذبے سے ہی موجودہ مصائب و آلام پر قابو پاسکتا کے دیا تھا۔ ایک طرف وہ طمانیت قلب تھی جو میں کردیا تھا۔ ایک طرف وہ طمانیت قلب تھی جو میں کے بیت المقدس، قاہرہ، عمان اور دمشق میں دیکھی اور دوسری طرف یورپ میں اضطراب کی سکتی ہوئی یہ آگ۔

#### \*\*\*

حائل کے کھوروں کے جھنڈ ہمارے سامنے ہیں۔
ہم شہر میں واخل ہوتے ہیں اور امیر کی گڑھی کے
سامنے پہنچتے ہیں۔ حائل کے امیر ابن معد، شاہی
خاندان کی شاخ کلیوری سے تعلق رکھتے ہیں اور شاہ کے
بروار نسبتی ہیں۔ ابن معد ہمیں اھلاً وسھلا کہتے ہیں۔
اپنے دوسرے مہمانوں سے تعارف کراتے ہیں۔ پھر
ہوے کا دور چلنا ہے۔
ہرات کو کھانا ابن معدکے ساتھ کھاتے ہیں۔

Selicité

Copied From Web

مجھے یوں محسوس ہواکہ پہلی بار آیک ایسے معاشرے ہے میراسامنا ہوا ہے جس میں انسان کے در میان رشتہ اور تعلق بنیاد محض اتفاقی نسلی اشتراک اور اقتضادی مفادات پر نہیں تھی، بلکہ ان ہے کہیں زیادہ کیری، مضبوط اور پائدار چیز پر کقمی اور وہ تھی نقطہ کظر کی ہم آ جنگی جس نے دو انسانوں كوالگ تھلگ كرنے والى تمام ديواروں كو گراديا ہے۔

ہو گئی۔اب نہ وہ آھے جاسکتی تھی نہ پیچھے۔

تمام سافر گاڑی سے الر آئے اور اوھر اوھر دیکھنے لگے۔ میں بھی انہی میں شامل تھا۔ جس میدان میں ہم کھڑے تھے وہ حد نظر تک پھیلا ہوا تھا، بالکل سپاہے، نہ کوئی جھاڑی تھی، نہ مکان، حتیٰ کہ کوئی پتھر تك نه تفا،سب لوگ نهايت پريشان تنے، بم لوگ اس مصیبت سے کیے چھکاراحاصل کریں گے ....؟ مس طرح وہ راستہ پائیں گے جوانسانی آبادی کوجا تاہے.... ؟ وسیعے و عريض ميدان بين صبح صادق كاساد هند لكاحچها يا هوا تھا۔ "لین میں دوسرے لوگوں کی طرح پریشان نہ تھا، میں ہجوم میں سے راہ بناتا ہوا لکلا۔ تقریباً وس قدم کے فاصلے پر ایک سانڈنی زمین پر بیٹھی تھی اور اس پر کا تھی وغیرہ کسی ہوئی تھی، جیسا کہ میں نے بعد ازاں یہاں عرب میں آگر دیکھا، کا تھی پر ایک مخص سوار تھا جس نے چھوٹی استینوں والی سفید اور سیاہ دھاری کی عیا پہن رکھی تھی۔ تفتیہ اپنے چبرے پراس طرح ڈال رکھا تھا کہ میں اس میں اس کی شکل صورت نہ و مکھ سکا۔ میرے ول میں جیسے کسی نے بیہ بات ڈال وی کہ بیہ سانڈنی میر ابی انتظار کرر ہی ہے اور اس پر بیٹھا ہو اسوار میرار ہبرہے، چنانچہ بغیر کچھ کے اس سوار کے پیچھے بیٹے گیا۔ اگلے ہی کمح سانڈنی اٹھ کھٹری ہوئی اور لیے لیے قدم اور آرام وہ جال کے ساتھ آگے کی طرف روانه ہو گئی۔

آپ نکتیں۔

میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

ابن سعود بھی اینے صاحبزادے کی تائيد كرتے ہیں۔ اور كہتے ہیں۔ "بعض او قات اللہ تعالی خوابوں کے ذریعے ہمارے دلوں کو روشنی بخشا ہے اور

مستقبل کے احوال ہم پر کھول دیتاہے اس کے بعد ابن سعودنے میری طرف ویکھتے ہوئے پوچھا، کیا بھی آپ كواس كاتجربه نبيس موا....؟"

"يقيناً اے امام-" ميں تے كہا- "مدت كررى، میں نے ایک خواب دیکھا تھا۔ بیہ اس زمانے کی بات ہے جب میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ میں مسلمان ہو جاؤں گا۔

میں اس وفت یمی کوئی انیس بیس برس کاہوں گا، ویانامیں اپنے والد کے ساتھ رہتا تھا۔

مجھے انسان کی باطنی زندگی کے علم سے بڑی و کچیسی تھی۔ میں اپنے سرہانے پنیل اور کاغذر کھ کر سویا کرتا تا کہ جوخواب بھی دیکھوں، آنکھ کھلنے کے بعد فورا نوٹ كرلول-اس طرح خواب مجھے يادر ہے۔

اس روز میں نے خواب میں ویکھا، میں برلن میں ہوں اور وہاں کی زمین دوز ریل گاڑی میں سفر کر

(برلن میں بیہ گاڑی مجھی سرنگ میں سفر کرتی ہے اور مبھی سڑکوں کے اوپر بلند و بالا پُلوں پر) کمپاشمنٹ او گوں ہے اس طرح تھے بھر اہوا تھا کہ تل د ھرنے کو جگہ نہ تھی۔ کچھ دیر بعد گاڑی سرنگ سے باہر نکل آئی، وہ حسب معمول بلند پلوں پر جانے کے بجائے ایک وسیع سنسان میدان میں پٹردی کے بغیر دوڑنے لگی، چنانچہ پہنے مٹی میں وصنس گئے۔ گاڑی کھڑی



ابن سعود کچھ دیر تک خاموش سوچتے رہے، پھر انہوں نے سر اٹھایا مسکراتے ہوئے کہا" بیٹے، اس کا مطلب ہیہ تھا کہ اسلام تک تمہارا پہنچنا تمہاری زندگی کا وخری مغربی مقام ہے، اس کے بعد تمہاری مغربی زندگی ختم ہو جائے گی...."

م کچھ دیر بعد ابن سعود نے پھر کہا "فدا کے سوا مستفتل کوئی نہیں جانتا، لیکن بعض او قات ہمارے ساتھ مستقبل میں جو کھے پیش آنے والا ہو تاہے ، اس کی ایک جھلک وہ ہمیں خواب کے ذریعے و کھا ویتا ہے۔ میں نے خود ایسے دو تین خواب دیکھے ہیں اور وہ بالکل سے لکا ہیں۔ان میں سے ایک خواب نے مجھے وہ کچھ بنا دياجواس وقت ميں ہوں....

ابن سعود نے بتایا کہ اس وقت میں ستر ہ برس کا تھا۔ ہم کویت میں جلاوطنی کی زندگی بسر کررہے تھے۔ یہ خیال کہ ہمارے وطن پر آل رشید حکمران ہے، ميرے ليے نا قابل برداشت تھا۔ ميں اکثر اينے و الد ے، الله ان كى مغفرت كرے، التجاكرتا "ابا جان، آل رشید کو تکال باہر سیجے۔ریاض کے تخت کا آپ سے بڑھ کر کوئی حقدار نہیں۔" لیکن میرے والد میرے يرجوش مطالبات كو خيالي منصوب قرار دے كر نظر انداز کر دیتے اور کہتے، محمد ابن رشید عرب کاسب سے طاقتور حكمران ہے، ايك بہت برد اعلاقہ اس كے قبضے ميں ہے اور اس کے آئن ہاتھ کے سامنے تمام بدو قبائل کانیتے ہیں۔

تاہم ایک رات میں نے ایک عجیب و غریب خواب ویکھا اتنا بتانے کے بعد موجودہ سعودی عرب کے بانی این سعودنے کہا....

Copied From Web

یکے اپنے ول میں ایک بے نام می خوشی محکتی ہوئی محسوس ہوئی۔ ہم سبک رفتاری سے محصنوں چلتے رہے۔ مکھے وقت کا اندازہ ہی نہ رہا۔ سائڈنی کے ہر قدم کے ساتھ میری سرت فزوں تر ہوتی جاتی تھی، حتیٰ کہ محسوس کرنے لگامیں ہوامیں تیر رہا ہوں.... آخر کار میرے دائیں جانب کا افق سورج کی شعاعوں ہے شرخ ہونے لگا۔ سورج طلوع ہو رہا تھا، لیکن بالکل سامنے دور افن پر جھے ایک اور روشی نظر آئی۔وہ ایک بہت بڑے مکلے پھاٹک کے ویجھے سے آرہی تھی، پھاٹک دو بلند ستونوں پر قائم تھا۔ جوں جوں ہم قریب پہنچتے جاتے تتے روشیٰ تیز تر ہوتی جاتی تھی اور میرے دل میں مچلتی ہوئی روشنی میں تا قابل بیان اضافہ ہو تاجاتا تھا۔ ہم جیسے جیسے اس پھاٹک اور اس روشیٰ کے قریب تر ہوتے چلے کے میں نے ایک آواز سی، کہیں کوئی کہد رہا تھا "فید بعید ترین مغربی شہرہے۔اور میری آئکھ کھل گئی۔" میں نے خواب ختم کیا، توابن سعود پکار اٹھے: "الله اكبر، كيا اس خواب سے تم نے سمجھ ليا كه تم

مشرف باسلام ہو جاؤگے....؟"

" تہیں، یہ عرصہ دراز کی بات ہے، میں نے مجھی اسلام کا تصور مجھی نہ کیا تھا اور نہ ہی یہ خبر تھی کہ مسلمان کون ہوتے ہیں،اس خواب کے سات سال بعد میں نے اسلام تبول کیا۔ حال ہی میں، میں نے اسے كاغذات ديكھے، تو بيه خواب لكھا نظر آيا اور اس كى حقيقت آشكارا مو كئ-"

"اے میرے بیٹے، بہرحال اللہ تعالیٰ نے اس خواب کے آکینے میں تہہیں اپنا مستقبل دکھایا تھا"۔ این سعودنے کہا۔ وومگر اس آواز کا کیامطلب تھا۔ بیہ بعید تزین مغربی

شرہے۔" میں نے پوچھا۔

مرشتہ فتطوں کا خلاصہ: کچھ عرصہ و پہلے ہماری ملاقات شہاب صاحب سے ہوئی، جوایک پڑھے لکھے معزز تجارت پیشہ مخص ہیں، ماورائی علوم و ٹیلی پینتی اور جنات کے موضوع پر ہم وونوں کے خیالات اور ذوق مشترک تھے، جو ہماری ووستی کا باعث ہے۔ شہاب صاحب نے ہمیں بتایا کہ ان کی جنات سے دوستی ہے اور کئی مرجبہ کاروباری مشکلات سے نکلنے اور کاروبار کی ترتی میں ان کے دوست جنات کی مدوشامل رہی اور کئی مرتبہ اُنہوں نے بھی جنات کی مدو کی۔ میرے استفسار پر انہوں نے بتا یا که جنات کے ایک معزز خاندان کا نوجوان زائم، کراچی میں رہنے والی ایک دوشیز ہ عیشال پر بری طرح مر منا، عیثال بھی زائم کی محبت میں کرفتار ہوگئی تھی، زائم کی مدوے سلیم احمد کے کاروبار میں خوب ترقی ہوتی ہے۔ کراچی میں شیطانی عمل كرنے والے ایک جادو كر سامرى نے جن قابوكرنے كى خواہش ميں زائم پر جملے شروع كئے اور آخر كاراہے قيد كرنے ميں کامیاب ہو کیا۔ سامری زائم پر مکمل قابو پانے کے لیے اپنے چیلے جائد میاں کوزائم کاروپ دے کرعیثال کے گھر بھیجنا ہے۔ جائد میاں سامری کے کہنے پر بخوشی گندے کا موں پر راضی ہوجاتا ہے۔ کراچی کے ایک روحانی بزرگ محترم شاہ صاحب مراقبہ کے ذریعے معلوم کرتے ہیں کہ سلیم احداوران کی فیملی پر جاو دئی عملیات کیے گئے ہیں۔ وہ سلیم احمد کورہائش تبدیل كرتے كا مشورہ ديتے ہيں۔ زائم كى كمشد كى سے جنات كے قبائل ميں تشويش پائى جاتى ہے، سامرى زائم كو پچھ شرائط پر اپنى خیریت ہے آگاہ کرنے کے لیے جنات کی بستی میں لے جاتا ہے۔ زائم جنات کے ایک قبیلے کے سروار کے ذریعے اپنے گھروالوں کواپنی خیریت ہے آگاہ کرتاہے اور میہ بھی کہتاہے کہ اے ڈھونڈانہ جائے۔ دوسری طیرف سلیم احمد سخت پیار ہوجاتے ہیں، کئی دنوں سے سپتال میں ماہر ڈاکٹروں کی کوششوں کے باوجود سلیم احمد کی بیاری تشخیص نہیں ہو پاتی، شاہ

قسط نمبر 36

زائم نے شیخ عبد العزیز کو بتایا کہ

كراچى كے رہائشوں كے لحاظت ايك بهت الاقصے مقام پربڑے رتبے پر ہے ایک مکان کے احاطے میں جنات کاایک خاندان صدیوں سے آباد تھا۔

انسان اس مکان سے خوف کھاتے ہتھے۔ بہت الچھی جگہ پر ہونے کے باوجود یہ مکان بے آباد يزابوا تفا\_

میں نے سوچا کہ اس مکان کی خریدو فروخت کے ذریعے عیشال کے والد کو بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔ میں وہاں رہنے والے جنات سے ملا اوران سے بیہ جگہ چھوڑنے کی درخواست کی۔عیشال کومیں نے کہا کہ بیہ مکان آپ اوگ خرید کیں۔عیشال کے والد کو بیہ مكان بهت مستى قيمت يرمل ميا\_

عیشال نے بہاں آکر اس کی صفائی کروائی تو اس دوران البیں جنات کی طرف سے کسی مداخلت کا سامنا حہیں کرناپڑا۔عیشال کے وہاں جاتے رہنے سے اس مکان کے بارے میں لوگوں کا خوف دور ہو گیا اور کچھ عرصہ بعد وہ جائیدا دعیشال کے والد نے کئی گنامنافع میں چھوی\_

اس طرح عیشال کے والد کا نقصان چند ماہ میں آسانی سے بوراہو گیا۔

واہ تھئی... تم نے تو بہت اچھی طرح عیشال کی مدو کی۔

به مدد ضروری تقی شیخ صاحب.... جنات جب سی آدمی سے دوستی کرتے ہیں یاادب واحترام کا کوئی تعلق بناتے ہیں تو ان لو گوں کے ساتھ اچھے سلوک کو اینا فرض سمجھتے ہیں،جنات ایسے انسان دوستوں کے کام آکر بہت خوشی محسوس کرتے ہیں۔

عیشال کے والد کی مدو کر کے تم نے جنات کی اعلیٰ روایات نبھائی ہیں۔انسانوں سے تعلق قائم كرنے والے اكثر جنات انسانوں كابہت خيال كرتے ہیں، شریف جنات کاانسانوں ہے تعلق احترام اور خیر کے جذبات لیے ہو تاہے.... زائم کی بات س کر شیخ عبدالعزيز گويا ہوئے۔

شیخ کے جرے میں ایک طرف لکڑی کا تخت بچھا ہوا تھا۔ ایک طرف الماری تھی۔اس الماری کے دو خانوں میں شیخ کے کپڑے اور باقی خانوں میں کتابیں رکھی ہوئی تھیں۔ کمرے میں صرف ایک چھوتی سی میز مھی۔ اس میز پر مجھی کچھ کتابیں تھیں۔ میز کے ایک حصے میں دواؤں کی شیشیاں رکھی ہوئی تھیں۔ حہت پر کرے کے وسط میں ایک پنکھا لگا ہواتھا۔ سر دیوں کاموسم تھااس لیے پٹکھابند تھا۔

سیکھے میں اجانک حرکت ہوئی ....اور پھر پیکھا تیز تیز چلنے لگا۔ساتھ ہی کوئی چیز سے سے شیچے کرتی ہوئی پہلے الماری سے اور پھر میز پرر تھی ہوئی دواؤں کی شیشیوں سے ککرائی۔ کمرے میں اس وقت صرف سيخ عبد العزيز موجود تصيا پھر وہاں ايك جن زاده

اس چیز کی الماری سے الرانے سے زور دار آواز آئی تو جرے کے باہر بیٹے ہوے خدام کو تشویش ہوئی۔وہ تیزی سے جرے کے اندر آئے۔ بھائی.... خیر توہے....؟ یہ آواز کیسی تھی....؟ پکھاخود ہی چلنے لگا اوپرے کوئی چیز آکر الماری سے مکرائی ہے۔ شخ نے اسے ساتھیوں کوبتایا حضرت یہ کیسے ہوا... جرے میں آنے والے خانقاہ کے خدام اس واقعے پر جیران ہور ہے تھے۔ یہ بات مجھے خود تھی سمجھ میں نہیں آرہی میں

یہاں بیشا باتیں کررہاتھا کہ اجانک ایک زور کی آواز آئی۔ یہ بتاتے ہوئے شیخ نے اس جانب و یکھا جہاں زائم ان کے پاس بیٹا ہواتھا گر... اب زائم وہاں موجو د خہیں تھا۔

ارے... یہ زائم کہاں چلا گیا اور کس وقت گیا... سیخ نے حیرت سے جیسے خود سے ہی سوال کیا۔ کون زائم...: خانقاہ کے ایک خادم نے جو ان معاملات سے واقف تہیں تھابے ساختہ سوال کرڈالا۔ چند خدام زائم اور اس کے قصے سے واقف تھے کیلین مین کینے کے ادب میں وہ خاموش رہے۔اس سکوت كوفيخ عبد العزيزنے تو ژااور كہا

زائم ایک جن زادہ ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے تک وہ يہاں مير بے ساتھ تھا۔اب پينة تہيں كہاں چلا گيا.... مینے کے کہنے پر زائم کو ڈھونڈا جانے لگالیکن وہ خانقاه میں کہیں نہ ملا۔ اس دوران ریاض بھائی اور چند اور احباب بھی شیخ عبد العزیز کے پاس آگئے۔

ریاض بھائی نے بتایا کہ وہ اپنے گھرسے انجی انجی خانقاہ پہنچے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ خانقاہ آتے ہوئے راستے میں انہوں نے جنات کی چند ٹولیوں کو دیکھا۔وہ لوگ خانقاہ کی مخالف سمت میں جارہے تھے۔ان جنات کو دیکھ کر اندازہ ہورہاتھا کہ ان میں چھ افرا تفری ہے۔ جیسے ان کے ورمیان کسی بات ير جھرُ ابور ہاہو۔

ریاض بھائی کی بات س کر شیخ عبد العزیزنے کہا کہ انسانوں کی بستیوں میں جنات کی ٹولیاں اُدھر سے اُدھر آتی جاری رہتی ہیں بیہ کوئی غیر معمولی بات

جی .... آپ نے ٹھیک کہا.... جنات کی آمد ورفت میں کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے لیکن اس

ووران آپ کے حجرے میں ہونے والا واقعہ اور پھر زائم کا آپ کو بتائے بغیر غائب ہو جانا مجھے کچھ عجیب سالگ رہاہے۔

ہاں سے بات قابل غورہے۔واقعی حیرت کی بات ہے کہ زائم اچانک کیوں غائب ہو گیا اور کہال چلا گیا... کینے عبدالعزیز کے کہے میں تشویش نمایاں تھی۔

حضرت .... آپ کے کمرے میں توڑ پھوڑ کہیں جنات کے اس الا کے کی کارستانی تو نہیں...؟ میں اسے ایک اچھا جن سمجھتا ہوں....میرا

نہیں خیال کہ وہ ایس فضول سی حرکت کرے گا۔ یہ توہے مگر ... بھائی ریاض کے اندازے سے جنات کے لیے کھے بے تقینی کا اظہار مور ہاتھا۔ و يكفي بهائى رياض ... خانقاه ميس آنے والے جنات شاہ صاحب کا بہت اوب کرتے ہیں۔نہ صرف

عام جنات بلکہ جنات کی کئی بزرگ ستیاں مجھی شاہ صاحب كااوب كرتى بين....

لیکن کوئی جن جذبات سے مغلوب ہو کر مھی تو کوئی غلط بات کرسکتاہے۔ بھائی ریاض نے کینے عبدالعزيز كو قائل كرنے كى كوشش كى۔

ورست کہا آپ نے.... جذبات سے مغلوب ہوکر یا سہوا کسی سے مجھی کوئی علطی ہوسکتی ہے...لیکن ...ایس صورت میں اکثر جنات اپنی علطی کا حساس ہونے پر فور آمعذرت مجھی کر لیتے ہیں۔ سیخ نے سمجھانے کے انداز میں بھائی ریاض سے کہا حضرت مجھے لگتاہے کہ زائم خانقاہ سے جانا جاہتا تھا۔وہ انسانوں کی تابعد اری کے لیے آمادہ تہیں۔ بھائی ریاض ... زائم ایک ایسے تعلق کاخواہش مند ہے جو فطرت کے مطابق نہیں ہے۔انسان

ا بنة الك الك معانى اورالك الك مفهوم ريمتى بين -ان کی اہمیت اور گہر ائی ہر مخض کے لیے الگ ہوتی ہے۔ یہ تعلق، یہ ناطے بہت حساس بھی ہوتے ہیں۔ ایک بات سے بھی سمجھنی چاہیے کہ تعلق بنانا آسان ہے لیکن تعلق سنجانا آسان نہیں ہے۔اس میں تمی امتحان اور تمی آز ما تشیں تمھی آسکتی ہیں۔ آب اپنے پاس آنے والے مسائل پر اسنے زیادہ پہلوؤں سے غور کرتے ہیں۔ بھائی ریاض بہت متاثر کن نظروں سے شیخ عبدالعزیز کی طرف دیکھتے ہوئے بولے جی ریاض بھائی ... شاہ صاحب نے ہمیں یہی سکھایاہے... ہمارے لیے ہر مسئلہ اہم ہو تاہے خواہ سی اور کوبظاہر وہ کتناعام سامسئلہ ہی کیوں نہ لگتا ہو اور پھرعیشال اور زائم کامسکلہ تووا قعی بہت پیچیدہ ہے۔ ماشاء الله ،شاہ صاحب كا وجود لوگوں كے ليے بہت بڑی رحمت کی طرح ہے۔شاہ صاحب نے اپنے کئی شاگر دوں کی تربیت تھی بہت انچھی طرح کی ہے۔اییے شاگر دوں کو ہمدردی اوراخلاص سے کام لینا شکھایاہے۔

الله شاہ صاحب کا سایہ ہم سب پر سلامت رکھے۔ آمین...

زائم تویبال سے چلاگیا....زائم اور عیشال کے معاطم میں اب آپ کیا کریں گے....؟

پہلی بات تو یہ ہے کہ میر اول نہیں مانتا کہ زائم بغیر بتائے غائب ہو سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ جلد ہی واپس آئے گا اور اس کے بعد ہی پہتہ چل جائے گا کہ اصل بات کیا تھی۔ دوسری بات یہ ہے کہ زائم اور عیثال کے معاطے میں اب ہم باجی نسرین پر پچھ زیادہ ذمہ داریاں ڈالیس گے۔ زیادہ ذمہ داریاں ڈالیس گے۔

(حباری ہے)

LEGOS.

اور جن کے در میان از دوائی تعلق قائم نہیں ہو سکتا۔ جم، آپ چاہتے ہیں کہ زائم اس حقیقت کو مان کر سمجھد اری ہے کام لے .... لیکن شاید ایسانہیں ہو رہا.... بھائی ریاض نے کہا

بعائی ریاض کی بات من کر شیخ نے کہا کہ.... زائم کو میثال سے ملتے سے روک ویٹا کوئی مشکل کام نہیں ہے ۔ دراصل شاہ صاحب چاہتے ہیں کہ زائم خود میثال کو بتائے کہ وہ انسان نہیں بلکہ ایک جن ہے اور معروف طریقے سے ان دونوں کا ملن ممکن نہیں ہے۔

آپ کا کیا خیال ہے۔ زائم آپ کی بات مان لے گا۔ ابھی تک تو وہ یمی کہدرہاہے کہ اس سے عیثال کو چھوڑنے کانہ کہاجائے۔

بحائی صاحب... آپ ہمارے بڑے ہیں۔ شاہ صاحب نے آپ کی خصوصی تربیت بھی فرمائی صاحب آپ گراجازت دیں تومیں کچھ کہوں...

جی جی .... پورے اطمینان سے کہے۔آپ کی رائے میں پوری توجہ سے سنوں گا....

محترم بھائی...! میراخیال ہے کہ زائم آپ کی بات خوشی سے نہانے گا۔عیثال اور زائم کے معاملے میں مجت ونرمی کے علاوہ آپ کو سختی کا آپشن بھی رکھنا چاہے۔میراخیال ہے کہ آپ کو بھی کرنا ہوگا یعنی زائم پر سختی کرنا ہوگا۔ یعنی زائم پر سختی کرنا ہوگا۔

آپ کی بات درست گر... ایسی صورت میل عیثال کو سنجالنا مشکل ہوگا۔ محبت بھرے تعلقات میں ذرای اونچ بنج بھی فریقین کے لیے بہت ذہنی اونچ بنج بھی فریقین کے لیے بہت ذہنی اوزیوں کا سبب بنتی ہے۔ بعض تعلقات بظاہر کوئی نام تنہیں رکھتے لیکن ولوں پر اُن کا مقام بہت زیادہ ہوتا ہے۔ دوستی محبت ، عشق تعلقات کی بیہ اقسام ہوتا ہے۔ دوستی محبت ، عشق تعلقات کی بیہ اقسام

Copied From Web



مچھ نہیں بلکہ بہت سارے لوگ ہے سوچ رکھتے ہیں کہ مرد ہونا طاقت اور اکرام کا سبب ہے۔عورت کا وجو د کمزوری اور شر مندگی کی علامت ہے

ایساسو چنے والے صرف مر دہی نہیں ہیں کئی عور تیں بھی اس بات پریقین رکھتی ہیں۔ بیٹے کی ماں بن کر بعض عور تیں خو د کو محفوظ اور معزز خیال کرتی ہیں ، بیٹی کی ماں بن کر خو د کو کمزور محسوس کرتی ہیں۔ مر دانہ تسلط والے معاشرے میں گئی مصیبتوں ، دکھوں اور ظلمتوں کے ور میان ابھرنے والی ایک کہانی.... مر د کی انا اور عونت، عورت کی محرومیاں اور د کھ، بیت سوچ کی وجہ سے پھیلنے والے اند هیرے، كمزوروں كاعزم، علم كى روشنى، روحانیت كى كرنیں، معرفت كے اجالے، اس کہانی کے چند اجزائے ترکیبی ہیں۔

نتی قلم کار آ فرین ارجمندنے اپنے معاشرے کا مشاہدہ کرتے ہوئے گئی اہم نکات کو نوٹ کیا ہے۔ آفرین ارجمند کے قلم سے ان کے مشاہدات کس انداز سے بیان ہوئے ہیں اس کا فیصلہ قار ئین خود کریں گے۔

#### نویں قسط:

مہینہ بھر گزر جانے کے بعد بھی گاؤں والوں کی سرومبری اپنی جگه تھی۔ اس بائیکاٹ سے شفق اور سكينہ کے گھر میں ایک خاموشی سی طاری ہوگئی

تقی۔نہ کہیں آنا نہ کہیں جانا۔قصل کی کٹائی ہوئی،ساگ چنا گیا مگر کسی نے بھی سکینہ کو یاو رکھنا ضروری نه سمجها - سکینه کو اب خود تجمی بابر جاتے شدید کوفت ہوتی جس سے بیخے کے لیے وہ خود کو گھر

Copied Fron

کے کاموں میں البھا کرر کھ دیتی تھی ۔ مجھی جو شدید ضرورت پڑنے پر گھرہے باہر جانا پڑتاتو کو شش ہوتی کام نمٹاکر جلدے جلدواپس گھر آ جائے۔

سب کچھ جانتے بوجھتے ان دیکھی ان سی کئے ، شفیق پابندی سے ماسٹر ماجد کو فیوشن پڑھانے گھر لے کر آتااور پھرخو دہی جھوڑ کر بھی آتا۔

ایسااس کیے کرتا تاکہ ماسٹر صاحب راستے میں لو گوں کی شرار توں سے محفوظ رہ سکیں۔ ماسر صاحب مجھی گاؤں والوں کے سخت رویئے کی وجہ سے اکیلے کہیں آنے سے گھبرانے لگے تھے۔

شفیق اور سکینہ کی زندگی جیسے تیسے گزر رہی تھی۔ گاؤں والوں سے کشیدہ تعلقات ان کے دلول كوتر بات مايوى كا اندهرا يجيلن لكتاتو دونول يارس كا ہاتھ تھامے در گاہ پینے جاتے۔ مجھی انہیں ہاشم بابامل جاتے تو ان دونوں کو بہت تسلی ہوتی، ہاشم بابا کے امیدوں بھرے الفاظ انہیں نئی ہمت نياحوصله دييتيه

بابا مسکراکر پارس کے سر پر ہاتھ رکھ دیتے اور پیار سے کہتے کہ مستقل کچھ تھی نہیں زندگ کا بیہ تلخ دور بھی گزر جائے گا۔

بیه سن کر دونول کاالله پر تجفروسه اور یقین مزید

وہ سمجھ گئے تھے کہ یہ یقین ہی آب ان کی کل زادراہ ہے جس کے بھروسے وہ منہ زور ہوا کے مخالف سمت چل پڑے تھے۔

مگر پھر بھی انہیں یارس کی فکر ہوتی جو اب گھر یں قید ہو کر رہ گئی تھی۔ سدرہ کے ساتھ پارس کی · دوستی بہت گہری تھی۔ مگران حالات میں وہ کچھ بھی

بظاہر پارس کے رویئے سے مجھی تھی اداسی یا تنہائی کا گماں تک نہ ہو تا۔

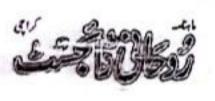
وہ اکثر کتاب پڑھتی نظر آتی یا پھر کیاری کے پاس چڑیوں سے باتیں کرتی ان کو دانہ ڈالتی ، بو دوں کا خیال رکھتی ۔ چھوٹے چھوٹے سٹی کام اب اس نے اپنے ذے لے لئے تھے۔وہ اپنی ہی ونیا میں مکن رہتی۔

اس بار ہاشم باباسے ملاقات کے بعد پارس کے رویئے میں ایک اور بہت نمایاں تبدیلی نظر آرہی تھی۔اس کے روحانی کشخص پر سے کئی پر وے اٹھنے لگے تھے۔ یہ توسکینہ کو پہتہ تھا کہ اللہ کے ووستوں کی نظر کرم پارس کو مجھی عباوت سے غافل نہیں ہونے دیتی تھی۔ تبجد سے پہلے اٹھنا، تلاوت درور وسلام تو اس کا معمول تھاہی مگر اب کئی ونوں سے وہ نوٹ كرر بى تھى كەيارس اب زياده وقت خاموش رہتى يا پھر دیر تک آنکھیں بند کئے بیٹی رہتی۔سکینہ کو یارس کابوں آ تکھیں بند کر کے دیر تک خاموش بیٹھے رہناسمجھ نہیں آتا تھا۔اس کابڑادل چاہتا تھا کہ یو چھے ،وہ اتنی دیر خاموش بیٹھ کر کیا سوچتی رہتی ہے؟ کیاکرتی ہے؟

مگرپیة نہیں کیوں وہ کچھ کہہ نہیں یاتی۔ آج بھی حسبِ معمول لاکٹین کی مدھم کو اور كرے كا كھلا پٹ يارس كے پہلے سے جاگنے كا پة

فجر کی اذان ہو چکی تھی۔سکینہ کیٹے لیٹے یارس کے آنے کا انظار کررہی تھی۔

وہ فجر کی اذان سے تھوڑی دیر پہلے آتی اور اسے



مگریه کیا...اس نے آئیسی پھیلا کر دیکھا و هیرے و هیرے پارس کے و مکتے گالوں پر پانی کی لکیریں بننے لگیں تھیں۔ یہ تو رورہی ہے ۔بائے اللہ سکینہ کا ول ہے چین ہو گیا۔ يه رو كيول رہى ہے -اس سے رہا نہ كيا -وہ بے اختیار دوڑ کر تمرے میں تھس گئی اور پارس کو خو و سے چمثالیا۔ پارس پتر... اٹھ... ویکھ مال ہے تیرے پاس-سکینه مال کی ممتامیں نچور کیچھ تھی سونے سمجھے بغیراسے ولاسہ دینے لگی۔ پارس ماں کے اس اجانک عمل پر گھبر اگئی تھی۔ اس کے حواس بحال ہونے میں تھوڑا وقت لگا۔ ذرا ستجلى تؤمال كوحوصله ديا-امال پچھ نہیں ہوا مجھے و میھیئے تو سہی ۔وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی۔ اچھا کچھ نہیں ہوا تو رو کیوں رہی تھی۔ تیری آ تکھ میں آنسو کیوں آئے۔اور تُو آ تکھیں بند کر کے کس سے باتیں کررہی تھی۔ یارس کولگا گراس نے فوری طور پر ماں کو تہیں سمجھایاتووہ خود بے قابوہو کرروپڑے گی۔ وہ جلدی سے مسکراتے ہوئے بولی ... نہیں ماں... پریشان کی کوئی بات نہیں۔ تو سن حو می میں رور ہی سی میں توباباسے باتیں کررہی تھیں۔ بابات....؟ ہاں ہاشم باباسے

المان المحين نماز كاوقت ہوگيا۔اور وہ آلكھيں ملتی اُٹھ جاتی جيسے اس کے اٹھانے پر ہی جاگی ہو۔ مگر آج تو بہت دیر ہوگئی تھی۔پارس کمرے سے باہر نہیں آئی تھی۔اس نے لیٹے لیٹے باہر جھا تکنے کی کوشش کی۔

سکینہ کو کچھ عجیب سالگا۔وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ لاکٹین کی انتہائی مدھم پیلی پیلی ناکافی روشنی کے باوجود باہر بر آمدہ میں ایسالگ رہاتھا کہ کہیں سے روشنی چاندنی کی صورت چھن چھن کر آرہی ہو۔

سکینہ سے رہانہ گیا۔وہ دیے پاؤں چیکے چیکے باہر کی جانب بڑھی اس کی نظریں اس روشن کے ہالے پر تھیں۔

اس نے کمرے کے دروازے سے بی آہستہ سے باہر جھا تکا۔

ویکھاتو کچھ بھی نہ تھا۔ پھر ایکا یک اس کی نگاہ نیچے
زمین پر پڑی ... اس کی نظریں روشنی کا تعاقب
کر تیں پارس کے کمرے پرجاکر تھم گئیں۔
سکینہ نے ویکھاروشنی اندرسے آربی تھی۔جس
کاعکس باہر بر آ مدے میں پڑر ہاتھا۔

وہ آہتہ آہتہ پارس کے کمرے کے باہر جاکر کھڑی ہوگئ ۔اور دروازے کی اوٹ سے اندر جھا تکنے لگی۔

پارس فرش پر چٹائی بچھائے آلتی پالتی مارے آئکھیں بند کئے بہت مودب بیٹی تھی۔اس کا چہرہ چاند کی مانندروشن تھا۔

پ سکینہ بلک جھپکائے بغیراسے تکتی رہی ۔اس نے غور سے دیکھاوہ دھیرے دھیرے کچھ بڑ بڑا رہی تھی جیسے کسی سے باتیں کررہی ہو۔

Copied From W. 2015 Copied

تو صبر کر جا۔ پھے دن تھبر جا۔ میں خود جاکر اسے -50TTL ماں کی گرم آخوش میں اس کی سسکی رک چکی تھی۔وہ چیب ہو گئی۔ پارس کو سنجلتے دیکھ کر سکینہ نے تجس سے یو چھا، اچھاتو پھر بابانے کیاجواب دیا؟ انھوں نے بھی یہی کہا۔وہ آئکھیں صاف کرتے اور كياكها\_سكينه كالتجسس بزه ربانقا\_ اور پراجاتک سے آپ آگئیں ۔ پارس کے لیج میں شکایت تھی۔ لے مجھے کیا پتہ تھا کہ تو کیا کررہی ہے۔سکینہ نے بھی سرزنش کی اور و کھے...! ایسے نہ رویا کر ....! ماں کاکلیجہ پھٹا ہے سکینہ نے اے پھر بھینے لیا۔ مجھے سدرہ کو دیکھنا ہے۔وہ بے چینی سے بولی۔ ہاں مھیک ہے۔ سویرا تو ہونے دے۔ سورج نکل آئے تواس کی طبیعت معلوم کرواتی ہوں۔ المال الجھی المال۔ میرا ایک کام کرویں ۔وہ ولارے یولی سدرہ کے لئے یخی بنادیں میں اس کے لئے لے كرجاؤل كى۔ وہ سکینہ سے لیٹ گئی۔ ہاں ہاں بنادوں گی لیکن تھے اگر کسی نے کچھ کہا تو مجھے اچھا تہیں لگے گا۔ نہیں کچھ نہیں ہو گا.... آپ بس بنادیں۔اس نے امراد کیا۔ اس وقت تو سکینہ نے اسے بہلانے کے

باعم بایا... کہاں ہیں سکینہ نے بے سافتگی سے او هر او هر نظر ووڑائیں ۔ جھے تو کہیں نہیں

امال.... بإرس في مان كاباته تقام ليا-جب ہم آئمسیں بند کرے بیضتے ہیں تو پھر ان ہے باتیں کرتے ہیں۔

تو تو کیا باتیں کررہی تھی اور رو کیوں رہی تھی....؟وہ اس کے رونے پر بے چین تھی اماں میں بابا کو بتارہی تھی کہ سدرہ کو بہت تیز بخارے مرمیں اس سے ملنے نہیں جاسکتی ۔سدرہ کا نام کیتے اس کی آوازر عدھ گئی۔

میں باباسے اس کی شکایت کرر ہی تھی ۔ بارس بچوں کی طرح منہ بسورتی بولی۔

انہیں بتا رہی تھی کہ سدرہ کو میرا کوئی خیال نہیں وہ میری دوست ہو کر بھی مجھے نہیں سمجھتی۔ نہ میرے ساتھ تھیلتی ہے۔نہ مجھ سے ملتی ہے اور کہیں ملے تو انجان بن کر گزر جاتی ہے ۔اس وقت مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔

اوراب اسے بخارے پھر بھی اس نے مجھے کچھ تہیں بتایا۔ پارس بے اختیار روپڑی۔

سكينہ کے لئے يہ سوال اب بے معنی تھا كہ یارس کوسدرہ کے بخار کاکیے پتہ چلا۔

كاش سدره كو تجھ نے ملانا ميرے باتھ ميں ہو تا۔میری بچی۔وہ بیٹی کورو تاد بکھ کر تڑپ گئی تھی۔ آخروہ تھی تو مصوم سی بی جے بہر حال ایک دوست کی تھی ضرورت تھی۔اور سدرہ تو بچین سے اس کے ساتھ تھی-سكينه اے دلاسہ دیے لگی۔

Copied From Web



مگر تُواسے بلائے گی کیے ...؟ بس جاؤں گی اس کے پاس اور اسے زبروستی پلاؤں گی۔اگر اندر نہیں آنے دے گی تو باہر سے وے کر آ جاؤں گی۔سکینہ اسے غورسے تکنے لگی وہ پیار کرنے والی سادہ دل لڑک اپنی سہیلی کی صورت دیکھنے کے لیے بے تاب تھی ۔اس سے دور ہو کر بھی اس کے پاس تھی۔ سكيندنے بھى جلدى سے چاور اوڑھ لى - بيا كے گرم چادر اوڑھ۔ ہواہے آج بہت -اس نے پارس کو چاور میں لپیٹ دیااور خو دپیالہ ہاتھ میں لے کر ساتھ صاعقہ کے گھر کی جانب قدم اٹھاتے اس کا ول وهك وهك كررياتها-بہر حال بیٹی کی ضد کے ہاتھوں مجبور تھی ۔اس نے دروازاہ کھٹکھٹایا۔ وروازہ رجب علی نے کھولا ۔ سلام خالہ۔ وہ سكينه اورپارس كوسامنے ديكھ كر بھونچكاره گيا۔ جيتےر ہو۔وہ جلدی سے دوڑ کر اندر چلا گیا امال امال .... خاله سكينه اوريارس آئي ہيں۔ صاعقہ تقریبا گھبرائی ہوئی دروازے تک آئی۔ سکینہ کود کیھ کر اس کے دل کی خوشی گھبر اہٹ میں کہیں دب گئی تھی کیسی ہو...؟ اس نے باہر اوھر اوھر و مکھتے اندر نہیں آنے دوگی ۔سکینہ نے بہت ہاں ... وہ اصل میں ... صاعقہ سے کوئی بہانہ

چپ ہو گئی مگر وہ جانتی تھی کہ پارس سویرے تک انتظار بھی شاید مشکل سے کر ہے۔ ا چھاٹھیک تُو نماز پڑھ لے۔ پھر میں بناتی ہوں۔ وہ وضو کے لئے اٹھے گئی ہوامیں خنکی بڑھ چکی تھی ۔ ٹھنڈا موسم ٹھنڈی ہوا، نماز پڑھ کروہ وہیں جائے نماز پر تھوڑی دیر کے کئے ٹک گئی۔ایسے میں اس کی آٹکھ لگ گئی۔ مگر تھوڑی ہی ویر میں اسے باور چی خانے میں کھٹ پٹ کی آوازسنائی دی۔ یہ پارس سوئی نہیں، کیا کررہی ہےاس وقت ۔وہ اندازے لگاتی باہر نکلی۔ یارس چو لہے پر کچھ رکھ رہی تھی۔ ارے یہ کیا کررہی ہے؟ امال وہ... یختی... اس نے بات ادھوری چھورڑ دی اور مال کی طرف دیکھنے لگی۔ وہ پیے گی تو ٹھیک ہوجائے گی ۔سکینہ کے تھورنے پروہ معصومیت سے بولی۔ ورا دیر صبر تو کیاکر۔ میں نے کہا تھانہ کہ میں بنادوں گی۔ مجھے کتنی بار منع کیا ہے۔ انجمی چھوٹی ہے تُو۔ مت آیا کر چو لیے کے پاس۔اس نے پارس کو ڈانٹاااور پتیلی اس کے ہاتھ سے لے لی۔ ماں کو غصے میں دیکھ وہ خاموشی سے بیجھیے

جتنی دیر میں اس نے یخی تیار کی بارس جانے ے لیے بالکل تیار ہو چکی تھی۔اسے پارس کی تڑپ پر

اس نے گرم گرم یخی پیالے میں انڈیل دی - ب لے یخنی تیار ہو گئی۔



نه بن پڑا۔

بھائی شفیق کیسے ہیں۔ بمشکل صاعقہ نے بو جھا؟ شمیک ہیں۔ دودن کے لئے شہر گئے ہیں۔ اچھا… آج کل اکیلی ہوگھر میں ؟اس نے کہا۔ سکینہ کو صاعقہ کا یہ تکلف والاروبیہ اچھا نہیں لگ رہاتھا۔ مگر شکر تھا کہ وہ بات توکر رہی تھی۔

ہاں میں اور میری بنی، میری دنیا۔ سکینہ نے پیار سے پارس کی طرف دیکھا۔جو اپنی دوست میں مگن مخی اسے پہنچے سے گھونٹ گھونٹ پخنی بلارہی تھی۔ مختی اسے پہنچے سے گھونٹ گھونٹ پخنی بلارہی تھی۔ کتنی جلدی سن لی بابانے اس کی۔سکینہ کے ول میں اچانک سے خیال آیا۔وہ دونوں کو تکنے گئی۔کاش میری سہبلی بھی مان جائے۔ اس کے دل سے بے میری سہبلی بھی مان جائے۔ اس کے دل سے بے اختیار دعانگی۔

سکینہ تجھ سے ایک بات کہنی ہے صاعقہ کی آوازابھری۔ ہاں کہو۔

جب تک حالات نہیں سنجلتے۔ اِس کا نہ ملنا ہی بہتر ہے، تم پارس کو سمجھانا۔ وہ بمشکل بولی سکینہ کا ول کٹ گیا۔وہ ایک دم اٹھ کھٹری ہوگئے۔وہی ہواجس کاڈر تھا

چل پتر گھر چل ،ویر ہورہی ہے۔اس نے صاعقہ کی بات کا کوئی جواب دیئے بغیر پارس کو آوازدی۔

اورائے زبردسی گھرلے آئی۔ صاعقہ نے دیکھا جاتے وقت سکینہ کی آتکھوں میں آنسو تھے۔ گرشایدوہ سکینہ کی طرح ہمت والی نہ تھی اور نہ اس میں اسے روکنے کی ہمت تھی۔

صاعقہ کا ہاتھ ہے اختیار اپنی آئھوں کی جانب بڑھ گیا۔اس نے محسوس کیا کہ اس کی آئھیں بھی صاعقہ کے اس رویئے پر سکینہ کے چبرہ پر ایک سایہ سالہراگیا۔

۔ خالہ آپ منع کرویں گی تو میں نہیں آؤل گا۔ مجھے پہتا ہے سدرہ کو بخار ہے آپ بس اس کو میہ سخنی وے دیجئیے گا۔ پارس نے ہمت کی۔

پارس کے منہ سے سدرہ کے بخار کی بات س کر وہ چونک گئی ہے سچ تھا کہ اسے رات سے تیز بخار تھا اور پھر پارس کا معصوم لب و لہجہ صاعقہ کو بگھلا گیا وہ شرمندہ سی بیجھے ہٹ گئی۔

پارس سیدهی ابنی سہیلی کے پاس پہنجی۔ سدرہ پارس کو بول اچانک دیکھ کر کھل اٹھی۔ اس نے پہلے ماں کی طرف دیکھا مگر پھر بے تابی سے یارس کی طرف ہاتھ تھام لیا۔

دونوں بچھڑی سہلہیاں ایک دوسرے کے گلے لگ گئیں اور پھر بچوں کی طرح باتیں شروع ہوگئیں۔ ایما لگ رہا تھا جیسے سدرہ کا بخار کہیں رفو چکر ہوگیا ہو۔

سکینہ نے صاعقہ کی طرف دیکھا۔ گر صاعقہ کی فظروں میں شر مندگی کے ساتھ گھبر اہث بھی تھی۔

وہ جان ہوجھ کر اسے نظر انداز کر رہی تھی۔ شخی۔ شاید اس نے بھی دوستی پر گائوں کی فرسودہ سوچ اور اپنی مجبوریوں کو ترجیح دے دی تھی۔ سکینہ نے دکھ سے نظریں جھکالیں۔ مولوی صاحب نظر نہیں آرہے ۔ سکینہ نے مولوی صاحب نظر نہیں آرہے ۔ سکینہ نے بات کرناچاہی۔

وہ تو مسجد میں ہی ہوتے ہیں نال اس وفت-صاعقہ نے یادولایا ہال وہ توہے۔سکینہ خجل سی بولی





بھیگ رہیں تھیں۔ مگر کیا۔وہ بے تابی سے شہلنے لگا۔

اد هر چود هری سراج اپنی اناکی آگ میں تجلس رہا تھا۔وہ گائوں کا سب سے بااثر چود ھری اور پنچائیت کاسر چھے تھا اوراس کا فیصلہ پتھر پر لکیر ہونے کے باوجو داپنی و قعت کھور ہاتھا۔

بداس کے لئے بڑی مبلی کی بات تھی۔

کہ پنچائیت کا سخت روبیہ اور گائوں والوں کی ناراضكى تھى شفيق اور سكينه كو كمزور نہيں كريائي تھى۔ انا کے بار سے مجبور ہو کر وہ اب انتہائی قدم اٹھانے کا فیصلہ کرچکا تھا۔

اس نے جمال کو ہلا بھیجا۔اور ایک موتی رقم اس کے سامنے ڈال دی ساتھ ساتھ بندوق کی وہ گولی تھی و کھائی جو ناکائی کی صورت میں اس کامقدر بنتی۔ تب سے جمال کی حالت بری تھی۔وہ اس وقت

کو کوس رہا تھا جب اس نے چود طری کا خاص آدمی بننے کے لئے پاپڑ بیلے تھے۔

مگر بیہ طاقت کا نشہ اب اسے بہت بھاری يزر ہاتھا۔

مار پیید ڈراناد حمکاناتک توضیح تھا مگر کسی کی جان لینا۔وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا

ندند... بي مجھ سے نہ ہو گا۔شديد سردى كے باوجود اس کے ماتھے پر کیننے کے قطرے

ياؤن....؟وه متصيال بهنتيجينے لگا

\*\*\*

اس کا ذہن بار بار شو کت کی جانب جارہا تھا۔وہ سمجھ گیاتھا کہ قتل اس کے اسکیے سے بس کانہ تھا۔ اور اس کے لئے شوکت کے علاوہ اور کوئی رازداں بھی نہ تھاجو اس کام میں اس کی مدو کرتا۔ مگر وہ بیہ بھی جانتا تھا کہ شو کت فطری طور پر

اگراہے پتہ چل گیا کہ چود هری اسے کتنی رقم وے رہاہے تواس کا مطالبہ بڑھ جائے گا۔اس پریشانی کے عالم میں بھی رقم کے تصورسے اس کے منہ میں یانی بھر گیا۔

یعنی مجھے ایک اچھی خاصی رقم سے ہاتھ و حونا پڑیں گے۔وہ حساب کرنے لگا

نہیں نہیں، پید ہی تو سب کھھ ہے ۔ایسے کیسے وے دوں۔وہ خودسے بولا

اور اگر کسی اور کو اس نے روپے کے لانچ میں سب اگل دیا تو...؟ اس کے ول میں ایک اور خیال آیا۔

ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ تب توپیسہ تھی جائے گا اور جان جمی۔

جس کے لئے وہ تیار نہ تھا۔اور راز کھلنے کا بھی

نہیں میں بیر اسلیے ہی کر لوں گا۔اس نے

اور پھر اینے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے کئے ماسٹر ماجد کے شب وروزیر نظر رکھنے لگا۔

## Blo le Sing on Bullon

قدیم زمانے میں ایک گاؤں میں بوڑھے اور عمر ہو گیا ہے اور اب میں اس پر کم ہی بیشتا ہوں۔" رسیدہ میاں بیوی رہتے تھے۔ان کی زندگی خوشی سے میاں نے جواب دیا۔

''بالکل ٹھیک ہے، تم تقی-ان میں تبھی کی **کر ترکی ادب سے انتخ**اب جو بھی سوچتے ہو ٹھیک ہی سوچتے ہو۔" بیوی نے کہا۔

بھر پور اور پر سکون بات پر نه تو اختلاف مو تا

"تم بھی جو کام کرتی ہوا چھاہی کرتی ہو۔" شوہر نے جواب دیا۔ بیوی اس جواب پر بچوں کی طرح خوش ہو گئے۔اس نے اپنے شوہر سے بو چھا:

اور نہ جھگڑا۔معلوم ہو تاتھا کہ انہوں نے اچھی زندگی گزارنے کاراز معلوم کرلیاہے۔ ہمیشہ ایک دوسرے کی تعریف کرتے اور انہیں مجھی ایک دوسرے سے

'' آج رات تمہارے سے اٹھے ہیں اور تم کو رات

شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ نہ یا کستان کے ماہر ترکسیات کے کیا پکاؤں۔" حرام کھاتے نہ حرام ویتے ثروت صولت کے قسلم سے تحے بو تھوڑا بہت اپنی محنت سے کماتے ای پر مطمئن

کے کھانے کی فکر پڑ گئی۔ زیادہ کھانے سے آومی کا وماغ جواب دے جاتا ہے۔'

رہتے۔نہ دولت مند تھے اور نہ مفلس۔ حرص اور لا کچ سے دور تھے، اس لیے بہت خوش وخرم تھے۔



pied From Web

<sup>و</sup> تمہارا د ماغ جو اب دے جاتا ہو گا، میر انہیں "ارے بھائی ارے بھائی، ذرااد ھر آنا۔" میں رات کو چلبر (خاص قشم کاتر کی کھانا) بناؤں گی۔'' بیوی نے کہا۔

''واہ واہ ،واہ وا\_تم کومیری پیند کا کتنا خیال ہے۔ مزیدار بنانا، کہسن اور وہی خوب ڈالنا۔'' شوہر نے کہا۔ بوڑھے نے بیوی پر محبت بھری نگاہ ڈالی اور سوچنے لگا کہ گھوڑا بیچنے سے جو رقم ملے گی اس سے وہ اپن بیوی کے لیے ایک اچھا سا کرتا اور شلوار خریدے گا۔

جب بوڑھا جانے لگا تو بیوی نے اس کو کیڑے سنے میں مدو دی اور اوڑ سے کے لیے جادر لا کر دی اور ہدایت کی کہ وہ بازار میں زیادہ تھے نہیں۔ کام آسانی سے ہو جائے تو مھیک ہے ورنہ واپس آجائے۔ اس کے بعد بوڑھا گھوڑے پر سوار ہوگیا اور بیوی کو الوداع کهه کرروانه هو گیا-بیوی دور تک اس کو دیکھتی ر ہی اور ہاتھ ہلاتی رہی۔وہ سوچنے لگی کہ اس کو کتنا اچھا شوہر ملاہے۔ کبھی اس پر چیخا چلایا نہیں، مجھی برا بھلا نہیں کہا۔جب بھی بات کرتا ہے نری سے کرتا ہے اور ہمیشہ اس کی خواہش کے مطابق کام کر تاہے۔

بوڑھا، گھوڑے کو لیے شہر کی جانب جارہا تھا کہ اس کی نظر ایک آدمی پر پڑی جوایک موٹی تازی تھیٹر كو كصنچ ليے جار ہاتھا۔ بوڑھا سمجھ گيا كەيقىيناوە شہر جار ہا ہے تاکہ وہاں اس بھیڑ کو فروخت کرسکے۔ اس نے سوچا کہ بیہ بھیر میں کیوں نہ خرید لوں۔ کیسی موٹی تازی ہے۔ ہم دونوں اس کا دودھ بھی بی سکیں گے اور بیوی اون کات کراس سے کیڑے بھی بناسکے گی۔ چنانچہ اس نے بھیڑ کو خریدنے کا فیصلہ کر لیا۔ آدمی کو

و کیا مجھ کوبلارہے ہو بڑے میاں...؟" آومی نے مڑتے ہوئے پوچھا۔ " ہاں تم ہی کو بلار ہاہوں۔ کیاتم بھیٹر کو بیچنے لے جارہے ہو ... ؟ بوڑھے نے بوچھا۔

"بان، شهر لے جارہا ہوں۔" ''میں بھی گھوڑا بیچنے کے لیے شہر جارہا ہوں۔ کیا تم اس گھوڑے کے بدلے میں اپنی بھیڑ وے سكتے ہو...؟" بوڑھے نے بوچھا۔

و کیا کہدرہے ہو بڑے میاں۔ بھیڑ کے بدلے میں گھوڑاوے رہے ہو، جس کی تم کو بازار میں زیادہ قیت ملے گا۔" آدمی نے کہا۔

"پید کوئی اہمیت تہیں رکھتا۔ میرے کسی کام نہیں آئے گا بلکہ خرچ ہوجائے گا،لیکن سے بھیٹر میری بوی کے کام آسکتی ہے۔" بوڑھے نے جواب دیا۔ آدمی کو اس جواب پر برا تعجب ہوا۔ سوچنے لگا سودااچھا ہے، میں گھوڑے کو لے کر زیادہ قیمت پر فروخت كرسكول گاس ليے بھيٹر كے بدلے لے ليتا چاہیے۔ چنانچہ اس نے بھیڑ، بوڑھے کو دے دی اور گھوڑا کے لیا۔ دونوں اس سودے پر خوش ہوئے اور ا پنی اپنی راہ چل دیے۔ بوڑھا تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ اس نے دیکھا کہ ایک آدمی بہت بڑی بطخ کو بغل میں وبائے چلا جا رہا ہے۔ بوڑھے نے سوچا کہ بطخ بہت اچھی ہے، ایسی موٹی تازی ہے کہ کم بطخیں ایسی ہوں گی-اگرمیں بھیڑ کے بدلے یہ بطخ لے لوں توبیوی اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوگی کیونکہ اس کو بطخ کا بھنا

گوشت بہت پسندہے۔ چنانچہ اس نے آدمی کو آواز وے کو بلایا اور بوچھا کہ کیا تم میری اس بھیڑ کے بدلے بیابطخ دے سکتے ہو۔ آدمی بڑے میاں کی بات س كرجيرت ميں پڙ گيا، كہنے لگا:

"بڑے میاں، سوچ لو، بھیٹر دے کر بھنے لے رہے ہو، حالانکہ بیہ بھیٹر اس بطخ کے مقابلے میں کہیں زياده فيمتى ہے۔"

" مجھے بیسے سے غرض تہیں ہے۔ تمہاری بھنج مجھے بند آئی ہے، اگر تم میری بھیڑ کے بدلے اس کو وے دو تو مجھے بہت خوشی ہوگی۔" بوڑھے نے کہا۔ آوی کھے ویر بوڑھے کی شکل و کھتا رہا۔ جب اس کو یقین ہو گیا کہ بوڑھااس سے مذاق تبیں کر رہا ہے توراضی ہو گیااور بھیڑ لے کراس کو اپنی بطخ دے وی۔ دونوں نے ایک دوسرے کو خدا حافظ کہا اور ابنی اپنی راہ چل دیے۔

بوڑھا کچھ دور گیا تھا کہ اس نے ایک لڑے کو و يکھا كه وه ايك توكرى اٹھائے چلاجا رہا ہے جس ميں لال لال رس وار سیب بھرے ہوئے ہیں جن کی خوشبو چاروں طرف مچیل رہی ہے۔ بوڑھا سوچنے لگا كه اس كى بيوى كو ايسے خسته، خوشبو دار اور ريلے سیب بہت بہندہیں۔اگر میں سے سیب تحفے کے طور پر لے جاؤں تووہ کتنی خوش ہو گی۔ چنانچہ اس نے لڑ کے کو آواز وے کر بلایا اور کہا کیا تم میری بھٹے لے کر سيبوں كى بيہ توكرى مجھے دے سكتے ہو۔ لڑے كو برا تعجب ہوا کہ بڑے میاں کیا کہہ رہے ہیں، پھر موتی تازی بطح کو د مکھے کر اس کے منہ میں یانی بھر آیا اور اس نے سیبوں کی ٹو کری دے کر بھنے لے لی۔

بوڑھااب تھک چکاتھا۔ سامنے ایک جائے خانہ پر نظر پڑی، سوچا کہ کچھ دیر اس میں بیٹھ کر آرام كركے اور ايك پيالی چائے پی لے۔ چنانچہ وہ چائے خاند میں واخل ہو کر ایک جنج پر بیٹھ گیا اور ایک پیالی جائے لانے کے لیے کہا۔ اس وقت ایک پڑھا لكھاسفيد بوش آوى تھى چائے خاند ميں داخل ہوا اور اس کے پاس بیٹو کر چائے لانے کے لیے کہا۔ اجانک اس کی نظر سیبوں کی ٹو کری پر پڑی جس سے مشک جیسی خوشبو نکل کر چاروں طرف بھیل رہی تھی۔

آدمی نے بوڑھے سے بوچھا: و کمیاتم بیر سیب فروخت کرنے کے لیے بازار لے جارہے ہو ....؟"

"جناب عالى اليه سيب فروخت كے ليے تهيں ہیں۔ میں ان کو اپنے گھر لے جارہا ہوں۔ یہ میں نے ابن بیوی کے لیے حاصل کیے ہیں۔" بوڑھے نے جواب دیا۔

وہ دونوں باتیں کررہے تھے کہ چائے آگئ اور دونوں چائے پینے لگے۔ آدمی نے بوڑھے سے بوچھا: "يرسيب تم نے كتن ميں ليے ہيں۔" بوڑھے نے بتایا کہ وہ اپنا گھوڑا فروخت کرنے ے لیے گھرسے نکلا تھااور اب اس کے بدلے یہ سیب لے جا رہا ہے۔ آوی بیاس کر سائے میں آگيا- کهنج لگا:

"يعنى تم نے كھوڑادے كريدسيب ليے ہيں۔" " نہیں ایسا نہیں ہے۔ میں نے گھوڑا وے کر ابك بھير لي تھي-" بوڑھے نے مسراتے ہوتے کہا۔

£2015&£



Copied From Web

آوی ہے جواب س کر اور جیران ہوا، اس کی اور اگر بار گئے تو مجھ کو اتنیٰ ہی اشر فی دینا۔'' ولچسی بڑھ گئی۔

> پوچھنے لگا پھر کیا ہوا۔ بوڑھے نے سارا واقعہ شروع سے آخر تک سنا دیا۔ آدمی کو بیہ کہانی سن کر تعجب بھی ہوا اور بوڑھے کی عقل پر غصہ بھی آیا۔ کہنے لگا:

"اب ذراگھر جاکر دیکھو۔ تمہاری بیوی کا پارہ آسان پرچڑھ جائے گا۔وہ بیچاری اس امید میں بیٹی انظار کررہی ہوگی کہ تم گھوڑا بیج کر کچھ رقم لاؤگ، لیکن جب دیکھے گی کہ گھوڑا بیج کر کچھ رقم لاؤگ، لیکن جب دیکھے گی کہ گھوڑے کے بدلے تم یہ سیب لائے ہوتووہ تمہاری اچھی طرح خبرلے گی۔"
بوڑھایہ باتیں س کر بینے لگا، پھر اس نے کہا:
"جی نہیں جناب! وہ بہت خوش ہوگ۔ وہ سیبوں پر جان دیتی ہے۔ اس کے علاوہ میری بیوی بری خوش اخلاق ہے، مجھ سے بھی لڑائی برئی خوش اخلاق ہے، مجھ سے بھی لڑائی جگڑا نہیں کرتے۔"

"میرے بھائی! اس خوش فہمی میں نہ رہو۔ قیمتی گھوڑا ہاتھ سے نکال دیا اور اس کی جگہ سیبوں کی فور ہاتھ ہوکہ تمہاری بیوی فوکری لے جارہے ہو اور سمجھتے ہوکہ تمہاری بیوی غصہ نہیں ہوگ۔" آدمی نے کہا۔

"توکیا آپ کے خیال میں یہ برا سودا ہے۔ ذرا ویکھیے تو کیسی مشک جیسی خوشبو آرہی ہے۔" بوڑھےنے کہا۔

''بڑے میاں یوں فیصلہ نہیں ہوگا، ہماری تمہاری شرط رہی۔ تم کہتے ہو کہ بیوی غصہ نہیں ہوگی، لیکن میں کہتا ہوں کہ وہ ضرور غصہ ہوگی۔ اگر تم شرط جیت گئے تو میں تم کوایک تصلی اشر فی دوں گا

"بھائی صاحب! آپ فکر نہ کیجیے، میری بوی بہت خوش ہوگ۔" بوڑھے نے کہا۔

''تو پھر ایک ایک تخفیلی اشر فیوں کی شرط کی ہو گئی…؟'' آدمی نے کہا۔

"میرے بھائی اشرفیوں کی بات نہ کرو۔ تھیلی بھر اشرفیاں تو بڑی چیزہے، میرے پاس تو ایک بھی اشر فی نہیں۔" بوڑھے نے جواب دیا۔

"اس آدمی کو اپنی بات پر اتنایقین تھا کہ وہ ہر شرط پر تیار تھا۔ چنانچہ اس نے کہا۔

"اگر تمہارے پاس اشر فی نہیں تو کوئی بات نہیں۔ اگر تمہارے پاس اشر فی نہیں۔ اگر تم جیت گئے تو میں تم کو ایک تھیلی اشر فی دوں گا، لیکن اگر تم ہار گئے تو تم مجھے سیبوں کی یہ تو کری دے دینا۔"

"آپ بھی عجیب بات کرتے ہیں .... ؟ اشر فیوں کو قیمت میں ان سیبول کے برابر سجھتے ہیں جو میں اپنی بیوی کی خوشی کے لیے لے جارہا ہوں۔" بوڑھے نے کسی قدر ترش روئی سے کہا۔

"اچھاچلو! تم پچھ نہ دینا، لیکن اگر میں ہار گیا تو میں تم کوایک تھیلی اشر فی دوں گا۔" آدمی نے کہا۔ "میر سے بھائی ضد نہ کرو! تم غلط فہمی میں مبتلا مو۔" بوڑھے نے کہا۔

"میں اگر غلط فہی میں مبتلا ہوں تو تم اس کو دور کر دو، مجھے اپنے ساتھ لے چلو تاکہ میں بید دیکھ سکوں کہ تمہاری بیوی غصہ ہوتی ہے کہ نہیں۔" جب آدمی نے زیادہ ہی اصر ارکیا تو بوڑھے نے



اس کی بات مان لی اور اس کوساتھ لے کر اپنے گھر کی طرف چل دیا۔ جب دونوں گھر پہنچے تو اپنے شوہر کو د مکھ کر بوڑھے کی بیوی بہت خوش ہوئی ۔ اجنبی کو ساتھ د مکھ کر کہنے گگی:

"اچھاکیاتم مہمان کو بھی ساتھ لے آئے۔ آج میں نے بہت سارا کھانا پکایاہے۔"

"بال، ان صاحب سے چائے خانے میں ملاقات ہوگئی تھی۔ بڑے اچھے آدمی ہیں اس لیے ساتھ لے آیا۔" بوڑھے نے جواب دیا۔

ا جنبی بھی خاموش نہیں رہا۔ کہنے لگا:

''معاف کیجے! میری وجہ سے آپ کو تکلیف ہوئی۔''

"اس میں تکلیف کی کیا بات ہے۔ مجھے تو بہت خوشی ہوئی۔ ہمارے یہاں تو مہمان آتے رہتے ہیں۔ آگر بیٹھے۔'' آگے تشریف لایئے، اندر آگر بیٹھے۔'' بوڑھی نے کہا۔

گھر میں داخل ہوتے ہوئے بوڑھے نے سیبوں کی ٹوکری بیوی کودیتے ہوئے کہا:

"ویکھومیں تمہارے لیے کیالایا ہوں....؟" بیوی نے ٹو کری پکڑتے ہوئے کہا:

''ارے یہ توسیب ہیں۔ کیسی اچھی خوشبو آرہی ہے۔ میں تو ان سیبوں پر جان دیتی ہوں۔'' پھر بڑی بی نے اجنبی آدمی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: ''میرے شوہر بہت انجھے ہیں، میرا بہت خیال رکھتے ہیں۔''

اجنبی نے، جو بڑی بی کے طرز عمل کو دیکھ کر بیوی نے خوش ہو کر کہا۔ البیمن میں پڑ گیا تھا، بڑی بی سے کہا: البیمن میں پڑ گیا تھا، بڑی بی سے کہا:

جب وسترخوان پر بیٹھ گئے تو بوڑھے کی بیوی نے کہا:

''بال اب بناؤ، بيه سيب تم مس طرح لائے....؟"

"میں جب صبح گھرسے تکلاتو میں نے راستے میں ایک آدمی کو خوب موفی تازی بھیڑ لے جاتے ویکھا۔"

' الله المحير بهت موثی تھی۔'' بيوی نے ولچيی ليتے ہوئے بوچھا۔

"بال، خوب گوشت اور چربی والی تھی، اس لیے میں نے آدمی سے پوچھا کہ کمیاتم میرے گھوڑے کے بدلے میں یہ بھیڑ دیے سکتے ہو۔" بوڑھے نے کہا۔ "توکیاوہ آدمی بھیڑ دینے پر راضی ہو گیا…؟" بیوی نے تعجب سے یوچھا۔

"بال وه راضی ہو گیا اور میں نے گھوڑا وے کر وہ بھیڑ لے لی۔" بوڑھے نے کہا۔

"یہ تم نے بہت اچھاکیا۔ بھیڑ دووھ ویتی ہے اور میں اس کی اون سے کیڑے بھی بن سکتی ہوں۔" بیوی نے خوش ہو کر کہا۔

اجلبی آدمی نے جب بڑی بی کو خوش ہوتے

ويكهانوكها: ٢٠٠٧ ع ا

" ذرااينے شوہر سے بيہ مجھي تو بوچھ لو كه اس نے بھیڑ کا کیا گیا۔"

"بھیڑ کا پھر کیاہوا۔" بیوی نے بوچھا۔

''میں بھیڑ لے کر جارہاتھا کہ ایک آومی کو ایک بھنے لیے جاتے دیکھا، ایسی موٹی اور چربی والی بھنے تھی کہ بس کیا کہوں۔ میں نے سوچا کہ اگر میں بھیر کے بدلے یہ بھنے لے کول توہم دونوں اس کا گوشت بھون كرخوب مزے لے لے كر كھائيں گے۔"

"تم كتنے انتھے ہو ہمیشہ میر اخیال رکھتے ہو۔" بیوی نے کہا اور پھر اس نے اجنبی کو مخاطب

" مجھے بھنے کا بھنا گوشت بہت پہندہے۔" ا جنبی تھی خاموش نہیں رہااور اس نے کہا: "وليكن وه بطخ بهي نهين آئي، ذرابو چھيے كيوں-" بڑی بی نے سوال کرنے کے انداز میں شوہر کو

و یکھاتواس نے کہا:

" پھر میری نظر ایک لڑے پر پڑی جو ایک ٹو کری میں یہ سیب کیے جارہاتھا، میں نے سوچا کہ تم کو سیب بہت پسند ہیں اور مجھلے و نول تم نے سیبول کی خواہش بھی کی تھی،اس لیےاگر میں بھنے کے بجائے یہ سيب لے جاؤں توتم بہت خوش ہوگی۔"

"تم نے بہت اچھا کیا۔ تم کتنے اچھے ہو، تم کو میر ا كتناخيال ہے۔" برى بى نے خوش ہوتے ہوئے كہا۔ ا جنبی آدمی بوڑھے کی بیوی کا پیر ردعمل و یکھ کر یریثان ہو گیا اس کے نیلنے چھوٹ گئے۔ مجھی وہ بوڑھے کو دیکھااور مجھی اس کی بیوی کو، پھر اس نے

"مماس بات پر خوش ہو رہی ہو، حالا نکہ تم کو اپنے شوہر کی اس بیو قوفی پر غصہ آنا چاہیے۔" ''اس میں غصہ کی کیا بات ہے۔ کیا یہ بات کہ

میرا شوہر میرے کیے سیب لایا ہے غصہ کرنے کی ہے۔" بیوی نے کہا۔

'''لیکن خانون بیہ تو سوچو کہ گھوڑے جیسی قیمتی چیزوے کرسیب حاصل کیے ہیں۔" آدمی نے کہا۔ "لیکن گھوڑااب ہمارے کسی کام کا نہیں تھا۔" بوڑھینے کہا۔

"اس کامطلب سے ہے کہ تم اینے شوہر کی اس حرکت پرخوش ہو۔" اجنبی نے کہا۔

"ہان خوش ہوں، بہت خوش ہوں کہ میر اشوہر میرے لیے بیہ سیب لایا ہے۔ مجھے وہ دنیا میں سب سے زیادہ عزیزہے کیونکہ اس کو ہمیشہ میری خوشی کا خیال رہتا ہے۔" بڑی بی نے جواب دیا۔

بڑی بی کے اس جواب پر اجبی کے اوپر کھروں یانی پڑ گیا،اس سے کوئی جواب تہیں بن پڑا اور اس نے نگابیں پھی کر لیں۔

بوز بھےنے اس کو تھھیوں سے دیکھا اور مسکرا ویا۔ پھر اپنی بیوی سے کہا:

"ا کھو کھانا کھالو، دیکھیں تم نے کیا، چلیر، بنایا ہے۔

بوی نے کھانا لگاتے ہوئے کہا: "تمہارے جانے کے بعد نیاری کرنے لگی، گھر میں سب موجود تھالیکن ادرک نہیں تھااور بغیر ادرک کے جلسر کا مزہ نہیں آتا۔ پھرتم کو اورک پیند بھی بہت ہے۔ میں

'' کمیا کھائیں گے تم ہی بتاؤ۔'' بوڑھےنے کہا۔ ''سیب، مشک جیسی خوشبو والے، نسته رسیلے سیب کھائیں گے۔" بیوی نے کہااور سب قہقہہ مار کر بننے لگے، اجنبی نے بھی اپنی خاموشی توڑ دی اور اپنی جیب میں سے اشر فیوں کی تھیلی تکالی اور بوڑھے کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا:

"بیاو،میرے بھائی، تمہاراحق-" و منہیں، میں منہیں لے سکتا۔ بیاسب مذاق تھا۔" بوڑھےنے کہا۔

"انکار نہ کرو، لے لو، میں ورخواست کرتا ہوں۔" اجنی نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔ بوڑھا دیر تک انکار کرتا رہا، لیکن جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ اشر فیوں کی تھیلی خلوص دل سے . وے رہاہے اور اگر اس نے انکار کیا تو اجنبی کو رہے ہو گا تواس نے بادل ناخواستہ تھیلی لے لی۔ اجنبی نے اشر فیاں وینے کے بعد کہا:

"میں نے تم کو بیہ اشر فیاں اس کیے وی ہیں کہ آج تم دونوں میاں بیوی نے مجھ کو بہت اچھا سبق

"سبحان الله! به کیا کہہ رہے ہو میرے بھائی، ہم لوگ جابل گاؤں والے ہیں، تم جیسے شہریوں کو کیا سبق دیں سکتے ہیں۔" بوڑھے نے کہا۔ ا جنبی کی آتھوں میں آنسو بھر آئے اور اس

"میرے عزیز، تم نے مجھے خوش اور مطمئن

نے سوچا کیا کروں...؟ اتنے میں موسیٰ گاڑی والا نظر آیا۔ میں نے اس کو آواز دے کر بلایا اور کہا بھیا میں تم کو تھوڑے کی زین ویتی ہوں تم اس کے یدلے اور ک لا دو۔"

مویٰ نے یہ سنا تو جیران ہوگیا اور کہنے لگا: "اورک کے بدلے میں زین چے رہی ہو...؟" " ہاں اور کیا کروں! جب تھوڑا نہیں رہا تو زین کا كياكروں كى۔" ميں نے جواب ديا۔موسىٰ گاڑى والا كيا اور ادرك لے آيا اور ميں نے تمہارے ليے

چلبر تیار کر دیا۔" بوڑھے نے محبت کی نظروں سے بیوی کو دیکھتے

" نتم کتنی اچھی ہو، ہر وقت میر اکیال رکھتی ہو۔" پھر اس نے اجنبی کو مخاطب کرتے ہوئے ہو چھا: "میرے بھائی! کیابات ہے تم کومیری بیوی کے اس سووے پر کہ اس نے زین وے کر اورک لیا نہ تو تعجب ہوااور نہ غصہ آیا....؟"

اجنبی خاموش رہااور اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ تینوں کھانے میں مصروف ہوگئے۔ کھانے کے دوران بوڑھے میاں بیوی منسی مذاق کی باتیں کرتے رہے۔

"واه واه كيا اچها كهانا بنايا ہے-" بوڑھے نے تعریف کرتے ہوئے کہا۔

پھر بیوی سے مخاطب ہو کر کہا" تمہاری پکائی ہوئی چیز کبھی بری نہیں ہوتی۔"

"اچھا یہ بتاؤ، عیلبر کے بعد ہم کیا کھائیں زندگی کانسخہ بتاویاہے۔" کے....؟" بیوی نے یو چھانہ

## جيتي جائتي زندگي

زئدگی بے شار رنگوں سے مڑین ہے جو کہیں خوبصورت رنگ اوڑھے ہوئے ، تو کہیں تلخ حقائق کی اوڑھنی اوڑھے ہوئے ہے۔ کہیں شیریں ہے تو کہیں شمکین ، کہیں ہنی ہے تو کہیں آنسو۔ کہیں دھوپ ہے تو کہیں چھاؤں ،، کہیں سمندر کے

شفاف پانی کے جسی ہے تو کہیں کیچڑم کھلے پھول کی اند کہیں قو ب قزر کے رنگ ہیں۔ بھی داوس کی رات جسی آئتی ، ہے خواب گئی ہے۔ کبھی خواب گئی ہے، بھی خوار دار جھاڑیاں تو بھی شبنم کے قطرے کی ماند آئتی ہے۔ زندگی عذابِ مسلسل بھی ہے۔ توراحت جان بھی ہے، زندگی ہر ہر رنگ میں ہے، ہر طرف ٹھا ٹھیں مار دی ہے، کہانی کے صفحات کی طرح بھری پڑی ہے۔۔ کہانی کے صفحات کی طرح بھری پڑی ہے۔۔ کہانی کے صفحات کی طرح بھری پڑی ہے۔۔۔۔۔۔

کی مظرنے کیا توب کہلے کہ "آمتاہ تو تحت ہوتے ہیں لیکن زعر گا آمتاہ سے نیاہ سی ہے۔ آمتاہ سی ہے استاد سی ہے استاد سی مظرنے کیا تو اور زعر گا استان کے کر سی ہی ہے۔ " انسان زعر گی کے تقیب ہ فرازے بڑے بڑے سی سی سیکھتلے۔

زعر گی انسان کی تربیت کا عملی میڈ ان ہے۔ اس میں انسان ہر گزرتے لیجے کے ساتھ سیکھتا ہے، کچھے لوگ شوکر کھا کر سیکھتے ہیں اور حادثے ان کے تاضی ہوتے ہیں۔ کو تی دو سرے کی کھائی ہوئی شوکر ہے تا سیکھ لیتا ہے۔ زعر گی کے کی موڈ پر اسے ماضی میں رو تما ہونے والے واقعات بہت بیج بدو کھائی دیتا ہے۔ وہان پر دل کھول کہ بنتا ہے یا شر متعدہ و کھائی دیتا ہے۔ یوں زعر گی انسان کو مختف اند از میں اپنے دیگ و کھائی ہے۔

ہے یوں زعر گی انسان کو مختف اند از میں اپنے دیگ و کھائی ہے۔ ہم صفحہ قرطاس پر منظل کر دہے ہیں۔ اس میں سے پیچھ ہم صفحہ قرطاس پر منظل کر دہے ہیں۔

وقتايكسانبيربتا

ہم سبان کو موٹی پھو پھی کہتے تھے، کوں کہتے تھے یا تواس لیے کہ وہ بہت موٹی تھیں یا اس لیے کہ ان کی آواز کافی بھاری تھی لیکن وجہ پچھے بھی ہو، موٹی پچو پھی نے اپنے اس ٹاکٹل کا کبھی برا نہیں ماتا۔ وہ میری پچو پھی کی تند تھیں اور ہمارے گھر میں ایک فاص حیثیت رکھتی تھیں۔ ان کی وو بیٹیاں تھیں شاکلہ اور شائلہ دونوں بہت شویصورت تھیں۔ ان کا ایک بیٹا احمہ بھی تھا۔ موٹی خوبصورت تھیں۔ ان کا ایک بیٹا احمہ بھی تھا۔ موٹی پچو پھی ایے بہت مجت کرتی تھیں۔

میں نے موٹی کچو کچی کو کمجی غصے میں نہیں و کے اور و موٹی کچو کچو لین و کے باور و موٹی کچو کچو لین اپنیوں کی خوبصورتی پر بہت غرور کرتی تھیں، ان کی دوسری بھانجیاں، بھیجیاں جو کم صورت و شکل کی لڑکیاں تھیں ان کے در میان بیٹے کر وہ لینی بیٹیوں کے حسن کے قسیدے پڑھتیں۔

شبانہ باتی کی شادی ہیں برس کی عمر میں ہوگئی تھی۔ شاکلہ ان سے دوسال چیوٹی تھی۔ اس کے لیے رشتوں کی لائن لگ گئی، جہاں بھی، جس تقریب میں بھی شاکلہ جاتی، والیجی پر دو چار دشتے ضرور ساتھ لگ



کر آجاتے۔ بڑے بڑے کھروں کے لوگ ان کے
ایک کمرے کے فلیٹ میں زمین پر بیٹھ جاتے لیکن وہ
بڑے خرور سے ہر رہنے کو منع کر دیتیں۔ مجھی جو
کوئی ان کو سمجھا تا کہ بندی خدا! خوف کرو، ہر کھر میں
لڑکیاں بیٹی ہوئی ہیں، بیٹی کا فرض جلد از جلد
اواکر دو۔

تو وہ بڑے غرورہے کہتیں۔ فکروہ کریں جن کی بیٹیاں کالی کلوٹی ہیں، میری بیٹی تو کانچ کی گڑیا ہے، اس کی شادی میں کیا مسئلہ ....؟" اور اس کمنے وہ بھول جاتی تھیں کہ بیٹیوں کی شادیاں صور توں، شکلوں کی وجہ سے نہیں تصیبوں سے ہوتی ہیں۔

"آپا جان... کلوم اور رضوانہ کے لیے بھی کوئی رشتہ و یکھیں۔ آخر آپ کی بہن کی بیٹیاں ہیں وہ۔" امی نے موثی پھو پھوسے کہاجو آج کسی کام کے سلسلے میں ہمارے گھر آئی تھیں۔

موٹی پھو پھو بےرخی سے بولیں۔ دیکھوں گا۔ موٹی پھو پھونے کہہ تو دیا لیکن انہوں نے ان کے رشتے کروانے میں مجھی دلچین نہ لی گر اللہ بڑا رجیم وکریم ہے۔

وقت کا کام گزرنا ہے، سو وقت گزرتا چلا گیا۔
کلوُم اور رضوانہ کی بھی شادیاں ہو گئیں۔ جو شاکلہ
کے جوڑکے لڑکے خاندان میں تھے، وہ بھی بال پچوں
والے ہو گئے۔ لیکن موٹی پھو پھوکے دماغ کی وجہ سے
شاکلہ بیٹھی رہ گئے۔ عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ چیرے
کی شادابی اور خوبصورتی کہیں کھو گئی، جم بے ڈول
ہوگیا اور چیرے پر جھائیاں پڑگئیں۔ اس فکر میں کہ
وھوی میں نکلنے سے چیرہ خراب نہ ہوجائے سو وقت

سوری کے لیے کھر سے کام کرتی یا کیبل کے پروگرام لیٹی دیکھتی رہتی، یوں دن رات گھر میں پڑے رہنے سے جسم بے ڈھب ہو تا چلا گیااور عمر جھلکنے لگی۔

سے بھی ہو تا ہوں کے انظار کرتا اس کی ماں تو شائلہ کی شادی کا انظار کرتا اس کی ماں تو شائلہ کی شادی کے انظار کی وجہ سے اس کی شادی تو فراموش کر چکی تھیں، سو وہ ایک شام گھر اکیلا واپس نہ آیابلکہ اپنی کوئیگ سے شادی کر کے گھر لے آیا۔ اس دن موٹی پھو پھی ٹوٹ گئیں اور بستر کے آیا۔ اس دن موٹی پھو پھی ٹوٹ گئیں اور بستر سے جالگیں۔ رات دن شائلہ کی شادی کی قلر ان کو کے کمائیں کی اور جو کی سے ذکر کر تیں تو منہ کی کھا تیں کہ کوئی رشتہ تو بتا تا نہیں تھا اور ان کو با تیس سنانے بیٹھ جاتا کہ انہوں نے کیسے کفر ان نعمت کیا ہے۔ احمد جاتا کہ انہوں نے کیسے کفر ان نعمت کیا ہے۔ احمد بین کو تقریبا بھول ہی گیا۔

ایک روز میں شائلہ سے ملنے گئی تووہ بولی۔ '' پیتہ نہیں، کیا بات ہے، سیدھا ہاتھ اٹھایا ہی نہیں جاتا....؟''

"کیوں، کیاہوا…؟" میں نے پوچھا۔ "بس سینے میں تکلیف ہوتی ہے،ہاتھ اٹھاتی ہوں تو درد کی لہراٹھتی ہے، کروٹ لے کر نہیں لیٹ سکتی۔ امی اس قدر بیار ہیں، آیا ملک سے باہر ہیں، کس سے کھوں…؟" شاکلہ نے اذیت و کرب سے گزرتے ہوئے مجھ سے کہاتھا۔

اور میں کانپ کے رہ گئے۔ "کہیں خدانہ کرے... تم پرسوں تیار رہنا، میں آؤں گی، میرے ساتھ ڈاکٹر کے پاس چلنا۔" میں اس کو تاکید کرتے ہوئے اپنے گھر جانے کے لیے کھڑی ہوگئ کہ گھر پر



میرے دونوں بچوں کے اسکول سے آنے کا ٹائم

کیکن اسی رات موثی پھو پھی اپنی چہیتی بیٹی شاکلہ کو بیاہے بغیر اللہ کے گھر چل دیں۔خاندان میں کسی کو 🗨 مجھی شاکلہ کے ساتھ ہدروی نہیں تھی کہ ہر تھخص جانتا تھا کہ ان دونوں ماں بیٹیوں نے کیسے کیسے رشتے مھرائے ہیں لیکن نہ جانے کیوں مجھے شاکلہ سے ایک عجیب سی ہمدردی محسوس ہوتی تھی، میں سوچتی۔ ہم کون ہوتے ہیں کسی کولعن طعن کرنے والے....؟ بیہ توالثداوراس کے بندے کامعاملہ ہے۔

پھر میں اپنے میاں کے پاس لندن چکی گئی اور پاکستان کی دوستیان، پاکستان میں رہ تمئیں۔ ایک دن مجھے پتہ چلا کہ شائلہ کو بریسٹ کینسر ہو گیا ہے۔اس ون مجھے بہت صدمہ پہنچا۔میر اول چاہا، میں اس سے بات كرون،اس كى خيريت يوچيوں ليكن مجھے كہيں ہے اس کا فون نمبرنہ ملا۔میری بہن نے بتایا کہ وہ مسی سے بھی بات نہیں کرتی،نہ کی سے ملتی ہے اورنہ کسی کے گھر آتی جاتی ہے، بس زندگی کے دن ہیں جن کو وہ بوراکررہی ہے۔اس کے بال اڑ چے ہیں، رنگ سنولا گیاہے، آنکھوں پر چشمہ لگ گیا ہے۔ أف .... بير سب س كريس بلك بلك كررودى اور ميرے تصور مین وه بنستی مسکراتی، حسین و جمیل لڑکی آگئی جو محفل میں جاتی تو محفل کی ہر روئق اس کے آگے ماندپڑجاتی تھی۔

کافی عرصہ بعد ملک آنا ہوا تو ایک جگہ شاکلہ کو ویکھاوہ زرق برق شر ارے سوئے میں، اتنی بری عمر ہونے کے باوجو دبہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

" تم شائله مونا...؟" میں انجی تک

"بان، میں شائلہ ہی ہوں۔" وہ ہنسی۔ "يى... بىسب كىائى ....؟ مىن نے توسنا تھا،

تم بہت بیار رہی ہو، تم کسی سے ملتی نہیں ہو ....؟"

"بان، وه سب تھیک تھا، کیا ساری کہانی انجی سنوگی ...؟ میں خود بھی توتم کو اپنی کہانی سنانے کے لے بے قرار ہوں۔" شائلہ نے کہا اور میں نے جلدی جلدی اس کے گھر کا پتہ اور ٹیلی فون نمبر نوٹ کیا کہ اب میرے لیے رات گزارنی مشکل تھی کہ صبح میں نے شاکلہ ہے اس کے گھر آنے کاوعدہ کیا تھا۔

ووسرے ون صبح گیارہ بج میں اس کے. وروازے پر کھٹری تھی۔

اب آگے کی کہانی آپ شاکلہ کی زبانی سنیے۔ "ای کے انقال کے بعد میرے کیے زندگی آزمائش بن گئے۔ سینے کی تکلیف اور بھاوج کی طنزیہ ہنی مجھے جینے نہیں دیتی تھی۔ آیا یا کستان آئیں تو ان کے ساتھ ہپتال میں چیک اپ کے لیے گئے۔ وہاں ڈاکٹرزنے کہا کہ آپ کی سرجری کرناضروری ہے ورنہ بیاری بڑھ جائے گا، سو ہمت کرکے سوجا، خاموشی سے سرجری کروالیتی ہوں، کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوگی کیونکہ ایک کنواری او کی کے متعلق ب مشہور ہوجائے کہ وہ بایک موذی مرض میں مبتلا ہے تواس کی شادی ناممکن ہوجاتی ہے اور اب میں شاوی كرناجاتي تقى، اپناگر بساناجاتي تقى كه اب مال ك بعد بھائی بھاوج کی خدمت نہیں کی جاتی تھی۔ وہ تو میری ماں تھیں،جب تک زندہ رہیں، میں نے ان کو

بیٹہ کر کھلایالیکن یہ جھوٹے بھائی اور اس کی بیوی کی جو تیاں سید تھی کرنامیری برداشت سے باہر تھا۔ خیر، میں بتارہی تھی کہ ڈاکٹر کے مشورے پر میں نے سرجری کروالی۔
سرجری کروالی۔

میں ہیتال ہے واپس گھر آئی تو بچھے ایسا لگا جیسے میں ایک زندہ لاش ہوں جو اپنی قبر میں لیٹ کر صرف روز حشر کا انظار کر رہی ہے۔ دنیا میں قیامت گو صرف ایک مرتبہ آگئے گی لیکن میں روز قیامت کاکریس سہتی۔

ائضتے بیٹھتے بھاوج با تیں سناتی، طعنے دین کہ یہ تو ہم پر ہو جھ کی طرح بیٹھ گئ ہے۔ پہلے تو امید تھی کہ اے کوئی بیاہ کرلے جائے گالیکن اس بیاری کی ہوٹ کو اب کون ہاتھ لگائے گا۔...؟ یہ تو ساری زندگی کا عذاب بن گئ ہے۔ وہ میر اپیارابھائی جس کو میں بہت بیار کرتی تھی، وہ اس کی ہاں میں ہاں ملا تا۔ ان کا بس نہ چلتا، مجھے دھکے مار کر تکال دیں لیکن ای جائے نہ چلتا، مجھے دھکے مار کر تکال دیں لیکن ای جائے جائے ایک کام یہ کرگئی تھیں کہ فلیٹ میرے نام کر جائے ایک کام یہ کرگئی تھیں کہ فلیٹ میرے نام کر دیا تھا، سو مجوراً ان کو مجھے رکھنا پڑرہا تھا۔

میراکینر خم ہو چکا تھا۔ میں ٹریٹنٹ کے مراحل سے گزررہی تھی لیکن بھائی بھاوج نے مجھے اچھوت بنادیا، میرے برتن علیحدہ کردیے، بچوں کو میرے سے بھی دورر کھا جاتا جسے میں کوڑھی میں سائے سے بھی دورر کھا جاتا جسے میں کوڑھی تھی ... میں دات دن اپنے کمرے میں بیٹھی روتی رہتی یالبنی زندگی سے بھر پور پر انی تصویریں دیکھی رہتی یالبنی زندگی سے بھر پور پر انی تصویریں دیکھی رہتی ہوں۔ رہتی ہجھے کھی کبھی آہتہ آہتہ پاگل ہورہی ہوں۔ میرے بھی کمی اپنی مال پر بھی غصہ آتا کہ کیا تھا اگر وہ وقت پر میری شادی کردیتیں۔ میرے ساتھ اگر وہ وقت پر میری شادی کردیتیں۔ میرے ساتھ

کی لڑ کمیاں چار چار بچوں کی مائیں بن گئی تھیں، ایک میں تھی ناکام و نامر اد ....

کوئی ملنے آتا، میں اس سے نہ ملتی کہ لوگوں کی رحم بھری نظریں مجھ سے برداشت نہ ہوتی تھیں، کوئی فون کرتا، میں ریسیونہ کرتی۔

ایک دن میں بہت اداس اور دلگرفتہ بیٹی تھی کہ میری استانی جی جنہوں نے مجھے قرآن پڑھایا تھا، وہ مجھ سے ملنے چلی آئیں۔انہوں نے جو میری حالت دیکھی تو بہت پریشان ہوئیں پھر انہوں نے محمہ سرکہا

"ویکھو بیٹی بندوں سے کیوں امیدیں رکھتی ہو...؟اللہ سے امید رکھتی ہو...؟اللہ سے امید رکھو، اللہ سے سوال کرو، اللہ سے اس کی رحمت ما گلو۔

استانی جی نے میری ہمت بڑھائی، ایبالگا، جیسے میرے اندرائیک نئی روح حلول کرگئی ہے۔
میں نے اسی وقت وضو کرکے دو نفل توبہ استغفار کے پڑھے اور اپنے اللہ سے ٹوٹار ابطہ جوڑ لیا۔
شکر کو وطیرہ بنالیا۔ ہر ایک شخص سے جس سے زندگی میں بھی رابطہ رہا، مین نے ہاتھ جوڑ جوڑ کر معافی مانگی، لوگ سیجھتے، میں پاگل ہوگئی ہوں۔
معافی مانگی، لوگ سیجھتے، میں پاگل ہوگئی ہوں۔

اب بھائی بھاوج کے بند کمرے میں سے آنے والی دبی دبی ہنستی کی آوازیں مجھے پریشان نہ کر تیں کہ میں اب حاصل اور وصول کے چکر سے نکل چکی تھی۔

ایک دن ہماری پڑوس ہمارے گھر چند خواتین کو لے کر آئیں۔ میں اس وقت قرآن پڑھ رہی تھی۔ پتہ چلا کہ وہ میرے رشتہ کے لیے آئی ہیں۔ان

کے بھائی کی پہلی بیوی کا انقال ہوچکا ہے، بچہ کوئی نہیں ہے۔ میں تو س کر خاموش رہی، میں ان خواتین کو بے حدیسند آئی۔میری بھاوج نے خوب مذاق اڑایا وہ خواتین میری آپاکا فون نمبر لے کر چلی تئیں کہ وہ میری آپاسے بات کریں گی جو پچھ عرصے کے لیے پاکستان آئی ہوئی تھیں۔دوسری طرف مجھے یقین تھا كه ان كابھائى كوئى عام ساكام كرتا ہو گا۔

آیانے ان کو میری بیاری، بھاوج کے رویئے، سے لے کر ہماری تنگ وستی سب کے بارے میں تفصیل سے بتادیالیکن وہ پھر بھی بصندر ہیں کہ ان کے بھائی کی خواہش تھی کہ لڑ کیاں تو مجھے بہت مل جائیں گی کیکن وه کسی مظلوم کاسهارابنتا چاہتے ہتھ۔ آخر ان کی ضدے ننگ آکر آیاان کے گھر چلی گئیں لڑ کا ویکھ كر، جب واپس أثنين تو بے حد خوش تھيں۔ ان لو گوں نے ایک تکا بھی لینے سے منع کردیا تھا۔ میں زندگی کے اس رخ پر بھی خاموش تھی کہ میرے مالک کو یہی منظور ہو گا۔

ایک ون میں عزت سے، پھولوں سے لدی گاڑی میں رخصت ہو کر پیا کے سنگ اپنے گھر چلی كئى۔ رشتہ طے ہونے كے بعد آيانے مجھے بتاياكم میرے میاں انتبائی بینڈسم اور تعلیم یافتہ آدمی ہیں، ان کااپنا کپڑے کاکام ہے۔

اور بوں میں آج اینے گھر میں بہت عیش کر رہی ہوں۔اینے مالک سے میر اتعلق بہت گہرا ہوچکا ہے۔ میرے شوہر بظاہر جن کے آگے میری کوئی حیثیت نہیں ہے،میر ابہت خیال رکھتے۔

میرے چیرے کی خوبصورتی کافی حد تک بحال

ہو چکی ہے۔ وہ بھاوج جو مجھے وصفکارتی بھی، آج میرے تعلق کو فخریہ انداز میں بتاتی ہے۔ شائلہ نے آنسو بھری آتھوں سے اپنی کہانی مکمل کی اور میں خاموش بیٹھی سوچ رہی تھی۔ ''واقعی الله کے ہاں دیرہے، اندھر تہیں۔اس راہِ حیات میں ہمیشہ توبہ کے دروازے کھے رہتے ہیں، بس کوئی توبہ كرفے والاتو ہو۔"

### سكونكىتلاش

ووتوں باپ بیٹے اپنی زندگی کے دن گزار رہے تھے۔ باپ بے چارہ بیار رہتا تھا۔ رات بھر کھانستا رہتا۔ اس کے کھانسنے کی آوازیں پورے محلے میں كو تجي ربتي تقيل-

میں ان کے ایک کمرے کوارٹرسے پچھ فاصلے پر ایک نسبتاً بڑے کوارٹر میں رہتا تھا۔ میر اکوارٹر بڑا اس طرح ہو گیا تھا کہ والد صاحب نے تین کوارٹر ایک ساتھ فرید کیے تھے۔

ان دونوں باپ بیٹے کے نام بھی عام لو گول سے مختلف تتھے۔ باپ کا نام خیرو تھا اور بیٹے کا نام رمضان –

ایک رات میں نے رمضان کی چاریائی باہر کلی میں اس کے دروازے کے پاس دیکھی۔اس وقت وہ جاگ ہی رہا تھا۔ میں نے اوھر سے گزرتے ہوئے بوچھا۔ ''کیا بات ہے رمضان، چاریائی باہر كيول بجيائي ہے...؟"

"کیا بتاؤں نوید بھائی۔" اس نے ایک گہری سانس لی۔ "محلے والوں نے زندگی عذاب کردی ہے۔" الم "كيول، محلے والول نے كيا كہا ہے...؟" سوياكرول گا۔" ميں نے يوچھا۔

"بہ لوگ طرح طرح کی باتیں بنارہے تھے۔"
رمضان نے کہا۔ "ایک چھوٹی کی کو ٹھری میں بیار
باپ کور کھا ہوا ہے۔ بے چارہ ڈھنگ سے سانس بھی
نہیں لے سکتا۔ وہ تو گھٹ کر مرجائے گا اور بھی اسی
قتم کی باتیں ہورہی تھیں۔ اسی لیے ہم دونوں باپ
بیٹے نے یہ فیصلہ کیا کہ آئندہ سے میں باہر ہی سویا
کروں گا۔ پچھ توزبان بند ہوگی ان لوگوں کی۔"
کروں گا۔ پچھ توزبان بند ہوگی ان لوگوں کی۔"
دواقعی رمضان تم ایک سعادت مند اولاد ہو۔"

رمضان میری حوصلہ افزائی ہے بہت خوش ہوا فقا۔ اس کے بعد وہ ہے چارہ بہرگی بی میں سوت رہا۔
میں رات کے وقت جب بھی او تر ہے گزرت اس سے گر ہی ہی سے گزرت اس سے گر ہے ہیں او تر سے گزرت اس جہر ہے گئی ہی ہیں سات ہے ہیں او تر ایک جبر ہے ہیں او تر ایک جبر ہے ہیں اور ہی ہیں ہے ہیں ہورہ بھی میں نے بہر مین فالے سورہ بھی میں نے اس کے پار مطان اور مطان اور مطان اور مطان اس سے کمیل بہتا دیا۔ وہ رمضان شبیل بہتا دیا۔ وہ رمضان شبیل بلکہ خیر و تقا۔ رمضان کاباہے۔

میں نے اسے شاباش دی۔

"ارے چاچا، خیریت توہے!" میں نے حیران
ہو کر ہو چھا۔ "تم باہر کیوں سورہ ہو۔...؟"
"بینا، محلے وا و ل کی وجہ ہے۔" خیرو نے بتایا۔
"کیوں، محلے وا نے کیا کہہ رہے ہیں ۔.؟"
"زندگی عذاب کردی ہے۔ کبہ رہے ہیں کیا ہے رحم باپ ہے جو خود تو اندر کمرے میں سوتا ہے اور بیٹے کو باہر گلی میں بھینک دیا ہے۔ بس بیٹا ہم دونوں باپ بیٹے نے یہی فیصلہ کیا کہ اب میں باہر وونوں باپ بیٹے نے یہی فیصلہ کیا کہ اب میں باہر وونوں باپ بیٹے نے یہی فیصلہ کیا کہ اب میں باہر وونوں باپ بیٹے نے یہی فیصلہ کیا کہ اب میں باہر وونوں باپ بیٹے نے یہی فیصلہ کیا کہ اب میں باہر

سویا کروں گا۔" "چاچا، مجھے تم دونوں کی محبت نے بہت متاثر کیا ہے۔" میں نے کہا۔ "دسی مزار نہی زن گی دہ گئی سے اس جیسی بھی

ہے۔ "یں ہے ہو۔
"بس بیٹا، یہی زندگی رہ گئی ہے۔ اب جیسی بھی گزرے،اس کااحسان ہے۔"

بوڑھا خیرو پھر باہر ہی سوتا رہا۔ رمضان سے ملاقات ہوئی تو وہ کچھ بے چین سا دکھائی دیا۔ ''نوید بھائی، محلے والوں نے پھر بولناشر وع کر دیاہے۔'' ''اب کیابول رہے ہیں...؟''

" اپنی کہ کیسا ہے رحم بیٹا ہے۔ جس نے اپنے باپ کو گلی میں سونے کے لیے مجبور کردیا ہے۔ باپ کے جارہ بوڑھا سردی کی رات میں رات مجر کے انتار بتاہے۔"

"باں میہ تو ہے۔ مصند تو شروع ہو چکی ہے۔" میںنے کہا۔

"اب آپ بی مشورودی، بهم کیا کریں۔" "میں اب کیا کہد سکتا ہوں۔" میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ "تم دونوں خود ہی سوچ کرکوئی راستہ نکالو۔"

اس ہفتے میں نے دیکھا کہ دونوں نے ایک راستہ نکال لیاتھا۔

دونوں ہی باہر سونے گئے ہے۔ دونوں کی چار پائیاں گئی میں آگئی تھیں۔ "یار رمضان، یہ کیا حماقت ہے۔ ... ؟" میں نے رمضان سے پوچھا۔
حماقت ہے ... ؟" میں غلندی ہے۔" رمضان نے گیا۔ "یہ حماقت نہیں عقلندی ہے۔" رمضان نے کہا۔ "اب کوئی الزام نہیں لگا سکتا کہ باپ نے بیٹے کو باہر سلایا ہے یا بیٹے گئے باپ کو کیونکہ اب دونوں ہی

WWW.PAKSOCIETY.COM

بابریں۔"

میں کئی راتوں تک یہ سلسلہ ویکھارہا۔ دونوں کی چاریائیاں گلی میں رکھ دی جاتیں۔ بستر بچھائے جاتے اور دونوں باپ بیٹے اپنی اپنی چاریائی سنجال لیتے۔ بوڑھے خیر و کے کچھ دوست بھی تھے۔ ای کی عمر کے ۔ وہ بھی دہاں آ جاتے اور ایک چویال سی جم جاتی۔ کے ۔ وہ بھی دہاں آ جاتے اور ایک چویال سی جم جاتی۔ بے چارہ رمضان اینے باپ اور اس کے دوستوں کے لیے چائے وغیر ہ کا بند وبست کر دیا کرتا۔

کے دنوں کے بعد ایک رات دونوں چارپائیاں خائب ہو گئیں۔ یعنی کوارٹرسے باہر کوئی چارپائی نہیں مقی میں نے دوسرے دن رمضان سے بوچھا۔ "کیا ہوار مضان ، خیریت تو ہے۔ رات تم دونوں کہیں گئے ہوئے تھے کیا....؟"

دونہیں تو۔ہم وونوں اندر ہی کو تھری میں سوئے ویے تھے۔"

"اندر سوئے تھے۔"

"ہاں توید بھائی۔" اس نے ایک گبری سانس لی۔" پھروہی محلے والے۔"

"كيول، اب كياكبه رب بيل محلے والے .... "

"كبه رب بيل و كيھو دونوں ب و قوفوں كو۔
گر ہوتے ہوئے گل بيل سورے بيل اور ايک رات
دونوں سردى سے اكڑے ہوئے مليل گے۔
"سر كيا بات ہوئى۔ يعنى كہانی وہيں پہنچ گئی جہال سے شروع ہوئی تھی۔"

"بال نوید بھائی، یہی ہواہے۔اب ہم دونوں پھر اس کو تھری میں ہیں۔" "دیکھو، اگر تم دونوں ای طرح کرتے رہے تو

ایک ون خرج ہوجاؤگے۔ محلے والے چاہے اب کچھ مجھی یو لتے رہیں۔ تم اب کو تھری سے باہر نہیں تکلنا۔"

"سوال ہی نہیں پیداہو تا۔"

ایک دن رمضان نے میرے سامنے ایک بہت میڑھامسکلہ رکھ دیا۔ "توید بھائی، میں تو بہت چکر میں پھنس گیاہوں۔اب تم ہی مشورہ دو کہ میں کیا کروں۔" "اب کیا مسکلہ ہو گیا تمہارے ساتھ....؟" میں

نے پوچھا۔ "میرے اہا میری شادی کروانے کے چکر میں ہیں۔انہوں نے میر اناک میں دم کرر کھاہے کہ میں کمی بھی حال میں شادی کر لوں۔"

"تواس میں پریشانی کیاہے، کرلوشادی-" نوید بھائی، تم توسارے حالات جائے ہو۔ شادی

کرلی تو ایا کہاں رہے گا۔ اس کو پھر باہر کلی میں سوتا پڑے گا۔اس کے بعد کیا ہو گا۔"

"بال، يه تو ہے۔ يه تو واقعی بہت ميزها

رمضان مند ہی مند میں پھھ پولٹا ہواایک طرف چلا سیدشایدووہ چارولیٰ قسمت کور ابجد کہدرہ ہوگا۔ پچھ د نوں کے بعد اس کی شادی ہوگئی۔ بہت چھوٹی ہی تقریب تھی جس میں منتی کے پچھ و گوں کو مدعوکیا گیا تھا۔ ان میں سے ایک میں بھی تھا۔ مدعوکیا گیا تھا۔ ان میں سے ایک میں بھی تھا۔

اس کا بوڑھا باپ اس وقت بھی کھانس رہاتھا اور میں اسے دیکھ کر افسوس کر رہاتھا کہ اس کھانسے ہوئے بوڑھے کو ایک مرتبہ پھر گلی میں اپنا پلنگ بچھا تا ہوگا۔ ظاہر ہے کہ وہ بیٹے اور بہو کے ساتھ کمرے میں

£2015\G

# 

= UNUSUPE

پرای ٹک کاڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک ہے ۔ ﴿ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای ٹک کا پر نٹ پر بو بو ہریوسٹ کے ساتھ پہلے سے موجو د مواد کی چیکنگ اور اچھے پر نٹ کے

> ♦ مشہور مصنفین کی گتب کی مکمل رینج ♦ ہر کتاب کاالگ سیکشن 💠 ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ ائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

💠 ہائی کو اکٹی پی ڈی ایف فائکز ہرای کیک آن لائن پڑھنے کی سہولت ﴿ ماہانہ ڈائجسٹ کی تنین مختلف سائزوں میں ایلوڈ نگ سپریم کوالٹی،نار مل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی 💠 عمران سيريزازمظهر كليم اور ابن صفی کی مکمل رینج ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنگ نہیں کیاجا تا

واحدویب سائث جہال ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤ تلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد یوسٹ پر تبھرہ ضرور کریں

🗘 ڈاؤ نلوڈ نگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب

ڈاؤنلوڈ کریں استروہ سرمارے کو ویس سائٹ کالنگ دیمر منتعارف کرائیر

Online Library For Pakistan



Facebook

fb.com/paksociety



توخيس روسكما

لیکن شادی کے چند ہفتوں بعد اس کے برعکس ایک اور بات ہومئی۔

رمضان کا پنگ پھر باہر آگیا۔ حالاتکہ رمضان اور اس کی بیوی نے کوارٹر کے دروازے کے باہر پنگ ڈال کراسے چاروں طرف سے کپڑے سے اس طرح کور کردیا تھا جیسے کوئی کمرابنادیا گیا ہو۔

دو دن تو خیریت سے گزر گئے۔ تیسرے ون رمضان بہت پریشان ہو کرمیرے پاس آیا۔ "توید بھائی،میری مجھ میں نہیں آرہاکہ اب میں کیاکروں۔" بھائی،میری مجھ میں نہیں آرہاکہ اب میں کیاکروں۔" "کیوں اب کیابات ہوگئی۔"

"محلے والے یہ کہ رہے ہیں کہ میں اس طرح باہر پلک ڈال کر پورے مطلے کے ماحول کو خراب کر رہاہوں۔" اس نے کہا۔" محلے کے لڑکے اند جرے میں گلی میں بیٹے رہے ہیں۔"

"یہ بات تو ہے رمضان ۔" میں نے کہا۔"اس مرتبہ محلے والوں کااعتراض بالکل درست ہے۔" "تو پھریتاؤ کیا کروں۔" "مہ میں کیا بتا سکتا ہوں۔ تم لوگ خود ہی کوئی

"اب من كيابتا سكتابول-تم لوگ خودى كوئى راسته تكالو-"

اس بے چارے نے راستہ بیہ نکالا کہ تیسرے ون سے اپنے باپ کو گلی میں سلانا شروع کر دیا۔ خیال تھا کہ شاید اب محلے والے اس کا پیچھا چھوڑ دیں لیکن ایسا کیے ہو سکٹا تھا۔

ایک مرتبہ پھروی اعتراض کہ بے چارہ باپ تو باہر گلی میں سورہا ہے اور دونوں میاں بیوی کمرے میں عیش کررہے ہیں۔

رمضان نے بہت ہی پریشان ہو کر مجھے فریاد کی۔ "توید بھائی، اب بتاکی، اب میں کیا کروں۔ اب توکوئی راستہ ہی نہیں رہ گیاہے۔"

"اب میں تمہارے لیے سوائے وعاول کے اور کے نہیں کر سکا۔" میں نے کہا۔

کھر ایک ون بتا چلا کہ رمضان کا باپ سخت بیار ہو کر میں ال پہنچ گیا اور اس بیاری کے عالم میں ایک ہی ہفتے میں اس کا انتقال ہو گیا۔

بجے اس شخص کی موت کا افسوس بھی تھا۔ لیکن یہ خیال بھی تھا کہ اب بے چارے رمضان کو سکون مل جائے گا کہ اب بے چارہ اپ بی نہیں رہا تھا۔ لیکن مل جائے گا کہ وقلہ بے چارہ باپ ہی موت کے بعد پورا محلہ دو واضح کروہوں میں تقسیم ہو گیا تھا۔

ایک گروه کا کبنا تھا کہ بے چاره رمضان اب تنہا ره گیا ہے۔ باپ کا مہارا ختم ہو گیا ہے۔ اب وہ زیم گی بحر دعاؤں کے لیے ترستارہ گا۔ باپ تھاتو مشورے ویتارہتا تھا جبکہ دو سرے گروہ کا کہنا تھا کہ رمضان ہی کی وجہ سے بے چارے ہوڑھے باپ کا انتقال ہوا ہے۔ کی وجہ سے بے چارے ہوڑھے باپ کا انتقال ہوا ہے۔ اس نے جان ہو جھے کر الی حرکت کی ہوگی کہ بے چارہ اس نے جان ہو جھے کر الی حرکت کی ہوگی کہ بے چارہ

LABORI.



ياربوكرا تقال كركميا

یعتی بایپ کی موت کا ساده المایا ہے چارے رمعتمان

رمضال ايك مرتبه يحربليلا تابوامير سيال آكيك "تويد يحافى اب تواتيا اوكى بسياب زعد ما تومعيت مر كياتواور مصيب اب تم يئ يتاؤيل كياكرون-" "اب توصرف ایک بی طریقتہ رہ جاتا ہے۔" میں نے کیا۔ " یہ لوگ حمیس زندہ تہیں رہتے ویں ك-اس كي بيترب كه تم يد محله بي چيوروو- كبيس

اور چلے جاؤ۔" "پال، بیہ ٹھیک رہے گا۔" دمضالن نے میری تاتیدگی۔"میں خود اب ایسے محلے میں نہیں رہتا چاہتا جال او گوں کو چین بی تیس ال ماہے۔"

اس کے دس پیررہ و توں کے بعدر مضال واقعی محلہ چیوڑ کرنہ جانے کہاں چلا گیا۔اس نے ایتا کوارٹر مسى كوكرائے يروے ديا تھا۔

مير اخيال تحاكد اب وه به چاره سكون كى زندگى كراردايو كالكن شايداس بيجارے كے مقدر ميں سكون بى تېيىن تقل

ايك ون وه بازار ش مجمع ل كيا\_ يهت يريشان تھا۔ چیرے پر ہوائیاں اڑتی ہوئی۔ بچھے دیکھتے ہی وہ جيرى سے ميرے پاس آگيا۔ "تويد بعائی، اچھا ہوا آپ مل گئے۔ میں توخود آپ کے پاک جانے کی سوچ

تم يتاؤ، تم تحريت سے تو ہوتا....؟" على "خيريت كيال تويد بحاتى-" اس نے ايك كيرى

سانس لی۔"ہم جیہوں کے نصیب میں تیریت تام کی كوئى چيز تبين ہوتی۔" وكيول، أب كما مسئله بوهيا- ثم تو وه محله

چيوڙ ڪي ہو۔" "کلہ تو چیوڑ چکاہوں۔ لیکن اب جس محلے ش کیا ہوں، وہ لوگ اور نجی دو چار ہاتھ آگے گی

"كيون، ان كے ساتھ كياير اللم ہو كئ-" "پرالم یہ ہے کہ محلے والوں کو بھیلت ہی تھیں آرياكه بين كوئى شريف آوى بيون الن كاكيتاب ك جو مخص راتوں رات اپتا پر اتا محلہ چیوڑ کر بھاگ تکلے۔ اس کے ساتھ کوئی نہ کوئی گڑیر ضرور ہے۔ وہ سب مجھے اور میری بیوی کو مشکوک تگاہوں سے ویکھا كرتے ہیں۔اب آپ بتائیں، علی كياكروں۔" "اب تمهارے کیے صرف ایک مشورہ ہے۔" مل نے کہا۔" تم نے اپتا کوارٹر کرائے پر دیاہے تا۔"

"بس تم اینے کوارٹر میں وایس آ جاؤ۔" میں نے كها-"اور وحرك سے رہاشروع كروو-كوتك سے وتيالى ب كه تم ياب يكه محى كراو،وه تميار عكام میں تقص تکالتی رہے گی۔ اس کیے اب سی کی پروا مت کرو۔ لوگ جو کہتے ہیں کہتے دو۔ ورتہ شاید تميارے ليے زئده رہناد شوار بوجائے۔

رمضان نے میرے اس متورے یہ ممل كرليا\_اب وه محط والوس كى بالكل محى يرواتيس كرتا اورانتائی سکون کی زندگی گزار رہاہے۔

E E BEOD "وم قلندر، دوده مليدا! 🗨 مت قلندر، دوده مليدا!"

نہ ہاتھ میں کٹورانہ بغل میں تھیلا اور نہ کسی کے آ کے ہیکے ماتکنے کو اس کی ہتھیلی تھلتی۔جوہری بازار میں جب مہمی بنیوں کی جھوٹی بڑی دو کانوں میں گاؤں کے کسان اور ان کی دیلی اور اجڑی صور تول والی

معربين عورتين حيوثي حيوثي يومليان بازو میں وابے داخل ہو تیں تو وہ درو میں

فريد شكر تمنج \_ندر ب و كه مندر ب رنج! كيا تفا، كيا هو كيا\_ چن نفا، كل مو كيا! يادرب كى اور خيرسب كى! يبال لے اور وہال دے!

تیرے آگے کی بھی خیر، پیچھے کی بھی خیر!

ال ہاتھ دے، ال ہاتھ لے!

كيارى كى دوكان كے كوتے ميں وحول سے اٹا ياريك

وم قلندر، دوده مليدا! مت قلندر، دوده مليدا! كندهول تك الجھ مجھرے سفيد بال جيسے

"تیرے آگے کی بھی خیر، پیچیے کی بھی خیر!" گود میں بے جان سے بیچے کو سمیٹے بلکتی روتی ما*ل* ہاسپٹل میں بھاگتی ڈاکٹر کے کمرے میں پہنچتی تب بھی وه اس طرح صد الكاتا:

ڈونی آواز میں چیخ<del>تا</del>:

"یادرپ کی اور خیر سب کی!" وہ بے چینی کی حالت میں بڑے وروازے پر سر تھامے بیٹھ جاتا۔ تبھی اندر سے اسریچر پر سفید چاور میں کسی لاش کو دُهاني بابر لايا جاتا تو وه سر

جھکائے و ھیمی آواز میں بولتا۔ 'کمیا تھا، کیا ہو گیا۔ چمن تھا، گل

گری ہو، یا بارش، یاسروی، اس کی حیال ڈھال آواز پر ی بھی موسم کا اثر نہ پڑتا۔ تار کا کچھا۔ ہاتھ لگائیں تو انگلیوں پر خون کی یوندیں چھلک اتھیں۔ناف سے اوپر سینے کو چھوتی کمی ڈاڑھی ایسی ویران اجاز جھاڑی و کھائی ویتی جہاں مکڑیاں بھی جالا نننے سے کترائیں۔ سانولا رتگ، پسته قد اور منمنانی کمزور

> آواز۔ موٹے ہونث، کھٹنوں سے یاؤں تک ساه گرتا اور ای رنگ کی تہہ بند۔ جوہری بازار سے صدر ہاسپٹل کی لانی سڑک پر وہ صح سے شام تک یوں ہی آواز



Copied From Web

پیداخون شرماگیا۔

ایک ون ول گھبر ایا، مال کی تھپکیاں اور ولار یاد آیاتو گھومتا ہوا تالاب کے کنارے چلا آیا۔ پیپل کے شخے سے کمر ٹکائی اور آئھیں موند لیں۔ اسی حالت میں رات کے نونج گئے۔ اچانک کڑ کئی آواز سے نبیند

"فرید شکر سیخے۔نہ رہے وکھ انہ رہے رہے !"
میں ہڑ بڑا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ تاریکی میں شہر کے
روش قبقے تاروں جیسے چک رہے ہے۔سنانے میں
جھینگروں کے بولنے کے سلسلے کو، بابا کے ڈراؤنے قدو
قامت اور بھاری قدموں کی چاپ نے توڑ دیا۔ میرا
تھکا ماندہ جسم خوف سے لزر اٹھا۔ وس قدم دور
کھڑے بابا کی، اندھیرے میں چسکتی آئھیں میری
ہمت کو پسینے میں ترکر رہی تھیں۔ میں نے چاہا کہ دوڑ
لگادوں لیکن زمین نے دونوں پاؤں جکڑ لیے۔ تبھی
تاریکی کی چلمن اتار بھینکی۔
تاریکی کی چلمن اتار بھینکی۔
تاریکی کی چلمن اتار بھینکی۔

بابالجحه كهوررمانها\_

اس کے چہرے پر نرمی کے آثار نظر آئے تو مری خوف زدگی کاپارہ بھی بھر گیا۔لاکھوں کی آبادی میں شاید میں پہلا انسان تھا جسے اس نے مخاطب کیا۔ مدردی سے شرابور خصے اس کے ٹوٹے پھوٹے الفاظ۔

"چیل کے گھونسلے میں گوشت کی ہوئی ڈھونڈنے نکلے ہو۔ مگر لڑکے ، ابھی اللہ کا تھم نہیں ہواہے۔"
میں اس کا دھرم پہچان گیا مگر اس کے وشواس کی شکتی نے میری نامیدی بڑھادی۔ مجھے جیرانی ہوئی کہ باباکیے جان گیا کہ بے روز گاری کے تھیٹروں نے کہ باباکیے جان گیا کہ بے روز گاری کے تھیٹروں نے

موسلا دھار بارش اور بجلی کی کڑک سنتے ہی کسی دوکان کے سائبان تلے بیٹھتا تو مینڈ کول کی بولتی بند ہوجاتی۔ برفیلی سروی میں حکیم ہوٹل کی بھٹی کے پاس جالیٹتا اور جلی ہوئی روٹی کی سگندھ سے بھٹی بھوک کو تسلی دیے لیٹا۔ سورج کی آگ برساتی گری میں تالاب کے کنارے بیٹیل کے پیڑتے سکون سے خرائے بھر تا۔ کنارے بیٹیل کے پیڑتے سکون سے خرائے بھر تا۔ کنارے بیٹیل کے پیڑتے سکون سے خرائے بھر تا۔ کنارے بیٹیل کے پیڑتے سکون سے خرائے بھر تا۔ کنارے بیٹیل کے پیڑتے سکون سے خرائے بھر تا۔ کنارے بیٹیل کے پیڑتے سکون سے خرائے بھر تا۔ کنارے بیٹیل کے بیٹی خوال چارے کی حجمر بوں اور حلق کے بیٹی کئی کی دار سے بیٹیل کے بیٹی کی حجمر بوں اور حلق کے بیٹی کئی کی دار سے بیٹیل کے بیٹی کی حجمر بوں اور حلق کے بیٹی کئی کی دار سے بیٹیل کے بیٹی کی حجمر بوں اور حلق کے بیٹی کئی کی دار سے بیٹیل کی دار سے بیٹیل

ویں دوں پہرسے کی جمریوں اور میں ہے کم نہ انگلی کھال سے اندازاً اس کی عمر ستر سال سے کم نہ ہوگی۔ شہر کے لوگ اسے" بابا" کہا کرتے تھے۔ میں نے دسویں کا امتخان پاس کیا تو ماں نے چار سوتی شرف اور دو پینٹ جو بیٹے کے دسہرے میں سلوں اور حقہ کے اس کے شار ساوں کے اس کی دسہرے میں سلوں اور حقہ کے اس کے دسے میں سلوں اور حقہ کے دسے میں اور حقہ کے دسے میں ایک میں کہ در سے میں ایک میں کہ در سے اس

سلوائے تھے، کپڑے کے تھلے میں رکھ دیے۔ پپاس روپے کا ایک نوٹ، ڈھیر ساری دعائیں اور چٹاچٹ گالوں، پیشانی پر پیار کیا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں روزگار کی تلاش کا چٹان جیبا بوجھ اٹھائے ودھوا مال کے مچلتے ارمان پورے کرنے کے لیے گوالیار اپنے ماما

ایشور ان جیبا ماماسب کو دے، جتنا پیارا اپنے بچوں کو دیتے، اتناہی مجھے دیتے۔ ماں اور وہ، نانانانی کی وہ ہی اولاد بچی تھی۔ وہ ضلع بولیس، آفس میں اپر ڈویژن کلرک تھے اور دو کمروں کے سرکاری مکان میں رہتے تھے۔

مامانے سب سے پہلے روزگار کے لیے میرانام درج کرایا اور کئی نجی کمپنیوں میں درخواستیں لگوادیں۔ تین مہینے دن بھر پیدل چلتے چلتے چڑے کی چپلیں سارارنگ روغن کھو بیٹھیں۔ پنڈلیاں دردسے بلنے لگیں۔ گاؤں کی پگڈنڈیوں نے تارکول سڑکوں بسے ناتاکیا جوڑاگائے بھینسوں کے تازہ شدہ دودھ سے ناتاکیا جوڑاگائے بھینسوں کے تازہ شدہ دودھ سے

Copied From Web 2015

میرے حوصلوں کے چیتھڑے اڑادیے ہیں۔ "بابامیری مدد کرو۔ گاؤں میں مال میرے کارن روتی ہے۔"

کاریں کب کی گزر چکی تھیں۔ ہم دونوں ایک دوسرے کی موجودگی کا صرف احساس ہی کر یارے ہے۔ یارے شخصے۔

"ساری دنیا کی مائیں روتی رہتی ہیں۔ان کی تقدیر بارش کے موسم میں لکھی گئی ہے۔ میرے بیٹے کی مال بھی چلائی اور گڑ گڑ ائی تھی۔سنتا کون ہے۔"

یونس کے پاس دو راجستھانی بیلوں کی جوڑی تھی۔ پانچ ایکڑ زمین ہا تکتے اور جو تنے کو کافی تھی۔ وہ سوچتا تھا، ایک جوڑی اور مل جائے تو اناج منڈی کے جانے کا خرچ نے جائے۔ دوسروں کا مال ڈھونے سے آمدنی بھی بڑھ جائے گی۔ سر پنج کے ٹریکٹر ٹرالی ہے، منڈی تک کا بہت زیادہ بھاڑا تھا۔ تین سال سے مان سون کی جاہ میں کئی ضلعوں کے کسان جمع ہو کجی کھا چکے تھے۔ بھری اور اکال نے ساہو کار کی ہتھیلیوں کی تھیلی کافور کر دی۔ مجھی مجھی کالی بدلیاں آسان کو ڈھائلتیں۔ کسان دوڑے دوڑے کھیتوں میں آتے۔ فضامیں نمی گھل جاتی۔ لیکن طوفانی ہوائیں بل بھر میں بدلیاں اڑا لے جاتیں اور سورج امیدوں کا منہ چڑاتا، آگ برسانے پھر نکل آتا۔سب کی تھو تھلی چھاتیاں ول کی و هو کنوں سے تھلواڑ کرنے لگتیں۔ کتنے تہوار آئے اور سانب جیسے لہراتے بل کھاتے گزر گئے۔ اب كى برس باول اتنے ٹوٹ كر برسے كه تال

تلیاں ایلنے لگیں۔ کوئیس منڈیریں توڑنے لگے۔

گاؤں سے چار میل دور بہتی ندی نے کنارے بسے کئی

گاؤں ہڑپ کر لیے۔ کسانوں کے سو کھے ہونٹ کھل اسٹھے اور گھروں میں چھائی مرونی حجیث گئے۔ بال بچوں والیوں نے ابھی سے سپنے میں ڈوبنا شروع کردیا کہ اس برس بیٹیوں کی ڈولیاں اٹھ جائیں گا۔ یونس اور اس کی بیوی صغریٰ کے سر سجدے میں گرگئے۔ رات گئے بھیگی ہواؤں کے سر سجدے میں گرگئے۔ رات گئے بھیگی ہواؤں کے شور میں وہ یونس سے بولی۔ "اللہ نے ہم لاچاروں کی سن لی۔ اب کی فصل کاٹ لو تو لڑ کیوں کی مجھی فکر کریں۔ کب تک کاٹ لو تو لڑ کیوں کی مجھی فکر کریں۔ کب تک جیتھڑوں سے جوانی ڈھانیتی رہوں گی۔"

"جتنی فکر تھے ہے اتن مجھے بھی ہے، پر کیا کریں۔ کنوئیں کے لیے ساہو کار جی سے دس ہزار لیے ہوئے ہیں۔ تین سال سے ایک روپیا نہیں دیا۔ بھکاری کی طرح ہر سال مہلت لیتا ہوں۔اس فصل پر توہر حال میں چکانا ہی پڑے گا۔"

قرض توبینک سے بھی مل جاتا گر لکھاپڑھی اور
انگوٹھے لگانے سے بعد بھی پوری رقم نہیں ملتی۔ نیج

کے دلالوں کو نمیشن اور بابوؤں کی جیب قدم قدم پر
منہ بھاڑے رہتی ہے۔ کسان گھبرا کر بینک کی
سیڑھیاں انٹر اتے اور سیدھے بالم پور تحصیل پہنچتے۔
ساہوکار کے سامنے کھتونی رکھی۔ لال رنگ کے بہی
ماہوکار کے سامنے کھتونی رکھی۔ لال رنگ کے بہی
کھاتے میں انگوٹھالگایا اور نوٹ گنتے گنتے تھوک سوکھتا
د کیے اٹھ کھڑے ہوتے۔

یونس چھوٹاکسان تھا۔ گھنے جنگلوں سے گھرے دور دراز کے چھوٹے گاؤں میں پانچ ایکڑ زمین کی او قات کیا ہوتی ہے۔ مٹی کے تیل سے جلتی چھوٹی سی بی کی روشن میں پڑوس کے جھونپڑے بھی دکھائی منہیں دیتے۔ چار طرف دیواریں اینٹ گارے سے بنالیں۔ مشکل سے بیں فث کی جگہ میں یونس اپنی بنالیں۔ مشکل سے بیں فث کی جگہ میں یونس اپنی

بیوی، بچول کے ساتھ وھوال وھار بارش میں سونے کی کوشش کررہا تھا۔ پرانی کھپریل کی حبیت وو تین جگہ سے فیک رہی تھی۔اس کی بیٹیوں نے وروازے کا ٹاٹ اتارا اور اپنے بھائی کے اوپر ڈال دیا۔ دونوں دیوار کی اوٹ میں ایک ووسرے سے لیٹ کئیں۔ کافی رات گزری اور بارش رکی تو ہر طرف مینڈکوں

کے ٹرٹرانے کی گونج میں یونس اٹھ بیٹا۔ "الله كى رحمت ہے صغرىٰ۔اس مرتبہ قرضہ اوا كروينا ہى اچھا ہے۔ ہارى بھلائى اسى ميں ہے۔ گئے سال ہی ساہو کار کے تیور ایٹھے نہ تھے۔اب نہ جانے كياكر بيٹھے۔"

"البھی تین مہینے باقی ہیں مکاجوار کینے میں۔ پھھ نہ کچھ راستہ کھوج لیں گے۔" صغریٰ آہتہ سے بولی تا کہ بچوں کی نیندنہ ٹوٹ جائے۔

يونس كى سمجھ ميں تركيب آئى اور كہنے لگا۔"ايسا کریں، بشیر اکو شہر جھیج ویں۔ وہاں اچھی مز دوری مل جاتی نے۔قصل کٹنے تک دوڈھائی ہزار کمالے گا۔" وو چھی چھی! کیسا ظلم کرتے ہو۔ انجھی بارہ سال کاہے میر ابشیر ا۔شہر پھر شہر ہو تاہے۔ تمہارے گاؤں جیسا تہیں۔ وہاں ریل گاڑی چلے ہے، موٹر اور بچٹ پھٹیاں۔ کیڑے مکوڑوں جیسے لوگ۔بشیر ابل بھرسانس نہ لے سکے گا۔"

"اری عقل کی و شمن، روپے پیسے کے آگے نہ گاؤں ، نہ شہر۔ میری بات مان لے۔ لڑ کیوں کے لیے

وونا باباء تجهی نہیں۔ یہاں بھی تو وہ تمہارا ہاتھ بٹائے ہے۔ بیل جیبادن بھر کھیت میں بٹار ہے۔" " میں کہتا ہوں، اوس سے کہیں

Copied From Web 2015 (S)

صغریٰ بی کی آ تھوں سے آنسو کرنے لگے۔سر جھکائے روتی رہی۔ تھک ہار کے بونس خرائے بحرنے لگا۔

یونس کے کھیت میں مکاجوارنے سر اٹھاناشروع كيا۔ اوھر گاؤں سے تيس ميل دور رہنے والے ساہوکار کے بھی کھاتوں کا پیٹ چھولنے لگا۔ اس کی تگاہیں لہلہاتی فصلوں کو گدھ کی طرح تا کئے لگیں۔ ہر چھوٹے بڑے گاؤں میں اس کے مخبر تھے جو قرض داروں کی آتی جاتی سانس تک کی خبر ساہو کار کو پہنچاتے رہتے تھے۔ویسے بھی اچھے مانسوں کو دیکھتے ای اس کے کان کسی چوکس چوہے جیسے کھڑے ہوجاتے۔ یونس کے کھیت کی مینڈھ پر بھی ساہو کار کے کارندوں کے بھاری قدموں کی چاپ پھٹکارنے لگی۔مٹی پر ان کی لا مھیوں کی وصک پر تی تو بونس کے گھر کی دیواروں پر بیٹی چھپکلیاں ادھر ادھر دوڑنے لکتیں۔ بونس اور بشیر اخوف زوہ نظروں سے آسان چھوتی مکاکی بالیوں کو تکتے رہتے،جوٹاٹ کے پردے جیسی صغریٰ اور اس کی جوان بیٹیوں کی عزت و ناموس کی رکھوالی کا حوصلہ کر رہی تھیں۔ ساہوکار بھی بڑا سیانا گھاگ تھا۔ پر کھوں کے ریت رواج نے اس کے مزاج اور بدھی میں وقت کی نزاکت اور سیاست کی بو تھیوں کا بہے بو دیا تھا۔ جو مان سون کے رحم و كرم سے نہيں بلكہ دماغ ميں بكھرى زرخيزى سے کسی بھی وقت چھوٹ پڑتا ہے۔ کھیتوں کولٹھ بازوں سے تھیرنے اور کھلیانوں کو آگ لگانے کا زمانہ نہیں تھا۔ جیسے ہی اسے خبر ملی کہ یونس اناج بیجنے منڈی گیا ہے، وہ چیتے کی رفتار سے گاؤں پہنچا اور

PAKSOCIETY.COM

یوش کے ورواؤے کے باہر دونوں نوکروں کے ساخد کری بھاکر دیشہ کیا۔

شام کے پانچ ہے کاوفت نفا۔ وہ کن اکبیوں ہے ٹاٹ کے پروے کے بار جما تاہے میں مصروف نشا۔ ٹاٹ میں انتی تاب نہ منی۔ بے شار موسموں کی مار مجسیل چکا نقا۔ کہاں تک ساہو کار کی بھیڑ ہے جیسی ہوس ناک تکاہوں کی تیش روکتا۔ ہوا کے ہمویکے یروے کے میموٹے میموٹے میدوں سے میمیز محمار کرتے رہے۔ ساہو کارنے بوٹس کی بیٹیوں کو جی بھر کے تاکا، کھورااور پائر کڑک آواز میں بولا۔

"اوئے بشیرے....اکب آئے گا تیراباپ!" ٹاٹ کا پروہ کرج وار کونج کو خبیں روک پایا اور صغریٰ نے وہشت سے کانیتی بیٹیوں کو اپنی کمزور میمانی میں سمیٹ لیا۔

"سیش بی ، وه منذی کئے ہیں۔ آتے ہی

بشیرے نے کتے کے بلے کی طرح وم ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ آس پروس کے اوگ باگ مجھی وہال جمع ہو گئے۔ برسول سے رہیج اور خریف کی فصلیں کھلیان میں آتے ہی ایسا تماشا گاؤں گاؤں ہو تا آیاہے۔

"این ماں سے کہہ دے، نتھی مل آج یائی یائی "\_الاخاب كا\_"

بشيرا سها موا اندر حميا اور تفوري دير بعد منه لئکائے ساہو کار کی کرس کے سامنے زمین پر بیٹھتے ہوئے بولا۔ "سیٹھ جی، امال کہتی ہے آپ جاؤ۔ ایا منڈی سے سیدھے آپ کے گاؤں آجائیں گے۔" "ابے ألو كہيں كے! جااس سے كہد دے، تتمى

مل مہلکوان کے ہاں سے ضرور خالی ہاتھ آیا تھا۔ پر ننو قرض وار کے گھر سے دونوں ہاتھ بھر کے واليل جاتا ہے۔"

ساہو کار کی آواز میں بکولے ناج رہے تھے جو بل کھاتے ہوئے پروے کے پار پہنچے تو بشیرے کی بہنوں کی سانس رک گئی۔ دونوں سمشیں اور دبوار ے جا لکیں۔ اس طوفانی برسات کی رات جیسی جب حیت فیک رہی تھی، تبھی سرپہ بھاری مخفر رکھے ہائیتا ہو ا بونس آ پہنچا۔ ساہو کار پر نظر پڑتے ہی اس ے پاؤں لڑ کھڑ اگئے۔وس منٹ کا فاصلنہ دس ون میں طے کرتا ہوا قریب آیا اور سامان دروازہ پر اوندھا کر منتنی مل کے سامنے کڑ کڑانے لگا۔

" يه برار روپ ج بين، ركه ليجي- تين مهين میں باقی مجھی ادا کر دول گا۔ منڈی میں بھاؤ بہت گر کئے۔بس بچوں کے لیے کپڑے لے سکا۔"

منتھی مل نے سارے کے سارے نوٹ ہونس کے منہ پر دے مارے اور ہاتھی کی طرح چنگھاڑا۔ " بورے نکالو۔ ایک دھیلا کم نہیں۔"

وہاں موجود تمام لوگ ڈرے ڈرے پیرسپ کچھ و مکھ رہے ہتھے۔ کسی کی ہمت نہ تھی کہ چوں بھی كرتا- كونى آوھے تھنے تك يونس كر كڑاتارہا- اس کے ہر لفظ پر گھر کے اندر سے سسکاریاں ابھر تنیں اور یونس کی پسلیوں کو جھنجھوڑ ویتیں۔ لیکن نتھی مل پیاس کوس سے برساتی نالے جیسے وحود وحواتا آیا تھا۔ اور تین سال کے سوکھے کا تمام کیچڑ کوڑا سمیٹ کے جانے کا اٹل اراوہ تھا۔ سمجھاتے ہوئے بولا۔ "مور کھ کہیں گے۔ اس وقت جب بھیڑ بکریوں کی طرح ہر ایک بھاگا جارہا تھا، میں نے کتنا کتنا کہا کہ

Copied From Web

ONLINE LIBRARY

FOR PAKISTAN



ويدراج كمار!"

یں چھ مہینے سے ماما کی روٹیاں تو ڈرہاتھا گران کی
پیشانی پر بل بھی نہ آیا۔ چاہت میں کوئی کی نہ آئی۔ وہ
برابر افسروں کی خوشا مدیں کرتے رہتے کہ کہیں کیسی
بھی نوکری مل جائے۔ میری قسمت ہی کھوٹی تھی۔
دوسری طرف مامی اپنے دو بچوں کی پڑھائی لکھائی کے
خرج اور میری روٹیوں کی ہر دن گئی کرنے لگی۔ مجھے
بوجھ سمجھتی تھی۔ اس کے بدلتے تیور بروز گاری کا
عذاب اور ماں کا تنہا آنسو بہانا اب میری برواشت
سے باہر ہورہاتھا۔

"روئی ڈھونڈنے جارہا ہوں۔" "کب تک نو کری کے پیچھے بھا گئے رہو گے….؟ میں کہتی ہوں محنت مز دوری کرلو۔ کچھ تو ہاتھ میں آئے گا۔"

"فیک ہے ای ۔وہ بھی کرلوں گا۔"
"تم نے مور کھتا کی نریندر۔ گاؤں میں مال کے ساتھ ہی رہتے۔ وہاں بھی کھیت کھلیان ہیں۔ کہیں بھی مز دوری کرلیتے۔"

آنو پیتا، ہوا میں تیزی سے باہر نکل آیا۔ ول
میں ٹھان لیا کہ جو ہوگا، ویکھا جائے گا۔ مامی کی رسوئی
میں ہر گز قدم نہ رکھوں گا۔ پورادن وفتر اور ہو ٹلوں
کی خاک چھانتے بیت گیا۔ سورج ڈوجنے سے پہلے
ہوک نے آنتوں کو کھر چنا شروع کر دیا۔ ہفتے میں
ایک مرتبہ ماما جی جیب خرج کے لیے مامی سے چھپا کر
یائج روپے ویتے تھے۔ آج جیب میں اٹھنی پیکی تھی۔
اس کی موتک پھلی خریدی اور تالاب کارخ کیا۔ اس
وقت وہاں خاصی بھیڑ تھی۔ چیل قدمی کرنے لوگ
آجارہے۔ میں نے وہی پیپل کا بیڑ چینا جہاں پچھلی
آجارہے۔ میں نے وہی پیپل کا بیڑ چینا جہاں پچھلی

بھاگ لو۔ یہاں رہوئے تو ایک ایک کو بٹوارے کا قرض چکاناپڑے گا۔ بس میاں، اب میر احساب چکٹا کرو۔" اس نے کری چھوڑی اور اپنے کار تدوں کو حکم دیا۔

"جاؤ، دروازے كا چيتمرا كھينچو\_"

وہ ٹائ گھیٹا گیا اور جیسے ظلم اور ناانصافی نے لکڑی کی صلیب سے پوتر تا اور نقتریس کو تھینج لیا۔

یونس کی بیٹیاں ننگی چھاتیوں پر ہاتھ رکھے دور کنوئیں
کی طرف دوڑ پڑیں۔ ان کے پیچھے بشیر اتھا۔ آنگن میں صغریٰ کی لال لال آئکھیں سنجگلین کے تیرکی
طرح ان کا پیچھاکررہی تھیں۔

+++

میں تھکاماندہ گھر لوٹا تومامانداض سے بیٹے تھے۔ مجھے دیکھا اور بھڑک اٹھے۔ "کہال گئے تھے نریندر...؟" ان کی آنکھوں میں غصہ لیکن چرے پرباپ جیسابیار بھی تھا۔

"ماما جی بول بی تالاب تک گھومنے چلا گیا تھا۔" میں سرجھکائے کھڑ ارہا۔

"ارے پاگل، ہماری نہیں اپنی ماں کی پریشانی کا خیال کیا کرور ہوں ہے۔
خیال کیا کرو۔وہ ہر بل تمہاری فکر میں تھلتی رہتی ہے۔
تمہارے سوااس کا کون ہے دنیا میں۔"
دا گھر ال بھر المقال الاس کے علامہ میں۔"

"ول گیر اربانقامایی - چیماکر دیں ۔"
اس رات جھے نیندنہ آئی۔ نظروں میں بابا بی
گھومتارہااور کانوں میں وہی درد بھری صدا گونج رہی
تقی۔ "فرید شکر گئے ۔نہ رہے و کھ منہ رہے رائج!"
صحح نہادھو کرناشا کیا اور ماماجی کے وفتر جاتے ہی
کاغذوں کا پلندہ اٹھایا اور باہر جانے لگا کہ مامی نے
کھنکھارتے ہوئے شکھے لیجے میں کہا۔ "کہاں چل

@2015\GJ\$3



ے پیسل رہی تھیں۔
"اٹھو بیٹا! زندگی بڑی انمول ہوتی ہے۔ کیا تام
ہے ....؟ کہاں کے رہنے والے ہو ....؟
"تربیدر!" میرے کیچڑ بھرے منہ سے تکلا۔"
بالم پورے آیا ہوں۔"
"الم مور!" مللہ تر نفرت میں ڈولی آواز

"بالم بور!" بابائے تفرت میں ڈونی آواز میں دہرایا۔

"مس کے پیٹے ہو۔۔۔؟"
"پر میتدر گوسوای کا!"
"وه .... تتحی مل کالڑ کا ....؟"
"یاں بایا۔"

مینتی مل…!" نتی مل!" پایا زخی شیر پاگرجاـ

" لے تنتی مل! مدلے القالے اینے ہوتے کو۔
مید قرض کی پہلی قسط ہے۔ الی قسطیں بار بار ادا کرتا
رہوں گا۔ " ووافقااور چلاتے ہوئے دور نکل گیا:
"یادرب کی اور خیر سب کی!
اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے۔
فرید شکر گئے۔ نہ دے و کھ منہ دے درنج !"

LA STORE

کی توسیع اشاعت میں تعاون فرمائے۔ معصر مستعمر رات بیشا تھا اور پاؤس مجیلائے مونگ مجلی کھانے میں مصروف ہو گیا۔ سورج ڈوب رہا تھا۔ ایکا اکی مجھے مال کی یادستانے لگی۔

وسوس کلاس پاس کی توماں کے ارمان پھلمچھڑی من گئے۔ سمجھتی تھی کہ بیٹا زیس دار اور جاگیردار ہوگیا۔ کچھ نہیں تو پٹواری ضرور بن جائے گا۔ اے کیامعلوم کہ دسویں پاس میج سے بحوکا ہے۔ میں سوچتا رہا کہ مال کیوں روتی ہے اور مامی کے تیور اب راون کے بات کیوں بن گئے۔۔۔؟

میرے سامنے موتک بھیلی کے خالی تھیلے ہوا

ہوگیا۔ جھینگروں نے خاموشی کو گدگداتا تروع کیا تو

ہوگیا۔ جھینگروں نے خاموشی کو گدگداتا تروع کیا تو

جھے لگا جیسے بھوک اور نیند میرے دل و دماغ کو

تھیلیاں دے رہی ہے۔ آتھوں سے آنسو بہنے لگا۔

مالیوسی نے ہاتھ یاوں کاخون جوس لیا۔ دور تک میرے

علاوہ کوئی نہیں تھا۔ پھر کی کے بحاری قد موں کی

علاوہ کوئی نہیں تھا۔ پھر کی کے بحاری قد موں کی

علاوہ کوئی نہیں تھا۔ پھر کی کے بحاری قد موں کی

قیاب سٹائی دی ساتھ بی مانوس کھنگتی آواز۔ "تیرے

ہواپ سٹائی دی ساتھ بی مانوس کھنگتی آواز۔ "تیرے

آگے کی بھی خیر ، بیجھے کی بھی خیر!"

"فریدشکر تئے۔نہ رہے دکھ منہ رہے رئے!"
میری آتھوں میں جماکا ساہوا اور آخری فیلے
نے دماغ کے فقارے پر چوٹ ماری۔ بڑی تیزی سے
دور ااور تالاب میں چھلانگ لگادی۔ لیے بحر بعد کوئی
اور بھی تالاب میں کود پڑا یانی سانپ کی طرح
میرے حلق میں گھس رہا تھا اور میں یو کھلاتے ہوئے
ہاتھ یاؤں مارنے لگا۔ بچھے احماس ہوا میرے بال کی
مخمی میں جکڑے ہوئے ہیں۔ کوئی بچھے گھیٹ رہا
کی مخمی میں جکڑے ہوئے ہیں۔ کوئی بچھے گھیٹ رہا
کی مخمی میں جکڑے ہوئے ہیں۔ کوئی بچھے گھیٹ رہا
ہاوں سے شیکتی یوندوں کو دیکھا جو میرے ہونوں
بالوں سے شیکتی یوندوں کو دیکھا جو میرے ہونوں

LA BOKE



ا يك سيلز مين الذي كارى ميس مال ينجية جار با تها-سڑک سنسان تھی۔ اسی دوران اندھیرے نے آ کھیر ا۔اچانک گاڑی کے ایک پہیے کی ہوا نکل گئی۔ لڑ کھٹر اتی گاڑی کورو کا تواہے علم ہوا کہ اس کے پاس

ا یک روشنی نظر آئی۔

وہ امداد حاصل کرنے کے لیے اس روشن کی سمت چل دیا۔ چلتے چلتے وہ منفی خیالات کے تانے بانے بنے لگا:

اگروه روشنی کسی گھر کی نه ہو کی تو ....

اگروہ گھر ہی ہوا اور دروازہ کھٹکھٹانے پر کوئی باہر نبہ آیاتو....

اگران کے پاس گاڑی نہ ہوئی تو.... اگر گاڑی ہوئی اور میری طرح اس میں بھی

جيك نه مواتو .... اور اگر گاڑی بھی ہوئی، جیک بھی ہوااور گھر کے

مالک نے جیک دیئے ہے انکار کر دیاتو....

الغرض جوں جوں وہ آگے بڑھتا گیا توں توں وہ اليي بي منفي فضوليات سوچتا گيا تا آنکه وه ايني منفي

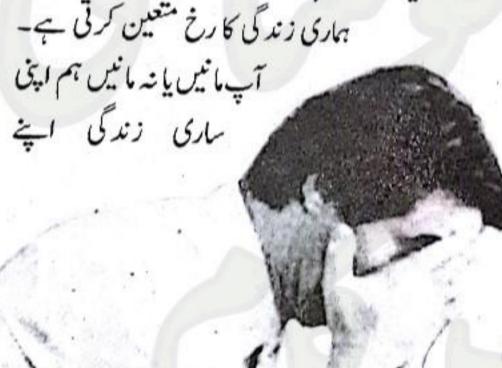
> سوچ سے ہیجان میں مبتلا ہو گیا اور جب کیلی ہی دستک پر دروازہ کھلا تو اس نے مالک مكان سے چلاكر كہا" بھاڑ ميں جائے تمہاراجیک۔"

اس لطیفہ نما کہانی ہے ہنسی ضرور آتی ہے، مگر س پر...؟ ظاہر ہے اس آدمی کی عقل پر، جو ایک فکست خوروہ ذہنیت کی عکاسی کرتی ہے۔ اگر ہم ذرا غور کریں تو زندگی میں کئی مرتبہ ہم بھی اپنے آپ

تو پہید بدلنے کے لیے جیک نہیں کشور کنول ہے۔ ایک ہی اوٹ پٹانگ باتیں کرتے ہے۔ وہ سخت پریشان ہوا۔ اسے دور ایک میں نے سوچا تھا ہیں مثلاً جس طرح میں نے سوچا تھا ویباہی ہوا ہو... مجھی ایبا نہیں ہوا۔میر اکوئی کام

مقررہ وقت پر سرانجام نہیں یا تا۔

یہ حقیقت ہے کہ ہماری اندرونی سوچ ہی زیادہ تر



WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM

ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN



خیالات کی رہنمائی میں بسر کرتے ہیں۔ اگر ہمارے خیالات ہی افسر دہ، آزر دہ اور پڑمر دہ ہوں تو وہ ہماری مدد کرنے یا ہماری صحت بڑھانے اور ہماری زندگی پر اعتاد بنانے کے بجائے اسے سبو تاژ کردیں ہے۔ ہمیں اپنے آپ کو مطمئن، خوش محسوس کرنے کے ہمیں اپنے آپ کو مطمئن، خوش محسوس کرنے کے لیے اپنی سوچ کو بھی مثبت بنانا ہوگا۔ آپئے و کیھتے ہیں ہم ایساکیسے کرسکتے ہیں۔ ؟

نائلہ کوجب نے معالے کے پاس لے جایا گیا تو

اس نے ڈاکٹرسے جو پہلی بات کی وہ یہ تھی "ڈاکٹر
صاحب! میں جانتی ہوں کہ آپ میری کوئی مدو نہیں
کر سکتے۔ میں کام سے کتراتی ہوں۔ میرے باس نے
مجھے کہہ دیاہے کہ مجھے تبدیل کیاجارہا ہے۔ وہ میری
تبدیلی کوتر تی کانام دے رہاہے، لیکن میں جانتی ہوں
کہ میں درست کام نہیں کر رہی ورنہ تبدیل
کیوں ہوتی ۔۔۔؟"

ڈاکٹرنے نائلہ کو تمام باتیں ترتیب سے لکھنے کو کہا۔ نائلہ نے چند مذکورہ باتوں کے علاوہ لکھا کہ دو سال قبل میں نے ایم بی اے کیا تھا۔ تب سے وہ معقول تنخواہ پر ایک کپڑے کی مل کے انظامی شعبے میں کام کررہی تھی۔

صرف یہ ایک بات تھی جو منفی نہیں تھی۔ پہلے روز کی ابتد ائی ملا قات کے بعد ڈاکٹر نے ناکلہ سے کہا کہ اگر وہ رات کو اپنے پریشان خیالات کی وجہ سے سو نہ سکے، تو ایسی کیفیت میں اپنے خیالات کی ایک مکمل فہرست بنائے۔

ہر سے بات اگلی ملا قات پر ناکلہ نے جو خیالات قلم بند کیے ایسہ تھے:

ہے۔ ''میں حقیقتاوہ نہیں جو نظر آتی ہوں۔ میں حاضر

دماغ اور حاضر جواب بھی نہیں۔ آگر میں کچھ لوگوں
سے آگے ہوں تو یہ محض اتفاق ہے۔ میں کل بڑی
آفت میں مبتلا ہوسکتی ہوں۔ میں نے مبھی کسی اجلاس
کی صدارت نہیں کی۔ میر اڈائر یکٹر آج بھی غصے میں
کھول رہاتھا۔ میں نے کیا کیا ہے بچھ پتہ نہیں۔"

سوں رہا ھا۔ یں سے میا میا ہے چھ پہتہ میں۔ سوال وجو اب کے دوران نائلہ نے تسلیم کیا کہ ''میں ہر وفت منفی خیالات میں کھوئی رہتی ہوں۔ میں ہمیشہ تھکی تھکی اور مایوس رہتی ہوں۔''

مزید ملا قاتوں میں جب اس کے معالی نے ناکلہ کے اندیشوں اور قسمت کے فرضی چکروں کی فہرست مرتب کرکے ناکلہ کود کھائی تووہ جیران ہوئے بغیر نہ رہ سکی کہ وہ روز مرہ کی ذرا ذراسی باتوں کے تصوراتی انجام پر اپنی فیمتی توانائی ضائع کرتی رہی تھی۔ اس کی پریشانی، تھکن اور مایوسی ان منفی پیغامات کا شاخسانہ پریشانی، تھکن اور مایوسی ان منفی پیغامات کا شاخسانہ تھی جووہ اپنی ذات کودیتی تھی۔

آپاپنان خیالات کو جو آپ کے ذہن میں کلبلاتے رہے ہیں، سنے، ان پر غور سجیے۔ آپ او فجی آوازے ان کو آپ آپ کو سناہے، پھر ان کو لکھی، آپ ان کی تہہ تک پہنچ جائیں گے۔ بار بار ایسا کرنے سے آپ اینے خیالات کو ترتیب دے کر سنوار نے سے مثبت نتائج بر آمد کر سکتے ہیں۔ سیر کرتے، اکیلے سفر کرتے اور بظاہر سستانے کے او قات میں ذہنی نشریات کو سنیے۔ جلد ہی یہ نشریات آپ کو مفادات کی راہ دکھانے لگیں گی۔ آپ کے احساسات اور اعمال بالکل اسی طرح بدل جائیں گے۔ آپ کے احساسات اور اعمال بالکل اسی طرح بدل جائیں گے جس طرح نائلہ کے بدلے۔ جب اس نے اپنی "نشریات" پر غور کیا تو اسے اپنی ذات کا شعور ہوا اور اسے علم ہوا کہ لؤ اسے اپنی ذات کا شعور ہوا اور اسے علم ہوا کہ لظان مت میں تبدیلی ترتی پر بھی ہوتی ہے۔ نی جگہ لظان مت میں تبدیلی ترتی پر بھی ہوتی ہے۔ نی جگہ

LE BUE

کن چیزوں کو دیکھ کر آپ کا دل باغ باغ ہوجاتا ہے....؟الیی ہاتیں، یادیں اور سر گرمیاں آسیبوں کی خالی جگہ پڑ کر کے آپ کو مطمئن رکھ سکتی ہیں۔

کیا آپ کو کوئی ایساواقعہ یاد ہے کہ آپ گھر میں

بجھے بچھے سے بیٹھے تھے، منفی خیالات کی بلغار نے آپ

ہوئی۔باہر آپ کا ایک دوست کھڑا تھا۔ وہ گرمجوشی

ہوئی۔باہر آپ کا ایک دوست کھڑا تھا۔ وہ گرمجوشی

سے آپ سے ملااور پھر آپ کو ذرا چوک تک چلنے کی

مولیے۔ جوں جوں آپ باتیں کرتے آگے بڑھتے

رہے آپ انجانی خوش سے سرشار ہوتے چلے گئے۔

رہے آپ انجانی خوش سے سرشار ہوتے چلے گئے۔

آپ کو یاد بھی نہ رہا ہو گا کہ دوست کی آمد سے پہلے

آپ کی حالت کمی آسیب زدہ مریض جیسی ہو رہی

آپ کی حالت کمی آسیب زدہ مریض جیسی ہو رہی

کہ آپ اپ پر سکون اور خوش ہیں۔ بہی وقت ہے

کہ آپ اپ پر سکون اور خوش ہیں۔ بہی وقت ہے

کہ آپ اپ خیالات کا دھارا بہتر سمت کی طرف

آپ غور کریں کہ آپ بجھے بچھے اور پریشان کیوں تھے....؟

آپ سوچ رہے تھے کہ اگر بھتے تک آپ الکوائری رپورٹ تیارنہ کرسکے تواتوار کواپنے کزن کی شادی میں شامل نہیں ہوسکتے، اب جبکہ آپ اپنے خیالات کو نے سرے سے ترتیب ویتے ہیں تو آپ کو ہنسی آتی ہے کہ انجی تو پانچ دن پڑے ہیں اور اگر آپ دفتر میں روزانہ ایک گھنٹہ زیاہ ہیٹھیں تو کوئی وجہ نہیں کہ رپورٹ ہر کھاظ سے مکمل نہ ہو سکے اور آپ اسے کے رپورٹ ہر کھاظ سے مکمل نہ ہو سکے اور آپ اسے بھتے کی صبح کوڈائر یکٹر کو پیش کر سکیں۔

آپ ایسی پریشان کن سوچوں سے بچے۔ آپ

لیمل جگہ سے بہتر بھی ہوسکتی ہے اور اگر اسے کسی میٹنگ کی صدارت کا تجربہ نہیں تو ایسی میٹنگوں میں شمولیت تو کی ہے۔ ایجنڈ ابھی موجود ہے اور سیکرٹری بھی ہے اور ڈائر یکٹر غصے میں نہیں تھا بلکہ وہ فیکٹری کے کھاتوں میں ایک تھیلے کے انکشاف پر پریشان تھا۔ جب کوئی هخص غمز وہ اور افسر دہ حالت میں ہو تو اے ہر چیز ہی ملول نظر آتی ہے۔ جب آپ "رک جا" كا حكم وے كر منفى آسيب بھا چكيس تواس كى خالى جگہ فوراً اچھے خیالات سے پر کریں۔ ایک سخص نے بتایا کہ وہ اپنے خیالی ذہن کو کس طرح پُر کر تا ہے۔ ایک مرتبه وه ساری رات جاگتا اور خیالات کی محسن · تھیریوں میں پھنسایہ سوچتارہا کہ کیاوہ اپنے بچوں سے سختی بر تناہے... ؟ كيااس نے قلال گابك كے فون پر ملنے والے پیغام کاجواب ویا تھا یا نہیں...؟ جب وہ الی باتیں سوچ سوچ کر تھک گیاتواں نے سر کو جھٹکا اور اس دن کے متعلق سوچا جب وہ بچوں کو چڑیا گھر لے گیاتھا۔

بچوں نے بندروں کی حرکتیں دیکھ کر بہت قبقیم لگائے تھے۔ قبقبوں کے ساتھ ہی اسے زندگی کے دوسرے خوشگوار کھات بھی یاد آتے گئے اور اسے پید بھی نہ چلا کہ وہ کب گہری نیندسوگیا۔

آپ اچانک پریشان کرنے و الے خیالات سے
مقابلے کے لیے خوشگوار لمحات اور واقعات کی یادوں
کو محفوظ رکھیں۔جب آپ کی ترقی ہوئی تو آپ نے
خوشی کو کس طرح محسوس کیاتھا، گھر پر اس موقع پر
کیا تقریب ہوئی تھی، پچھلے سال آپ نے تعطیلات
کس طرح مزے سے گزاریں تھیں، کن کن باتوں پر
آپ نے قیقتے لگائے تھے، آپ کو کیا کچھ اچھالگتا ہے،
آپ کو کیا کچھ اچھالگتا ہے،

Copied From We 2015 (Signature of the Copied From We 2015)

انہیں نے سرے سے ترتیب دے کر اسے آراستہ کرسکتے ہیں کہ وہ بے معنی معلوم ہوں۔

خیالات کو نئے سرے سے آراستہ کرنے سے
سوچ کا انداز بدل جاتا ہے اور گرد و پیش مختلف نظر
آنے لگتا ہے۔ایسے لوگ جو ہوائی جہاز کے سفر سے
خوف کھاتے ہیں مگر مجبوراً انہیں سفر کرنا پڑتا ہے،
دوران سفر کھیلوں کی فلمیں دیکھتے ہیں یا پھر اپنی دیگر
سرگرمیوں کے متعلق سوچتے ہیں۔ سوچ کے
سہارے وہ فضا کے بجائے زمین ہی پر رہتے ہیں۔
سہارے وہ فضا کے بجائے زمین ہی پر رہتے ہیں۔
جب آپ یہ سوچتے ہیں کہ آپ پچھ کرنے کی ہمت
رکھتے ہیں توضر ور پچھ کیھے۔

رجائیت اور امیر پروری حرکت کاسب ہے جبکہ بچھے بہت دہنا ولدل میں کھنے رہنے کے متر ادف ہے۔ متر ادف ہے۔

کیاولدل میں پھنے رہناکوئی اچھی ہات ہے۔۔۔؟
آپ اپنی عادت بنالیجے کہ جب بھی سوچیں آپ
کی سوچ خوشگوار، بلکی پھلکی اور جانفرا ہو کیونکہ آپ
خوش وخرم، چاک چوبند اور تعمیری سرگرمیوں میں
مصروف رہناچاہتے ہیں۔ خاص کر اپنے ان کاموں کو
یاد کریں جن پر آپ کی کار کردگی کو سراہا گیا تھا۔ آپ
یاد کریں جن پر آپ کی کار کردگی کو سراہا گیا تھا۔ آپ

کو کوئی انعام ملاتھا، آپ کے جس کام کی تعریف کی گئی کامیابی تحقی جو آپ کی ذات کی کامیابی تحقی .... اپنے ایسے کارناموں کاحوالہ دیں، اپنے آپ کو بھی اور دوسروں کو بھی۔ایسی ہی کسی نمایاں کامیابی کے موقع کی اپنی تصویر بیٹھک کی دیوار کی زینت بنائیں۔

خیالات کی نظے سرے سے آرائیگی ایک مقناطیسی قوت ہے۔ جب آپ تاریکی کے آلچل سے نکل کر روشن مقاصد حاصل کرتے ہیں تو مقناطیسی لہریں آپ کو خوشیوں کے جزیروں میں لے جاتی ہیں۔
لے جاتی ہیں۔

کماء کی برسول کی تحقیق اور غور و فکر کا حاصل

یہ ہے کہ جب مختلف انداز سے سوچا جاتا ہے تو
ہمارے احساسات اور سرگر میال بھی مختلف ہوجاتی
ہیں۔ یہ سب کچھ ہمارے خیالات پر منحسرہ جن پر
ہماری اپنی گرفت ضروری ہے۔ یعنی ہم وہ ہیں جو
ہماری سوچ ہے۔

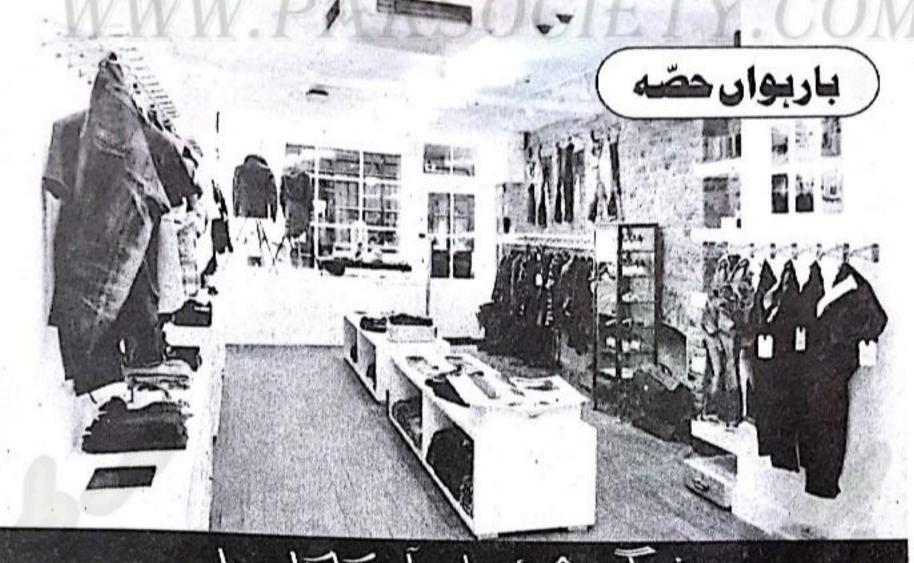
مشہور رائٹر ملٹن نے کیاخوب کہاتھا کہ ''بیہ ذہن ہی ہے جو جنت کو دوزخ اور دوزخ کو جنت بناسکتاہے۔''

\*









فينك شوئى اورآپ كاكاروبار

كاروباركى كئى اقسام ہيں۔ يجھ كاروبار ايسے ہيں جن میں زیادہ تر و فتر میں بیٹھ کر اور خط و کتابت، فون یا انٹرنیٹ کے ذریعے ڈیلنگ ہوتی ہے۔ پچھ کاموں میں سارا دن گاہوں سے واسطہ رہتا ہے۔ ایسے کام عام

طور پر ریٹیل کے شعبے سے تعلق ر کھتے ہیں۔ براہ راست ڈیلنگ یا سی

گاہگوں سے ڈائر یکٹ لین دین کے معاملات ہوں یا و فتری ماحول میں ہونے والی کاروباری سر گرمیاں ہوں ، فینگ شوئی کے ماہرین ہر قشم کے کاروبار کے ليے اصول بيان كرتے ہيں۔

فننگ شوئی سے متعلق شئیر کیے جانے والے تجربات میں ایک کیس اسٹڈی مسز پیٹر کی بھی ہے۔وہ ایک کافی ہاؤس میں ریبیشنٹ تھیں۔ان کی خواہش تھی ان کا اپنا ایک بڑا کافی پارلر ہو۔ مگر ان کے حالات اجازت نه دیتے تھے۔ تاہم وہ اینے اس خواب

کی محمیل کے لئے پچھ نہ پچھ رقم جمع کررہی تھیں۔چند سالوں بعد جب ان کا بیٹا تھوڑا بڑا ہو گیا اور ان کا کام میں ہاتھ بٹانے کے قابل ہوا۔ تب ایک مصروف شاہراہ پر پس انداز کی ہوئی رقم سے ایک چھوٹا ساکافی

مناب خریدلیا۔ ہوا کھے یوں کہ اس کا مالک بہت عجلت میں دکان کو اونے

يونے اللے كر كہيں باہر جارہاتھا۔ سز پيٹر كے لئے يہ قدرت کی طرف سے ایک مدد تھی۔انھوں نے اس کا بھر پور فائدہ اٹھایا۔ اور مار کیٹ سے انتہائی کم قیمت پر جگہ لے کر وہ ایک کافی شاہے کی مالکن بن گئیں ۔وہ بہت خوش تھیں۔ ان کا برسوں کا خواب بورا ہو گیا تھا۔مسز پیٹر اور ان کے بیٹے نے جوش و خروش کے ساتھ کافی شاپ کو چلانے کی کوشش کی لیکن وہ حسب توقع نتائج حاصل نہیں کر پارہے تھے۔ ان کے اطراف مصروف شاہراہ تھی ۔ آس یاس کئی





النس سے بس کے تھے الدے طازین بھی ہے ہی فرور اللہ کی بریک میں اپنے آپ کو تازہ دم کرنے لئے ضرور ایک کپ کائی کے خوابش مند ہوتے تھے۔اس کام کا منزییٹر کو تجربہ بھی تھا۔ گر لوگ ان کی کائی شاپ کے سامنے سے ایسے گزر جاتے جیسے وہ موجود ہی نہ ہو۔ یا پھر آنے والوں کی تعدادانگیوں پر گن لی جاتی۔ منزییٹر بہت پریشان ہو چکی تھیں۔وہ اپنی عمر بھر کی جمعے کی اس دکان میں لگا چکی تھیں ان کا تجربہ بھی اس مشکل کو حل کرنے میں ناکام ثابت ہورہاتھا۔ ایک مسینے میں بی ان کی بگی کی رقم بھی ہاتھوں سے بھی ان کی بگی کی رقم بھی ہاتھوں سے نکل گئی۔ وہ اب کائی شاپ کے مالک کا اس جگہ کو اس کی وجہ کیا تھیں۔ گر اس کی وجہ کیا تھیں۔ سوائے دکان کو بیچنے کے کوئی اور راستہ نظر سوائے دکان کو بیچنے کے کوئی اور راستہ نظر سیمی آرہاتھا۔

سن ارباطات کے جیں جب انسان کی عقل اپنی گرم لڑالڑا کر الربان جاتی ہے تو پھر قدرت کی طرف سے عقل کو جیران کر دینے والی مدد آپینچتی ہے بشرط سے کہ نیت میں خلوص اور جائی ہو۔ جس دن انہوں نے اس کائی شاپ کو بیجنے کے لئے ایک بورڈ باہر آویزال کیا۔ ای دن فینگ شوئی اسکول کے چھ طلباء ان کے کائی شاپ میں داخل ہوئے۔جو آپس میں ہنمی مذاق کے ماتھ ساتھ ابنی مختف چیزوں سے کافی شاپ کی ساتھ ساتھ ابنی مختف چیزوں سے کافی شاپ کی مزیش اور آرا کیش کا جائزہ بھی لیتے جارہے شھے۔ منز پیٹران کی باتمی سن کرچو تکی۔وہ جلدی سے ان لوگوں کے باس جاکر بیٹھ گئیں۔اور پھر باتوں ہی لوگوں کے باس جاکر بیٹھ گئیں۔اور پھر باتوں ہی باتوں ہی باتوں ہی باتوں ہی باتوں ہی باتوں ہی باتوں میں ان سے کئی کام کی باتمیں اور معلومات اکٹھا باتوں میں ان سے کئی کام کی باتمیں اور معلومات اکٹھا باتوں میں ان سے کئی کام کی باتمیں اور معلومات اکٹھا

کرتی رہیں۔ان طلباء نے بھی سنز پیٹر گی خلوص ول سے مدد کی اور ہر طرح کی معلومات اور گائیڈ لائین فراہم کی ۔بعد میں سنز پیٹر نے ان گائیڈ لا ئنز کی ایک پروفیشل فینگ شوئی ماسٹر سے بھی تصدیق کروائی۔

فینگ شوئی ماسڑنے سنر ژنگ کی مالی حالت و سکھتے ہوئے قلیل معاوضہ میں ان کی کافی شاپ کا وزٹ بھی کیا اور اس ایک وزٹ کے بعد پچھ ترمیم کے ساتھ ان کی اس گائیڈلا ئین کو بھی او کے کر دیاجو طلباء نے فراہم کی تھی۔انہیں کافی دیکھتے ہی پہلی چیز جو بوائمينك آؤك كي وه داخلي دروازه تفاجوسائز ميس بہت چھوٹا تھا۔ کافی شاپ اندر سے ایک مثلث کی صورت میں تھا۔جہاں شلث میں تو کیلی میزیں اور چو کور کرسیاں ان میزوں کے اطراف میں تحسیں۔رنگوں میں بہت زیادہ لال اور اور نج رنگ کا ا متخاب کیا گیا تھا جے گرے اور ڈل گرین سے تبدیل کیا گیا۔ فرشی لال قالین کو بھی گڑے فرشی قالین سے تبدیل کیا گیا۔ویواروں کو بانس کے مختلف پیٹرن سے سجایا گیا۔ کمیشئیر کاؤنٹر کو شال کی سمت منتقل كيا كيا - چوكور نوكيلى كرسيول كى بجائے وائرے كى صورت میں اور ہموار کناروں والی کرسیاں استعمال کی تحکیس۔توانائی کے بہاؤ کو منفی رخ دینے والے مقامات اور چیزوں کی نشاندہی کی۔ان تبدیلیوں کے بعد کافی شاب کے حالات ہی بدل گئے، وہ جگہ جہاں پہلے اکاد کا معمرز آتے تھے وہاں اب گابگوں کارش رہنے لگا۔جس کے بعد منز پیٹر کو کافی شاپ بیجنے کی ضرورت نہ رہی۔

£2015 Be



\*\*\*



وار سمجھاتے ہیں۔ سے دکان کانام لکھواناسود مند ثابت ہو گا۔ای طرح میں میں کے لئے سود مند اور ان کے عناصر کے خواص کو ذہن میں رکھتے ہوئے ترتیب یقینا حیاتی توانائی کے بہاؤ کو میں متوازن رکھے گ

ا ایسے کاروبار جن میں کسٹمرسے براوراست کاوکنٹر پر معاملہ کرنا ہوتا ہے جیسے دکان ، شوروم ، استقبالیہ وغیرہ وہاں بر آمدی دروازہ کاؤنٹر کے عین سامنے ہونا چاہیے۔ یعنی کھڑے ہوئے شخص کارخ دروازے کی جانب ہو اور آنے والے شخص کو با آسانی ویکھا حاسکے۔

ے کاؤنٹریا استقبالیہ کے پشت پر دیوار استحکام کی علامت ہے۔

کے۔وروازے کے بالکل بائیں جانب دولت کاسکٹر ہے اسے ہر طرح کی دھول مٹی اور شاتوانائی سے صاف رکھئے۔

الا عام طور پر بازاروں میں موجود د کانوں کے آس باس طرح طرح کا شور سنائی دیتاہے۔دھول ٹریفک وہ پوائنٹس ہم آپ کوتر تیب وار سمجھاتے ہیں۔ جو کسی بھی طرح کی دکان یاشوروم کے لئے سود مند ثابت ہوسکتے ہیں۔

۔ سب سے پہلا اصول میہ ہے کہ کسی بھی جھے میں وصول نہ ہو۔ آپ کے اطراف جتنی بھی اشیاء رکھیں ہوں سب تر تیب وار ہوں۔

۔ دروازہ: دکان کی داخلی دروازہ بہت زیادہ چھوٹا اور پتلا نہیں ہونا چاہئے۔ ہمارے ملک میں عموماً دکانوں، ریٹیل اسٹور پر باقاعدہ دروازے نہیں ہوتے۔ دروازے سے مراد وہ داخلی مقام بھی ہے جہاں سے آپ کے سٹم اندر داخل ہوتے ہیں۔ اس حصے کاکشادہ اور صاف سخفر اہونا بہت ضروری ہے۔ اگر آپ کا شوروم ہے تو پھر اس کے دروازہ کی سمت کا تعین سیجیے اور اس لحاظ سے رنگ بھی کروائے۔ اپنی دکان کا نام بہت واضح اور خوبصورت کروائے۔ اپنی دکان کا نام بہت واضح اور خوبصورت انداز میں تحریر سیجیے۔ اگر داخلی دروازے کارخ شال کی سمت ہے تو دھات کی نیم پلیٹ یا یا دھاتی مشیریل کی سمت ہے تو دھات کی نیم پلیٹ یا یا دھاتی مشیریل



حجیت پر بہت زیادہ جبکد ارلائیٹیں اور گہرے یا فلور سنس رنگ ہالکل بھی استعال نہ سیجئے۔خیال رہے کہ یہ آپ کے ملاز مین کی ذہنی کار کردگی پر انژانداز ہوتی ہیں۔

ہاں روشنی کا بھر بور اور مناسب استعال سیجیے۔ د کان میں اگر خار جی دروازہ الگ ہے تو داخلی اور خار جی دروازے یا پیچھلا دروازہ بالکل آمنے سامنے نہ ہوں۔

کھلے ہوئے کو ژادان ، ناگوار یا بہت تیز مہک سی بھی طرح کی ، بجل کے کھلے ہوئے تارشا توانائی کی توت کاباعث بنتے ہیں۔

دوستو...! ہم ایک بار پھر آپ سے کہنا چاہتے
ہیں کہ فینگ شوئی کوئی جادو کی چھڑی نہیں ہے جے
گھاتے ہی نانی امان سب شیک کردیتی ہوں۔ یہ ایک
باضابطہ علم ہے جس کے اصول و قوانین پر کاربند ہو
کر آپ کا میابی کے در واکر سکتے ہیں ،رکاوٹوں پر قابو
پاسکتے ہیں اور اپنی خوشحالی کو مزید چار چاند لگاسکتے ہیں
گر اس کے لیے ضبط و تحل کی ضرورت ہے۔ چیزوں
کو گڑنے میں جتنا کم وقت لگتا ہے انہیں سنوارنے
میں اتناہی زیادہ۔

اگلی اقساط میں انشااللہ ہم اداروں کی ان کے پروفیشن اور سروسز کے لحاظ نزئین و آرائش سے متعلق آپ کو گائیڈلائین فراہم کریں گیں اور یہ بھی بتائیں گیں کہ ذاتی پاکوانمبر کیا ہوتا ہے اور یہ آپ کی زندگی میں کیا کروار اواکر تا ہے۔

(حیاری ہے)

0

مجھی حیاتی توانائی کو متاثر کرتے ہیں جو آپ کی و کان کے لئے بھی سود مند نہیں ہے

اس کے لئے گلاس ڈور استعال کیاجاسکتا ہے جو حتی المقدور شور کو بھی کم کرے گا اور دھول سے بھی ہجائے گا۔ جیائے گا۔

اس مسئلے کے حل کے لئے آپ کی د کان میں ہوائی گھنٹیاں بھی مد د گار ثابت ہوسکتی ہیں۔

یاد رکھئے...! نینگ شوئی کے اصولوں کے مطابق آرائیش کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مہنگی یا محض نظروں کو بھاتی خوبصورت اور قیمتی اشیاء سے دکان یا گھر کو سجادیا جائے بلکہ اس کا اصل مقصد ماحول میں دور کرتی حیاتی توانائی کے بہاؤ کو بہتر سے بہتر رکھنا اور ماحول سے ہم آ ہنگ کرنا ہے۔اس کے لئے آپ کو صرف کمیاس اور پاکوا چارٹ کی ضرورت ہے صرف کمیاس اور پاکوا چارٹ کی ضرورت ہے ۔اصولوں کو ذہن میں رکھئے اور ان کی مدد سے آپ دستیاب اشیاء کے مناسب اور ضیح مقام پر ردوبدل دستیاب اشیاء کے مناسب اور ضیح مقام پر ردوبدل دستیاب اشیاء کے مناسب اور ضیح مقام پر ردوبدل دستیاب اشیاء کے مناسب اور شیح مقام پر ردوبدل دستیاب اشیاء کے مناسب اور شیح مقام پر ردوبدل دستیاب اشیاء کے مناسب اور شیح مقام پر ردوبدل دستیاب اشیاء اس کرسکتے ہیں۔

اب وہ چیزیں جو آپ کی دکان یا شورروم کے لئے منفی اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔

بیرونی اطرف میں نظر ڈالیں توسب سے پہلے یہ
ویکھیے کہ آپ کی دکان یاشوروم کے بالکل سامنے کوئی
رکاوٹ نہ ہو۔ جیسے کارپار کنگ، کوئی بڑا در خت، بائیکس
کی قطاریں، کوڑا کچرایا پھر میز کرسیاں سے سب چیزیں
حیاتی توانائی کے داخلے میں رکاوٹ پیدا کرتی ہیں۔
حیاتی توانائی کے داخلے میں رکاوٹ پیدا کرتی ہیں۔

اب بات كري اندروني ماحول كى- اگر دكان ميں شيشه آويزاں ہے توشيشه كوداخلي دروازے كے بالكل سامنے لگانے ہے گريز سيجيئے۔

*9*2015YJG





جب ہم کسی مرض میں مبتلا ہوجاتے ہیں تواس کے علاج کے لیے گئی ادویات اور بھی اپنٹی بائیونک کا بھی بے در لیٹے استعال کرتے ہیں۔ اگر تھوڑی ہی احتیاط سے کام لیاجائے تو بہت سے امر اض سے محفوظ رہاجا سکتا ہے ، بیمار ہونے کی صورت میں کئی عام امر اض کا آسمان علاج ہمارے کچن میں بھی موجو دہے۔ پکن ہماراشفا خانہ بھی ہے۔ یہاں ہم ایسے چھر طبی مسائل کا ذکر کریں گے جن کاحل آپ کے بکن میں بھی موجو دہے۔

ضرورت ہے۔

نیند ذہنی اور جسمانی صحت کے خزائے سمیٹے ہوئے ہے۔ روزانہ کم از کم سات گھنٹے سونے سے ول کے امراض میں مبتلا ہونے کے امرانات نصف رہ جاتے ہیں۔ نیند کمی کی سے بلا ہیں۔ نیند کمی کی سے بلا پریشر اور خون میں گلوکوز کی سطح ناہموار ہوجاتی ہے، جو شریانوں کی سختی کا باعث بنتی ہے۔ سات گھنٹے کی نیند انسان کو چاتی و چوبند اور صحت مند رکھتی ہے۔ طبی ماہرین بھرپور نیند کو درست فیصلوں کے لیے بھی مضروری قرار دیتے ہیں۔ نیند پوری نہ ہو تو مسائل پر ضروری قرار دیتے ہیں۔ نیند پوری نہ ہو تو مسائل پر

نیند سختے ہوئے جسوں کی قوتوں کی بحالی کے لیے نہایت خوش کن وقفہ کہا جاتا ہے۔ یہ، خرج کی ہو گی افرین کے لیے ایک ناگزیر شرط ہے۔ ہم تھکا ہوا جسم لے کربستر پر دراز ہوتے ہیں اور جب اٹھتے ہیں توجود کو ترو تازہ پاتے ہیں۔ نیند، جسم وجان کی اس ٹوٹ پیوٹ کی مرمت کر دیتی ہے جس سے، جاگئے کی میموفیتوں کے باعث دوچار ہوتے ہیں۔ اعصابی سکون کے لیے ایج بیند، سیموف نیند سے بڑھ کو کوئی چیز نہیں۔ نیند، معمولات زندگی کے لیے ایک اہم ترین عضر ہے اور معمولات زندگی کے لیے ایک اہم ترین عضر ہے اور انسان کی ذہنی اور جسمانی ہستی کے لیے ایک بنیادی

£2015&153

(141)

کیسوئی کے ساتھ توجہ دینے کی صلاحیت متاثر

ذیل میں پر سکون نیند کے لیے مفید چند نسخ دیے جارے ہیں۔

💠 .... یاؤں کے تلوؤوں میں سرسوں کے تیل کی ماکش کرنے سے سکون ملتاہے اور نیند گہری آئی ہے۔ 💠 .... وس محرام سونف، آوها کلو پانی میں ابالیں۔ چوتھائی یانی رہنے پر چھان کر250 گرام دودھ

اس رات کو آم کھائیں، اور دودھ پئیں۔ اس سے نینداچی آتی ہے۔

اور پندره گرام تھی اور چینی ملا کرسوتے وفت پئیں۔

الله عضر ہوتے میں متوازن غذا کے عضر ہوتے ہیں۔ اس سے بے خوالی دور ہوتی ہے۔ روزانہ ایک گلاس گاجر کارس پئیں۔

من بندگی کی میں بند گو بھی بھی مفید ہے۔ اس کی سبزی تھی میں بگھار کر کھائیں۔

پیاس گرام کھانے سے نیند اچھی آتی ہے۔ رات کو سوتے وفت ایک گلاس دو دھ میں چینی اور ایک چیج تھی ملا کر پئیں۔ نیند جلدی آئے گ۔

.... دہی میں سیاہ مرج ، سونف اور چینی ملا کر کھانے سے پر سکون نیند آتی ہے۔ ایک چیچ شهد،ایک چیچ کیموں کا رس ملا کر رات کوید دو چھے پینے سے اچھی نیند آ جاتی ہے۔ احتياط

.... بلاوجه رات ویر تک نه جاگیس- رات کو جلدی سونے اور صبح جلدی بیدار ہونے کی عادت واليں۔

من سیح بیدار ہونے کا ایک وفت مقرر كرليں۔رات چاہے آپ كتنى بى ديرے كيون نہ سوئے ہوں، صبح جلدی اٹھ جائیں۔

ووچار روزتک صبح جلدی الحضے سے آپ کو رات کو جلد نیند آنے گلے گی۔

\* .... لمب عرص كے ليے نيند كو نظر انداز

اس وفت سونے کی کوشش کریں جب نیند آنے گھے۔ایک معمول بنائیس کہ روزانہ صبح ایک ہی وقت پر بیدار ہوں، چاہے آپ تھکے ہوئے بی کیوں نہ ہوں۔ · ... كيفين جم ميں چائے ياكانى پينے كے كئ تھنٹے بعد تک موجو در ہتی ہے۔ سہ پہر کے بعد چائے یا كانى نه پئيں۔ اگر آپ شام كے وقت كوئى كرم مشروب پینا چاہیں، تو دو دھ یا کسی جڑی ہوئی سے نکالا ہوا مشروب پئیں، جس میں سیفین شامل نہ ہو۔

 با رات کا کھاٹاویر سے نہ کھائیں۔ کھانے اور بسر پر جانے کے درمیان کم از کم تین گھنٹے کا وقفہ

کیونکہ کھانا کھانے کے فوراً بعد ہمارے جسم میں نظام ہاضم کا عمل شروع ہوجاتا ہے اور تین کھنٹے کے اندر ہارامعدہ نظام ہضم کا عمل مکمل کر چکا ہوتا ہے۔ اگر سوتے وفت بھوک لگ رہی ہو توبسکٹ وغیر ہ کھالیں۔ .... اگررات کو آپ کو نیند نہیں آئی تو اگلے روز دن میں مت سوئیں، کیونکہ اس سے آپ کو اگلی رات پھر نيندنہيں آئے گی۔

اگر ان طریقوں بر عمل کرنے کے باوجود مجھی آپ کو نیند نہیں آر ہی تواپنے ڈاکٹر سے مشورہ کریں۔



کی جڑوں میں ہوانہیں میکنچتی اور بال کمزور ہو کر حبیر نا خشکی یا سکری (Dandruff) شروع ہو جائتے ہیں۔ جلد کی ایک تکلیف کو عام زبان مین منتکی یا

عام طور پر غیر متوازن غذا کا استعال نچنی ر طوبت ہے رساؤ میں اضافہ کاسیب بتاہے۔ جو افراد مر عنن اور تلی ہوئی غذائیں زیادہ استعمال کرتے ہیں اور كرم سالے اور مرچوں كا زيادہ استعمال كرتے

بیں۔ان او گوں میں یہ مرض زیادہ معیل ہے۔ پایاجاتا ہے۔ اگر بالوں کو صاف نہ ر کھاجائے تو میل کچیل سے غدود میں سوزش پیدا ہو كرر طوبت كے رساؤييں اضاف كا سبب بتا ہے۔ عام کمزوری خون کی کمی، خون کی خرابی ہے بھی خشکی یا سکری پیداہو سکتی ہے۔

علامات

بالوں کو ہٹا کر سر کی جلد پر ویکھا جائے تو سفید تہہ جمی ہوئی نظر آتی ہے اگر الٹی طرف سنگھی کی جائے تو یہ سفید بھوسی جھڑ کر پھوار کی طرح بھیل جاتی ہے۔ اگر زیادہ ہو تو بھوؤں اور شانوں پر نظر آتی ہے۔ سرمیں بے چینی اور مجھی مجھی خارش مجھی ہوتی

سب سے پہلے تو جمیں بالوں کی صفائی پر توجہ وینی چاہیے۔ سر کو روزانہ سادہ یانی سے اور ہفتے میں دو

سکری اور انگریزی **زبان میں** ڈینڈرف کینتے ہیں۔ بھوسی یا سکری جلد سے رہنے والی ایک چکنی ر طوبت ہے جو جلد کی سطح پر جمع ہو کر گری سے خشک ہو کر بھوسی کی شکل میں جھڑتی رہتی ہے۔سر کی جلد میں خاص طور پر ایسے غدود پائے جاتے ہیں۔جوایک قتم کا تیل کر حکیم عادل ار یا چینی رطوبت بناتے رہتے ہیں تاکہ جلد خشک نہ ہو اور اس میں موسم کی شدت اور کام کاج کی رحمر کی وجہ سے خراش پیدانہ ہو کچھ حالات میں یہی چکنی ر طوبت زیادہ بننے لگتی ہے۔ ایساعام طور پر سرکی جلد میں ہوتا ہے۔ بعض افراد کی پیشانی، آئھوں کے پیوٹے، چبرے اور مجھی مجھی پورے جسم پر خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔بالوں کو الٹی سمت نیز نیز انگلیاں پھیریں

ہوئے، ابروؤں، کندھوں اور کیڑوں پر گرتے ہیں۔ سکری کی دوفتسیں ہوتی ہیں۔ ﷺ ... ایک منظلی،جو کھانے پر جھڑتی ہے۔ ﷺ... دوسری چکنی جو سرک جلد سے چیکی رہتی ہے۔ سرمیں جب منتکی کی تہہ زیادہ جم جائے تو ہالوں

تو سکری کے ذرات فوارے کی طرح پھوار مارتے

گرام، میتفی کے پیچ پچیس گرام، کلو بھی پچیس گرام، مخم خطمی پچیس گرام، چقندر کے خشک پتے پچاس گرام\_ پنوں اور بیجوں کا باریک سفوف بنالیں اور آخر میں بیس اور گندم کی بھوسی ملا کرر کھ لیں ہفتے میں دو سے تین مرتبہ پچاس گرام سفوف لے کر عرق گلاب اور سر کہ جامن خالص حل کر کے پتلا بتلا پییٹ بناکر بالوں کی جڑوں میں اچھی طرح لیپ كريں۔ اس كے آدھے تھنٹے بعد سادہ يانی سے ذھولیں۔ رات سونے سے پہلے سرسوں یا ناریل کا تیل بلکا گرم کرے انگلیوں کی پوروں کی مدد سے بالوں کی جڑوں میں اچھی طرح لگائیں۔رات بھر تیل لگارہنے ویں صبح پچیس گرام ریٹھے کو پانی میں پکا کر اس یانی سے سر کود صوتیں۔ ﷺ ... آملہ پچاس گرام، سیکاکائی پچاس گرام، رید مید پیاس گرام- تنیوس ادوریه کا باریک سفوف بنالیں رات کو سونے سے پہلے تھوڑے سے یانی میں پیبٹ بناکر بالوں کی جڑوں میں اچھی طرح جذب

مرتبہ گلیسرین سوپ یاہر بل شیہو سے دھونا چاہیے۔
اگر جلد چکنی اور روغنی ہوگی ہوتو بیس سے بال دھونا
مفید ہے۔ بال دھوئیں تو آخر میں ایک عدد لیموں یا دو
چچ سر کہ خالص ایک جگ پانی میں ملاکر اس پانی سے
در دھوکر پھر سادے پانی سے بال دھو کر صاف کر
لیے جائیں اس طرح بال میں جراشیم پرورش نہیں
پاتے اور بال چکد ار اور ملائم رہتے ہیں۔
پاتے اور بال چکد ار اور ملائم رہتے ہیں۔

مفید شنے درج ذیل ہیں۔

میں ہے۔ چھندر سوگرام لے کر تراش لیں اور آدھا لیٹر پانی میں جوش دے کر اور مسل کر چھان لیا جائے اس پانی سے بالوں کو دھویا جائے۔

الله میسی کانے دو چی رات کو گرم پانی میں تھگو ویں صبح اچھی طرح مسل کر پیسٹ بنالیں اور بالوں پر الگائے۔ آدھے گھنٹے بعد سر کودھولیں۔

المجلی ایک جی چینی ملائے۔
المجھی طرح مس کرکے انگلیوں کی مدد سے یہ آمیزہ
بالوں کی جڑوں میں نگائے۔اس کے نصف گھنٹے کے
بالوں کی جڑوں میں نگائے۔اس کے نصف گھنٹے کے
بعد سرکو نیم گرم پانی سے دھولیں۔

ﷺ... بنین 250 گرام، گندم کی بھوسی پچیس

\*

#### بچوں کو شہد پلائیں .... کھانسی سے نجات پائیں

جسمانی طور پر کمزور اور حساس ہوتے ہیں اگر آپ کے چھوٹے بیچے نزلہ و زکام یا کھانسی بیں مبتلا ہیں تواس کے لیے آپ یہ کر سکتی ہیں کہ رات کو سونے سے قبل اپنے بچوں کو ایک چیج شمد ملادیں۔

چچ شهد پلادیں-

اس عمل سے کھانی میں آرام آجاتا ہے اور بیچ پرسکون نیند سوتے ہیں۔ شخصیت کے مطابق سینے کی جکڑن اور کھانسی میں شہد بہت مفید ہے۔ شہد خراب گلے میں بھی مفید ہے۔ شہد خراب گلے میں بھی مفید ہے۔



144

## اشرف باجي كے ٹوٹكے













ٹو مکوں کا استعال دنیا بھر میں عام ہے۔ ٹو مکوں سے مر دنجی فائدہ اٹھاتے ہیں اور خواتین تجی .... تاہم امور خانہ داری میں ٹو تکوں کی ضرورت زیادہ پر تی

ہے۔خانہ داری چونکہ خواتین کا شعبہ سمجھا جاتا ہے اس لیے ٹو ککوں کا استعال تھی خواتین زیادہ کرتی ہیں۔

محترمه اشرف سلطانه برسهابرس سے مرکزی مراقبہ بال میں خدمت خلق کے پروگرام سے وابستہ ہیں۔ خاص و عام میں اشرف باجی کے نام سے معروف ہیں۔ آپ ایک كوليفائيز طبيبه بهي بين-اگر آپ بهي ايني آزموده كوئى تركيب قارئين كوبتانا چابين تو روحاني ر ڈانجسٹ کی معرفت اشر ف باجی کولکھ ہیجئے۔

وهوپ میں رکھیں۔

جما ہوا گوشت ف*وری* پگھلائیں جے ہوئے گوشت کو فوری پھھلانے کے لیے اسے نمک ملے یانی میں تھگودیں، گوشت پیکھل جائے گا۔اب چھوٹے حصوں میں تقسیم کرکے سادہ یانی سے وھولیں، گوشت بکانے کے لیے چند منطوں میں تیارہے۔ اونی ملبوسات کی نرمى برقرار ركهين اونی ملبوسات کی نرمی بر قرار رکھنے کے لیے انہیں وھوتے وقت یانی میں ایک چیچ زیتون کا تیل ملا لیں، انہیں سائے میں سکھائیں اور ہمیشہ مھنڈے یانی

کہنی کے سیاہ دھبے ليموں كاٹ كران كارس نكال ليس، حچلكوں ميں سفید سرکہ لگائیں اور پھر چینی ڈال کر کہنیوں پر ر گڑیں،جلد کی سیاہ رنگت صاف ہو جائے گی۔ کوڑے کی ٹوکری کی ہو كوڑے كى ٹوكرى صاف ركھنے كے ليے ٹوكرى وهو كر خشك كرليس، اس ميں ايك شاپر لگائيں پھر ایک عدد لیموں کے جار عدد مکڑے کرے ٹوکری میں ڈال و پیچے ، اس سے ٹو کری میں کچھ بھی ڈالیں، کین میں کچرے کی ہو نہیں تھیلے گی اور صفائی میں بھی آسانی ہوگی۔ ہفتہ بھر میں ایک مرتبہ ٹوکری تیز



ارنے لکتے ہیں۔

ربر کی اشیاء کی عمر بڑھائیں اگر آپ چاہتی ہیں کہ ربڑ کی اشیاء دیریا ثابت ہوں توانہیں صندوق میں رکھنے سے پہلے ان پر ٹالکم یاؤڈر چھڑک دیں اس ٹو ملکے سے ان کی عمر بڑھ علی ہے۔ قالین کے دھبوں کی صفائی متاثره جگه پر بلکاسائوتھ پییٹ لگا کرٹوتھ برش ہے ر گڑیں، اس کے بعد گینے کپڑے سے اس جگہ کو صاف کرلیں۔ کیکن پہلے احتیاطاً یہ چیک کرلیں کہ کہیں ایسا کرنے ہے قالین کارنگ تو نہیں اترے گا۔ بعض قالینوں کے رنگ ملکے ہوتے ہیں اور آسانی سے

فرنیچر کے داغ

پانی کاگلاس یاچائے کا کپ رکھنے سے میز وغیرہ پر سفید دائرے بن جاتے ہیں، جو عام طریقے سے مٹانے سے تہیں مٹتے۔ اس کاعلاج بھی ٹوتھ پیسٹ ہی ہے۔متاثرہ جگہ پر ذراسے ٹوتھ پییٹ لگا کر ملکے سکیے کیڑے ہے زی کے ساتھ رگڑ کر صاف کریں۔اگر داغ نه جائيں تو پيه عمل و هر ائيں، مگر زور لگا كريا تيزي سے نہ ر گڑیں اس سے فرنیچر خراب ہونے کا اندیشہ رہتاہے۔ یہ ضرور چیک کریں کہ فرنیچر پریالش ہلکی نوعیت کا یا جلد خراب ہونے والا تو نہیں، اگر ایساہے تو یہ عمل تہیں کریں۔

کپڑوں میں چمک پیدا کرنا ایک یاؤ کلف میں ایک چیوٹا چیج سہاگہ ملا کم استری کرنے سے کیٹروں میں جمک آ جاتی ہے۔ فرش کو جمکانا فرش کے وصبے صاف کرنے کے لیے کیڑے و هونے والا سوڈا صابن کے قتلے اور نمک ملاکر فرش

پر خوب رکزیں فرش صاف اور چمکدار ہو جائے گا پیاز کی ہو برتنوں سے دور کرنا اس کوور کرنے کے لیے آسان طریقہ لیہ ہے کہ پانی میں لیموں کی چند بوندیں ملا کر بد بو دار چیزیں اس میں ڈال دیجیے اور تھوڑی دیر تک پڑار ہے دیجیے بد بو دور ہُو جائے گی۔

کریلوں کی کڑواہٹ دور کرنے

. كريلے كے حطك اتاركيں اور كاٹ كر جيج نكاليں کٹے ہوئے کر بلوں پر نمک لگا کر ان کو اچھی طرح مل کرر کھ دیں ساری کڑواہث دور ہو جائے گی۔ پلاسٹک کے برتن چمکانا

كيڑے و هونے كاسوڈاڈيڑھ چچے، نمك آدھا چچے، یانی میں ڈال کر اس یانی سے پلاسک کے برتن و ھولیں۔ برتن نے کی طرح چمکدار ہوجائیں گے۔ اس پانی میں ہاتھ نہ ڈالیں بکہ کوئی پرانا کپڑا ڈال کر چینے سے کپڑا پکڑ کربر تنوں پر ملیں۔

سبزى تازه ركهنا

اس کے لیے دو چیچ سر کہ یانی میں ملادیں اور پھر سبزی کو اس میں بھگو کر نکال کر رکھیں۔ اس طرح سبزی تازہ رہ <sup>سکت</sup>ی ہے۔

سفید کپڑے کی پیلاہٹ سفید کپڑے کی پیلاہٹ دور کرنے کے لیے کپڑوں کو دھونے کے بعد یانی میں تھوڑاسالیموں نچوڑ لیں اب اس میں کپڑے کھنگالیں، نچوڑ کر سکھائیں۔ ریشمی سفید کیڑے جب ان کو کھنگالیں تو سفید سر که نانمک ملالیں اور سائے میں خشک کریں سوئیٹر کو بھی د ھو ہے تووہ تھی پیلے نہیں ہوتے۔



قدرتی آفات اور کی سے میں ظاہر ہوا تھا۔ بیاریاں امیر غریب کی کی کی کی ایجولا ایک دریا کا نام عوام اور حکمران کی کی کی کی سے جوافریقہ کی

ریاست جمہور پیر کا تگومیں واقع ہے۔ 2013ء تک اس مرض کے صرف 1716ء واقعات سامنے آئے تاہم رواں برس سے مغربی افریقتہ میں ایک وبا کی شکل میں سامنے آیااور سیر الیون، لائبریا اور نائیجریا اس سے

تفریق کیے بغیر آتی ہیں اور ان کی پکڑ میں کوئی تھی سخص آسکتا ہے۔ ایڈز، کا تگوفیور اور ڈینگی کے وبائی امر اض نے لاکھوں افراد کومتاثر اور ہزاروں کی جان لی۔اب افریقی ممالک گنی، سیر الیون اور لا ئبیریا ہے

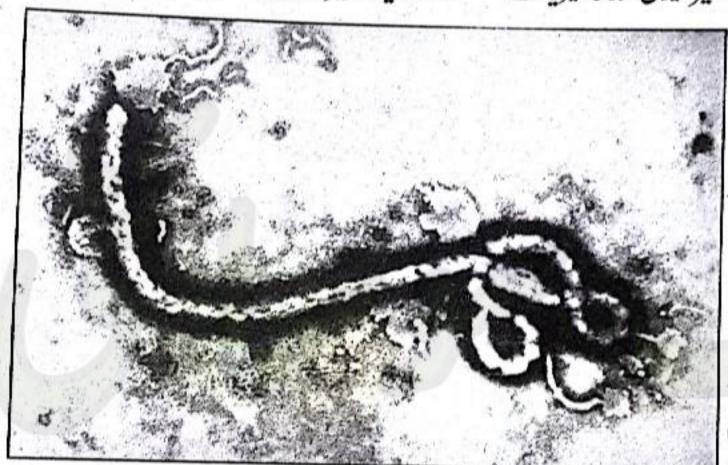
ا ببولا وائرس کی وبا پھوٹی 🛮 ہے جس نے ہزاروں

لو گو**ں کومتاثر کیاہے۔** اينولا ايك اييا زہر یلا وائرس ہے جو انسان کے جسم میں خون کے بہاؤ پر حملہ کرتا ہے۔ساکنس دانوں نے ایبولا کو جریان یا سیلان خون کے بخار کا نام دیا

ہے۔اس وائرس کے حملہ آور ہونے کے منتیج میں ا بیولا سے متاثرہ شخص کے جسم کے کسی یا تمام حصوں ہے خون رہنے لگتاہے۔اس مرض کا آغاز افریقامیں

جنگلی جانوروں سے ہوا۔ یہ وائرس ان جانوروں کے جسم میں موجود سی الم

ہو تاہے جو انہیں تو کچھ نہیں کہنا تاہم ان جانوروں کا گوشت کھانے والے افراد اس وائرس کی زد میں

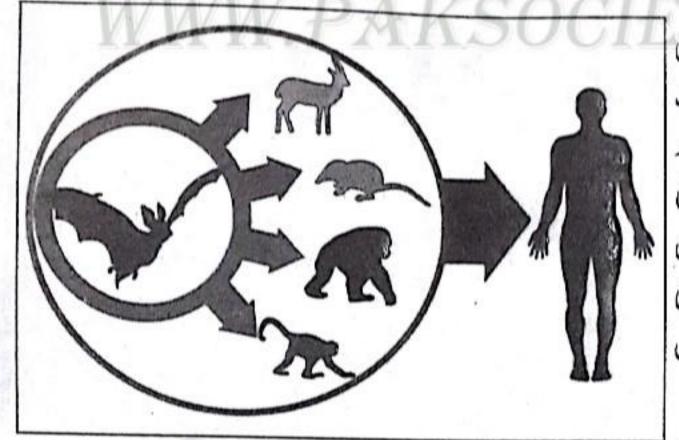


سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ اب تک بورپ کے ملک اسپین اور امریکا میں بھی اس کے کمیسز سامنے آئے جس کے بعدے دنیا کے ویگر علاقوں میں مجی

فائزه بیگ فائزه بیگ علامات

اس مرض کی علامات میں بخار، کلے میں ورو سر درد، دست و قے، جوڑوں اور رگ پھوں کا درد، آجاتے ہیں۔ یہ مرض سب سے پہلے 1976ء میں پیٹ میں درو نے وائریا خارش مجوک میں کی کے

اس مرض کی علامات میں بخار، کلے میں در دوم مر درو، دست وقے، جوڑوں اور رگ پھوں کا در د، پیپ میں در د 'قے ' ڈائزیا 'خارش' بھوک میں کی کے علاوہ حبگر اور گر دوں کی کار کر دگی بھی متاثر ہو جاتی ہے۔



علاوہ جگر اور گردوں کی کار کردگی بھی متاثر ہو جاتی ہے۔اس کی علامات ملیریا، ٹائفائیڈ بخار، گردن توڑ بخار اور ڈینگی فیور سے کافی زیادہ ملتی جلتی علامات کی وجہ سے اس کی تشخیص میں تھوڑی مشکل پیش ضرور آسکتی ہے۔ مگر درست تشخیص سے مرض کاپتاچلایاجاسکتا ہے۔

اس مرض میں شدت آنے پر

جسم کے کسی ایک یا مختلف حصوں سے خون بہنے لگتا ہے اور اس وقت اس کا ایک سے دو سرے فر دیا جانور میں منتقل ہونے کاخطرہ بہت زیادہ ہو تاہے جب خون بہنے کی علامت ظاہر ہوجائے تو مریض کی زندگی کو خطرات لاحق ہوجاتے ہیں۔

> ایبولا کیسے منتقل ہوتا ہے...؟

1 - مریض سے قریبی تعلق اس میں مبتلا ہونے کا خطرہ بڑھادیتاہے۔

2\_ تھوک، خون، مال کے دودھ، پیشاب، لیسنے، فضلے سمیت جسمانی تعلقات وغیرہ سے بھی یہ ایک سے دوسرے فردمیں منتقل ہوجا تاہے۔

3- مریض کے زیر استعال سرنج کا صحت مند تھخص پر استعال اسے بھی ایبولامیں مبتلا کر سکتاہے۔ 4۔ابیولامیں مبتلا جانوروں کا گوشت کھانے یاان کے بہت زیاوہ نز دیک رہنا۔ بیہ فلو، خسرے یاایسے ہی عام امراض کی طرح نہیں۔ تاہم متاثرہ علاقوں سے آنے والے افراد اگر اس میں مبتلا ہوں تو وہ ضرور نسی ملک میں اس کے پھیلاؤ کا سبب بن سکتے ہیں۔

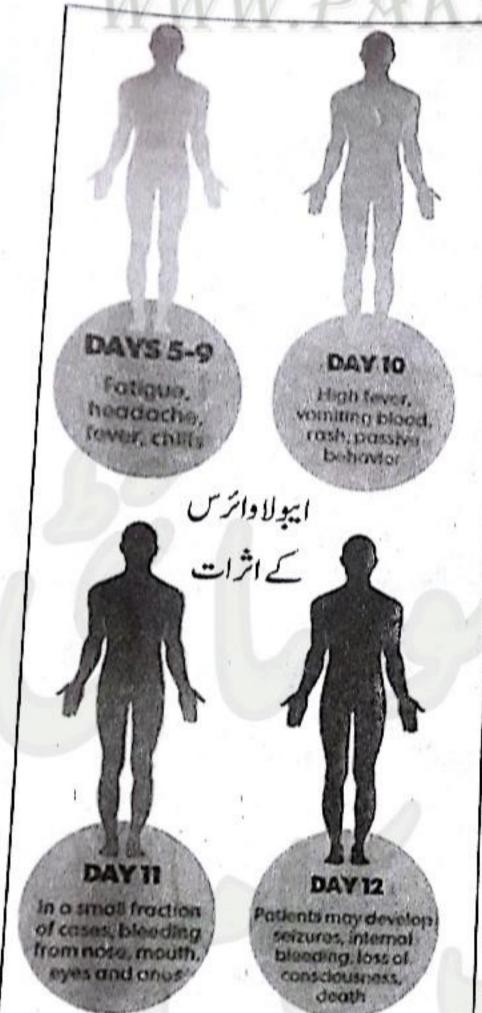
عالمی ادارے صحت کے مطابق سات ملکوں میں ایولا کے اب تک تقریباً 8400 سے زائد مریض سامنے آھیے ہیں جن میں دس اکتوبر تک 4033 مریض جان کی بازی ہار چکے ہیں۔ یہ اموات سب سے زیادہ متاثر ہونے والے تین مغربی افریقی ملکوں

لا ئبیریا، سیر الیون اور گنی میں ہو ئی ہیں۔ آٹھ افراد نائجیریا جب کہ ایک امریکہ میں ہلاک ہوا ہے۔اسپین اور سینیگال میں بھی اب تک ایولا کا ایک، ایک مریض سامنے آچکا ہے لیکن ان ملکوں میں اب تک اس وائرس سے کوئی موت نہیں ہوئی ہے۔ مغربی افریقتہ میں ایبولا





FOR PAKISTAN



وائرً س سے متاثر ہونے والے 70 فیصد افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ عالمی اوارہ صحت نے خبر دار کیا ہے کہ اگر وائرس کا پھیلاؤرو کئے کے لیے مزید اقد امات نہ کیے گئے تو جنوری 2015ء تک وائزس سے متاثرہ افراد کی تعداد چودہ لا کھ تک چینجنے کا حمّال ہے۔

یا کتنان میں وفاقی حکومت نے ایبولا وائرس پر قابو پانے کیلئے ایمر جنسی بلان بنایاہے جس میں افریقی ممالک سے آنیوالے مسافروں کی خصوصی اسکریٹنگ کی جائیگی۔عالمی ادارہ صحت نے اس وباسے تمثنے کے لیے عالمی سطح پر ایمر جنسی کا اعلان کرتے ہوئے دنیا بھر کے عوام کواحتیاطی تدابیر اختیار کرنے کامشورہ دیاہے۔ احتياطي تدابير

🤝 .... طبی ماہرین کا کہناہے کہ متاثرہ علاقوں سے آنے والے افراد بیہ جرافیم یہاں بھی پھیلاسکتے ہیں۔ اس مرض سے محفوظ رہنے کے لیے مندرجہ ذیل ضروری ہیں۔

🗫 .... ہاتھ صابن سے و ھوئیں اور صاف ستھر۔ كيرے ہے يو چھيں۔

🚓 ... خود کو صرف گھر میں پکائی غذاوں تک ہی محدود رکھیں۔ بازار بھی بنی ہوئی اشیاء سے ہر ممکن حد تك بيخ كى كوشش كريں۔

ے شیجے کی جگہ پر جراشیم کش ادویات کا چھڑ کاؤکریں۔ میں سورج کی روشنی کا مناسب بندوبست کریں، کیونکہ سکتاہے۔

براہ راست روشی، صابن اور ڈٹرجنٹس کی موجودگی سے چوہوں کا خاتمہ ممکن بنائیں۔ میں زندہ نہیں رہ سکتا۔

🚓 .... گھر کے اندر کونوں کھدروں، صوفوں اور بیڈز 🤝 .... گھر میں موجود زندہ چوہوں اور اگر گھر میں کوئی جانور مر سمیاہے تواس کو فورآگھر سے باہر منتقل 🗫 .... کمروں کی کھڑ کیاں کھول کر رکھیں کمروں کرویں کیوں کہ مروہ جانوروں سے بھی ہے مرض پھیل

ا ببولا کا جر تومه جراهیم کش ادویات، گری، سورج کی 🧇 .... پالتوجانوروں کی صحت کا خیال رکھیں اور گھر



## <u>ස්කූල්ක්තිවක</u>ම්ක්රම්කුම්ක

یه توانائی کا بہترین ذریعه سے میں سرویوں میں جہائی محسوس کرنے لگتی ہوں۔خوشیوں اور مسرتوں کے جذبے سر دیڑجاتے ہیں۔ایسالگتاہے سر دراتوں کے تصفرتے کمح میری

ماہرین نفسیات بیہ بھی کہتے ہیں کہ زہنی امرانس میں مبتلا تھخص سردیوں میں زیادہ مضطرب اور پریشان رہتے ہیں۔ اس کیے انہیں ایسی جگہ بھایا جائے جہاں سورج کی روشنی انہیں براہ راست ملے یا

حالت زار پر آنسو بها کر ماحول کو مزید عملین اور اواس بنا رہے جيل. . . . ايسا كيون يوتا ہے...؟ رخیانہ کے اس سوال پر ماہر نفسیات نے اسے بتایا کہ اس کی ابتر وہنی کیفیت کی

وجہ ہے کہ وہ و صوپ میں مناسب وقت نہیں گزار تی۔

جی باں، سورج کی روشنی تجھی شفا بخش اثرات ر تھتی ہے۔ ایسے ممالک جہاں سورج کم کم لکتا ہے

خود کشی کا تناسب تجھی زیادہ ہے۔

یہ بات توہم سب جانتے ہیں کہ دنیا کے وہ خطے جہاں وحوب بہت کم نکلتی ہے۔ وہاں کی زندگی بہت مشكل ہے اور جس ون سورج لكل آئے، لو گول كے لیے عید کا ساں ہو تاہے۔ کرکٹ میچز میں تو ہم اکثر د کھتے ہیں کہ لوگ من باتھ لے رہے ہوتے ہیں۔

انہیں وحوب میں سیر کرائی جائے۔ یہ بات مجی و کھنے میں آئی ہے کہ و عوب میں بیٹھنے سے مریض کی طبیعت جلد مشاش بشاش ہو جاتی ہے۔

وباں او گوں میں ڈیریشن (اضمحلال) اور دیگر نفساتی امراض کے علاوہ مصلح بیگ مریضوں کو آئھوں کے ذریعے سورج کی روشنی جذب کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔

جس سے نہ صرف ہیہ کہ وہ صحت پاپ ہو جاتے ہیں بلکہ ان کے روز مرہ کے کاموں میں بھی توجہ اور پچتگی آجاتی ہے۔

عموماً و یکھنے میں آیا ہے کہ سردیوں میں ہائی بلڈیریشر ہوجاتا ہے۔ کیونکہ دھوپ کی کمی کی وجہ

سے کولیسٹرول میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ وھوپ کولیسٹرول کو کم کرتی ہے۔انسانی جلد میں ایک کیمیائی مادہ اسکوالین پیدا ہو تا ہے۔ وھوپ نہ ملنے سے یہ مادہ کولیسٹرول میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ انسانی جلد کو دھوپ ملتی رہے تو یہ مادہ و قامن ڈی کی صورت اختیار کرلیتا ہے۔وٹامن ڈی کی کی اور کولیسٹرول کی زیادتی ہائی بلٹر پریشر اور دل کے امراض کا باعث بنتی ہے۔ وٹامن ڈی دل کی حفاظت کے لیے بہت ضروری وٹامن ڈی دل کی حفاظت کے لیے بہت ضروری ہیں ول کے امراض کا کی امراض سے کے امراض بڑھ جاتے ہیں۔ ول کے امراض سے کے امراض بڑھ جاتے ہیں۔ ول کے امراض سے کے امراض بڑھ جاتے ہیں۔ ول کے امراض سے کے امراض بڑھ جاتے ہیں۔ ول کے امراض سے کے ایم اض بڑھ جاتے ہیں۔ ول کے امراض سے کے ایم اض بڑھ جاتے ہیں۔ ول کے امراض سے کی میں دریوں میں دل کے امراض سے کے ایم اض بڑھ جاتے ہیں۔ ول کے امراض سے کے ایم اض برہ کی کے لیے زیادہ سورج کی

روشیٰ سے استفادہ سیجیے۔ آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ سرد موسم میں گھروں میں عور تنیں اپنے نومولود بچوں کو دھوپ میں بیٹا کر تیل کی ماکش کرتی ہیں۔مقصد یہی ہو تا ہے کہ سورج کی تیش سے بیچے کی بڑیاں مضبوط مول۔ جدید متحقیق نے بیہ بھی ثابت کیا ہے کہ و هوپ سے جسم میں حیاتین ڈی (وٹامن ڈی) پیداہو تاہے۔ جو فیکتیم کو جذب ہونے میں مد دیتا ہے۔ ایسے نوجوان جو باڈی بلڈنگ کے شوقین ہیں یا جم وغیرہ جاتے ہیں۔ وہ د هوب سينكنے كى درزشيں بھى كرتے ہيں۔جس سے ان کی ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ بوڑھے افراد کو د هوپ کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے تاکہ و صلتی عمر کی كمزورى دور ہو۔ جوڑوں كے امراض اور زخم وغيرہ میں سورج کی تیش از حد مفیدے۔ سر دیوں میں عام طور پر زخم جلدی طیک نہیں ہوتا اور مرض میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ بعض اوقات پرانے زخم مجھی د کھنے لگتے ہیں۔ اس کی وجہ انسانی جسم میں ورجہ

حرارت کی کمی سے پیدا ہونے والی مدافعتی کمزوری ہے۔ اس صور تحال میں ڈاکٹر دھوپ میں جیٹھنے کا مشہد میں میں ا

سورہ دیے ہیں۔

اکثر نوجوان خواتین دھوپ سے کتراتی ہیں۔
خیال بیہ ہو تاہے کہیں ان کا رنگ سیاہ نہ ہونے گئے۔

یہ صبح ہے کہ تیز دھوپ جلد کی نمی غیر متوازن

یہ صبح ہے کہ تیز دھوپ جلد کی نمی غیر متوازن

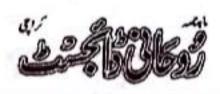
کرکے اس کی شادائی کم کرتی ہے۔ مگر اس خیال کے
تخت دھوپ سے مکمل اجتناب مناسب نہیں۔ انسانی
جلد کے خلیے اگر لمبے عرصہ تک سورج کی حدت سے
جلد کے خلیے اگر لمبے عرصہ تک سورج کی حدت سے
محرورم رہیں تو مردہ ہونے لگتے ہیں اور یوں جلد اپنی
شادائی ود تکھار کھونے لگتے ہیں اور یوں جلد اپنی

بعض جلدی امراض کا علاج بالا بنفشی شعاعوں ایعنی و هوپ سے کیا جاتا ہے مثلاً چنبل و غیرہ و ڈاکٹر مریض کواس کی صور تعال کے مطابق کچھ دوائیاں لگا کر دھوپ میں بیٹھنے کی ہدایت کرتا ہے۔ اسی طرح بعض ڈاکٹر برص کے مریضوں کے لیے وھوپ کو مفید قرارویتے ہیں۔

و هوپ ذیابیس کے مریضوں کے لیے مجھی بے حدفائدہ مندہ۔

اکثر خواتین بالوں کی حفاظت و لمبائی کے لیے بہت زیادہ تیل استعال کرتی ہیں مگر اس کے باوجود ان کے بال ٹو منتے رہتے ہیں۔ تیل کی زیادتی بھی بالوں کی نشوونما پر منفی اثر ڈالتی ہے۔

بال اگر وھوپ میں سکھائے جائیں تو تپش کی حدت نمی اور خطکی سے پیدا ہونے والے جراثیم ختم کرتی ہے اور سرجوؤں سے بھی محفوظ رہتا ہے۔
سردیوں کے آغاز پر لوگ مخصوص گرم کپڑوں اور بلینکٹ وغیرہ کو باکس سے نکال کر دھوپ میں اور بلینکٹ وغیرہ کو باکس سے نکال کر دھوپ میں



جائے۔ وہ افراد جو ساحل سمندر پریاسی الی جگہ لگا تارکئی کئی گھنٹے کام کرتے ہیں جہاں انہیں سایہ میسر نہیں وہ بالا بنفشی شعاعوں کے باعث جلد کے سرطان میں مبتلا ہوسکتے ہیں۔

سورج کی تپش کی زیاد تی جہاں جلد کے سرطان سے کاباعث بنتی ہے وہاں دھوپ کئی قشم کے سرطان سے محفوظ بھی رکھتی ہے۔ کہاجا تا ہے کہ سینے، قولون اور غدہ مثانہ کے سرطان میں اکثر ایسے افراد مبتلا ہوتے ہیں جنہیں دھوپ کم ملتی ہے۔ان اقسام کے سرطان کووٹامن ڈی کے استعمال سے روکاجاسکتا ہے۔ غرض یہ کہ ہرشے کی طرح دھوپ کا استعمال بھی احتیاط اور اعتدال سے کرنا چاہیے۔

اعتدال سے کرنا چاہیے۔

زیادتی کی صورت میں نقصان بھی ہوسکتا ہے۔

زیادتی کی صورت میں نقصان بھی ہوسکتا ہے۔

ر سے ہیں۔ تاکہ کپڑوں میں پیدا ہونے والی نمی اور بدیو کا خاتمہ ہو جائے۔ بعض او قات رات کو استعمال ہونے والے کپڑے بھی دھوپ میں رکھے جاتے ہیں۔ اگر یہ کپڑے بغیر دھوپ لگوائے بموں و ہیں۔ اگر یہ کپڑے بغیر دھوپ لگوائے بموں و صندو قوں میں بند کرویے جائیں تو ان میں کھٹل پیدا ہونے کا احمال بھی رہتا ہے۔

و حوب کئی مصر جرافیم کو مار دیتی ہے۔ دھوپ لگانے سے کپڑوں میں جرافیم پیدا نہیں ہوتے۔
ایک جدید شخفیق نے کچھ لوگوں کو دھوپ تاپنے کے خوف میں مبتلا کر دیا ہے۔ اس جدید شخفیق میں بتایا گیا ہے کہ دھوپ جلد کے سرطان کا باعث ہوسکتی ہے۔ جی ہاں، سورج کی بالا بنفشی شعامیں سرطان کا موجب بن سکتی ہیں لیکن یہ اسی وقت ممکن سے جب طویل عرصے تک مسلسل ان کی زد میں رہا

### چاکلیٹ نقصان دہ نہیں بلکہ صحت کے لیے مفید ہے

چاکلیٹ پر برطانیہ میں تحقیق میں ثابت ہواہے کہ چاکلیٹ مزے دار ہونے کے ساتھ ساتھ صحت مند بھی



ہوتی ہے۔ یہ انسانی جسم کے توت مدافعت پیدا کرنے والے عناصر کو مضبوط کرتی ہے، چاکلیٹ میں کوکا، پوٹاشیم، آئرن، زنک اور میگنیشیم پایاجا تاہے، جو دماغی صحت کو بہتر کرنے میں مددگار ہوتے ہیں۔ براؤن چاکلیٹ کی سب سے اہم اور صحت کے لیے مفید خوبی بیے چاکلیٹ کی سب سے اہم اور صحت کے لیے مفید خوبی بیے ہے یہ نقصان پہنچانے والے کولیسٹرول کو کم کرنے کے ہے۔ یہ نقصان پہنچانے والے کولیسٹرول کو کم کرنے کے ہے۔

ہے ہیں۔ کہ اس کے بیٹرول کو بڑھاتی ہے۔ ریسر پچ کے مطابق تھوڑی می ورزش اور اچھی غذا کے ساتھ براؤن چاکلیٹ کھانے سے خراب کولیسٹرول کم ہو تاہے اور صحت مند کولیسٹرول بڑھتاہے۔ براؤن چاکلیٹ کی دوسری اہم خوبی ہیہ ہے کہ اس سے بلڈ پریشر کو نار مل رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ بیہ جسم میں موجود پولی فینول کو بڑھا تاہے ، جو خون میں موجود آئسیجن کی روانی کوبڑھا ویتاہے۔



62015CDF3

# 

= UNUSUPE

پرای ٹک کاڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک ہے ۔ ﴿ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای ٹک کا پر نٹ پر بو بو ہریوسٹ کے ساتھ پہلے سے موجو د مواد کی چیکنگ اور اچھے پر نٹ کے

> ♦ مشہور مصنفین کی گتب کی مکمل رینج ♦ ہر کتاب کاالگ سیکشن 💠 ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ ائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

💠 ہائی کو اکٹی پی ڈی ایف فائکز ہرای کیک آن لائن پڑھنے کی سہولت ﴿ ماہانہ ڈائجسٹ کی تنین مختلف سائزوں میں ایلوڈ نگ سپریم کوالٹی،نار مل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی 💠 عمران سيريزازمظهر كليم اور ابن صفی کی مکمل رینج ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنگ نہیں کیاجا تا

واحدویب سائث جہال ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤ تلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد یوسٹ پر تبھرہ ضرور کریں

🗘 ڈاؤ نلوڈ نگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب

ڈاؤنلوڈ کریں استروہ سرمارے کو ویس سائٹ کالنگ دیمر منتعارف کرائیر

Online Library For Pakistan



Facebook

fb.com/paksociety



## ිකුවන්න කුර්තුවක් ලක්වන මෙන්වෙන්න් කුරුවක්

### دودھ، عرقِ گلاب، سنگترے اور ہلدی سے خود کو تکھار ہے....

پہنچایاجا سکتاہے۔

دوده، عرق گلاب اورليمون

موسم کی تبدیلی انسانی صحت کے ساتھ جلد پر بھی اثرات مرتب کرتی ہے۔ جلد انسانی جسم کا سب

رودھ سے کلینزنگ ئے ہے جلد کی شاوانی اوٹ آتی ہے ۔ والے بندرتج وانے مرجمانے لکتے ہیں۔ رنگت تمجی عرق گلاب، کیموں کا عرق، گليسرين جم وزن ملا كريسي بلاسك كى ايتر ثانث بو کل میں رکھ کیں جب تبمی چبرہ وحوتیں یا تھر سے اہر جائیں یہ ہربل لوشن اگالیں۔ وہی میں سوک اینڈ کی وجہ سے وانوں کو



سے حساس عضو مانا جاتا ہے۔خاص طور پر چبرے کی جلد موسم کے تغیرات کا براہ راست نشانہ بنتی ہے۔ جلد کی حفاظت کے لیے موسم کے شروع ہونے کا انتظار مت کیجے۔ اگر آپ موسم سرما میں خوبصورت، صحت مند اور د کش جلد کی خواہش ر تھتی ہیں تو اس کے کیے لخ بنتہ ہواؤں کے چلنے ہے پہلے ہی جلد کی مناسب و مکیے بھال کا آغاز کرویجے۔

معیاری اور آزمودہ کولڈ کریم رات سونے سے قبل ضرور لگائیں۔منہ وطونے کے لیے موتیجر بیں صابن

> یا قیس واش استعال کریں۔ ون میں دو مرتبہ اور رات سونے سے قبل

صابن یا قیس واش سے چہرہ صاف کریں۔ چکنی اور دانوں والی جلد کے لیے کولڈ کریم موزوں تہیں رہتی ایس جلد کو قدرتی طریقوں سے موتیجرائزر

ختم کرنے کی صلاحیت یائی جاتی ہے۔ روزانہ ایک کھانے کا چچچ وہی میں ایک جائے کا چچچ بیسن ملا کر

چېرے پراگانے سے چکنی جلد کی غیر ضروری چکنائی اور دانوں پر قابو

بالائي، شهد، زعفران سرد ہوائیں نحشک عبلد کو مزید خشک کرویتی

شکل میں پیس کر ایئز ٹائٹ جار میں رکھیں۔ دن میں ایک مرتبہ اس کے چھلکوں کا ابٹن چبرے، ہاتھوں اور یاؤں پر ضرور لگائیں۔ ابٹن بنانے کے لیے دو کھانے کے چیچ سنگترے کے چھلکوں کا پاؤڈر تھوڑے سے دودھ میں ملاکر تھلی جگہ پرر کھ دیں چھی بھر ہلدی ملانے سے اس میں اینٹی سیٹک کی خصوصیات شامل ہوجائیں گ۔جب گاڑھاساابٹن کی شکل کا آمیزہ بن جائے تو چبرے اور دیگر حصوں پر لگاکر پانچ منٹ تک ملیں پھر لگارہنے دیں۔جب خشک ہو جائے تو ر گڑ کر ایٹن کی طرح مل کرا تارکیں۔

یے گھریلو تراکیب جلد کے بہت سے مسائل کا سدباب کرتی ہیں اور خشک ہواؤں کے مصراثرات کو زائل كرنے ميں خاطر خواہ مدوكر سكتى ہيں۔

عظیمی کی ہوم ڈلیوری اسکیم

عظیمی کی مصنوعات مثلاً وزن کم کرنے کے لیے مہزلین ہریل ٹیبلیٹ، سن ریز ہربل شیمیو، شہد، بالول کے لیے ہربل آئل، رنگ گورا کرنے والی ہر بل کریم شین سم اور دیگر مصنوعات کراچی میں ہوم ڈلیوری اسکیم کے تحت گھر بیٹھے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ مطلوبہ اشیاء منگوانے کے لیے اس تمبر پر

ہیں۔ خشک اور نارمل جلد والی خواتین کے لیے موسم سرما خوشگوار ہونے کے بجائے تکلیف وہ تاثر قائم كرتا ہے ليكن خواتين كى اكثريت اپنى جلدكى طرف اس وفت متوجه ہوتی ہے جب جلد اپنی شادابی کھونے لکتی ہے۔ سر دہوائیں جلد کو خشک کرکے اسے بےرونق بناویت ہیں توالی رو تھی، کٹی پٹی جلد کو دوبارہ اس كى نارىل حالت ميس لانے كے ليے زائد وقت وركار ہو تاہے۔مناسب یہی ہے کہ پہلے سے ہی جلد کا خیال ر کھا جائے۔ خشک اور نار مل جلد کیل، مہاسوں اور وانوں سے یاک ہوتی ہے مگر جھریاں اور جھائیاں الیی جلدير بى سب سے يہلے ممودار موتى ہيں۔

رات سونے سے قبل یا دن میں سمی تھی وقت ایک کھانے کا چھے بالائی لیں اس میں ایک جائے کا چھے شہداور چنگی بھر زعفران ملاکر پندرہ منٹ کے لیے چھوڑویں۔ اس آمیزے سے چبرے کا ملکے ہاتھوں سے مساج تقریباوس منٹ تک کریں۔ بیس منٹ بعد چہرہ صاف یائی سے و صوالیجے۔ یہ عمل پندرہ دن تک روزانہ وہر ائیں۔فرق محسوس ہونے پر ہفتے میں تین پھر دوبار اور آخر میں ہفتے میں صرف ایک مرتبہ ہی عمل دوہرائیں۔ موسم سرما میں بیا نسخہ بہترین

سنگترے کے چھلکے اور ہلدی سنگترے میں وٹامن سی کا خزانہ چھیا ہوا ہے۔ سرد موسم میں کثرت سے اس کااستعال سیجے۔ یہ جلد كى شادايى كے ساتھ جسم كى قوت مدافعت بھى براها تا ہے۔ سنگترہ چھیل کر کھائیں یا جوس کی شکل میں استعال کریں۔ دونوں صور توں میں سکترے کے حصلے محفوظ کرلیں۔ حصلے و هوب میں سکھاکر پاؤڈر کی



Copied From Web



021-36604127

#### Raashda Iffat Memorial Campaign for Health & Hygiene

#### ویکسی تبیشن – مال کی ذمیہ داری

یا کستان میں 35سے 40 فیصد بچوں کو حفاظتی ٹیکہ جات کے کورس کرائے جاتے ہیں جبكه 60 سے 70 فيصد يج حفاظتى شبكه جات سے محروم رہ جاتے ہيں، جس كى ذے دارى والدين ير بھى عائد موتى ہے۔

ہو۔ بچہ پولیو اور پیلیا (Jaundice) سے محفوظ رہے۔

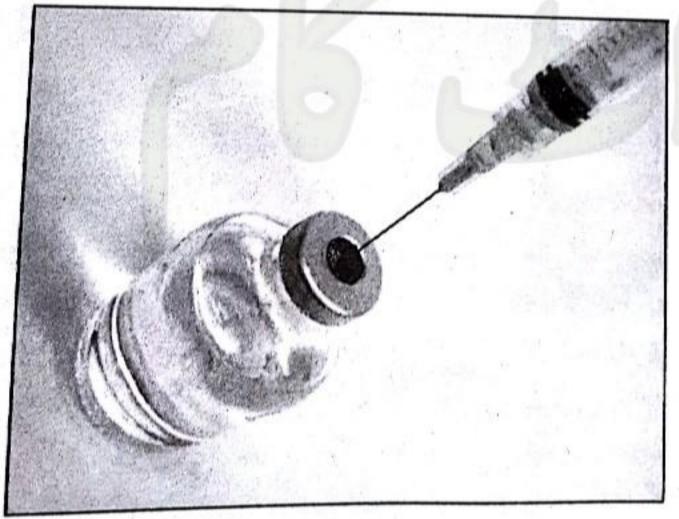
ایک ربورے کے مطابق پاکستان میں ہر سال 47 ہزار بیج مخلف امراض میں مبتلاہو کر زندگی کی بازی ہار جاتے ہیں، تشنخ ، کالی کھانسی، چیچک، گرون توڑ بخار اور خسرہ سے متاثرہ بچوں کی تعداد بڑھ رہی ہے، بچوں کو حفاظتی ویکسین لگواکر اموات میں کمی کی جاسکتی ہے۔

ونیا بھر میں حفاظتی ویکسین لگانے کے نتیجے میں 1980 میں چیک کے مرض کا خاتمہ ہوا۔ ترتی یافتہ ممالک میں پولیو، تشنخ ، کالی کھالسی سمبیت ویگر امراض

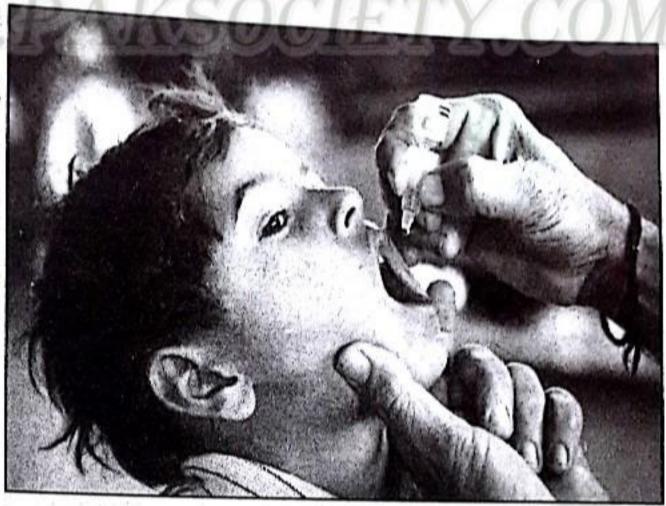
ایک عورت کی زندگی میں بچہ ہی وہ ہتی ہے جو اسے وہ اعلیٰ مقام دیتا ہے جسے ماں کہتے ہیں۔ خدانے ماں کو بیہ اہم مقام اس لیے بھی دیاہے کہ اس کی گود میں بل کر، بڑھ کر اور پڑھ کرنتی نسل تیار ہوتی ہے۔ اس کی دیکھ بھال کی وجہ سے نتی نسل بیار یوں سے بھی محفوظ رہتی ہے اور طاقتور بنتی ہے۔

ا بھی یہ تھی سی جان جے بچہ کہہ کر یکارا جائے گا ماں کے رحم میں ہی ہوتی ہے کہ ماں کو اس کی پیدائش ہے پہلے ہی ٹی بی دوخوراکیں (بوسٹر) لینی ہوتی ہیں تاکہ پیدائش کے وقت بیجے کو مٹنس سے محفوظ رکھا جاسکے۔اتناہی نہیں ماں کو آئرن اور عیکشیم کی گولیاں

مھی متواتر لینی ہوتی ہیں تاکہ ماں کے شکم میں بیچے کی سیچے نشوونما ہوسکے۔ ہر ماہ بیجے اور ماں کی جانچ کی جاتی ہے جب تک کہ ولاوت نہ ہوجائے۔ پیدائش کے وقت لی سی جی، او یی وی۔ او، میسیاٹا تنش کی ک خوراک وی جاتی ہے۔ اس کا مقصدیہ ہو تا ہے کہ پیدائش کے بعد بیچ یا ماں کو مٹنس نہ







اس طرح حامله ماؤں

کو ٹی بی کے دو ملیے حمل کے دوران اور ایک ٹیکہ پیدائش کے بعد لگایاجاتا ہے۔ قانون کے تحت اب والدین کی ذہے داری ہوگی کہ وہ بچوں کو متعدی امراض سے بچاؤکیلیے و میسینشن کرائیں۔

پولیو ، ہپاٹا کٹس اور خسرہ جیسی سات بیاریوں سے بچانے کے لیے ویکسی نیشن مہم ہر سال چلائی جاتی ہے۔خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں بیہ بیاری اکثر ہوتی ہے۔ جیسے کم صفائی والے علاقوں، دیمی علاقے یا غیر منظور شدہ کالونیوں میں خسرہ کا وائر س اب بھی حملہ آور ہوجا تا ہے۔

ہمارے ملک میں ٹیکہ نہ لگوانے کے پیچھے کئی طرح کی وجوہات سامنے آئی ہیں۔ شروع شروع میں مذہبی لو گوں نے ان ٹیکوں کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھا۔ کئی ایس با تیں ہی گئیں جن کا ٹیکوں سے دیکھا۔ کئی ایس با تیں ہی گئیں جن کا ٹیکوں سے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں تھا۔ جیسے بولیو کی دوا کے بارے میں کہا گیا کہ یہ آبادی کو کنٹر ول کرنے کے بارے بیا نی جانے والی دوا ہے بانچھ سے بلائی جانے والی دوا ہے بانچھ سے بانچھ کی کوشش کی جارہی ہے وغیرہ۔ دھیرے بانچھ بنانے کی کوشش کی جارہی ہے وغیرہ۔ دھیرے بانچھ

کا بھی خاتمہ ہو چکا ہے۔ امریکا میں حفاظتی و کیسین کے 
ذریعے گردن توڑ بخار کے مرض پر 95 فیصد تک قابو
پالیا گیا ہے۔ امریکا اور کینیڈا میں 2سال کی عمر تک
کے بچوں کو 90 فیصد حفاظتی و کیسین کا کورس مکمل
کر الیاجا تاہے، حفاظتی و کیسین کے ذریعے انسانی جسم
میں کسی بیاری کے خلاف مدافعتی نظام کو فعال
بنایاجا تاہے۔

پاکستان پیڈیا ٹر کس ایسوسی ایشن کے مطابق
پاکستان میں 35سے 40 فیصد بچوں کو حفاظتی ٹیکہ
جات کے کورس کرائے جاتے ہیں جبکہ 60
سے 70 فیصد بچے حفاظتی ٹیکہ جات سے محروم رہ
جاتے ہیں جس کی ذہے داری والدین پر مجھی
عائد ہوتی ہے۔

بچوں کے حفاظتی ٹیکہ جات پروگرام میں بچوں کی 9 قابل ذکر بیاریاں پولیو، کالی کھانسی، خسرہ، ٹی بی، خناق، گردن توڑ بخار، خمونیہ اور میبیاٹائش بی شامل ہیں، پیدائش کے فورآبعد بچے کوبی سی جی کا ٹیکہ اور پولیو کے قطرے، چھ ہفتے بعد بیٹاون اور پولیو کے





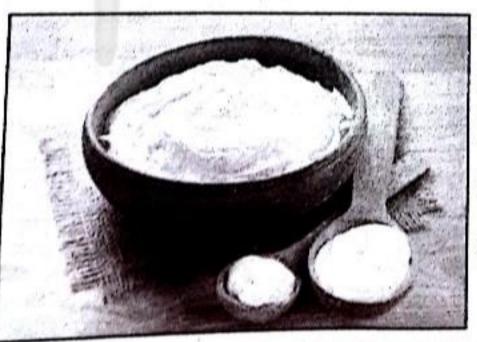
سے بیچے کے بیار ہونے کا ڈر ظاہر کیا تو م کھھ نے کہا کہ ہم فیکوں کی قیت ادانہیں کر سکتے۔ یہاں یہ بتانا ضروری محسوس ہوتا ہے کہ کب کون سائیکہ جسم کے كس حصه ميں لگايا جاتا ہے اور اس سے کیا فائدہ ہے تاکہ آپ اینے پیوں کی نشوونما میں اس کا خیال رکھ سلیں اور دوسروں کو بھی صحیح صلاح دے سیس ویسینیش یا حفاظتی عیکوں کے حوالے ہے لو گوں میں مختلف نظریات یائے جاتے ہیں، بعض لوگوں کے

نزدیک حفاظتی ٹیکوں کالگواناانتہائی اہم ہو تاہے جبکہ بعض لو گوں میں اس حوالے سے آگبی نہ ہونے کی وجہ سے ان میں حفاظتی فیکوں کا انتہائی غلط تصور پایا جاتا ہے اور وہ اسی وجہ سے اپنے بچوں کو حفاظتی میکے لگوانے سے گریز کرتے ہیں لیکن اس کے نتیجے میں ایسے لوگوں کے بچوں کی صحت پر انتہائی مصر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

د حیرے یہ غلط فہمیاں دور ہوئیں اور مذہبی لوگ ویکسی نیشن کی اہمیت سے واقف ہوئے۔ مزید جو باتیں سامنے آئیں وہ کچھ اس طرح تھیں مثلاً کچھ لو گوں نے کہا کہ ہم اس کی ضرورت محسوس نہیں كرتے \_ كچھ نے اس سے لاعلمى ظاہر كى - كچھ نے كہا کہ ہمیں نہیں معلوم کہ کب کون سا ٹیکہ لگتا ہے یا لگوانا چاہیے۔ کچھ نے کہا کہ میکے لگوانے کے لیے ہارے پاس وفت نہیں ہے۔ کچھ نے ٹیکہ لگوانے



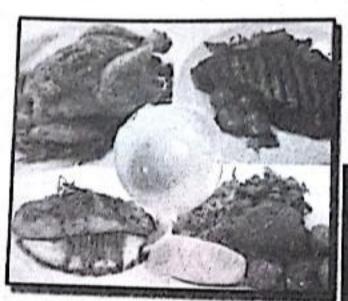
## دہے گاروز انے استعمال شوگر کا خطرہ کم کر دیتا ہے



امریکامیں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ دہی کاروزانہ استعمال ذیا بیطس ٹائپ ٹو میں مبتلا ہونے کا خطرہ نمایاں حد تک مم کردیتا ہے۔ ہاورڈ اسکول آف پلک جیلت کی ربورٹ کے مطابق وہی میں شامل بیکٹیر یا ذیا بیلس ٹائپ ٹو کے خطرے میں كى لانے كى اہم كنجى ثابت ہو كتے ہيں۔

Copied From We \$2015\$





## **ڈوئی مچھلی** اسی پین میں حب ضرورت تیل رکھ

آدھا کپ، بیاز (چوپ کرلیں) دو کریں سنہری ہوجائیں تو چوپ کی ہوئی ہوا) ایک کھانے کا چیج، کہن کے عد د، کہن (چوپ کرلیں) چار ہے پیاز، ہلدی پاؤڈر، لال مرچ پاؤڈر، زیرہ، جومے چھے عدد، ادرک ایک انچ کا ملکوا، پانچ عدد، ادرک (چوپ کرلیس) دهنیا پاوور، گرم ساله پاوور اور نمک تیل ایک چوتهانی کپ،زیره پاوور ایک ایک ایج کا مکرا، ہری مر چیں تین سے ڈال کر پکائیں، تیل الگ ہوجائے توہری چائے کا چیج، نمک حسب ذا نقتہ، سفید چار عدو، ٹماٹر ایک عدو (چوپ کرلیں) مرجیس اور ٹماٹر ڈال کر ایک کپ گرم مرچ پاؤڈر آدھاچائے کا چیجے۔ ، بلدى پاؤڈراك چائے كا چىچى، لال مرج پانى شامل كريں، گريوى بن جائے تو تركيب: مچھى كو آثالگاكر دھوليس پاؤڈر تین چائے کے چیج، سفید زیرہ فش ڈال کر دھیمی آنچ پر اور خشک کرلیں۔ چوپر میں ہرا دھنیا، ايك چائے كا بچى، دھنيا ياؤۋر دو چائے فھك كر يكائيں-کے چیج، گرم مسالہ پاؤڈر ایک چائے کا ایک پیالے میں دہی تجیبنٹ کر فش زیرہ پاؤڈر، سفید مرج یاؤڈر اور نمک چکی، تیل حب ضرورت۔ تین منٹ بکا کر چو لہے سے اتار کیں طرح لگائیں۔سوس پین میں تیل گرم

رلیں۔پیالے میں مچھلی، آدھاجائے کا کے ساتھ سروکریں۔ و بلدی یاؤڈر اور نمک ڈال

ہری مرچیں، پودیند، کہن اورک، چیج، نمک حب ذائقة، چینی ایک اسالے میں شامل کرکے مزید دوسے ڈالیں اور اس مکسچر کو مچھلی پر اچھی : مجھلی دعو کر صاف سرونگ ڈش میں نکال کر چاولوں کرمے پیاز ڈال کر فرائی کریں۔ سنہری ہو جائے تو پیا ہوا مسالہ ڈال کر فرائی

(فش وده يوگرث) كراضاني تيل الگ برتن مين نكال دي اسشیاء: مچھلی چارے پانچ عدد، وہی چینی، نہن اور ادرک ڈال کر فرائی کرلیں) تین عدد، پودینہ (چوپ کیا

فش كرين مساله

اسشیاء: محجلی (سلائس کاٹ لیں) اسلائس مسالے پر رکھیں۔ وہی پھینٹ فرائنگ پین میں تیل گرم کرے مجھلی آوھا کلو، دہی آوھا کی، پیاز (چوپ کر مجھلی پرڈالیں اور ڈھک کر وو منٹ ڈال کر در میانی آئے پر فرائی کریں گولڈن اکرلیں) دو عدد،ہرا دھنیا (چوپ کیا ایکٹیں اور کپڑے سے پکڑ کر پین ہلادیں اور کرسی ہوجائے توپلیٹ میں نکالیں۔ ہوا) آدھا کے، ہری مرچیں (چوپ درمیانی آئج پر اتنی دیر یکائیں کہ تیل

الگ ہوجائے سرونگ ڈش میں نکال ہوا) ایک کھانے کا چیج، ادرک ایک جائے کا چیج، اجوائن کہی ہوئی (چوپ کی ہوئی) ایک کھانے کا چیج، آدھاچائے کا چیج، تھائم پسی ہوئی آدھا فش نگٹس ڈیلائیٹ البت کرم سالہ ایک کھانے کا چیج، چائے کا چیج، میدہ حسب ضرورت، کھانے کے چیج، سفید مری پاؤڈر آوھا ایک عدو، پیاز چار عدد (سلائس کاٹ اسٹسیاء: مچھلی کو اچھی طرح صاف چاہے کا چھے، مسٹر ڈپیٹ ایک چائے لیں)، چھوٹی الا پھی چار عدد، دہی ایک کرے دھولیں اور چھلنی میں رکھ کر کا چھے، لال مرج پاؤڈر آدمدا چائے کا کپ، نمک حسب ذائقہ، تیل خشک کرلیں، پھر مچھلی کے قلوں پر چے، بریڈ کرمبر آدھا کپ، اندے آدھا کپ۔ (پھینٹ لیں) وو عدد، برید کر مبر از کیب: بیالے میں فش سلائس پر اسٹرڈ پیٹ لگا کر آدھے مھنٹے کے حسب ضرورت (کوننگ کے لیے)، ہلکاسانمک،لال مرچ یاؤڈر،ہلدی یاؤڈر لیے فریج میں رکھ دیں۔ا چیکھیٹی کو خمک حسب ذائقہ، تیل اور نہین پیبٹ لگا کرر تھیں۔ فرائی پین خمک ملے یانی میں دس سے بارہ منٹ حسب ضرورت۔ میں تیل گرم کرے مجھلی ڈال کر بلکا آبال کر چھلی میں چھان لیں۔ پین تر کیسے: فش کو چوپر میں ذال کر فرائی کرلیں اور پلیٹ میں نکال لیں۔ میں ایک کھانے کا چیج کو کنگ ہوئل فش نودلز تلول كوبلكاساخشك ميده لكاكر سنبرا

❄

استسیاء: فش فلے آدھا کلو، میده دو اہلدی پاؤڈر آدھاچائے کا چیج، تیز پات کو کنگ آئل حسب ضرورت۔

پیں لیں۔ پیالے میں فش، میدد، اسوس پین میں تیل گرم کریں اور اس میں ایک کھانے کا چھے میدہ ڈال کو منک، لال مرج یاوور، مسرز پیشن، میں الا پیچی ، ثابت گرم مساله، ثابت کھونیں، اچھی طرح بھن جائے اور برید كر مبر اور سفید مرئ یاد در دال كر الل مرچیس، لهن، اورك اور تیزیات خوشبو آنے لگے تو چولہے سے الچھي طرح مکس كرے كسى جي شيپ اوال كر بھونيں مساله فرائى ہوجائے توبياز اتاركيں۔ نمك اور كالى مرج وال كر ڈال کر بھونیں،بلکاسابھون کرنمک، دہی اہلی آنج پر ایک سے دومنٹ بکائیں پھر كرابى ميں تيل كرم كركے نكنس كو اور فرائى فش داليں، دھك كريائج منك اس ميں ابلى موكى اسپيكھيٹى ملاليں۔

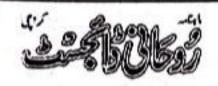
السشياء: مجھلي كے قتلے آدھا كلو، فرائى كركيں۔ المپيگھيٹي 200 گرام، نمک حسب پريز نشيشن: پليٹر ميں اسپيگھيٹي

میں نکٹس بنالیں۔

انڈے میں ڈپ کریں پھر برید کر مبر لگا در میانی آئے پر پکائیں، کپڑے سے پکڑ کر فرائنگ پین یا توے پر ایک سے دو كرورمياني آئي پر كرم تيل ميں فرائي ويلى كو ہلا ليس، تيل الگ ہوجائے تو كھانے كے جي كو كنگ آئل كو ايك کریں، سنہری ہوجائے تو پٹن پیپر پر سرونگ ڈش میں نکال کر سروکریں۔ سے وو منٹ گرم کریں مجھلی کے نکال کررتھیں، سرونگ پایٹ میں نکال کر کیچیا کے ساتھ سروکریں۔

بنگالی فش اسٹو

است اء: فش سلائس ایک کلو، لال ذاکفته، نہن پیاہواایک کھانے کا چیج، کیمیلا کرر کھیں،اس پر پین فرائی مچھلی مرج پاؤڈر ایک چائے کا پہنے، لہن ٹماٹر کاپیٹ ایک پیالی، کالی مرج پسی رکھ کر اجوائن اور تھائم چھڑک کر پیسٹ ایک جائے کا بچنی، ثابت لال ہوئی ایک چائے کا بچنی، مسٹرڈ پیسٹ اس صحت بخش ڈش کامزہ کیں۔ مرچیں دس عدد، لہن (چوپ کیا ایک چائے کا چیج، سفید مرچ کپی ہوئی



## جم کی بنیاد کاسٹ کی پیداوار کم بڈیوں پر قائم ہے گاسٹ کی پیداوار کم جسے کی عمارت کو جسے کی عمارت کو کھڑا کرنے میں سریوں کے محمال کا بیان ہوتا ہے مگر اس میں تانے بانے ڈالے جاتے ہیں عمل دخل ہے۔اگر عام صحت ٹھیک نہ ہو مثلاً متوازن

غذانه لي جاتي مومهار مونز دسرب موں تو اس صورت میں نئی بڑیاں بننے کاعمل آہت اور ختم ہونے کا عمل تیز ہو جاتا ہے۔اگر کسی شخص میں تفائی رائیڈ کا مسللہ یا کوئی خاتون بار بار حاملہ ہو رہی ہو تو پیہ عمل تیس سے پنیتیں سال کی عمر تک پہنچنے سے قبل ہی متاثر ہو سکتا ہے۔اس دورانے میں بڑیوں میں ٹوٹ پھوٹ کا عمل تھوڑاسا تیز ہوجاتا ہے اور جب خواتین پینتالیس سے پچاں سال کی عمر تک پہنچتی ہے تو مینو پاز آجا تا ہے۔ مینوپازہڈیوں کے گھلاؤ کا درد

خواتین میں جب مینوپاز کا عرصه شروع ہوجائے تو جیم میں ایسٹروجن اور ا پروجیسٹرون کا عمل رک جاتا ہے۔ اس عرصے میں آسٹیو کلاسٹ کی

کار کردگی براھ جاتی ہے اور آسٹیو بلاست زیادہ تیز رفتاری سے الما ہونے لگتا ہے۔ ہمارے جسم

میں سالانہ ضائع ہونے والی

بديون كاتناسب تقريباً 224 فيصد

ہے۔ بعض افراد میں سے شرح ایک فيصد تھي ہوتي ہے۔عام الفاظ ميں يہ

کہا جاسکتا ہے کہ تیس سے پینتیس

سال تك رى موڈلنگ كاعمل متوازلن

پھر انہیں سیمنٹ اور بجری کی مدو سے مضبوط کردیا جاتاہے بالکل اس طرح ہڑیاں جسم کا ڈھانچہ بنائی ہیں اور بون کی کرسٹل اسے مضبوط کرتی ہے۔ اسے ہائیڈرو کسی لییاٹائٹ Hydroxyapatitle کہتے ہیں۔ان میں کیلشیم اور فاسفیٹ موجو د ہو تا ہے۔

کسی تومولود بیچ میں بڑیوں کی نشوو نما، لسبائی اور چوڑائی دونوں طرح سے ہوتی ہے لیتی وہ برا حتی اور عصیلتی ہیں۔ عام طور پر لڑ کیوں میں چودہ اور لڑ کول میں اٹھارہ سال کی عمر میں پچنگی آ جاتی ہے۔ اس وفت كہاجاتا ہے كدان كابون ماس تقريباً مكمل ہو كيا ہے-دونوں اصناف میں بڑیوں کی پختگی تیس سال کی عمر بک قائم رہتی ہے اس کے بعد ری موڈلنگ کا دور

شروع ہوجاتا ہے۔ اس میں پرانی ہڑیوں کے جھے قدرتی طور پر

ٹو منے اور نئی بڑیوں کے حصے

ان جگہوں کو پُر کرتے ہیں۔ نگ

بثریاں بنتے والے سیل کو Osteoblast اور پرانی ہڑیوں کو ختم کرنے والے سیل کو Osteoclast کہتے ہیں۔ ان دونوں کے

ورمیان Osteocytes ہوتے ہیں جو میچور

سیل کہلاتے ہیں۔جسم جبری موڈلنگ کے عمل

سے گزرتا ہے تو آسٹیوبلٹ سیل کی تعداد براھ جاتی ہے جس سے نئ بڑیاں بننے کاعمل تیز اور آسٹیو

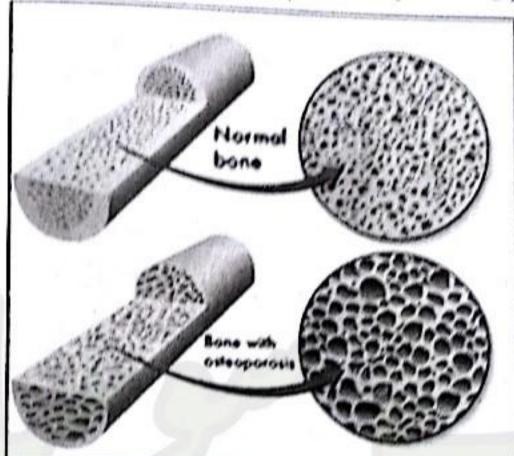
جاتا ہے اس کے بعد ہذیاں فتم ور فے کا عمل برسد جاتا ہے۔ جس کی سالانہ شرح 25 سے 5. ایسد اولی ہے۔ بعض افراد میں ہے شرح تیر فیصد میمی ہو علق ہے جس کی وجوہ میں غیر متوازن غزا۔ عمو می سحس کا اچھا نه جونا، جسمانی سر کر میال نه جونا اور بار مونز کا تظام

> درست نه بونا بوسکن ہے۔ پچاس برس کی عركو التي كر مينوياز كا آغاز ہوجائے اور عموی صحت مجلی الچسی آسٹیوبوروسیس کا مرض لاحق ہوسکتا ہے۔ ماہرین صحت کا کہنا ہے کہ گوری

ر تگت والے افراد آسٹیوپوروسیس میں جلد مبتلا ہوتے ہیں بیعنی افریقیوں کی نسبت امریکیوں میں بیہ مر ض بلند شرح میں پایاجا تاہے۔

پاکستانی خواتین میں بیہ مرض بہت عام ہو تا جارہا ہے جس کی بنیادی وجوہ میں متوازن غذا کی عدم فراہمی اور جسمانی سر گرمیوں کا فقدان شامل ہیں۔ اں مرض ہے بیجنے کے لیے سب سے پہلے تو ڈائٹنگ كاتصور بدلي\_د بلايتلا نظر آنے كے شوق ميں وووھ اور پروٹین کااستعال ختم نہ کیاجائے۔متوازن غذا اور جسمانی ورزش پرخاص توجه وی جائے تاکه مرض میں مبتلا ہونے کے امکانات معدوم ہو سیس-اواکل عمری ہی میں وودھ وہی اور پنیر کا استعال کیا جائے۔ متحرک اور فعال زندگی کے لیے ورزش بہت

BMD ٹیسٹ کب ہونا چاہیے....؟ جب من خالون کو مینویاز کا آغاز ہوئے دو سال ہو جائیں توبی ایم ای نیسٹ لازی کروائیں کیو تکہ اس مر مش کے علائ کا فریق پانٹی بڑی باریوں کینسر، فالج



اور ول کے امر اض سے زیادہ ہوتا ہے لہٰذا اوائل عمری ہی میں اینالا کف اسٹائل صوحت بخش بنائمیں۔ ماہرین صحت کا کہنا ہے کہ کیانتیم، وٹامن ڈی اور ورزش تينول اراكين مل كر پڈیوں کو مشبوط اور

توانا كرتے ہيں۔ اگر بچين ميں ان تينوں اجزاء كے باہمی ربط کو یقینی بنا لیا جائے یعنی بنے ورزش تھی کریں، وودھ مجھی ویکیں اور وٹامن ڈی سے بھر ہور غذائیں بھی استعمال کرتے رہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ان کے جوڑوں میں درد کی شکایت ہو یا ان کی بڑیاں چوٹ برداشت نہ کر سکیں۔

اوسٹیوبوروسیس (بڑیوں کی بھربھراہث) کی بیاری ہے بڑی خاموشی سے سرایت کرتی جاتی ہے اور ہٹریاں تھلتی چلی جاتی ہیں۔ اوسٹیو آر تھرائٹس بھی میکتیم اوروٹامن ڈی کی وافر مقدار ند ملنے کی وہ سے

سیکیم کیاہے...؟ یہ ایسامعدنی جزوہے جس کا ننانوے فیصد حصہ اعصناء ہڈیوں اور دانتوں کے لیے



ور کار اجزاء پر ہے۔ متوازن غذاہے قدرتی ذرائع کے غذائی ہدایات۔

مطابق تحیلتیم کا بڑا حصہ وستیاب ہوجاتا ہے۔ ڈیری مرکے کسی جصے میں آپ اس مرض اور اس مصنوعات اس معدنی جزو کا بنیادی عضر ہے۔ تاہم کے خطرات کو روک سکتے ہیں۔ اس کے لیے روز مرہ ماہرین غذائیت فل کریم مصنوعات سے پر ہیز کی تلقین کے معمولات میں چند تبدیلیاں لانا ہوں گی- مناسب كرت بيں۔ ايسے افراد جو نمك اور حيواني پروٹين كا

استعمال زیادہ کرتے ہیں ان کے جسم میں تمیشیم کم ڈی کی مناسب مقدار شامل ہو-ہوجا تاہے۔

> وٹامن ڈی کا بہترین قدرتی ذریعہ دھوپ ہی ہے۔ عمركے چاليسويں عشرے تک چہنچتے جہنچتے بیشتر خواتین اوسٹیو پوروسیس میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ اگر صرف دس منٹ تک روزانہ گردن، کہنی، گھٹنے یا شخنے پر بالواسطہ طور پر تھی وھوپ لگے تو تھی انہیں وٹامن ڈی کی مخصوص مقدار حاصل ہو جاتی ہے تاہم وٹامن ڈی سے بھر بور غذاؤں كا استعال تيليم كے ساتھ كيا جائے تو ونوں اجزاء كا انجذاب يقين موجاتا ہے۔

> زیل میں WHO کی مخص کروہ بومیہ مقدار کا جارث شائع كياجاريا ہے-

عمروں کے گروپ اور کیلشیم يوميه خوراك كاپيمانه

بالغ افرادمرو.... پچاس برس كى عمر چار سوسے يانچ سوملي كرام يوميه، بالغ افراد خواتين .... پچاس برس کی عمر چار سوسے پانچ سوملی گرام یومیہ، 3-1 برس کے بچے چارسوسے پانچے سوملی گرام پومیہ، لڑکے 11-18 برس یانج سوسے سات سوملی گرام بومیہ،

اوسٹیو بوروسیس کے مریضوں کے لیے

ورزش،الیی غذا کا استعال جس میں تحیاشیم اور وٹامن

.... بالا فَى تكالے ہوئے دودھ اور مم چكنائى والے

دودھ میں تماشیم کی مقدار ایک برابر ہوتی ہے۔ بی میں مجھلے کے جگر کے تیل میں مجھی پایا

جاتاہے اور گولیوں کی شکل میں لیاجا سکتاہے۔ نیچے دیے گئے چارٹ کی مدوسے آپ اپنی غذامیں كيلتيم كى مقدار كومناسب حد تك بوراكر سكتے ہيں۔ غذا اور كيلشيم كى مقدار

سخت پنیر 30 گرام، ایک گلاس دودھ 150 ملی گرام، د بی 125 گرام، زم پنیر کا حصه 30 گرام، تازه پنیر 75گرام، بری سبزیال 150گرام، آلو 100 گرام، گوشت 150 گرام، مچھلی 120 گرام،

بریڈائک۔100 گرام۔

چنداہم نکات یاد رکھیے... نمک، سرخ گوشت اور کافی کازیادہ استعال میکشیم کی کمی کاباعث بتاہے۔ کیلشیم کے غذائی ذرائع دوده، برو کلی، سارڈین اور سالمن مجھلی، گری

والے میوہ جات۔

اگر آپ ان غذاؤل كواستعال نه كرسكيس تو داكثر لڑ کیاں 18-11برس پانچ سوسے سات سوملی گرام کی تجویز پر اضافی کیلئیم بہتر ہے کہ وٹامن ڈی کے ساتھ يوميه، مال بننے والی خواتين 1200-1000 كيس تاہم اس دوران سكريث نوشي اور كافي كا استعال نقصان دہ ہو گا۔

اور دیگر عارضے شدت اختیار کر رہے ہیں۔ کو کا جم نمایاں کی ہوتی ہے۔اس فائبر کی غذامیں موجود گی ہے غذائی ماہرین کا کہناہے کہ ہر فردے لیے [ 0 ] روزانه ریشے (فائیر) کی ایک خاص مقدار ضروری ہے۔

> فائبر کا با قاعدہ استعال جمیں تئی امرض سے محفوظ ر کھتا ہے۔ اس میں قبض دور کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ فائبر برای عد گی سے آئتوں کی کار کروگی کو بہتر رکھتے ہیں۔ فائبر اینے سے کئی گنا زیادہ یانی جذب کرکے بڑی آنت کو سیلے کیڑے کی طرح نم اور گیلا رکھ کر اجابت کو سخت نہیں ہونے دیتے۔ اگر قبض ہو بھی جائے تو دلیہ، بغير چھنے آئے كى روئى، براؤن جاول ، كھل، يت دار سبزیاں کھانے سے قدرتی علاج ممکن ہے۔ کیونکہ فائبر کی وجہ ہے فضلہ زیادہ عرصے تک اس آنت میں نہیں رکتا۔

اس کے علاوہ سے زہر یلے مواد اور رطوبت کو سمیٹ کر خارج کرویتاہے۔

غذا میں فائبر جتنا زیادہ ہوتا ہے كيلوريز كى تعداد اتنى كم موتى ہے۔ اس سے پيد جلدى

بھرنے کا احساس ہوتا ہے۔ ہاضے کے نظام میں رکاوٹ بھی نہیں بتا، چو تکہ غذائی فائبر کو چبانے میں زیادہ وفت لگتاہے اس وجہ سے کھانا بھی کم کھایاجا تاہے۔

غذائي فائبر سے خون میں کولیسٹرول کی سطح تم رہتی ہے اس طرح امر اض قلب کا خطرہ بھی کم رہتاہے۔ كوليسٹرول كى سطح ير توسے فيصدسے زيادہ سلولوس

والے فائبر کا کوئی اٹر نہیں ہوتا، لیکن پانی میں حل پذیر ریشوں مثلاً

ریشے، پیکٹین، مجلیوں عمدہ صحت کا ذریعی میں پائے جانے والے غذاؤں فاسٹ فوڈاور سفیر آئے کا استعال عام ہو گیا ہے جس کے باعث موٹا پا کے ریشے، جنی اور گاجر کے فائبر سے کولیسٹرول کی سطح میں [ الما الما النون مين كوليسٹرول جذب ہونے كى شرح تم اور اخراج کی شرح بڑھ جاتی ہے۔

ذیا بیلس کے مریض جو **اپنی غذاؤ**ں میں فائبرشامل کرتے ہیں انہیں انسولین تم مقدار میں لینی پرتی ہے۔ گویافا ہر کی وجہ سے وہ خون میں شکر کی سطح تم ر کھ کراپنے مرض پر قابو پاسکتے ہیں۔ایک اہم اور یقینی وجہ یہ بھی ہے کہ جب نشاہتے دار اشیاء فائبر کے ساتھ کھائی جاتی ہیں توان سے خون کی شکر کی سطح اتنی نہیں بڑھتی جتنی فائبرك بغير كھائى جانے والے كاربوبائيدريس (نشاست

وار) سے بڑھتی ہے۔ آنتوں کے فعل کو چست رکھنے کے لیے روزانہ پچپیں ہے پیاس گرام فائبر کی مقدار مناسب بتائی جاتی ہے۔ تازه کھل اور کچی و کی سبزیاں غذا میں شامل رکھ کر

فائبر کی ضرورت بوری کی جاسکتی ہے۔ 📗 کھل مثلاً سیب، امرود، چیکو بغیر چھلے

کھانے چاہئیں۔ ہارے ہاں سفید آئے کے پر اٹھوں، چپاتیوں اور تندروی روٹیوں کا استعال بڑھ رہاہے۔

یہ بات ہمیشہ پیش نظر رہے کہ ان روٹوں میں فائیہ کی مقدارنہ ہونے کے برابر ہوئی ہے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM

ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN



سر دیوں کے موسم میں نمک **کا سر ہ** ہی کہ مناسب ہے، و گرنہ خون گرم ہوئے پہنے کھانے کا مز ہ ہی پچھ کھانے کا مز ہ ہی پچھ لگے ہوئے پستے کھانے کا مزہ ہی کھھ پر خارش ہو کر ودوڑے پتے منہ کا ذائقہ تدیل جسم میں کولیسٹرول کی إيرائ بي - 100 كرام یتے میں 594 حرارے سطح کو کم کرتا ہے (كيلوريز) هوتے ہيں۔

اور ہے۔ اگرچہ اکثر لوگ کرنے کی غرض سے استعال کرتے ہیں، تاہم

ان کی غذائی و دوائی افاویت بھی بہت زیادہ ہے۔

پستے میں وٹامن بی پایا جاتا ہے، اس کے علاوہ کیکشیم اور پوٹانشیم بھی انچھی خاصی مقدار میں ہوتے ہیں۔خوش ذاکفتہ ہونے کے باعث پستے کو مٹھائیوں میں بھی استعال کیاجاتا ہے۔طب مشرقی کے مطابق یہ حرارت غریزی پیدا کر تا ہے۔ اعصائے رئیسہ (ول، جگراوروماغ) اور معدے کے لیے مفید ہے۔ پستہ حافظے اور وماغ کو طاقت ویتا ہے۔ جسم کو فربہ کر تاہے۔ معدے اور گردوں کو تقویت بخشاہے۔ جسمانی قوت کوبر ھاتاہے۔ جگر کے سدوں کے لیے مفیدہے اور خون کو صاف کر تاہے۔ کھالی میں مفید ہے۔ بلغم کو دور کر تاہے

يستے كا استعال حد اعتدال

ایک حالیہ محقیق کے مطابق ماہرین طب و صحت کا کہنا ہے کہ پستہ جسم میں کولیسٹرول کی سطح کو تم كرنے كے ساتھ ساتھ خون كے تھكے (كلاوٹ) ختم كرتاہے اور شريانوں كے سكڑنے اور تنگ ہونے كے عمل کو بھی رو کتا ہے۔ مٹھی بھر پستے روزانہ کھانے سے امراض قلب کے خطرے سے کافی حد تک محفوظ رہاجا سکتاہے۔

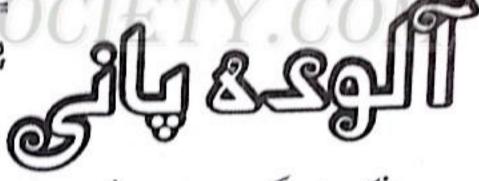
ماہرین نے ایک گروپ کو روزانہ تقریباً نوے گرام پستے کھلائے۔ایک ماہ کے بعد معلوم ہوا کہ ان کے مجموعی کولیسٹرول میں 4.8 فیصد کمی واقع ہوگئی، جبكه مصرصحت كوليسترول تبحى تم ہوا۔ جن غذاؤں میں پستہ شامل کیا جاتا ہے ان غذاؤں کے استعال كرنے والول ميں مفيد صحت كوليسٹرول كے مقالب میں مصر صحت کولیسٹرول کی مقدار کم رہتی ہے جس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ بیہ میوہ انسانی جسم کو امراض سے محفوظ رکھنے میں معاون ہے اور مدافعتی نظام کو مضبوط بناتا ہے۔

پستے میں بہت بڑی مقدار میں مانع تکسید اجزاء پائے جاتے ہیں،جوعام طور پر گہری کی سبز پتوں والی سبزیول میں سوتے ہیں۔





پانی کو پینے سے پہلے جراثیم اور گرد و غبار سے پاک کرلینا ضروری ہے....



یانی کو صرف و میصفے سے بید اندازہ نہیں ہوتا کہ یانی بے ضرر ہے کہ نہیں، بعض لوگ سجھتے ہیں کہ

سلسلہ منقطع ہو جائے۔ آلودہ پانی سے وبائیں سیمیلتی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ او گوں میں شعور



بهتاموا تمام صاف یانی پینے کے لیے بے خطر ہے۔ یہ بات ہمیشہ ورست تہیں ہوتی کہ مرض پیدا کرنے والے جراثیم، تیزی سے بہنے والے یانی میں مجى يائے جاتے ہيں اور مھبرے ہوئے یانی کے تالايوں ميں نجى\_ پہاڑیوں سے پھوٹے

والے خوبصورت چشموں کا یانی، صاف ہے رنگ، نظر آنے کے

باوجود پیش اور میعادی بخار کے جرافیم سے آلودہ ہوسکتا ہے، خصوصاً اگر چشموں والے علاقہ میں لو گوں کی آمدور فت مجھی ہے۔

بعض مواقع ایے ہوتے ہیں، مثلاً طوفانی بارشوں، زلزلوں یاسمندری طوفان کے دوران جب فراجی آب کی صاف نالیاں اور نکای آب کی گندی نالیاں ٹوٹ کرایک دوسرے سے گڈٹ ہوجائیں اور محندے نالے اہل پڑیں، نیتجناصاف یانی کی فراہمی کا

محمدزین حنیف الم - جـ ت ان کا ت - - ان کا ت

پینے کے پانی کوصاف کرنے اور انتہائی بے ضرر بنانے کاسب سے آسان مرق حطریقہ بیرے کہ اس یانی کو اچھی طرح ابالا جائے اور بورے تین سے سات منٹ تک ایلنے ویں، پھر اس کو ڈھک کر ٹھنڈا ہونے دیں،جب تک بیراستعال میں نہ آئے، اس کو محفوظ رتھیں۔

جب سی کویانی ابال کرینے کامشورہ دیاجا تاہے تو بالعموم بيه اعتراض كياجاتا ہے كه ياني كو ابال كر پينا

### یانی مسیں کلورین کی موجو دگی دانتوں کے لیے



طویل عمل ہے، مگریہ بات یاد رکھیں کہ پچاس فیصد بھاریاں آلودہ یانی کے پینے سے ہوتی ہیں۔ فلورین کی اہمیت

تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ دانتوں کی مناسب نشوہ نما اور صحت کے لیے فلورین عضر کی ایک قلیل مقدار، جسم کی بافتوں (نشوز) میں ہونا ضروری ہے۔ اس ضمن میں ان علاقوں کے باشندوں کا تقابلی مطالعہ کیا گیاہے، جہاں کی آب رسانی میں کافی قدرتی فلورین موجودہ ہوں بیں، فلورین کی کافی مقدار نہیں۔ جن آبادیوں میں، فلورین کی کافی مقدار موجودہ وہاں کے بچوں میں دانتوں کی بوسیدگی کا نام و نشان نہیں ماتا ہے، اس کے برعکس جہاں کی ابادیوں میں فلورین موجود کی ابادیوں میں فلورین موجود کے فلورین موجود کی کا فی مقدار قبان نہیں ماتا ہے، اس کے برعکس جہاں کی معلوم ہو بچی ہے کہ قدرتی طور پر پانی میں موجود فلورین کا استعال ضرورت سے زیادہ ہوجائے تو کوئی معلوم ہو بچی ہے کہ قدرتی طور پر پانی میں موجود فلورین کا استعال ضرورت سے زیادہ ہوجائے تو کوئی معلوم ہو بچی ہے کہ قدرتی طور پر پانی میں موجود خاص ضرر نہیں پہنچتا، صرف دانتوں پر نشان پڑ جاتا خاص ضرر نہیں پہنچتا، صرف دانتوں پر نشان پڑ جاتا خاص ضرر نہیں پہنچتا، صرف دانتوں پر نشان پڑ جاتا ہے، جو بد نما معلوم ہو سکتا ہے۔

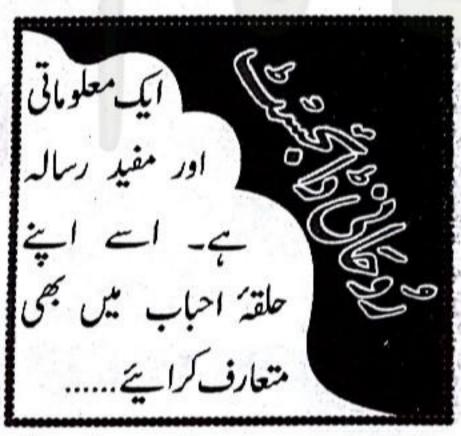
مندرجہ بالا شخفین سے یہ فائدہ ہوا ہے کہ جن علاقوں کے گھریلو استعال کے پانی میں فلورین کی قدرتی کی ہے، وہاں فلورین کو پانی میں شامل کرویا جاتا ہے اور یہ مقدار انتہائی قلیل ہے، یعنی پانی کے ایک ملین حصوں میں ایک حصہ فلورین۔

ایک سول یک ایک سعد دریات ابعض لوگ گھریلو، خصوصاً پینے کے پانی میں فلورین کی شمولیت پراعتراض کرتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ پینے کے پانی میں فلورین اور اس کے مرکبات کی موجودگی کی وجہ سے زہریلا پن پیدا ہوجائے لیکن میہ خدشہ بے جاہے کیونکہ پانی میں فلورین کی شمولیت

نقصان دہ نہیں ہوتی۔ پینے کے پائی میں فلورین کی شمولیت بالکل اسی طرح ہے، جس طرح بعض علاقوں میں آبوڈین کی غذائی قلت ہوتی ہے، جیسے کہ سمندر سے دور پہاڑی علاقے، وہاں اس کی کی وجہ سے گردن کی رسولی عام ہے۔ اگر ان علاقوں میں استعال کے جانے والے نمک میں آبوڈین شامل کردی جائے، جیسا کہ ہر ترقی یافتہ ملک میں قاعدہ ہے، تو گردن کی رسولی کا سدباب ہوجائے گا۔ ان دونوں میں جو مرکبات استعال ہوتے ہیں۔ وہ انتہائی معمولی اور کم مقدار میں ہوتے ہیں اس مقدار میں نہر ملے اثرات پیدا نہیں ہوتے ہیں اس مقدار میں دہر میں اس مقدار میں ہوتے ہیں اس مقدار میں ہوتے ہیں اس مقدار میں ہوتے ہیں اس مقدار میں دہر میں اس مقدار میں ہوتے ہیں اس مقدار میں ہوتے ہیں اس مقدار میں دہر میں اس مقدار میں ہوتے ہیں اس مقدار میں ہوتے ہیں اس مقدار

گھر بلوپانی میں فلورین کی شمولیت کے بارے میں وو نتائے اخذ کیے جاسکتے ہیں۔ اوّل سے کہ گھر بلوپانی میں فلورین کی مثل میں موجودگ (بحساب ایک ملین حصے بانی) سے وانتوں کی بوسیدگی میں تقریباً ستر فیصد کمی ہوجاتی ہے۔ دوم یہ کہ گھر بلوپانی میں فلورین کی موجودگی سے اس پانی میہ کہ گھر بلوپانی میں فلورین کی موجودگی سے اس پانی کو پینے والوں کی صحت پر کوئی مضر الرات رونما نہیں ہوتے۔

\*





## آپ کو صحت مندرکھتی ہے۔ بیماریوں کے کو صحت مندرکھتی ہے۔ بیماریوں سے محفوظ اور ڈاکٹر سے دوررکھتی ہے۔

لوگوں کے لیے جواپنے موٹا ہے سے نجات چاہتے ہیں يا پهرخود كوجسماني طور پر قابل رفتك بنانا چاہتے ہيں۔ ایک عام صحت مند فرد چهل قدی، باغبانی، تیراکی یا سائیکلنگ وغیرہ سے خود کو صحت مند رکھ

ونیا بھر کے طبی ماہرین صحت مند رہنے اور يماريوں سے بچنے كے ليے ورزش پر زور دے رہے ہیں۔ان ماہرین کا کہنا ہے کہ جدید دور میں انسان کو سمتی آسانیاں توملی ہیں لیکن ان سہولتوں نے انسان کی

صحت کو بھی خطرے میں ڈال دیاہے۔

ماہرین کہتے ہیں کہ ورزش نہ صرف موٹایے سے نجات ولائی ہے بلکہ عمر کے ہر جھے میں حتیٰ کہ بڑھایے میں مجھی انسان کو صحت مندر تھتی ہے۔ ورزش کی امکانی بار بول سے تحفظ فراہم کرتی ہے اور عمر رسیدگی کے نقصانات کم کرتی ہے۔ با قاعدہ ورزش كرنے والے لوگ عمر كے ہر حصے ميں اپنے ہم عمروں سے بہتر زندگی گزارتے ہیں۔

آپ نے مجھی غور کیا ہے کہ بچے ہر وقت کھیلتے کووتے رہتے ہیں اور مجھی چین سے نہیں بیٹھتے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نہ صرف توانا د کھائی ویتے ہیں بلکہ تندرست بھی رہتے ہیں۔ بڑے ہو کر یہی بیج ست ير جاتے ہيں کھيلنے كودنے كى عادت جاتى رہتى ہے اور اس بناپر ابنی فرحت اور تازگی کھو اظہر عباس اظہر عباس میں۔ انسان اپنے اوپر بڑھاپا

خود طاری کرتاہے۔جس طرح کسی مشین کو استعال کرتے ہیں تووہ چلتی رہتی ہے لیکن جب بند کر دیں تو اس میں زنگ لگ جاتا ہے۔ اس طرح جب تک انسان چلتا پھر تارہتا ہے تندرست رہتا ہے اور جیسے مى اينے آپ كو دُھيلا چھوڑ تاہے تو بوڑھا ہو جاتا ہے۔

ورزش کے لیےر ہنمائی ضروری ہے خصوصاً ان



سکتا ہے لیکن ضروری ہے کہ ورزش کو وقتی طور پر نہ اپنایاجائے، چہل قدمی تھی شروع کی جائے تو معالج یا تربیت یافتہ مخص کے مشورے سے۔ابیامجی ہوتا ہے کہ لوگ او جیز عمری میں معالج کے مشورے سے چبل قدی شروع کرتے ہیں اور ابتداء ہی میں انتہائی

عادت کے باعث اپنے پیروں کو اکڑا لیتے ہیں۔ متیجہ لکتا ہے کہ وہ ورزش سے کنارہ کشی کر لیتے ہیں۔ ورزش بميشه مرحله وارشروع كرني جايي-اگرمعالج نصف گھنٹے روز چہل قدمی کامشورہ دے تواس پر عمل ضرور کریں لیکن اس چہل قدمی کو مشقت نہ بناہیے، بلكه ذبهن كوبلكا يهلكار كه كرچبل قدمى سے لطف اندوز

ہوں۔ ضروری نہیں کہ آپ پہلے ہی دن نصف گھنٹہ چہل قدمی کریں۔ اگر آپ پندرہ سے بیں منٹ میں کان محسوس کرنے لگیں تو چہل قدمی کا سلسلہ بند کردیں۔ نے ورزش کرنے والوں کے لیے لازی ہے کہ وہ رفتہ رفتہ اپنی ورزش کا وقت بڑھائیں۔

ماہرین کا کہناہے کہ اگر آپ ورزش کرنے کے لیے مندرجہ ذیل طریقے اپنائی تواس سے نہ صرف آپ تندرست و توانا رہیں گے بلکہ کسی قسم کے جسمانی نقصان کا حمّال بھی نہیں رہے گا۔

بن ... پاؤں کی جانب جھکیں اور اپنے دونوں ہاتھ زمین پر لگائیں۔ پھر سیدھے کھڑے ہوں اور بائیں طرف یہ عمل دہر ائیں۔خیال رہے کہ دونوں گھنٹے نہ مڑیں اور کہنیاں بھی نہ مڑنے پائیں۔ ہاتھوں کی ہشیلیوں کوزمین پرلگانے کی کوشش کریں۔

ب سے مسائل در پیش ہوتے ہیں اور وہ اس سے نجات کے لیے طرح طرح کے ٹو کئے استعال کرتی رہتی ہیں۔ ایسی خوا تین کوچاہیے کہ زمین پربائیں طرف کی رہتی کروٹ پر لیٹ جائیں اور اپنا وزن بائیں کمرف کی گروٹ پر لیٹ جائیں اور اپنا وزن بائیں کہنی پر ڈال لیس۔ اپنا دایاں گھٹنا پیٹ کے ساتھ لگائیں اور اب بائیں ٹانگ کو اٹھا کر سیدھا کریں۔ جہال تک ہوسکے اپنادایاں ہاتھ بھی دائیں ٹانگ کی طرف تھنیچیں یہ اپنادایاں ہاتھ بھی دائیں ٹانگ کی طرف تھنیچیں یہ طرف تھنیچیں یہ طرف تھنیچیں یہ طرف تھنیکے ہوسکے المارائیں پھر دوسری طرف بھی یہی عمل کریں۔

بائیں طرف لیٹ کر اپناوزن بائیں کہنی پر ڈالیں اور دائیں ٹانگ اور دایاں ہاتھ دونوں اوپر کی طرف اٹھائیں اور کھنچاؤ محسوس کریں پھر دائیں طرف کی کروٹ پر لیٹ کر بائیں ٹانگ اور ہاتھ اوپر اٹھائیں۔

زمین پر بالکل سیدهالیٹیں۔ پھر کمر کواٹھاکر دونوں ہاتھوں پر رتھیں اور ٹانگوں کو اندر کی طرف تھینچ کر انگوٹھوں پر توازن قائم کریں۔زمین سے صرف کہنیوں تک ہازواور پاؤں کیانگلیاں چھونی چاہئیں۔

\*\* .... یہ ورزش رانوں اور پیٹ کے لیے نہایت مفید ہے۔ زمین پر سیدھی لیٹیں، کمر کو ہاتھوں پر مفید ہے۔ زمین پر سیدھی لیٹیں، کمر کو ہاتھوں پر رکھیں اور اپنا سارا جسم اوپر کو اٹھالیں۔ صرف کندھے زمین کو چھوئیں۔ بائیں ٹانگ کو سیدھار کھیں اور دائیں ٹانگ کو موڑ کر پیٹ تک لائیں اور پاؤل کا رخ بائیں ٹانگ کے موڑ کر پیٹ تک لائیں اور پاؤل کا رخ بائیں ٹانگ کے گھنے کی طرف رکھیں۔ اسی طرح دوسری ٹانگ کے ساتھ بھی یہی عمل دوہر ائیں۔ ...

یہ ورزش کمر، بازواور رانوں کے لیے نہایت مفید ہے۔ اگرچہ ذرای مشکل ہے لیکن کرتے رہنے سے آپ اس میں طاق ہوجائیں گی۔ دونوں ٹانگیں فاصلے پر رکھ کر زمین پرلیٹ جائیں۔بایاں بازوسر کے اوپر لے جا کر دائیں طرف کو مڑجائیں کہ کمر میں تھنچاؤ محسوس ہو۔ پھر دوسر آبازواو پر لاکر بائیں طرف مڑجائیں۔

پٹھوں کے لیے نہایت مفید ورزش

یہ ورزش پیٹ کے پھول کے لیے نہایت مفید

ہے۔اس کے لیے پہلے لیٹ جائیں پھر ہاتھ اور پاؤں
دونوں کو تھنچتے ہوئے بیٹنے کی کوشش کریں۔ پاؤں

کے انگوٹھے اور ہاتھوں کی انگیوں کو ایک ہی رخ کی
طرف تھنچیں۔ دو سینڈ تک رکیں پھر لیٹ جائیں
اب دوبارہ رکیں پہلے بائی طرف کوشش کریں پھر
دائیں طرف سینے بائی طرف کوشش کریں پھر

ا پنی بائیں طرف پر لیٹیں، سر اور کندھوں کو سیدھا رکھیں۔ایپنے جسم کاوزن بائیں ہاتھ پر رکھیں اور ہاتھ کو

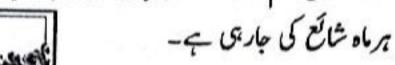
#### و القيه: صفحه 175 يرما عظه ميجي

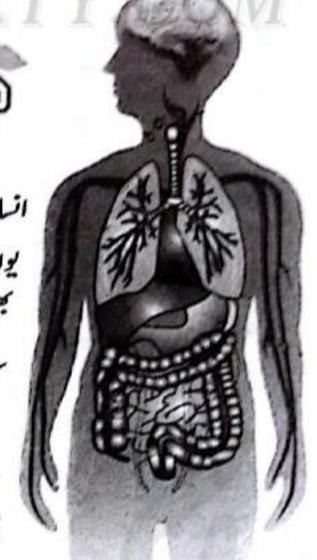


### وسم كهائيا و

انسائی جسم بظاہر ایک ساوہ می چیز ہے تگر اس کے اندر ایک کا نئات پیچی ہوئی ہے۔ يول توبوراجهم ايك قدرتى نظام كاپابندى مكر ہر عضوكا ايك اپنابا قاعده واضح نظام مجی ہے۔ہر نظام ایک نہایت ہی جرت الگیز طریقے سے ایک دوسرے کے

"جسم کے مجائبات" کے عنوان سے محمد علی سید صاحب کی محقیق کتاب سے انسانی جسم کے اعصناء کی کہانی ان کی اپنی زبانی قار تین کی و کچیس کے لیے المحمد على سيد





اسسس کے زمان کے الیت مسیں مجھے ایک تطعی ناکارہ چیسز سمجھا جاتانتا۔ پیسروقت بدلااور مسیں میڈیکل ریسرچ کا سب سے اہم موضوع بن گیا۔ اب سائنس دانوں کا خیال ہے کہ مسیں الرجی، کسینسر، جوڑوں کی بیساری، بڑھتی ہوئی عمسر کے اثرات اور کئی دوسسرے امسسراض کے حناتے مسیں مکنے طور پر بڑااہم کر دار ادا کر سکتا ہوں۔

ٹانسلز، کف نوڈیلز (Lymph Nodule) اور ایڈی نوائڈز (Adenoids) یے سب آپ کے کمفیشک نظام(Lymphytic System) کا حصہ ہیں۔انہیں آپ سادہ زبان میں جسم کی اندرونی چیک پوسٹیں، سر حدی چھاؤنیاں یا پولیس چو کیاں بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہ چیک بوسٹیں زیادہ تر آپ کی گردن، دونوں بغلوں اور پید اور ران کے ج کے ور میان واقع ہیں۔انہیں لمف گلینڈز کہاجا تاہے اور بیہ باریک باریک نالیوں کی مدو سے جسم کے وفاعی نظام سے

(گزشتہ ہے پوستہ)

جم کے اس متحیدہ نظام کو ہر وقت فعال و متحرک رکھنے کے لیے میں (یعنی آپ کا تھائی مس) اس فوج کے مختلف" یو نٹوں اور چھاونیوں" مثلاً آپ کی تلی (Spleen) لف تو ڈیولز، بڈیوں کے گودے، ایڈی نوائڈ (Adenoids)، ٹانسلز (Tonsils) مكنہ طور پر آپ كے اپند كس اور آنتوں كے بعض حصول سے مسلسل رابطے میں رہتا ہوں اور انہیں ضروری مدد فراہم کر تار ہتاہوں۔



Copied From Web

میری اہمیت کا اندازہ آپ اس طرح بھی لگا سکتے
ہیں کہ جب کوئی بچہ اپنی اس کے پیٹ میں ہوتا ہے
اس وقت میر اسائز اس کے دل بلکہ اس کے
پیسپھڑے سے بھی زیادہ بڑا ہوتا ہے۔ یہ بچہ جب
بیاریوں کے جراشیم سے بھری ہوئی اس دنیا میں آتا
ہوتا ہے۔ یعنی بیاریوں کا لقمہ تر۔ بال اس وقت مال
ہوتا ہے۔ یعنی بیاریوں کا لقمہ تر۔ بال اس وقت مال
کے خون کے ذریعے اس میں بچھ بیاریوں سے بچاؤ کا
انظام ضرور ہوتا ہے مگر مختم اور عارضی۔ وراثت
میں ملنے والے یہ دفائی اجزاء بہت جلد ختم ہوجاتے
ہیں اسی لیے اگر کوئی بچہ میرے بغیر دنیا میں آجائے تو
ہیں اسی لیے اگر کوئی بچہ میرے بغیر دنیا میں آجائے تو
مہلک ثابت ہوسکتا ہے۔ ایسے بچ جومیرے بغیر پیدا
مہلک ثابت ہوسکتا ہے۔ ایسے بچ جومیرے بغیر پیدا
مہلک ثابت ہوسکتا ہے۔ ایسے بچ جومیرے بغیر پیدا

ال کے بر عکس جب آپ اس دنیا میں آئے تو میں آپ کے ساتھ تھا۔ مال کے خون سے آپ کے اندر منتقل ہونے والے دفاعی اجزاء یعنی اپنی باڈیز کے ختم ہونے سے بہت پہلے میں آپ کے جسم میں ایک بہت بڑی سر لیع الحرکت فوج تیار کر چکا تھا جو اس مملکت خداداد کا مکمل تحفظ کرنے کے لیے اعلیٰ ترین صلاحیتوں سے بھر پور طریقے پر لیس تھی۔ صلاحیتوں سے بھر پور طریقے پر لیس تھی۔

آیئے آپ کو بتاؤں کہ بیہ ''مر لیج الحر کت فوج'' کس طرح تیار ہوئی!

آپ کی ہڑیوں کے گودے میں موجود سفید خلیے جنہیں کمفوسا کش کہا جاتا ہے اور جو اس وقت آپ کے جنہیں کمفوسا کش کہا جاتا ہے اور جو اس وقت آپ کے جسم کے اندر اعلیٰ تربیت یافتہ کمانڈوز کی طرح اپنی ڈیونی انجام دے رہے ہیں تو یہ لڑاکا سیابی ہمیشہ

ے ایسے نہیں تھے۔جب آپ پیدا ہوئے تو یہ لڑاکا خلیے تازہ بھرتی ہونے والے رنگروٹوں کی طرح تھے جنہیں ابھی ڈرل کرنے کا بھی تجربہ نہ ہواہو۔

ان نا تجربه کار لڑاکا خلیوں کو جلد از جلد اپنی اپنی ذمہ داریوں کو سنجالنے کے قابل بنا کر انہیں اس مملکت خداداد کی پہلے سے طے شدہ ''جیواسٹر یحبک'' پوزیشنوں اور چھاونیوں کے لیے روانہ کرنا میری ہی ذمہ داری تھی۔ آپ کی تلی اور لمفیئک سسٹم کے فرمہ داری تھی۔ آپ کی تلی اور لمفیئک سسٹم کے مختلف ''یونٹوں'' کا شار انہی فوجی چھاونیوں میں موتا ہے۔

جیسے ہی آپ اس د نیا میں آئے تو آپ کے دماغ
کے حکم پر یہ سفید خلیے ہڈیوں کے گود سے نکل کر
آپ کے دوران خون کے ذریعے سفر کرتے ہوئے
مجھ تک پہنچنا شروع ہوگئے اور میں نے انہیں مطلوبہ
صلاحیتوں کے لیے تیار کرکے آپ کی تلی اور
لمفینک سٹم کی جانب بھیجنا شروع کردیا۔

اس کے ساتھ ساتھ میں نے ایک خاص ہار مون کا کام تلی ہجی پیدا کرنا شروع کر دیا تھا۔ اس ہار مون کا کام تلی اور لمفیئک سسٹم کو زیادہ متحرک اور فعال بنانا تھا۔ اس طرح چند ہی دنوں میں آپ کا اپنا ذاتی دفاعی نظام با قاعدہ شکل اختیار کرنے لگا۔ اس دن سے آج کے با قاعدہ شکل اختیار کرنے لگا۔ اس دن سے آج کے دن تک اس سارے نظام کو میں اسی خوش اسلوبی سے چلار ہا ہوں۔

جسم کے بیہ لڑا کا خلیے یعنی کمفوسا کٹس جنہیں میں اور مکنہ طور پر آپ کی آنت بھی پیدا کرتی ہے، بڑی حیران کن صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ بیہ خلیے بیک وقت چیران کن صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ بیہ خلیے بیک وقت چالاک جاسوس سفاک قاتل اور جانثار سپاہی ہوتے ہیں۔ کمفوسا کٹس نامی بیہ خلیے خون میں موجود سفید ہیں۔ کمفوسا کٹس نامی بیہ خلیے خون میں موجود سفید

- 15063

اینی باڈیز جسم کے وشمنوں کے خلاف جسم کا
سب سے بڑا ہتھیار ہیں۔ ہر بیاری کے لیے ایک بالکل
الگ اینی باڈی ہوتی ہے۔ مثلاً گل سوؤں
(Mumps) کے لیے الگ اور کالی کھانسی کے لیے
الگ۔اس طرح ان کی کم و بیش دس لاکھ اقسام آپ
کے جسم میں پائی جاتی ہیں۔ زخم کے ذریعے جسم میں
واخل ہونے والا بیاری کا جرثومہ، وائر س، بیکٹریا،
فنگس، اینی باڈیز نامی یہ جتھیار ہر دشمن کے خلاف
کارروائی کرنے کے لیے بہترین صلاحیتوں سے مالا مال
ہوتے ہیں۔ یہ اینی باڈیز زخم کے ذریعے اندر آنے
ہوتے ہیں۔ یہ اینی باڈیز زخم کے ذریعے اندر آنے
والے ہروشمن پر حملہ آور ہو کر اسے سینڈوں میں
والے ہروشمن پر حملہ آور ہو کر اسے سینڈوں میں
موت کے گھائے اتار و بی ہیں۔

(باری ہے)



#### بقيه: ورزش

منہ کے سامنے رکھیں۔ اب اپنی سیدھی ٹانگ کو جہال
تک جاسکے اوپر لے جائیں اس طرح دس بارہ مرتبہ
کریں۔ یہی عمل دوسری طرف بھی وہرائیں۔
زمین پرالٹالیٹیں، سر کواٹھائیں اور دونوں بازوؤں
کو آگے کی طرف باندھ لیں۔ اب کندھے سیدھے
رکھیں۔ دونوں ٹائٹیں اوپر کی طرف اٹھائیں۔ اس کے
ساتھ اپنااگلاجسم بھی تھوڑاسااوپراٹھائیں۔ ٹائگوں کواوپر
اٹھاکراوپر نیچ بلائیں۔ یہاں تک کہ آپ بچھ ونوں بعد
دو مرتبہ بغیر ٹائٹیں لگائے انکو ہلا سکیں۔ یہ ورزش
کولہوں کے لیے مفیدہے۔ اگرچہ اسے کرنے کے لیے
کولہوں کے لیے مفیدہے۔ اگرچہ اسے کرنے کے لیے
سروع میں آپ کو تھوڑی مشکل کاسامناکر ناپڑے گا۔
سروع میں آپ کو تھوڑی مشکل کاسامناکر ناپڑے گا۔

خلیوں کی کل تعداد کے چوشے جھے کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہ خون میں داخل ہونے والے ہر ممکنہ وشمن کو فوری طور پرشاخت کر لیتے ہیں۔ یہ دخمن فلو کا اور انگلی میں چیھنے والا کا نا کا وائر س بھی ہو سکتا ہے اور انگلی میں چیھنے والا کا نا بھی۔ کموسائٹس دوران خون کے ساتھ پیٹرولنگ کرتے رہے ہیں اور اس طرح کے دشمن کو دیکھتے ہی کرتے رہے ہیں اور اس طرح کے دشمن کو دیکھتے ہی خطرے کا الارم بجادیے ہیں۔

جسم کا الارمنگ اور کمیونی کیشن سسٹم کیمیکڑے وریعے کام کرتا ہے۔ اسے کمپلی مینٹ سسٹم کہا جاتا ہے۔ کمپلی مینٹ سسٹم کہا جاتا کی مناسبت سے اس کاصرف ایک درجہ بھی متحرک ہوسکتا ہے اور زیادہ خطرے کی صورت میں دوسرا ااور تیسر ادرجہ بھی۔ یہ سمجھ لیں کہ بیرونی حملہ ہونے کی صورت میں جسم کا الارمنگ سسٹم خطرے کی شدت کی مناسبت سے تین مختلف طرح کے سائرن بجاتا کی مناسبت سے تین مختلف طرح کے سائرن بجاتا کی مناسبت سے تین مختلف طرح کے سائرن بجاتا ہے۔ جسم کی وفاعی فوج کی مختلف پلاٹون، بٹالینز ان سائر نوں کا الگ مطلب جانتی ہیں۔

مثلآ اکیر حیری سے انگی کٹ جاتی ہے اور یہاں معمولی سا انقیشن پیدا ہوجاتا ہے۔ یہ انقیشن آپ کے لیے ممکن ہے معمولی ہولیکن لمفوسا کش نامی ان خلیوں کے لیے اس طرح کی کوئی چیز معمولی نہیں ہوتی۔ یہ خطرے کا الارم بجانے کے ساتھ ساتھ اپنی باڈیز کو انتہائی برق رفآری کے ساتھ حادثے کے مقام پر پہنچانا شروع کردیتے ہیں۔ ساتھ ساتھ وہ لمفوسا کش جوسب سے پہلے "جائے حادثہ" پر پہنچ لمفوسا کش جوسب سے پہلے "جائے حادثہ" پر پہنچ والے سفید خلیوں کو بھی سگنلز روانہ کرتے ہیں کہ وہ والے سفید خلیوں کو بھی سگنلز روانہ کرتے ہیں کہ وہ بھی اپنی باڈیز کو یہاں لاناشر وع کریں۔

Copied From We 2015 (3)



والمنظمة المنافعة الم (سورة آل عران: آيت 173)

> نگران: كنورمحمد طارق عظيمي 947/A، متازآ بادنی سی جی چوک، ملتان يوسٹ كوڙ:60600 فون تمبر: 061-6525331

## MOTO SALINE

ترقی یافتہ ممالک میں مراقبے کے موضوع پر سائنسی بنیادوں پر تحقیق کام شب وروز جاری ہے۔ جدید سائنسی آلات سے آخذ کے
جانے والے تنائج سے بیٹابت ہوا ہے کہ مراقبے سے انسان کو ہمہ جہت فوا کد حاصل ہو سکتے ہیں۔ ان تحقیق ننائج کے پیشِ نظر
مغرب میں تو مراقبہ کوایک فیکنالوجی کی حیثیت دے دی گئی ہے۔ ان تحقیقات سے بیہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ مراقبے سے
ہماری عام زندگی پر بھی کئی طرح کے خوشکوار اثر ات مرتب ہوتے ہیں۔ مراقبے کے ذریعے کئی جسمانی اور نفیاتی بھاریوں سے
نجات مل سکتی ہے، کارکردگی اور یا دواشت میں اضافہ ہوتا ہے اور وہنی صلاحیتوں کو جلا ملتی ہے۔

ماضی میں مشرق کے اہل روحانیت نے ماورائی علوم کے حصول میں مراقبے کے ذریعے کامیابیال حاصل کیں۔
ان صفحات پر ہم مراقبے کے ذریعہ حاصل ہونے والے مفیدا ثرات مشلاً ذہنی سکون، پرسکون نیند، بھاریوں کے خلاف قوت مدافعت میں اضافہ وغیرہ کے ساتھ روحانی تربیت کے حوالے سے مراقبے کے فوائد بھی قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔اگر آپ نے مراقبے کے ذریعے اپنی شخصیت اور ڈبنی کیفیت میں شبت تبدیلی محسوں کی ہے توصفحات کے میں پیش کرتے ہیں۔اگر آپ نے مراقبے کے ذریعے اپنی شخصیت اور ڈبنی کیفیت میں شبت تبدیلی محسوں کی ہے توصفحات کے ایک طرف تحریر کر کے روحانی ڈائجسٹ کے ایڈریس پراپنے نام اور کھمل سے کے ساتھ ارسال کرد یجیے۔ آپ کی ارسال کردہ کیفیات اس کالم میں شائع ہو سکتی ہیں۔

كيفيات مراقبه روحانی دُانجست 1/7, D-1 ناهم آباد كراچی 74600



زہر کھیل سکتا ہے۔ مجھے اس بارے میں کچھ تہیں بتایا سیامگرامی میرے یاؤں کا شنے کی خبر سے بہت اداس تنمیں وہ مجھے حیوٹی تسلی تبھی وے رہی تھیں کیکن آ للموں ندر کنے والے آنسوبتار ہے تھے کہ بات پچھ اور ہے۔ دوسرے روز میرا پاؤل پیر آپریش کے ذریعے جسم سے الگ کردیا گیا۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں بہت روئی۔ ای سے کہا کہ اب اس اد حورے جسم کی کیا ضرور ہے۔ اگر میں مر رہی تھی تو آپ او گوں نے جھے مرنے کیوں نہ دیا۔ بابانے اور ڈاکٹر صاحب نے بہت مجھایا۔ ڈاکٹر صاحب کہنے لگے اللہ نے متہیں نی زندگی عطاکی ہے ان لوگوں کا تصور كرو-جن كے ہاتھ مجى نہيں ہوتے۔ مجھے معلوم ہے كه تم ذبني طور پر كافي مايوس موراگر بهت كرو تواب مجھی تم وہ تمام چیزیں حاصل کر سکتی ہوں جو دوسر ہے كريكتے ہیں۔ میں نے روتے ہوئے كہاڈاكٹر صاحب بيہ اب ممكن تبيل- واكتر صاحب كهن سكد- بينا مت کرواور اینے اندر اعتماد پیدا کرو۔ اعتماد کامیابی کی سمنجی ہے۔ شام کو میں اسے ایک دوست سے تمہاری ملا قات کراؤں گا۔وہ لوگوں کے کام آتے ہیں شاید تمہاری بھی پچھ مدو کر سکیں۔ شام کو ڈاکٹر صاحب کے دوست آئے۔ بہت شفقت سے ملے۔ میرا حوصلہ بڑھایااور بیہ بھی یقین ولایا کہ پاؤں کے زخم تھیک ہونے کے بعد مجھے مصنوئی یاؤں لگوا دیں کے اور انہوں نے کہا کہ تنہیں اعتاد کی سخت ضرورت ہے اگرتم مختلف مشقوں کے ساتھ مراقبہ کی مشقیں بھی کروتوجس سے تم چلنے پھرنے کے قابل ہوجاؤں گی۔ تہاری وہنی کیفیت بہت جلد بہتر

کسی نے شاید شیک ہی کہاہے کہ غربت ایک بڑا مر من ہے۔ یہ مر من انسان کی صلاحیتوں کو اور اس کی مووداری کو تہاہ کردیتا ہے۔ میری روداد مجسی غربت اور بیکسی کے کرد تھومتی ہے۔ میں نے بارہ بھاعت تک تعلیم حاصل کی ہے۔

میں نے ایک دور افرآدہ دیمی علاقے میں آگھیں کھولیں، آٹھ سال پہلے کھیتوں کی پکڈنڈیوں پر ننگے پاؤں چلتے ہوئے میرے پاؤں کے انگوشے پر شاید کسی چیز نے کاٹ لیا یا کوئی زہر بلا کائنا چھے کیا۔ پیسے نہ ہونے کی وجہ سے مناسب علاج نہ ہوسکا۔ تین ماہ میں چلنے پھرنے سے عاجز آئی۔مال نے اپنے کانوں کی بالیاں می کر بابا کو پیسے دے کر مجھے ڈاکٹر کے یاس بھیجا۔ڈاکٹرنے معائنہ کے بعد بتایا کہ دائیں پاؤں کی انگلیوں میں زہر کھیل عمیا ہے۔ ڈاکٹر نے پانچوں انگلیاں کاٹ ویں۔ پھر بہت و نوں تک پاؤں پر پٹیاں بند ھی رہیں۔ میں اینے یاؤں کو دیکھ کر بہت روتی مگر کر کچھ نہیں سکتی تھی۔ غربت اور سیجیح خوراک اور علاج میسرنہ ہونے کے باعث زخم خراب ہو تا گیا۔ جو پیبہ تھا وہ گاؤں کے حکیم سے علاج کرانے پر خرج ہو گیا مگر افاقہ نہ ہوا۔ پھر وم ورود کرے والے کو ویکھا۔اس نے بتایا کہ مجھ پر سابیہ ہے۔ کئی روز تک ان کا بھی علاج چلتا رہا مگر فائدہ نہ ہوا۔ یوں دو سال میرے عذاب میں کئے۔ اس دوران میرے زخموں میں پیپ پڑگئے۔بابانے لوگوںسے ادھار لیا اور مجھے شرك برك اسيتال لے گئے۔ يبال داكٹروں نے بنایا کہ غلط علاج سے زہر پھیل گیا ہے اور اب یاؤں کاٹ پڑے گا۔ فوری طور پر پاؤں نہ کاٹا تو باقی جسم میں



ہوجائے گا۔ یس نے ان سے کہایس تھوڑاپڑھی لکھی
تو ہوں مگر مراقبہ کے بارے بھے پھے نہیں نیا ....
کوئی بات نہیں میں آپ کو اس بارے میں تقصیل
سے آگاہ کردوں گا۔ پھر انہوں نے بھے مراقبہ
کے بارے میں بتایا۔ میں نے کہا ایک مشق کے ذریعے میری معذوری کس طرح شیک ہوگا۔ وہ
بولے اعتماد کی بدولت۔

چندماہ بعد اور وعدے کے مطابق ڈاکٹر صاحب کے دوست نے بچھے مصنوعی ٹانگ لگوادی۔ وہ ایک رفاعی ادارے سے مسلک ہے۔ پھر انہوں نے مراقبہ کی مشقیں کرنے کی تاکید کی۔ مصنوعی پیر لگوانے کے بعد میں نے ہمت کرکے ان کے بتائے ہوئے کے مطابق مراقبہ کا آغاز کیا۔ گر ذہنی سکون نہیں ملا۔ کئی روز تک مشق جاری رہی۔ ایک روز ان سے رابط کیا تووہ مسکرائے دیکھو آپ نے اپنی روز ان سے رابط کیا تووہ مسکرائے دیکھو آپ نے اپنی مقصد میں بھی کامیاب ہوجاؤگی۔

انہوں نے مراقبہ کے بارے میں مزید بتایا اور مراقبہ جاری رکھنے کو کہا۔

ایک روز مراقبہ میں بیٹھی تھی کہ پاؤں میں درد محسوس ہوا ورد کی شدت میں اضافہ ہوتا گیا یہاں تک کہ منہ سے چیج نکل گئی۔

ایک روز مر اقبہ میں دیکھا کہ ایک باغ میں رتگ برگل کچھول کھلے ہوئے ہیں۔ آسان پر بادل چھائے ہوئے ہیں اور ملکی ملکی پھوار پڑر ہی ہے۔ میں نرم نرم میز گھاس پر چل رہی ہوں۔

ایک روز مراقبه میں خود کوساحل سمندر پرپایا۔

منے کا وقت ہے۔ سورج طلوع ہو رہا ہے پر تدے ساحلی پٹی پر دور تک محو پر واز ہیں۔ میں پانی میں بیٹی سورج کو طلوع ہوتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔

دوران مراقبہ خود کو کھیت میں پایا۔ چاروں طرف گندم کی فضل ہوامیں لہرارہی ہے۔ برابر کے کھیت میں سورج کھی کے پھول سورج کی جانب رخ کیے ہوئے ہیں۔طوطے بڑی تعداد میں کھیت میں نظر آرہے ہیں۔

آج من سارش ہورہی تھی۔بارش کایہ سلسلہ رات تک جاری رہا میں نے وقت سے کچھ پہلے ہی مراقبہ میں کیسوئی اور سکون مراقبہ میں کیسوئی اور سکون طل رہاتھا۔

دیر تک مراقبہ جاری رکھا۔ مراقبہ کے بعد نیند کافی بہتر آئی۔

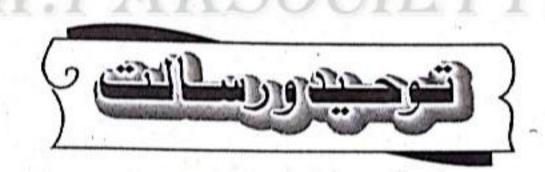
تقریرا تین ماہ بعد مراقبہ سے جینے کی آرزو پیدا ہوئی ہے۔اعمادیں اضافہ ہواہے۔صحت بہتر ہونے سے مثبت سوچ پروان چڑھنے لگی ہے۔ اب میں گھر میں ائی کاکام میں ہاتھ بٹاتی ہوں۔ کوشش کرتی ہوں کہ میں ای کاکام میں ہاتھ بٹاتی ہوں۔ کوشش کرتی ہوں کہ میں معذور ہوں۔

جیرت انگیز طور پر میری ذہنی صلاحیت میں اضافہ ہوا ہے۔ جب بابا اور امال مجھے اعتاد سے چلتا پھر تادیکھتی ہیں توانہیں بہت خوشی ہوتی ہے۔ پھر تادیکھتی ہیں توانہیں بہت خوشی ہوتی ہے۔ جھے









پوری نوع انسانی میں ایک باہمی ربط اور تعلق ہے اور بیربط اور تعلق انسان کو یفین فراہم کرتا ہے کہ انسان مخلوق ہے، مخلوق سے مرادیہ ہے کہ اس کا کوئی سرپرست ہے جس نے اسے پیدا کیا اور زندگی گزارنے کے لئے وسائل مہیا گئے۔

علائے وین اور دنیا کے مفکرین کو جا ہیے کہ وہ مل کر خالق اور مخلوق کے تعلق کو میچ طرز وں میں سیجھنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ قبلی تعلق استوار کرنے کے لئے جدوجہد کریں ، یہی وہ یقینی عمل ہے جس سے نوع انسانی کوایک مرکز پرجع کیاجاسکتاہے۔

اس وفت نوع انسانی مستفتل کے خوفناک تصادم کی زدمیں ہے۔ دنیا اپنی بقا کی تلاش میں لرز رہی ہے۔ آ عرصیاں چل رہی ہیں، سمندری طوفان آ رہے ہیں، زمین پرموت رفص کررہی ہے۔ انسانیت کی بقا کے ذرائع تو حید باری تعالی کے سواکسی اور نظام میں نہیں مل سکتے۔ ترجمہ: اے لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت کروجس نے تہمیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا

تا كہتم پر ہيز گارين جاؤ۔جس نے تمہارے لئے زمين كو بچھونا اور آسان كوچھت بنايا اور آسان سے یانی برسا کرتمہارے کھانے کے لئے بھلوں کونکالا ، پس تم اللہ کے ساتھ شریک نہ بناؤاورتم جانة توجو \_ (سورة البقره \_21-22)

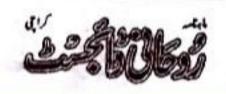
غاتم النبيين حفزت محد رسول الله الله الله الله الله عن خدمت مين ايك مخص حاضر موا اور عرض كيا " يارسول الله المُتَاكِيَّةُ إِلَا أَكُونِهَا كُناهِ الله كَنز ديك سب سے بروا ہے؟".

آپ لٹھناتی نے فرمایا" سیکتم اللہ کے ساتھ کسی کوشریک کروحالانکہ تہیں پیدا کرنے والا اللہ ہے" ( سيح بخارى، كتاب الإيمان، جلداة ل صفح نمبر 180)

الله تعالى كويكما اور وحدة لاشريك مانتاء الله كي ترخير حضرت محمصطفى التي اليهم كي رسالت اورختم نبوت كو زبان اوردل سے قبول کرنا ایک مسلمان کے لئے لازم ہے۔ عقیدہ تو حیدورسالت اور ختم نبوت میں گہراتعلق ہے اور ان عقائد میں ہے کی ایک کودوسرے سے جدانہیں کیا جاسکتا۔

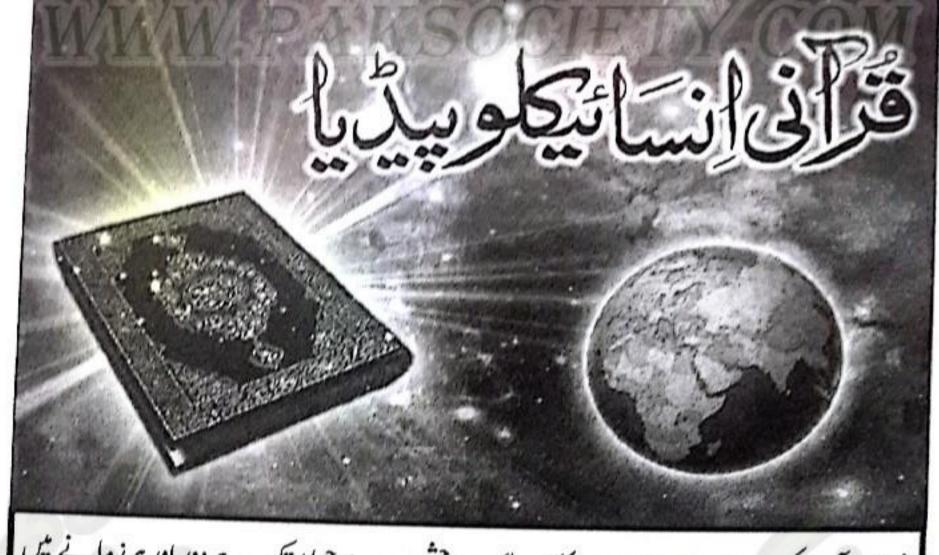
ازطرف:ایک بندهٔ خدا











متر آن پاک رشد وہدایت کاایب اسر چشہ ہے جوابد تک ہر دور اور ہر زمانے میں انسان کی رہنمائی کرتارہے گا۔ یہ ایک مکسل وستورِحیات اور صابط۔ زندگی ہے۔ مت رآنی تعلیات انسان کی انفسسرادی زندگی کو بھی صراطِ مستقیم و کھاتی ہیں اور معا سشرے کواحبتاعی زندگی کے لیے رہنمااصول سے بھی واقف کراتی ہیں۔

عربی زبان میں بیع کے لغوی معنی کوئی شے قیمت لے کر دیے، بیچنے ، فروخت کرنے ے ہیں، عربی میں اس کی ضد شواء مینے خریدنے کے ہیں۔ خریدو فروخت کے علاوہ سے

لفظ باہم معاہدہ کرنے، کسی بات کومانے تسلیم کرنے اور بیعت کرنے کے معنوں میں بھی استعال ہوتا ہے۔ دویادوسے زیادہ افراد کے آپس میں مالی لین دین کی ایک اہم قسم خرید و فروخت ہے جس کے لیے قرآن میں تجارت اور بیج وشر اء کے الفاظ استعال ہوئے ہیں۔ لغوی لحاظ سے بیچ کے معنی " بیچنے" کے ہیں۔ بیچنے والے کو " بائع" اور جو چیز بیجی جائے اس کو "مبیع" کہا جاتا ہے، جبکہ شراء کے معنی خریدنے کے ہیں اور خریدنے والے کو

بیچ کامعروف معنی ہے بیچناہیں لیکن میے خریدنے کے معنی میں بھی استعال ہو تاہے۔ اس کی وجہ میہ ہے کہ زمانہ قديم ميں اشياكالين دين اشياكے بدلے ہى ہو تاتھا يعنى بارٹر سسٹم رائج تھا، اس طريقه ميں ہر صحف گويا فروخت كننده تجى ہو تا تھااور خریدار بھی،اس سے بیچ کے لفظ میں دونوں معنی پیداہو گئے۔

اسلامی فقہ کے نزدیک لین دین کے وہ تمام معاملات جو کسی معاوضہ کی اساس پر طے یاتے ہیں ، بیچ کہلاتے ہیں، فقہ کی اصطلاح میں بیج کے معنی کچھ یوں ہیں: تجارت کی نیت اور غرض سے ایک قابلِ قیمت چیز کا دوسری قابلِ قیمت چیز کے ساتھ، جانبین کی مکمل مرضی کے ساتھ تباولہ کرنائیج کہلاتاہے۔(فاوی ہندیہ)..." بیچ کامعنی ہے قیمت کے عوض چیز کی ملکیت دوسرے کی طرف منتقل کرنا۔" (فتح الباری)

قرآن مجيد من يالفظ بَيع. بيع بيعكم، بايعتم، يبايعتك، يبايعون. يبايعونك، فنايعهن، تبايعتم كى صورت من 15 مرتبه آيا -

ترجمه:" مومنو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو خدا کی یاد ( یعنی نماز ) کے کے جلدی کرواور (خریدو) فروخت (الْبَیْعَ) ترک کردو۔اگرتم سمجھوتو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ پھر جب نماز ہو چکے تواپنی اپنی راہ لواور خدا کا فضل تلاش کرو اور خدا کو بہت بہت یاد كرتے رہوتا كەنجات ياؤ\_[سورۇجمعە (62) آيت: 9-10]

اس آیت میں کسب معاش کواللہ کا فضل قرار دیا گیاہے۔حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے بذاتِ خود تجارت کی ہے۔ اکثر صحابہ کرام نے بھی تجارت کو بطور پیشہ کے اختیار فرمایاہے۔ اہل ایمان کی تجارتی مصروفیات اور ان کا بیویار انہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر سکے۔ قرآن کر یم نے ان کے بارے میں یوں گواہی دی ہے: توجمه:" (یعنی ایسے) لوگ جن کوخداکے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے سےنہ سوداگری غاقل كرتى ہےنہ خريدو فروخت(بينع )۔وہ اس دن ہے جب دل (خوف اور تھبر اہم کے سبب) الث جائي كے اور آئكھيں (اوپر كوچڑھ جائيں گى) ذرتے ہيں۔[سورة نور (24) آيت:37]

شرعی اصولوں کے مطابق تجارت کے اہم اصول یہ ہیں کہ اللہ نے خرید و فروخت کو حلال کیا ہے اور سودی نظام کوممنوع قرارویاہے....

توجمه:"جولوگ سود کھاتے ہیں وہ (قبروں سے) اس طرح (حواس باختہ) اٹھیں گے جیسے کسی کو جن نے لیٹ کر دیوانہ بنادیا ہو ہے اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ خریدو فروخت(الْبَہ بُیعُ ) بھی ( تقع کے لحاظ سے) ویسائی ہے جیسے سود (لیماً) حالا نکہ خرید و فروخت (الْبَیْعَ ) کو اللہ نے حلال كياب اورسود كوحرام-[سورة بقره (2) آيت: 275]

خرید و فروخت کے کچھ آداب بھی ہیں جن سب سے اہم ہے لین دین میں گواہ اور لکھنے کی تاکید.... تاکہ اس سے انصاف کے تقاضے پورے ہوں اور پیے لڑائی جھکڑے کا باعث نہ بنیں۔

توجمه:" مومنو! جبتم آپس میں کی میعاد معین کے لیے قرض کا معاملہ کرنے لگو تو اس کو لكه لياكرواور لكھنے والاتم ميں (كى كانقصان نہ كرے بلكه) انصاف سے لكھے جب خريد و فروخت (تكيائيغةُ مُر) كياكروتو بهي گواه كرليا كرو اور كاتب د ستاويز اور گواه (معامله كرنے والوں) كسى طرح كانقصان نه كريں - [سورة بقره (2) آيت: 282]

الله تعالى اينے بندوں كويد بھى تھم ديتاہے كه وہ جو كچھ بھى كسب حلال سے كمائيں اس ميں سے بھلائى كى راہ میں اینامال خرچ کریں۔

ترجمه:" اے ایمان والو... اللہ کے دیے ہوئے مال سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو، اس دن



ے پہلے (زادِراہ جمع کر او) جس دن (یعنی روزِ قیامت) نہ کوئی سودا (بَینے ع) کام آسکے گا، نہ کوئی دوستی اور سفارش کچھ کام آسکے گا۔ [سورۂ بقر ہ(2) آیت: 254]
ترجمہ:" (اے پیغیبر صلی اللہ علیہ وسلم) میرے مومن بندوں سے کہہ دو کہ نماز پڑھا کریں اور اس دن کے آنے سے پیشتر جس میں نہ سودا (بَیعے ع) ہو گا اور نہ دوستی (کام آئے گی) ہمارے دیئے ہوئے ال میں سے در پر دہ اور ظاہر خرچ کرتے رہیں۔[سورۂ ابراہیم (14) آیت: 31]
لفظ بیعت "نیج "سے ماخو ذہے جس کا معنی ہے اِطاعت کرنا، عہد کرنا اور سودا کرنا، خواہ یہ سوداجان و مال کا ہو یا کی اور ذمہ داری کا۔

لغوى اعتبارے بیعت قرار داد معاملہ کے وقت ہاتھ میں وینے کے معنی میں ہے، اس کے بعد اطاعت کے عہد و پیان کے لیے ہاتھ میں ہاتھ دینے پر اس کا اطلاق ہونے لگا، اور وہ اس طرح ہو تاتھا کہ جب کوئی کسی سے و فاواری کا علان کرناچاہتا تھااوراہے رسمی طور پر قبول کرنااوراس کے فرمان کی اطاعت کرنا چاہتا تھا، تو اس سے بیعت کیا کر تا تھا، بیعت کرنے والا بعض او قات جان کی حد تک اور مجھی مال واولاد کی حد تک اس کی اطاعت کے لیے اپنی آمادگی کا اظہار کرتا تھا، اور بیعت لینے والا بھی اس کی حمایت اور اس کے وفاع کو اپنے ذمہ لیتا تھا۔ عرب میں دستور تھا کہ جب کوئی شخص کسی چیز کو کسی کے ہاتھ بیچنا ہے توپہلے اس چیز کی قیمت مقرر کی جاتی ۔ اس کے بعد بیجنے والا کہتاہے کہ میں نے اس قیمت پر اس چیز کو پیچااور خریدنے والا کہتا کہ میں نے اسے خرید لیا۔ اس کے بعد ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتا۔ یہ علامت اس بات کی تھی کہ طرفین سے معاہدہ ہوا اور بیہ معاہدہ اور وعدہ مکمل ہو گیااور طرفین سے کوئی وعدہ خلافی نہ کرے گا۔ بیہ عام دستور تھا کہ جس وعدہ کو مستحکم کرنا منظور ہو تا توہاتھ میں ہاتھ ملا کروہ وعدہ کیا کرتے تھے۔ای ہاتھ میں ہاتھ ملانے کانام" بیعت" ہے۔ ترجمه:" خدانے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں (اور اس کے) عوض میں ان کے لئے بہشت (تیار کی) ہے۔ بیالوگ خدا کی راہ میں لڑتے ہیں تو مارتے تھی ہیں اور مارے جاتے بھی ہیں۔ یہ تورات اور انجیل اور قر آن میں سچا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اسے ضرورہ اور خداسے زیادہ وعدہ بوراکرنے والاکون ہے؟ توجوسودا (بَاکِنعُ تُسمُ) تم نے اس سے كياب اس سے خوش ر مواور يهي بري كاميابي -[سورة توبه (9) آيت: 111] ابنِ خلدون اپنی تاریخ کے مقدمہ میں کہتاہے:"جب لوگ کسی امیر سے بیعت کرتے تھے تو تاکید کے لیے ا پنے ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیتے تھے، اور میہ کام بیچنے اور خریدنے والے کے کام کے مشابہ تھا"۔ آغازِ اسلام میں جب قبیلہ اوس اور خزرج جے کے موقع پر مدینہ سے ملّہ آئے تو انہوں نے عقبہ میں پیغیبر اسلام مَنَا عَلَيْم بيعت كى تقى،اس كے بعد آپ مَنَا عَلَيْم نے بھى مختلف مواقع پر مسلمانوں سے تجدید بیعت كى ، ك أن سے ایک مو قع حدیبیہ میں "بیعت ِ رضوان" کا تھا اوراس سے زیادہ وسیع وہ بیعت تھی جو فتح مکہ کے بعدانجام یائی۔

*9*2015U

Copied From

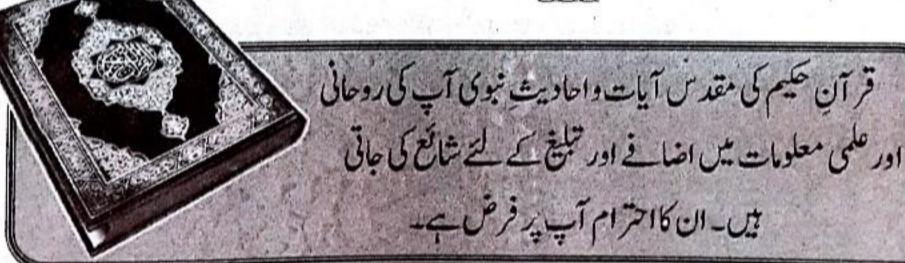
ترجمه: "جولوگتم سے بیعت (یُبَایِعُونَك )كرتے ہیں وہ خداسے بیعت (یُبَایِعُونَ) كرتے ہيں خداكاہاتھ ان كے ہاتھوں پرہے" \_[سورة فتح (48) آيت: 10] ترجمه:"(اے پنیبرسَلَالیمُنَامُ) جب مومن تم سے در خت کے نیچ بیت (یُبَایِعُونَاکَ) کر رہے تھے تو خداان سے خوش ہوااور جو (صدق و خلوص) الکے دلوں میں تھا وہ اس نے معلوم كرلياتوان پر تسلى نازل فرمائى اور انہيں جلد فتح عنايت كى۔[سورهُ فتح (48) آيت: 18] پیغیر اسلام سَلَالیّنیّنم عور توں کی بیعت کو بھی قبول کرتے ہتھے ، لیکن وہ ہاتھ میں ہاتھ دینے کے طریقہ سے نہیں ہوتی تھی۔

بیعت کے طمن میں کسی کام کوانجام وسینے یا کچھ کاموں کوٹرک کرنے کی شرط بھی ہوتی ، جیساکہ ر سول مَنْالْقَیْنِمْ نے فتح مکہ کے بعد عور توں سے بیعت لیتے وقت شرط کی کہ وہ شرک نہ کریں ، اور بے عقلی سے آلو دہ نہ ہوں، چوری نہ کریں اوراہینے بچوں کو قتل نہ کریں وغیر ہ۔

ترجمه:"اے پیمبر! جب تمہارے پاس مومن عور تیں اس بات پر بیت (یُبَایعُنك) كرنے كو آئيں كە خداكے ساتھ نەتوشرك كريں كى اور نەچورى كريں كى اور نەبدكارى كريں كى اور نداین اولاد کو قتل کریں گی اور ند اپنے ہاتھ پاؤں میں کوئی بہتان باندھ لائیں گی اور ند نیک كاموں میں تمہاری نافرمانی كریں گی توان سے بیعت (فَبَایِعُهُنَّ) لے لواور ان كے لئے خدا سے بخشش ما تگو-بیشک خد ابخشنے والامہر بان ہے۔[سورہ ممتحنہ (60) آیت: 12] اہل تصوف کے نزویک بھی بیعت بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

" بیج" کے ایک معنی کلیسااور گر جاگھر کے بھی ہیں، یہ بیعۃ کی جمع ہے۔ چو نکہ گر جا گھروں میں پادری اور رؤساء عیسائی بچوں کو عیسائیت میں واخل کرنے کے لیے ایک طرح کی بیعت کرتے ہیں جے بہتسمہ کہاجا تا ہے۔ ترجمه:"اگراللدلوگول كوايك دوسرے سے نه ماتار بتلاليعنى قومول كى فتح وظلست كاعمل جارى نه رہے)تو(راہبوں کے خلوت خانے) صومعہ اور (عیسائیوں کے) گرجے (بیکع اور یہودیوں کے معبد اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں اللہ کاذ کر کیاجا تاہے دیران ہو چکی ہو تیں اور جو شخص اللہ کی مدوكر تاب اللهاس كي ضرور مدوكر تاب-" [سورة في (22) آيت: 40]





Copied From Web

ONLINE LIBRARY

FOR PAKISTAN







کرتے ہیں۔اپنے سوالات ایک سطرچھوڑ کر صفحے کے ایک جانب خوشخط تحریر کرے درج ذیل ہے پر ارسال فرمائیں۔ برائے مہر بانی جوابی لفاقدارسال نہ کریں کیونکہ روحانی سوالات کے براوراست جوابات نبیں دیے جاتے۔سوال کے ساتھواپنانام اور کمل پیة ضرور تحریر کریں۔

روحانی سوال وجواب-1/7 D-1، تاظم آباد کراچی 74600

سوال: شک کیاہے؟...اے سالکین تصوف کے لئے زہر کیوں کہا گیاہے؟

(اریباحر-کراچی)

جواب: ہماری پوری زندگی خیال کے گر د گھومتی ہے۔ کا تنات اور ہمارے در میان جو مخفی رشتہ ہے وہ مجھی

خیال پر قائم ہے۔ روحانیت میں خیال اس اطلاع کانام ہے جوہر آن، ہر لمحہ ہمیں زندگی سے قریب کرتی ہے۔ پیدائش سے بڑھا ہے تک زندگی کے سارے اعمال محض اطلاع کے دوش پررواں دواں ہیں۔ بھی جمیں اطلاع ملتی ہے کہ جم ا یک بچے ہیں۔ پھر ہمیں یہ اطلاع ملتی ہے کہ بیہ دورجو انی کا ہے اور پھریجی اطلاع بڑھا پے کاروپ دھارلیتی ہے۔ ضرورت اس امرک ہے کہ زندگی کو لمحہ ہے۔ فیڈ کرنے والی اطلاع یا خیالات کے اندر فکست وریخت کو کم ہے کم کیا جائے۔ یہ جان لیتا بھی ضروری ہے کہ قوت ارادی کی کمزوری کی سب سے بڑی وجہ دماغ میں فک کی موجود گی ہے۔ آدی زندگی کے تمام مراحل وقت کے چھوٹے چھوٹے عکڑوں میں طے کرتا ہے بینی ایک سینڈ ے بعد دوسر اسکنڈ ایک منٹ کے بعد دوسر امنٹ وغیرہ۔

وسوسوں اور شک کی بنا وہم اور یقین پر ہے۔ بہت سی باتیں ہیں جن کو آدمی وشواری، مشکل، پریشانی، بیاری، بیزاری، بے عملی، بے چینی وغیرہ وغیرہ کہتا ہے۔ دوسری طرف وہ ایک چیز کا نام رکھتا ہے....سکون.... یہی وہ سکون ہے جس میں وہ ہر قشم کی آسانیاں تلاش کر تاہے۔



Copied From

آدمی کے دماغ کا محور وہم اور شک پر ہے۔ یہی وہ وہم اور شک ہے جواس کے دماغ کے خلیوں میں ہر وقت عمل کر تارہتاہے۔جس قدر اس شک کی زیادتی ہو گی اس قدر دماغی خلیوں میں ٹوٹ پھوٹ واقع ہو گی۔ یہی وہ و ما غی خلتے ہیں جن کے زیر اثر تمام اعصاب کام کرتے ہیں اور اعصاب کی تحریکات ہی زندگی ہیں۔

آدمی ہمیشہ اپنی کمزور یوں کو چھیا تاہے اور ان کی جگہ مفروضہ خوبیاں بیان کرتا ہے جو اس کے اندر موجود نہیں ہیں۔اس متم کی زندگی گزارنے میں اسے بہت م مشکلات پیش آتی ہیں۔ایسی مشکلات جن کا حل اس کے پاس نہیں ہے۔اب قدم قدم پراہے خطرہ محسوس ہو تاہے کہ اس کاعمل تلف ہوجائے گا اور بے متیجہ ثابت ہو گا۔ بعض او قات بیر شک یہاں تک بڑھ جاتا ہے کہ آومی پیر سیجھنے لگتاہے کہ اس کی زندگی تلف ہور ہی ہے۔ یہ محض اتفاقیہ امرے کہ دماغی خلیوں کی ٹوٹ پھوٹ کم سے کم ہو۔جس کی وجہ سے یہ شک سے محفوظ رہتا ہے۔لیکن جس قدر شک اور بے یقین وماغ میں کم ہوگی ای مناسبت سے آدمی کی زندگی کامیاب گزرے گی اور

جس مناسبت سے بے بھین اور شک زیادہ ہو گا۔ زندگی ناکامیوں میں بسر ہوگی۔ روشنیاں ہی آدمی کی زندگی ہیں اور اس کی حفاظت کرتی ہیں۔روشنیوں کے عمل سے ناوا قفیت اللہ تعالیٰ کے اس بیان سے منحرف کرتی ہے۔جہاں تک انحراف واقع ہو تاہے وہاں تک شک اور وہم بڑھتا ہے اور ایمان اور یقین ٹوٹ جا تاہے۔

یادر کھے روحانیت اور دیگر تمام محفی علوم میں یقین کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ ہر ارادے اور عمل کے ساتھ یقین کی روشنیاں بھی کام کرتی ہیں۔۔۔روحانیت میں یقین کی تعریف یہ ہے: "يقين وه عقيده ہے جس ميں شك ند ہو-"

ارادہ یا یقین کی کمزوری دراصل شک کی وجہ سے جنم لیتی ہے۔ جب تک خیالات میں تذبذب رہے گا یقین میں مجھی بھی پختگی نہیں آئے گا۔ مظاہر اپنے وجود کے لئے یقین کے پابند ہیں۔ کیونکہ کوئی خیال یقین کی روشنیاں حاصل کر کے ہی مظہر بنتاہے

قرآن میں ہے:

"لاریب ہے یہ کتاب اور اس کوہدایت دیتی ہے جس کا یقین غیب پر ہے۔" يهال الله تعالى في ووياتيس كهي بير-

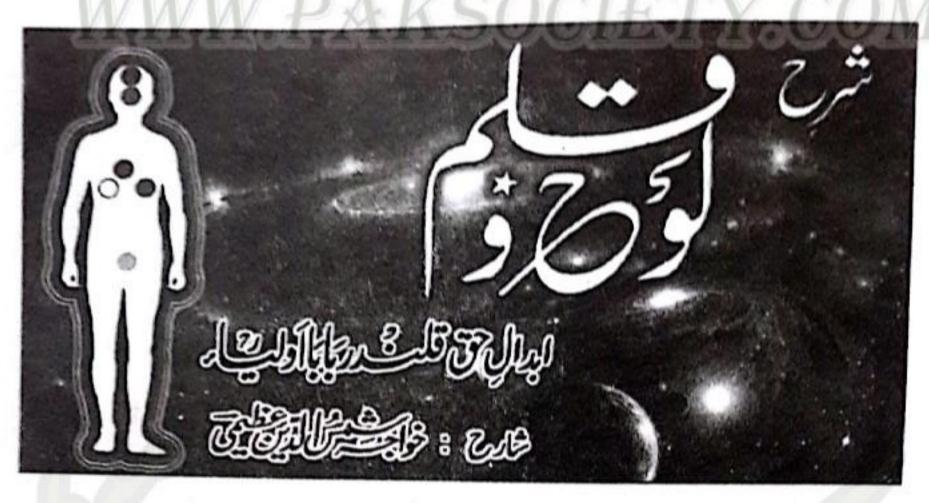
"لاریب" کہہ کر "ریب" لینی شک کی تفی کر دی۔ اب صرف غیب باقی رہ گیا جس کو یقین کا درجہ

ماہرین روحانیت نے جو اسباق سالکوں کے لئے مرتب کئے ہیں ان سب کا منشاء دراصل یقین کو پختہ کرنا ہے۔ مسلسل ارتکاز توجہ اور مشق سے کسی ایک نقطہ پر خیالات کی روشنیاں اس حدتک مرکوزر ہیں کہ شک اور بے یقینی یقین کی روشنیوں کا درجہ حاصل کرلیں تو خیال اور ارادہ کے تحت اس کا مظہر بنناضر وری ہوجا تا ہے۔









برائی کا تصور صرف نوع انسانی کو نتقل ہوا۔ زندگی کے جتنے تھا ضے ہیں، جتنے جذبات واحساسات زندگی بنتے ہیں وہ دوسری نوعوں میں بھی ہیں۔ انسان اور دوسری نوعوں میں بھی ہیں۔ انسان کے بیاس علم نوعوں میں یہ فرق ہے کہ انسان کے بیاس علم زیادہ ہے۔ انسان اس بات کا دراک رکھتاہے کہ زندگی زیادہ ہے۔ انسان اس بات کا دراک رکھتاہے کہ زندگی اطلاع کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اطلاع بزات خودت بری اطلاع کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اطلاع بزات خودت بری ہے نہ اچھی ہے۔ اطلاع میں معانی بیتاتا اچھائی یا برائی ہے۔

بیسی ہے۔ ایک آدمی محنت مز دوری کرکے طال ذرائع سے غذائی ضروریات بوراکر تاہے۔دوسرا آدمی چارسو بیسی کرکے غذائی ضروریات بوری کر تاہے۔ محنت مز دوری ہروہ انسان روسانیت کہاں ہے سیکھے....؟

حضور قلندر بابا ولیاء کی تصنیف کتاب لوح و قلم نوع انسان کے لیے ماور ائی علوم کاور شہہے۔ اس روحانی ورشہ سے استفادہ کر کے نوع انسانی اشر قالمخلو قات کے منصب پر فائز ہو سکتی ہے۔

ابدال حق حضور قلندربابا ولیاینظرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بھیج ہوئے پیغیبروں نے نوع انسانی کو اچھائی اور برائی کے تصورات سے آگاہ کیا ہے۔ جتنے بھی اعمال و حرکات ہیں اس میں نوع انسانی اور تمام نوعیں مشترک ہیں۔ لیکن ان اعمال میں اچھائی اور

کتاب اوح قلم روحانی سائنس پروہ منفرد کتاب ہے جس کے اندرکا کتاتی نظام اور تخلیق کے قارمولے بیان کیے گئے ہیں۔ان فارمولوں کو بمجھانے کے لیے سلسلہ عظیمیہ کے ہر براہ حضرت خواجہ ٹس الدین عظیمی نے روحانی طلباء اورطالبات کے لیے با قاعدہ لیکچرز کاسلسلہ شروع کیا جوتقر بیاساڑھے تین سال تک متواتر جاری رہا۔ بیلیچرز بعد میں کتابی صورت میں شابع کیے گئے۔ان لیکچرز کوروحانی ڈائجسٹ کے صفحات پر چیش کیا جارہا ہے تا کہ روحانی علوم میں کتابی صورت میں شابع کیے گئے۔ان لیکچرز کوروحانی ڈائجسٹ کے صفحات پر چیش کیا جارہا ہے تا کہ روحانی علوم میں کہا جوالے تمام قارئین حضرات وخوا تمین ان کے ذریعے آگاہی حاصل کر سیس





میں وقت لگاناپڑتا ہے اور دماغی صلاحیتیں استعال کرنا پڑتی ہیں۔ چوری کے لیے بھی وقت لگتا ہے اور محنت کرناپڑتی ہے۔ دونوں اعمال کاصلہ بیہ کہ روفی کھانے کے بعد جسم میں ازجی پیدا ہوتی ہے خون بنتا ہے اور خون کی تربیل سے زندگی کا چراغ جلتا ہے۔ اگر تصورات میں برائی کے معانی پہنائے گئے ہیں تو ضمیر ملامت کرتا ہے اور اگر اطلاع میں اچھائی کے معانی بہنائے گئے ہیں توضمیر مطمئن ہوتا ہے۔

نوع انسانی کے علاوہ دوسری کوئی مخلوق ضمیر سے واقف نہیں ہے۔ دوسری مخلوق نہیں جانتی کہ ضمیر کا مطمئن ہونا یاضمیر کا ملامت کرنا کیامعانی رکھتاہے۔جب انسان اطلاعات میں معانی پہنا کر لینی زندگی کا محاسبہ كرتائے توب محاسبہ اسے مطمئن كرويتاہے يابے چين كرويتاہے۔ اطمينان آدم زاد كؤروح سے قريب كرتا ہے۔ بے چینی اور ضمیر کی ملامت آدم زاد کو روح سے دور کردیتی ہے۔ جب انسان اطمینان قلب کے لیے جدوجبد كرتاب توكمي ندكمي مرطي مين اسے اپني روح کا سراغ مل جاتا ہے۔ وہ جان لیتا ہے کہ زندگی کا دارومدار اطلاع پرہے اور اطلاع کا تعلق روح ہے۔ جب تک روح اطلاعات فراہم کرتی رہتی ہے۔ زندگی زند کی رہتی ہے اور جب روح اطلاعات کا سلسلہ منقطع كرديتى ہے توزندگى موت ميں بدل جاتى ہے۔ روح كى قربت کے بعد آدم زاد کے ذہن میں بیہ سوال ابھرتا ہے کہ روح کیاہے....؟

انسان سمجھناچاہتاہے کہ میں کیا ہوں کا کنات اور خالق کا کنات سے میر اکیار شتہ ہے۔اس کے علم میں بیہ بات آجاتی ہے کہ خالق اور مخلوق کے رشتہ کی تلاش میں جدوجہد کرناروحانیت ہے۔

حضور قلندر بابا اولیائے کی کتاب لوح و قلم کا خلاصہ بیائے کہ-

كائنات ميں انسان واحد مخلوق ہے جو علمی اور ذہنی طور پر خالق کا ئتات اللہ کا تعارف حاصل کر سکتی ہے۔ نوع انسانی کا ئنات میں وہ مخلوق ہے جو کا ئناتی امور میں كاركن كى حيثيت سے كام كرتى ہے۔ اللہ تعالى نے ایڈ منٹریش کے ذریعے کا تناتی نظام کو متحرک کیا ہوا ہے۔اللہ تعالی نے کا تنات میں صرف نوع انسان کو بیہ تعمت عطا کی ہے کہ کا نتات اور کا نتات کی تخلیق سے متعلق فارمولوں كاعلم انسان كومنتقل كرديا۔ جب كوئى بندہ اللہ کی نیابت اور انظامی امور کے میکانزم کو سمجھ لیتا ہے تو کا سئات پر بفضل رہی اس کی حکمر انی قائم ہوجاتی ہے۔ کا کات سے مراد جمادات، نباتات، حیوانات، فرشتے اور دوسری مخلو قات ہیں۔ کتاب ''لوح و قلم'' ہمیں راست و کھاتی ہے کہ ہم بحیثیت انسان اللہ کی الیم مخلوق ہیں کہ اگر ہم اللہ کے دیے ہوئے وصف کو جو روح کے رشتہ سے ہماراور شہبے تلاش کرلیں تو کا کتات میں ایک متازر کن بن جائیں گے۔

لوح و قلم کا طالب علم اور لوح و قلم کا سجھنے والا بندہ اس بات سے بخوبی آگاہ ہوجاتا ہے کہ یہ کا نات ادراک کے علاوہ کچھے نہیں ہے اور ادراک اطلاع ہے۔ اس اطلاع یاروشنی کا تعلق براہ راست اللہ سے ہے۔ سنتا دیکھنا محسوس کرنا چھوناسب اس وقت تک ہے جب تک انسان کے اندر روح ہے۔ روح آپ کو اطلاعات منتقل کرتی رہتی ہے اور جب روح ویکھنے، سننے، چھونے اور محسوس کرنی تو ہم دیکھے میں کرتی تو ہم دیکھ محسوس کرنے کی اطلاعات فراہم نہیں کرتی تو ہم دیکھ سے بیں اور نہ محسوس کرنے ہیں۔

LA COLD



اس طرح کوئی صاحب ایمان آدمی تصوف پڑھتاہے توصوفی بن جاتاہے۔ عزيزدوستو!

تصوف ایک علم ہے اور اس کے بہت سارے شعبے ہیں۔ان شعبوں کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتاہوں۔تصوف كامطلب بي "تزكية نفس"۔ تزكية فنسے مراد ہے اپنے نفس کی اصلاح اس طرح کی جائے کہ شریعت کے مطابق آدی عزت و توقیر کے ساتھ زندگی گزارے۔

تصوف ایساعلم ہے جس کوسکھنے کے بعد انسان اپنی باطنی زندگی سے واقف ہوجا تاہے۔

ہر انسان کی زند گی دورخوں پر چل رہی ہے۔ آپ بیداری کی حالت میں باشعور ہیں، چل پھررہے ہیں، کھا

لفظ "تصوف" سے ہر پڑھالکھا آدمی واقف ہے۔ تصوف ایک علم ہے۔اس علم کی تشریحات وقت کے ساتھ ساتھ مختلف لو گوں نے مختلف انداز میں کیں۔ مچھ لوگ کہتے ہیں کہ تصوف دنیا بیزاری کا نام ہے۔ جب انسان کو کوئی کام نہ ہو اور اس کے اندر حالات سے مقابلہ کرنے کی سکت نہ ہو توایک طرف کونے میں بیٹھ کر یاد الہی میں مشغول ہو جاتا ہے یا جنگل میں حجونپرای ڈال لیتاہے،رو تھی سو تھی کھاکر گزاراکر تاہے اور کابل الوجود بن جاتاہے۔

عیسائی تصوف، یہودی تصوف، ہندوتصوف۔ اتنی زیادہ اس کی Branches کھول دی گئی ہیں کہ تصوف کا لفظ معمد بن گياہے۔

اگر ہم کیسٹری پڑھیں تو کیسٹری کے بارے میں ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہندو کیسٹری ہے، یہودی تحیسٹری یاعیسائی تیسٹری ہے۔ اس طرح ڈاکٹری ہندو تہیں ہوتی، ڈاکٹری پہودی یاعیسائی تہیں ہوتی ہے۔ میڈیکل سائنس جو بھی پڑھے گاڈاکٹر بن جائے گا۔ انجینئرنگ کے علوم پڑھ کر آدمی انجینئر بن جاتا ہے۔ کوئی سائنس پڑھے گاتو سائنشٹ بن جائے گا۔

تصوف ایک عملم ہے اور اس کے بہت سارے شعبے ہیں۔

ہم جب تک اس روح کو تلاش نہیں کریں گے ... اینے اندر نہیں جھا نکیں گے۔

تصوف ابياعلم ہے جس كوسكھنے كے بعد انسان ليني باطنی زندگی سے واقف ہوجا تا ہے۔



Copied From We 2015 By

رہے ہیں، علم سیکھ رہے ہیں۔ جتنی شعوری استعداد ہے اس کے مطابق آپ علم سیکھ رہے ہیں۔ زندگی کا دوسرا رخ بہے کہ بیداری کی زندگی کلیتا خود مختار زندگی نہیں ہے۔ زندگی روح کے تابع ہے۔ جب تک کوشت پوست کے جسم کو روح سنجالے رہتی ہے۔ گوشت بوست كاجسم چلتا بحر تار بتاب اور جب روح اس جسم سے رشتہ توڑ لیتی ہے تو گوشت پوست کا جسم بے کار اور مر دہ ہوجا تاہے۔

انسان چل پھررہاہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے اندرروح ہے۔اگرانسان کے اندرروح نہیں ہوگی تو انسان چل پھر نہیں سکتا۔روح کا رشتہ ٹوٹ جانے سے تمام صلاحيتيں از خود ختم ہو جاتی ہیں۔

جب بھی کوئی نیا علم انسان سیکھتا ہے تو اس کے شعور پرالگ سے وزن پڑتا ہے اور سمجھ میں نہیں آتا تو آدمی کہتاہے یہ کیا بات ہوئی۔ لیکن اگر اس کو بار بار وہرایاجائے اور سمجھنے کی کوشش کی جائے تو سمجھنا بہت آسان ہوجاتاہے۔

نفسیاتی حوالہ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہر انسان شعور اور لاشعور میں زندہ ہے۔شعور جب نہیں رہتا تو آد می مبيس ربتا\_

آب ایم-اے کے طالب علم ہیں آپ کے ذہن میں بیہ سوال آسکتاہے کہ جب شعور ہی سب کھھ ہے تو لاشعور کی کیاحیثیت ہے؟اور ہم لاشعورے کس طرح واقف ہوسکتے ہیں؟اس کے لئے قدرت نے انتظام کیا ہواہے۔ہر آدمی جواس دنیامیں موجود ہے وہ سوئے گا مجھی اور جاگے گا بھی۔ایہاممکن نہیں ہے کہ آدمی ساری زندگی جاگتارہے اور ایسا بھی ممکن نہیں کہ آدمی ساری زندگی سو تارہے۔ اگر آپ زیادہ دیر جاگیں گے، نیند

پوری نہیں ہو گ۔ بیار ہو جائیں گے۔نفسیاتی مریض بن جائیں گے۔ نیند کی گولیاں کھانی پڑیں گی۔ساری زندگی کوئی آدمی سو نہیں سکتا اور ساری زندگی جاگ نہیں سكتا-الله في رات كس لئة بنائي هي؟ اس لئة كه جم سوئيں، آرام كريں۔ ون اس كئے بنايا ہے كہ ہم كام كريں۔جب ہم سوتے ہيں، ذرا غور سے سننے كى بات ہے۔جب ہم سوتے ہیں تو کیا ہمارے ہاتھ پیر کام کرتے ہیں؟ کیا ہم سوتے ہوئے کھانا کھاتے ہیں؟ یا سوتے ہوئے کوئی وزن اٹھاتے ہیں؟ آپ کا جواب

لیکن اس "نہیں" کے پیچھے ایک اور سوال ہے کہ بهم خواب كيول ديكھتے ہيں؟

ہر آدمی خواب کیوں ویکھتا ہے؟ خواب ہر آدمی

يه الگبات ب كه خواب كسى كو ياد رئت بين اور کسی کو یاد تہیں رہتے۔

تصوف لاشعوری و نیا کی نقاب کشائی کرتا ہے۔ لاشعور میں غیب کی د نیاسے پر دہ اٹھے جاتا ہے۔ بیچان لیا،اس نے ایسے رب کو بہچان لیا۔"

روح کہاں ہے؟...میرے اور آپ کے اندر ہے۔ ہم جب تک اس روح کو تلاش نہیں کریں كى...ايخ اندر نبيس جھائكيں كے۔ خالصتا الله كى عبادت مہیں کریں گے۔

رسول اللهُ مَثَالِثَيْدَم أور انبياء عليهم الصلوة والسلام كي طرز فکرے مطابق زندگی نہیں گزاریں گے۔ ہم روح سے واقف نہیں ہو سکیں گے۔



# 

= UNUSUPE

پرای ٹک کاڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک ہے ۔ ﴿ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای ٹک کا پر نٹ پر بو بو ہریوسٹ کے ساتھ پہلے سے موجو د مواد کی چیکنگ اور اچھے پر نٹ کے

> ♦ مشہور مصنفین کی گتب کی مکمل رینج ♦ ہر کتاب کاالگ سیکشن 💠 ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ ائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

💠 ہائی کو اکٹی پی ڈی ایف فائکز ہرای کیک آن لائن پڑھنے کی سہولت ﴿ ماہانہ ڈائجسٹ کی تنین مختلف سائزوں میں ایلوڈ نگ سپریم کوالٹی،نار مل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی 💠 عمران سيريزازمظهر كليم اور ابن صفی کی مکمل رینج ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنگ نہیں کیاجا تا

واحدویب سائث جہال ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤ تلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد یوسٹ پر تبھرہ ضرور کریں

🗘 ڈاؤ نلوڈ نگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب

ڈاؤنلوڈ کریں استروہ سرمارے کو ویس سائٹ کالنگ دیمر منتعارف کرائیر

Online Library For Pakistan



Facebook

fb.com/paksociety







اس ماہ کے مضامین میں سوچ، حضرت قلندر بابااولیاء ، ایک روشن نام، تشریح، جنوری1990ء کے شارے کا سرورت ر باعيات قلندر بإيا اولياءً " تخيينه علم عرفان اور گو الازنده هو گيا- مكتوب حضرت قلندر بإيا اولياءً ، حضرت ابراجيم "، ذهنی سکون كامر كز، بنت ِرسولٌ حضرت رقيةٌ، خاتونِ اول، مجرم، سائنس اور بونانی فلسفه، صدر مملکت كا بمان افروز خطاب، محفل میلا د النبي جبكه سلسله وارمضامين ميں نورالہی نورِ نبوت، آواز دوست،صاحب خلق عظیم، گمیارہ ہزار فریکوئنسی، پیراسائیکالوجی، پراسرار آدمی، اللدر کھی، محفل مراقبہ اور آپ کے مسائل شامل تھے۔اس شارے سے منتخب کر دہ تحریر "سوچ" قار کین کے ذوق مطالعہ کے لیے دی جار ہی ہے۔

واخل نہیں ہوسکتے اور اخلاص جب پیدا ہو کیاتوکوئی برا کیے کوئی اچھا، اس کا آپ پر كونى الرنبيس مو گا۔

میں اپتاایک واقعہ سنا تاہوں، ایک اخبار میں، میں كالم لكهاكرتا تفا\_ وبال ايك جزل بنيجر صاحب يتھے-تنخواه كإمسئله تفامجهاس زمانه مين دوسو روي منخواه مكتي

تھی۔ میں نے کہامیری تنخواہ بڑھاؤیہ

ان کے بہاں ڈائر یکٹر ان ( Directors کی میٹنگ ہو رہی تھی۔ میں اس کمرے میں چلا گیا۔ غصے میں بغیر اجازت کے اور میں نے کہا۔میر افیصلہ ہوجائے ، اگر کالم لکھواناہے آپ کو لکھوائیں،میری تنخواہ بڑھائیں۔دو سو

حضور قلندر بابا اولياي كى تعليمات كا نچوڑ سے کہ انفر اویت سے آزاد ہو جاؤ۔ ا نفرادیت سے آزاد جو کراینے ذہن کو اجتماعی بنالو۔

جب آپ اجماعی ذہن بنالیں گے تو چونکہ آپ کا ذہن لا محدود وائرے میں واخل ہو گیا ہے اب کوئی آدى براكم كاتوآپ كوبرانبيں لگے گا-اس كئے كه برا

محسوس کرناا نفرادی سوچ ہے۔ آپ کی كوئى آدمى تعريف كرتاب، آپ خوشى المواجم كالدين سيكى بهت كم تنخواه بــ قصه مخضر ايك د فعه

ہے یا گل یاد بوانے نہیں ہوجائیں کے یا تکبر نہیں کریں گے۔اس کئے کہ بیرانفرادی سوچ ہے جو خوشامد کو پہند كرتى ہے۔اجماعى سوچ ميں خوشامد مبيں ہے۔جب تك آپ کے اندر اخلاص پیدانہیں ہو گا آپ اجتماعیت میں

Copied From We



جزل منجر کے ماتحت کیوں کیا۔ میں دودان تک دفتر نہیں گیا۔ شر مندگی کی وجہ سے کہ غلطی میری تھی۔ دو دن کے بعد پھر گیاتو جزل منجر نے جھے دیکھا۔ میں شرم کے مارے آنکھ نہیں اٹھاسکا کیونکہ مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو گیاتھا۔ وہ تیزی سے میری طرف بڑھے اور ہاتھ پکڑ کر جھے کرے میں لے گئے اور کنڈی لگا دی۔ انہوں نے کہا کہ دیکھنے کی ہات یہ ہے کہ جو پچھ اس روز آپ نے کہا کہ دیکھنے کی ہات یہ ہے کہ جو پچھ اس روز آپ نے کہا کہ دیکھنے کی ہات یہ ہے کہ جو پچھ اس روز آپ کیا کہ غلطی میری بھی تھی۔ میں ڈائر یکٹران کی میٹنگ کیا کہ ویتا کہ ان کا کیس ہے نظر ثانی کرو۔ اگر وہ میں کہہ دیتا کہ ان کا کیس ہے نظر ثانی کرو۔ اگر وہ بڑھاتے نہ بڑھاتے نہ بڑھاتے میرا کیا

حرج تھا۔ بھی میں آپ سے معافی چاہتا ہوں۔
میں نے عرض کیا۔ جناب! میں اپنے پیر و مرشد
کے پاس گیا تھا۔ بجھے الٹی بہت ڈانٹ پڑی ہے۔ جناب
میں بہت شر مندہ ہوں۔ آپ بجھے معاف کر دیں۔
میں بہت شر مندہ ہوں۔ آپ بجھے معاف کر دیں۔
گانے ملے اور بات صاف ہو گئی۔ بجھے انہوں نے
ناشتہ پر بلایا، میں نے انکار کر دیا۔وہ کہنے گا اس کا
مطلب ہے کہ آپ کاول صاف نہیں ہے۔ میں نے کہا

تھیک ہے میں آجاؤں گا۔ناشتہ کیا،ناشتہ کے بعد انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں آپ کو ایک واقعہ سنانا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا۔سنائیں۔

انہوں نے بتایا کہ جس دن یہ واقعہ ہوارات کو مجھے
احساس ہوا کہ میں نے غلطی کی ہے۔ پھر سوچا کہ میں
نے غلطی نہیں کی۔ غلطی خواجہ صاحب کی ہے۔ اسی
ادھیڑ بن میں سو گیا۔ رات کو ڈھائی ہج کے قریب
کروٹ جولی توہاتھ سن ہو گیا۔ میں نے کہااب کیا ہو گا۔
میں نے بیوی کو آواز دی کہ میر اہاتھ فالج زدہ ہو گیا۔
بہت مالش کی۔ میں رونے لگا، بچوں کا کیا ہو گا۔ روتے

روپے میں گزارا تہیں ہوتا۔ یہ بات غصے میں ہوگئی جو تہیں ہونی چاہئے تھی۔ اس پر جزل منبجر نے سخت ست کہا۔ میں نے بھی انہیں سخت ست کہا۔ انہوں نے کہا میں آپ کا کالم ختم کر دوں گا۔ میں نے کہا کہ میں آپ کی کرسی چھین لوں گا... اور میں آپے سے باہر ہوگیا۔

ول میں یہ تھا کہ حضور قلندر بابا اولیائے سے جاکر عرض کروں گاوہ ایساکر دیں گے۔ میں اخبار سے نکلا اور سیدھا حیدری (جگہ کانام) پہنچا۔ غصے کے مارے بُرا حال تھا۔ حضور قلندر بابائے کہا۔ کیا بات ہے بیٹھیں۔ پانی پلوایا۔ انجی میں پچھ کہنے بھی نہیں پایا تھا کہ انہوں نے فرمایا کہ خواجہ صاحب …! بات ہیہ کہ آپ نے جو خرکت کی ہے بہت غلط ہے۔ ایسانہیں کرناچاہیے تھا۔ میں نے صفائی پیش کی کہ فلال صاحب نے اول کما۔

انہوں نے کہا کہ دیکھنے کی بات یہ ہے کہ جو کچھ یہاں زمین پر مورہاہے یاکا سنات میں مورہاہے۔یہ سب اللہ کے حکم سے مورہاہے یا کسی بندے کے حکم سے مورہاہے....؟

میں نے کہا کہ اللہ کے علم سے ہو رہا ہے۔ کہنے گے اللہ نے آپ کو جزل بنیجر کی کرسی پر کیوں نہیں بٹھا دیا۔ آپ کو کالم نویس کیوں بنایا۔ آپ کون ہوتے ہیں عصہ کرنے والے۔ اگر آپ میں صلاحیت ہوتی تو آپ جزل بنیجر ہوتے۔ یہ کون سا طریقہ ہے .... ؟ وہ بہت زیادہ ناراض ہوگئے۔

میں نے سوچا کہ بات ہی الٹی ہو گئی واقعی غلطی میری تھی۔بات سیدھی تھی کہ جب اللہ ہی سب کچھ کررہاہے تو مجھے جزل منجر کیوں نہیں بنایا۔ مجھے اللہ نے



Copied From Web



روتے آپ کاخیال آیا۔ ذہن میں سے بات آئی کہ ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔

بیوی سے کہانفل پڑھ کردعا استغفار کرو۔ پھر آ كربيوى نے سكائی كی توہاتھ تھيك ہو گيا۔

حضور قلندربابا فرماتے ہیں کہ فقیر کی عجیب شان ہے۔میں نے کہا کیاشان ہے؟ فرمایا۔لوگ بے و قوف بناتے ہیں، آخرتک بنارہتاہے۔فقیریہ سمحتاہے کہ مجھے بیو قوف بناکر بیہ خوش ہو رہا ہے تو چلو اسے خوش ہونے دو، بیو قوف بتا چلا جاتا ہے تاو قتیکہ وہ بندہ خود ہی بھاگ جائے، اسے اپنی غلطی کا احساس ہو جائے۔ پھر فرمایا کہ خضور مَنَالِقِیْمُ نے اس بات کو اس طرح فرمایاہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے ویکھتا ہے۔ویکھتا تو وہ عام انسانوں کی طرح ہے لیکن اس کے دیکھنے میں اور عام انسانوں کے دیکھنے میں فرق ہے۔عام انسان کی آتھوں پر شعور کاچشمہ لگاہوا ہے۔ محدود شعور کاچشمہ اور مومن کی آنکھ پر اللہ کے نور کاچشمہ لگاہواہے لیکن وہ اللہ کے نورسے جو کچھ و یکھتاہے اس پر اترا تا جہیں ہے اور نہ اس کا اظہار کرتا ہے۔ یہ بھی فرمایاجو آدمی تمہاری تعریف کر رہاہے وہ اس کئے تمہاری تعریف کر رہاہے یا تو اسے تمہاری ذات سے کوئی توقع ہے کہ اس کا کوئی کام ہو جائے گایا اس کاکوئی کام ہو گیاہے۔اس نے ایک توقع قائم کرلی کہ مجھے اس آدمی سے کسی مجھی وفت ایک ہزار روپے مل جائيں كے چونكه اس نے توقع قائم كى موكى ہے-اس بنیاد پروہ اس کی خوشامہ بھی کرے گا۔ اگر اس کی توقع پورې نېيں ہوتی تووہی آدی جو آپ کی تعریف کر رہاہے، برائی کرے گا۔ کسی آدمی کا چھا سمجھنایا برا کہنا دونوں زائد باتیں ہیں۔ آپ اس کی خدمت میں لگے

رہیئے۔ وہ آپ کو اچھا کہنا رہے گا۔ آپ اس کی خدمت سے انکار کر ویجئے وہ آپ کو برا کمے گا۔ اگر آپ اس کی تعریف اور برائی سے بے نیاز ہو جائیں تو آپ کے پاس آناجانا چھوڑوے گا۔

حضور قلندر باباً فرماتے ہیں کہ تھی کی تعریف سے کیاخوش ہونااور کسی کی برائی سے کیاول براکرنا۔ ایک اور واقعہ سنیئے۔ایک صاحب سے منہ زوری ہو گئی لڑائی ہو گئے۔ میں حضور قلندر بابائے یاس گیا حضور فلال صاحب سے لڑائی ہو گئے۔ اس نے مجھے

یوں کہا، یوں کہا۔ قلندر بابائے کہا۔ کھیک ہے... آپ یہاں بیٹھیں۔اس نے آپ کوبراکہا۔ جس وقت اس نے آپ کو گالی دی اس وقت آپ کاوزن کتناتھا۔ میں نے کہا کہ ایک من بیس سیر تھا۔ گالی دیے کے بعد وزن تکوایاتھاکیاایک سیر مم ہو گیا۔ میں نے کہا،جی نہیں۔ انہوں نے کہاخواہ مخواہ ہی تھک رہے ہو۔

بعد میں فرمایا، غور کریں کہ جس وقت اس نے گالی دی اس وقت تو آپ کا وزن کم نہیں ہوا۔ وہ گالی وے کر بھول بھی گیااب آپ کے اندر جتنی ویر تک انتقامی جذبہ عود کر تارہے گا آپ کا وزن کم ہوتا رہے گا۔وزن گالیسے تہیں گھٹا۔وزن انتقام کے جذبے سے کم ہوا، تکلیف بھی ہوئی اور وزن بھی گھٹا اور وہ آرام سے سوریاہے۔

فرمایا کوئی اچھاکے یا براکے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میر عبوری چیزیں ہیں۔انہیں مجھی خاطر میں نہیں لاناچاہے۔بس اپنی طرف سے جس کے ساتھ اچھائی ہوسکے کرو۔جو کچھ آپ کرسکتے ہیں کرویں۔





حسنِ فطرت كا ناقابلِ فراموش مرقع... سركنالل

جاتے ہوئے ملیں۔ مرسبز و شاداب اس سرزمین میں قدم رکنے سے پہلے آپ کو دریائے چارہان پار کرناہو گا۔ برسات

Palice Palice Services

MUNE HERSON

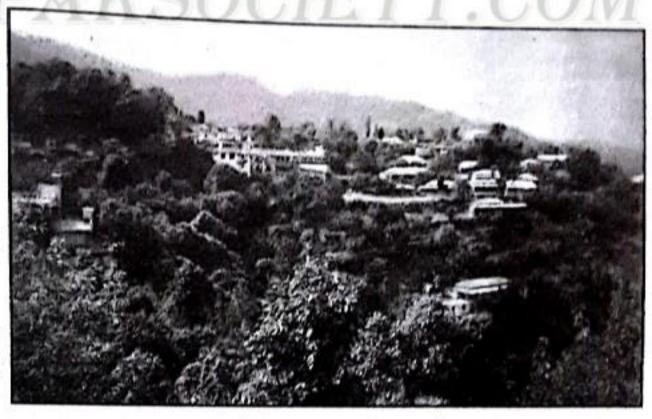
سرکنڈل کی جانب پہلا قدم ہی آپ کو حسن

فطرت کے رازوں سے آشاکر ناشر وع کر دیتا ہے۔

عین ممکن ہے، بری بری فیریں سنے، گلے میں

كيمرے ڈالے اور كانوں ميں واك مين لگائے، سامان

خوردونوش اٹھائے اور تھی بہت سے ملکی و غیر ملکی،



کے غول دکھائی دیں، وہاں ناشیاتی کے باغ ہیں۔ یہاں کی ناشیاتی اتنی برای ہوتی ہے کہ ایک کلو گرام میں تقریباً تین ہی آتی ہیں۔

یہاں کیلے کی تجھی نایاب اقسام موجود ہیں۔ یہاں بادام بھی آپ میں حاضر دماغی لانے

کے لیے موجود ہیں۔ اصلاح معدہ کی غرض سے دو تین آلو بخارے بھی کھاسکتے ہیں۔ جبکہ گولڈن امری سیب بھی موجود ہیں۔

سرکنڈل ایک ایسا جنگشن ہے، جہاں سے قریب بی واقع چند اور خوبصورت جگہوں کو راستے نکلتے ہیں۔
یہاں آپ مقامی لوگوں سے رہنمائی بھی حاصل کرسکتے ہیں۔ آٹھ منٹ کی پیدل مسافت پر رینیلی پیڑی واقع ہے۔ آسان لفظوں میں اسے ریت کا ٹیلا بی سمجھ لیں۔ یہ ریت گرم نہیں ہوتی، اور دھوپ میں انتہائی ٹھنڈی ہوا چلتی ہے، جبکہ یہاں سے نیچ میں انتہائی ٹھنڈی ہوا چلتی ہے، جبکہ یہاں سے نیچ بہت خوبصورت مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اس پر طرہ بہت خوبصورت مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اس پر طرہ بہت خوبصورت مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اس پر طرہ بہت خوبصورت مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اس کا نظارہ بیا کہ یہ ریت، وھوپ کی چک سے کی ہیرے کی بائد رنگ بر گی روشنی منعکس کرتی ہے۔ اس کا نظارہ بائی رنگ روشنی منعکس کرتی ہے۔ اس کا نظارہ آپ کے لیے ایک منفر د تجربہ ہو گا۔

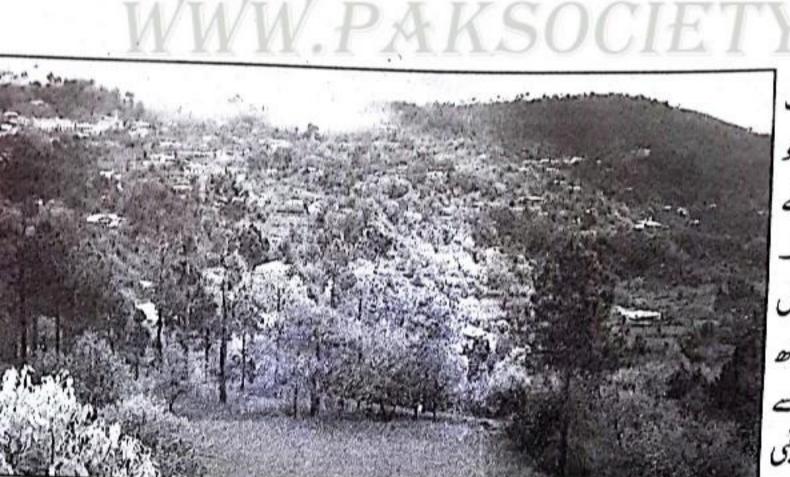
اس سے ذراینچ ڈونگا جبر کی وسیع و عریض چراگاہیں ہیں، جہال گائیں اور دوسرے جانور گھاس چرنے میں مشغول رہتے ہیں۔ان کے پچھواڑے دور حد نگاہ تک پتریا نہ کی برف پوش چو ٹیاں نظر آتی ہیں۔

اب آپ واپس پیچے آئی اور سر کنڈل سے شالی

کے موسم میں بارش کے دوران اسے عبور کرنا مشکل ہوتا ہے، تاہم بقیہ دنوں میں بہت آسانی رہتی ہے۔
سرکنڈل میں فن تعمیر کے شاہکار دیکھنے ہوں تو
ہمقامی مسجد کے علاقے میں چلے جائے، جہاں پھر کو
پہلے موئی چھینیوں سے کاٹا گیا ہے، پھر جیز دھار
چھینیوں سے ان کی نوکیں بنائی گئیں، اور بعد ازاں
گول منہ والی چھینیوں سے، ابھرے ہوئے جھے برابر
کرکے ایک ایک پھر دودوون میں تیار ہوا، تب کہیں
اسے دیواروں میں چنا گیا ہے۔ بعض تعمیرات میں تو
زندہ دلان نے پھر پر کمال مہارت سے بیل بوئے
میں بناؤالے، جو اس وقت صرف لال قلعہ، نو لکھا
کی لاہور اور بھارت کی چند لعمیرات میں بی نظر
میں، غرض یہاں کی دیگر دلچپیوں کے ساتھ
آسکتے ہیں، غرض یہاں کی دیگر دلچپیوں کے ساتھ

یبان سے دائیں جانب بھلوں سے لدے باغات بھی آپ کی آمد کے منتظر ہیں۔ مری کے بلند ترین خرامانی کے اسی فٹ تک بلندی والے در خت یہیں پر ہیں۔ ساتھ ہی بگوشے کے در خت ہیں۔ ان کے نیچ سے گزرتے وقت کیے ہوئے پھل آپ پر کریں گے۔ ای طرح جہاں آپ کو شہد کی محصوں کے غول گے۔ ای طرح جہاں آپ کو شہد کی محصوں کے غول

LA BOLL



سمت آجائیں، جہاں ایک بلندچٹان نظر آئے گی جو تمین اطراف سے دریا کے یائی میں ڈونی ہوئی ہے۔ جبکہ چو تھی سمت سے اس پر چڑھا جاسکتا ہے۔ ڈیڑھ سوفٹ بلند اس چٹان سے آپ،اینے آپ سے عقبی علاقے کا نظارہ

كريكتے ہيں۔ دريا كے بہاؤے بھى محظوظ ہوسكتے ہيں اور فوٹو گرافی بھی کرسکتے ہیں۔

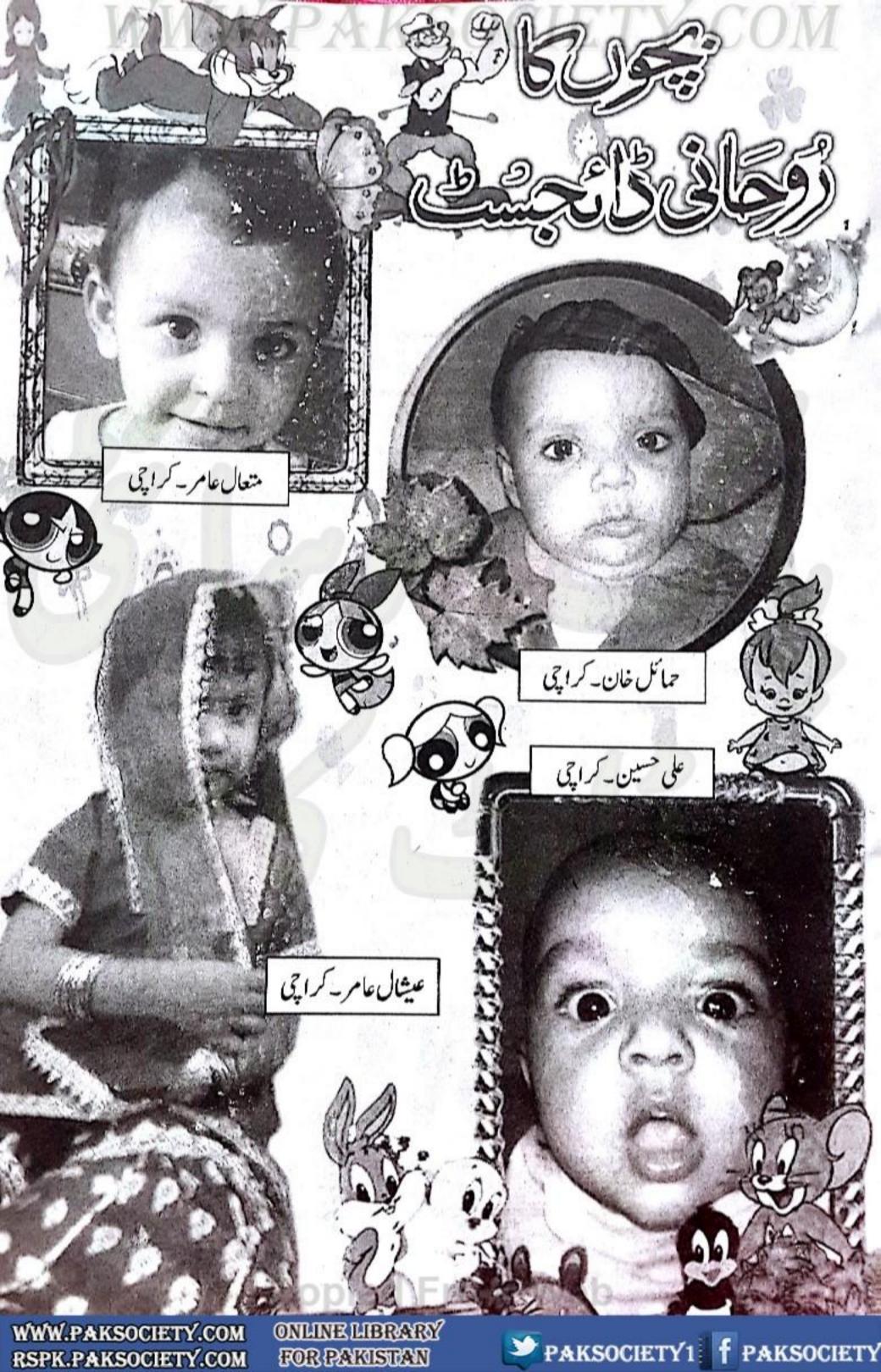
يہاں آپ كو تيز كر كر ابث بھى سنائى وے گا۔ یہ یہاں کی بن چکیاں ہیں۔وریاسے خاص مقدار میں یانی کو چوڑی نالی کے ذریعے لا کر، بلندی سے چکی، کے گول پھروں سے متصل، لکڑی کے بڑے پیکھے پر پھینکا جاتا ہے۔ پیکھے کی تیز حرکت جہاں ان چکیوں کو جلاتی ہے، وہاں یانی کے کرسٹل نما تکوے، چھے کی طافت سے دور دور تک جاکر کرتے ہیں۔

يہاں سے چند سوفٹ كے فاصلے ير "بريق"كا مقام ہے جہاں سالانہ بل فائلیگ کے مقابلے ہوتے ہیں۔مقامی دلچیس کا پیہ تھیل بہت قدیم ہے۔ یوں تو بل فائتینگ کااپناایک طریقه کاراور قوانین ہیں۔ لیکن یہاں بل فائینگ اور تھی پُرخطر ہے۔ محض خالی ہاتھوں، تن تنہارہ کر، غصہ سے پھنکارتے ہوئے بیل (بل) كو خمله كے دوران قابو ميس كرنے كى كوشش كى جاتى ہے۔ يد مقابلے اينے اندر بہت سنسنى ركھتے ہیں۔ بریتی سے وائیں ہاتھ، تھوڑے ہی فاصلے پر "مبو کھل" کی چھوٹی سی وادی ہے، جہاں میٹھے یانی کے

چھے یائے جاتے ہیں۔

سر کنڈل ہنر مندوں کی سرزمین ہے۔ یہاں آپ کومقامی ساختہ اعلیٰ معیار کا مجھلی پکڑنے کا سامان مل سکتاہے۔ یہاں کے کاریگر آپ کے لیے آلات موسیقی تھی بناتے ہیں، جن میں ستار، بانسری وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ آپ یہاں سے سنے داموں الجیر کا فخفه ، تازه اور خشك حالت مين لاسكته بين اخروك، شہتوت، کیلا، انار دانہ، لو کاٹ، اور سیجنار کی کلیاں آپ کے لیے یاد گار سوغات ثابت ہوں گی۔ زینون کے در خت سے بنی چھڑیاں اور گندم کے پتول سے بنی چنگریں، یہ سبھی سوغاتیں بہت پیند کی جانے والی اور تحفے میں ویے جانے کے لائق ہیں۔

سر كنڈل آنے كے ليے جون تا اگست اور مارچ، ایریل بہت مناسب وقت ہے۔ ان وتوں، یہاں نہ گرمی ہوتی ہے اور نہ سردی ہوتی ہے، البتہ یہال سروبوں میں بارہ بجے وطوب تکلی ہے۔ بے شک فطرت کاحسن جالیہ کی چوفیوں پر اتر تا ہے۔ مگر اصل میں وہ ہمالیہ سے اتر کر سر کنڈل ہی میں ڈیرہ جما تا ہے۔



ہے۔ آج کتنی گری ہے۔ **کورسی کا پنج جھل**ادیے والی گری سوچاکہ جلدی سے سودالے آؤں، گرمی بڑھ گئ تو بازار

تک پہنچنا بھی مشکل ہوجائے گی۔"

"ہاں! واقعی گرمی توبہت ہے۔ تھوڑی دیر اور ہو گئی تو کچ کے بیا گرمی جھلسادے گی۔" چوہے نے بن کی ہاں میں بال ملاتے ہوئے ہو چھا، "كبوتوميس بھى ساتھ چلول ....؟"

بن نے سوچا کہ اے جلدی جلدی ناشا کرے بازار چلے جانا چاہیے تاکہ سوداسلف لے آئے گرمی بردھ گئی تو گھر سے اریبه نورد کراچی میں پوچنے کی کیابات ہے...؟" بنی

باہر نکانامشکل ہوجائے گا، چنانچہ بن نے جلدی جلدی منہ ہاتھ وھو کررات

كے بيج ہوئے كھانے سے ناشتہ كيا، سودا لانے كى اوكرى سنجالی اور ٹو کری ہاتھ میں لے کربازار جلنے کے لیے نکل کھڑا ہوا۔خر گوش اچھلٹا ہوااہے گھر سے تھوڑی دور پہنچا تھاکہ اے ایک باریک سی آواز سنائی دی۔

کی جنگل میں ایک بہت رکھی بڑے گفے در فت کے نیچے کھی

ر کھا تھا۔ اس خر گوش کانام بنی تھا۔ ایک دن بنی کی آنکھ

تحلی تو دن خاصا چڑھ چکا تھا۔ یوں بھی گرمی کا موسم تھا۔

ایک خر کوش نے اپنا مکان بنا

"جمائی بنی... بھائی بنی!"

بنی کی سمجھ میں نہیں آیا کہ آواز کہاں ہے آئی ہے۔اس نے اوپر دیکھا، نیچے دیکھا ادھر دیکھا، ادھر و محاليكن آواز ديين والا نظرينه آيا-

"میں یہاں ہوں۔" آواز دوبارہ سنائی دی۔ بن نے غور کیاتومعلوم ہوا کہ آواز تو قریب ہی اگی ہوئی کمبی لمبی گھاس میں ہے آر بی ہے۔ اس نے گھور کر ویکھا تو وہاں چوہے میاں آ تھوں پر چشمہ لگائے کندھے پر ایک تھیلالادے کھڑے تھے۔

"آبا! چوہ میاں۔ آپ کہاں...؟" بن نے کھ و خوشی اور کھھ جیرت سے پوچھا۔

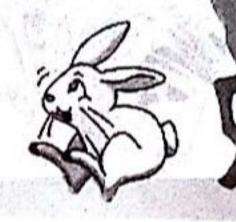
میں نے سوچا، بن سے ملے ہوئے کئی دن ہو چکے ہیں اس لیے چلا آیا، لیکن تم تو کہیں جارے بو....؟" چوہ میال نے کہا۔ "بال! قرا بازار تك اراده

نے کہا پھر دونوں دوست بازار کی طرف چل دیے۔ بنی احیملتا کو د تاہوا جارہا تھااور چوہے میاں مبھی دوڑتے اور مجھی چھلا تکیں لگاتے۔ تھوڑی ہی دور چلے ہوں گے کہ انہیں پھرایک باریک سی آواز سنائی دی۔ "جمائی بن! آداب-چوہ میاں۔ آداب"

بنی اور چوہے میال کوایسا محسوس ہوا جیسے آواز ان کے پیروں کے بنے بی سے آئی ہو، اس لیے پہلے تو انہوں نے نیچے دیکھا، پھر دائیں جانب اور پھر بائیں جانب الميكن انہيں كوكى نظرنه آيا۔

وميس يهال مون" آواز ووباره سنائي وي اب انہیں آواز کی سمت کا اندازہ ہو گیا تھا۔ انہوں نے اس ست میں غور سے دیکھا تو کمی گھاس کے

ورمیان میں انہیں ایک نضا، منا خوبصورت لال





لوث جامين-" بني، چوہ صاحب اور لال نے ايك

"برا اچھا خیال ہے کہو تو میں بھی تمہارا ساتھ دون...؟ معانی مرن نے بوجھا-

"اس سے اچھی بات کیا ہوگی۔ ضرور چلو۔" تنیوںنے کہا۔

کھوڑی دیر بعد وہ چاروں بازار میں چھے تھے۔ معوڑی دیر بعد وہ چاروں بازار میں چھے تھے۔

بن نے اپنے کیے تازہ تازہ سبزیاں خریدیں، کچھ لیموں لیے اور شکر مجی خریدی۔ چوہے صاحب نے اسے لیے کھل اور باجرے کے دانے خریدے۔ بھائی ہرن نے اپنے لیے خشک میوہ اور تھوڑاسا بھوسا خریدا۔ البھی وہ سب سامان خرید کر د کان سے باہر نکلے بھی نہیں تصے کہ انہیں ایک زور وار کڑک سنائی دی۔ بن نے کہا، "پہ تو بحل کی کڑک ہے۔"

چاروں جلدی سے وکان کے باہر آئے اور آسان كى طرف ديكها-كالے كالے بادلوں نے سورج كو چھيا و یا تھا۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد باول زور سے گرجتا بھی تھا اور بجلی تھی چیک رہی تھی۔

"بارش ہونے والی ہے۔ جب ایسے باول چھاتے ہیں توبارش ضرور ہوئی ہے۔" چوہے نے کہا۔

"چلوجلدی کرو-" بھائی ہرن گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے بولا ''تم تینوں میری پیٹھ پر جڑھ جاؤ۔'' وہ تینوں ہرن بھائی کی پیٹے پر بیٹے گئے۔ ہرن بھائی قلامچیں

ای وقت بوندیں بھی پڑنے لکیں۔ بنی، چوہا اور لال تینوں بھائی ہرن کی پیٹے پر بیٹے کر بارش تیز ہونے ہے پہلے ہی اپنی اپنی منزل کو چھنے گئے۔ رنگ کا پرندہ نظر آیا۔اس پرندے کواس کے رنگ کی وجہ سے "لال" ہی کہتے ہیں۔

"واه بهائی لال!" تم تو بری سایه دار جگه حلاش ركے بيتے ہو۔ بن اور چوہ ميال نے نے ايك

"ہاں بس! گرمی سے تھبر اکر ذرا دیر کے لیے يهال رك كياتها-" لال في جواب ويا-

"واقعی حرمی بہت زیادہ ہے۔ سیج میج جھلسا دینے والی كرى \_" بنى نے جواب ديا۔

"آپ لوگ کہاں جارہے تھے...؟" لال

''سودالینے بازار جارہ تھے۔ کرمی زیادہ ہے نا! اس لیے سوچا تھا کہ جلدی سے سودا کے اعیں۔" بنی اور چوہے میاں نے جواب ویا۔

ومیں بھی سو دالینے ہی کے لیے گھرسے لکلا ہوں۔ كبوتوتمهارے ساتھ بى چلاچكو!"

لال نے پوچھا۔

" یہ تھی کوئی پوچھنے کی بات ہے۔ دو سے تین بھلے" بنی نے کہا۔

بنی احیمال کودتا، چوہے صاحب بھاگتے، چھلائلیں لگاتے اور لال صاحب مجھی پیدل چلتے اور مجھی اڑتے ہوئے بازار کی سمت بڑھنے تکے۔ ابھی تنیوں بازار کے قریب پہنچے ہی ہے کہ انہیں بھائی ہرن مل گئے۔ انہوں نے آواز دے کر تینوں کو روکا اور یو چھنے لگے کہ وہ تنينوں كہاں جارہے ہيں

'' حجلساد ہے والی گرمی پردر ہی ۔ جارے ہیں تا کہ اس سے پہلے کہ کرای برجے اور ہمیں مج مج جملسا دے ہم سووا کے کر الیے اینے گھروں کو

طوطے نے کہا ری تی ای کی ممائع وانے کھر کی توکیل کی انگریکا کی دو کی توکیل پتر

کی تلاش میں گئی تھی اور واپس نہیں آئی تھی۔ عقاب تنقی چڑیا کورو تاویکھ رہاتھا۔اے اس پر بہت ترس آيايو چھنے لگا" كيوں رور بى ہو....؟"

تتھی چڑیانے سسکیاں لیتے ہوئے کہا''میری مماضیح ہے دانے کی تلاش میں نکلی تھی اور ابھی تک واپس نہیں

عقاب نے بیسناتواں کے آنسو پو تجھے، پھر کہا" میں تمہاری مماکو تلاش کرنے جاتا ہوں"

یہ کہہ کر عقاب اڑا تواہے جنگل میں ایک شکاری کی گاڑی نظر آئی۔ جس میں ایک پنجر ور کھاتھا۔ تھی چڑیا کی ماں اس پنجرے میں قید تھی۔عقاب نے آگر پہلے تو تھی چڑیا کو تسلی دی۔ پھر جنگل کے تمام پر ندوں کو جمع کر کے چڑیا کے بارے میں بتایا کہ اے آیک شکاری پنجرے میں بندكر كے شہر لے جاريا ہے۔عقاب نے پر ندوں سے كہا۔ "آج اگر ہم سب نے چڑیا کوشکاری کے پنجرے سے نہیں چھڑایاتوایک دن وہ ہم سب کو بھی پنجرے میں بند كركے شہر لے جائے گا اور كى چريا گھر كے حواے

کیکن ہم چڑیا کو چھڑانے پنجرے تک کس طرح پہنچ کتے ہیں....؟فاختہ نے سوال کیا۔

عقاب نے کہا"اس کے پاس گولیوں بھری بندوق ہ میں ساراکام موشیاری سے کرنا ہوگا، کسی کو نقصان بینجانے کے بجائے چڑیا کو آزاد کرانے کے بارے میں سوچناہے۔"

طوطا جو بہت دیر سے بیٹھا سوچ رہا تھا ایک وم بولا "ميرے ذہن ميں ايك تركيب آئى ہے۔" کو کل نے کہا"وہ ترکیب کیاہے....؟"

شکاری کی گاڑی کے ٹائر کے پنچے رکھنا ہو گا تا کہ ٹائر پنچر ہوجائے۔ شکاری ٹائر تیدیل کرنے گاڑی سے اترے گاٹائر بدلنے میں اس کے پچھوونت کگے، اس وفت میں ہم میں ے ایک پرندہ پنجرہ اپن چو یکی میں دیاکر لے اڑے گا۔" سارے پر ندے پہاڑی پر چلے گئے انہیں وہاں ایک نو کیلا پتھر مل گیا۔ بازنے وہ پتھر چو بچ میں پکڑا اور اسے راستے پرر کھ دیا۔ جہاں سے شکاری کی گاڑی خر امال خر امال آرہی تھی جیسے ہی گاڑی کا اگلا ٹائر نو کیلے پھر پر چڑھا ٹائر پیچر ہو گیا۔ شکاری نے غصے سے سرپیٹ لیااب ٹائز بدلنے میں آدھا گھنٹہ ضائع ہوجائے گا۔وہ بربراتا ہوا گاڑی سے اترااور ڈگی کھول کر پینچر کاسامان اور اپناٹائز نکالنے لگا۔ پھر جب اس نے گاڑی کاٹائر بدلناشر وع کیا تو شاہین نے لیک كرچرايكا پنجره چونج ميں د باكر باہر تكال لياوه پنجرے كولے کر او نچااڑا۔ تمام پر ندے خوشی کے نعرے لگاتے ہوئے اس کے پیچھے اڑ رہے سے شاہین نے عقاب کے حکم پر پنجرے کو پتھریلی زمین پر گرادیا۔ پنجرہ بیجے گرا تو اس میں نگا تالا ٹوٹ گیا اور چڑیا آزاد ہو کر ان سب کا شکریہ ادا كرنے لگى۔اتنے میں تنفی چڑیا بھی آگئ اور اپنے مما ہے

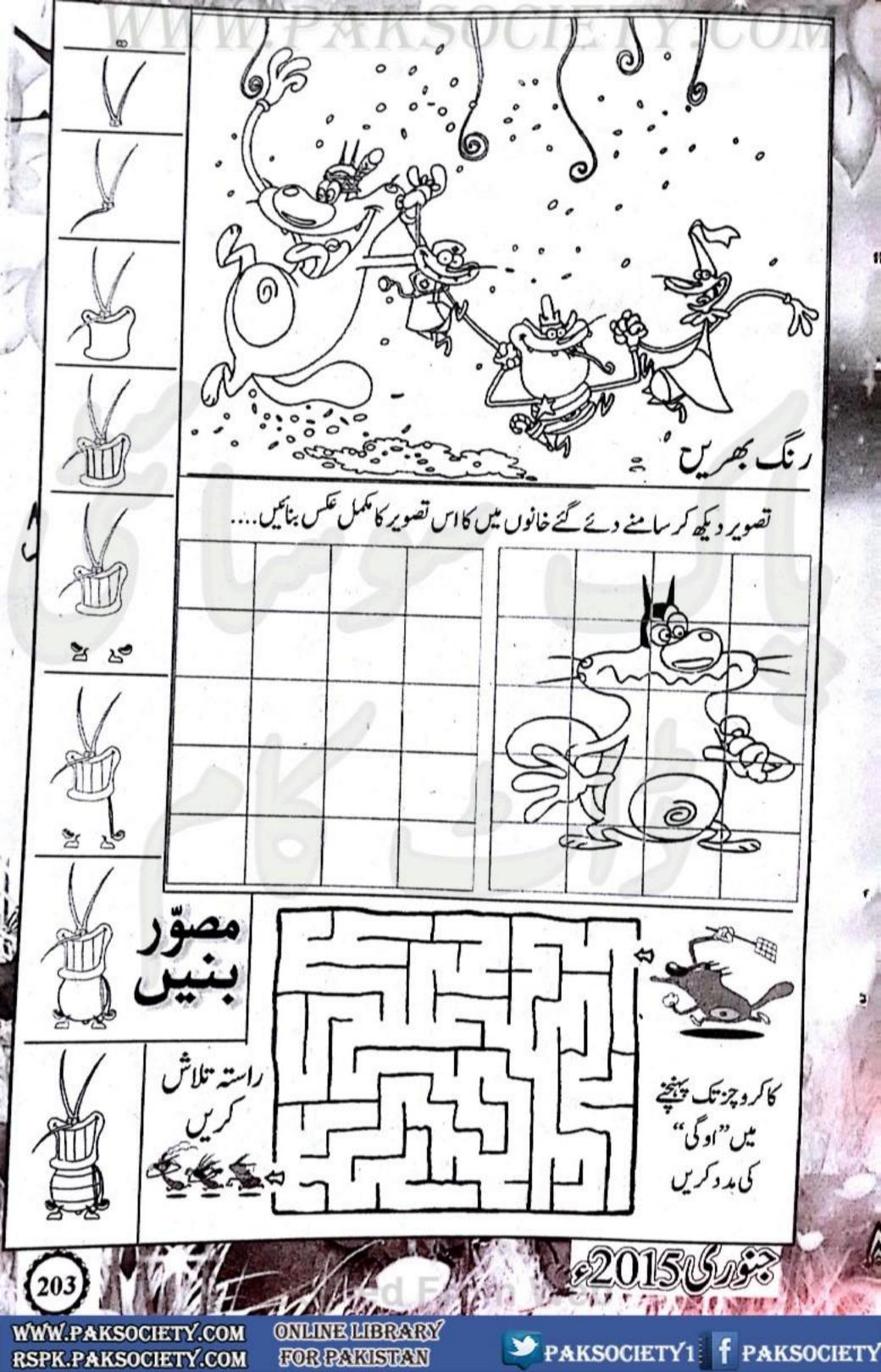
عقاب نے کہا بیٹی! رو مت اب ہم تمہاری مما کو شكارى سے آزاد كر الاع يى -

چیا عقاب! میں رو تہیں رہی ہے تو خوشی کے آن ہیں، آپ تمام پرندول کے اتحاد اور محبت کی وجہ سے میری مماآج آزاد ہو کرمیرے یاس موجود ہیں آپ سب کابہت شکر ہے۔"

سے ہے جہاں محبت اور اتفاق ہو وہاں کسی کو کوئی نقصان نهين يهنجاسكتابه

dis

لیٹ کررونے لکی۔



زس بےرخی سے بولی: کیا تم کو اس آدمی کو بہت غصہ آیا اور اس سخت بیاں لگی ہے...؟

سخت بیاں لگی ہے...؟

مریض بولا: نہیں! دراصل میں پر بیٹھا گینڈا تولگ رہا ہوں، اگر (مرسله:مهتاب خان-کوئنه) 🔾 ... دو دوست اینے آپ کو بہت عالاک مجھتے تھے۔ ایک رضوان کے ساتھ کھیلنے سے منع کیا بھائی میں تو ذاق کررہاتھا۔ مرتبہ انہیں لاہور جانا پڑا۔ ٹرین میں بہت بھیڑ تھی اور رات کا وقت تھا۔انہوں نے ڈیے میں واحل ہو كراوهر اوهر ويكها اور پهر شور مجانا شروع کرویا کہ ڈیے میں سانپ اس نے طالب علم سے یو چھا: تم یہ س کرتمام مسافرینیے الر گئے اور يد دونول بسر لگاكرسو كئے۔ صبح ان ایک پریشان حال آدی شاختی کے جس شخص کودل کادورہ پڑاہو۔ کی آنکھ کھلی تو ڈیے کے یاس كارد كے دفتر ميں كارد بنوار ہا تھا كہ اس طالب علم نے جواب ديا: چار۔ كھڑے ہوئے قلى سے يوچھا: كيا اس نے جواب دیا: لکھ دیں پیشانی کہا: سراکیا میں اپناجواب بدل سکتا تلی بولا: ارے میاں! کل رات اس ديد مين سانب نكل آيا تقااس

ليك نہيں كررہا۔ لكے كاكہ جيسے ايك گدھا دوسرے مذاق نہیں کررہاہوں۔

(مرسله: نیهاجبار-کراچی) 🔾 ... ایک استاد اینے طالب علمول كازباني امتحان لے رہاتھا۔ الحس آيا ہے۔ (مرسله:مصباح فيخ-كراچى) دن ميس كتني گوليال اس مخض كو دو سے شاختی علامت ہو چھی گئے۔ ایک منٹ بعد طالب علم نے دوبارہ الابور آگیا ...؟ (م سلم: محمد حيدر استادن كها: بال ضرور-لیے اس ڈیے کوٹرین سے علیحدہ کر شاہر\_راولینڈی) اس کے بعد استاد نے اپنی کھٹری اویاتھا۔ تمهارا مریض جالیس سینڈیہلے مر

اس ایک ایک ایل جس کے گلے دوسرے آدی نے اس سے کہا: كاآيريش مواتها، نوس كوبلاكر اس كبال جارے مول ... ؟ ايسالك رہا ے کہا: زی اکیاتم ایک گاس ہے جیے گدھے پر گینڈا بیفا ا يانى يلاسكتى موا ہے۔

ویکھنا چاہتا ہوں کہ کہیں میرا گلا تو آپ اس گدھے پر بیٹھ جائیں تو ایسا چکاہے۔

(مرسلہ: سعدیہ مین-کراچی) گدھے پر بیٹا ہے۔ نیٹا! میں نے تہیں یہ بات س کر پہلے شخص نے کہا: تھا۔ برے بچوں کے ساتھ نہیں موٹے آوی نے کہا: مگر میں تو ملناجا ہے۔

بينا: اى ميس كيسا يجه مول ....؟ مال: تم توبهت التحف بيج بو-

بینا: تو رضوان تو میرے ساتھ كليل سكتاب نا...؟

یریریشانی کے آثار۔

⊕...ایک بہت موٹا آدی وکھ کرکھا: مگر مجھے افسوس ہے کہ گدھے پر سوار کہیں جارہاتھا۔

(مرسله: طوني دانش\_كرايي)

مرکزی مراقبہ ہال سرجانی ٹاؤن کراچی میں عرکزی مراقبہ ہال جذبہ خدمت خلق سے

تحت جمعے کے روز خواتین وحضرات کو بلامعاوضہ روحانی علاج کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔خواتین وحضرات کو جمعے کی صبح

7:45 بج ملاقات کے لئے نمبر دیئے جاتے ہیں اور ملاقات شج 8 ہے 12 بج دو پہر تک ہوتی ہے اور ہفتے کی دو پہر 3:45 بج نمبر دیئے جاتے ہیں اور ملاقات 4 بج سے شام 7 بج تک ہوتی ہے۔ ہر ہفتے ، بعد نماز جمعہ عظیمیہ جامع مسجد سرجانی ٹاؤن میں اجتماعی محفل مراقبہ منعقد ہوتی ہے۔ جس میں درود شریف، آیت کر بید کاختم اور اجتماعی مراقبہ کے بعد دعا کی جاتی ہے۔ جمعے اور ہفتے کے علاوہ خواتین وحفرات ملاقات کے لئے زحمت نہ کریں محفل مراقبہ میں دعا کے لئے اپنا نام، والدہ کا نام اور مقصد دعا تحریر کرے ارسال کیجے۔ جن خوش نصیبوں کے حق میں اللہ رحیم وکریم نے ہماری دعا کیں قبول فرمائی ہیں وہ اپنے گھر میں محفل میلا دکا انعقاد کرا کیں اور حسب استطاعت غریبوں میں کھا ناقسیم کریں۔

شاكر\_ خالده جاويد\_ خاور اسلم\_ خصرى شاہد\_ خليق الزمال\_ وانش حسن۔ وانش علی۔ وانش عاصم۔ ورخشاں اجم، ورخشاں مقصود به دروانه بنت غازى ولاور غفور وكيه رخساند ويشان كمال \_ ذيثان احسن ـ ركيس النساء بيكم ـ راجه عبدالمالك ـ راجه على \_ راحت اخلاق براحيله نسرين راشد محود خان رراني رحمت بي بي رخسانه بي بي \_ رخسانه پاسمین \_ رنشنده ظفر \_ رضوان احمد \_ رضوانه ناز \_ رضوانه ناصرر دضیہ اقبال۔ دفعت مقصود۔ دفعت عابد۔ دفعت ہا۔ دقیہ فردوس رمشااحد رميز ياسر- روبينه اسلم- روبينه اكرم- روبينه ذوالفقار ـ روبينه ياسمين- روبينه اسلم- روزينه اشرف- روقی شاهـ رياض ضمير\_ريحان على\_ريحانه خانم \_ريحانه ملك \_ريحانه ثاز\_ريحانه ياسمين \_ ريحانه جاويد \_ زابد حسين \_ زابده سعيد \_ زابده لطيف \_ زابده پرویزرز بیده نازر زبیده علی رزر قاخان رزرمیند احمد زرین صدیقی۔ زيخا تبسم\_ز نيره خالد\_زولفقار شاہر\_زينب عادل-سائره بي بي\_ ساجد اقبال ـ ساجده وسيم ـ ساجده امين ـ ساجده بيكم ـ ساره عادل ـ سجاد شاهد ـ سحر انور۔ سعد قریش۔ سعدیہ افتار۔ سعدیہ ماہین۔ سعدیہ ناز۔ سعید احمد سعيده ني ني- سكينه بانو- سلطانه ولي- سلطان على- سلمان خان ـ سلمان سعد- سلمان على- سلنى بيكم ـ سليم آفاق ـ سليمان اعظم يسمير اانصاري ميراكنول يستبل فاطمه يستبل رياض سنبيلا اطهر-سیداحد علی-سید آصف علی-سیدامان علی-سیدامجد حسین-سید

كواچى : - آئفه احمد آمنه بيم آمنه شاكر آمنه احد- آمند طاہر- آمندخان- آتشہ حسن- آصف علی- آصف محود۔ احسان الله خان۔ احسان ریاض۔ احسن ریاض۔ احمد فیصل۔ اختر حسین۔ارسلان ضمیر۔ارسلان خان۔ارم خالد۔ارم علی۔اساء ارم۔ اساء تنفيق \_ استعيل فاروقي \_ اشتياق شابد \_ اشقاق احمد محوندل \_ اشفاق احمد آصف صديقي اعجازاعوان اعظم على - آفاب احمد- آفاب شاه- افسرى بيمم- الخشين الطاف- افضل خان- أكبر على-أكرم ولاور التياز احمد التياز على التياز محسن المير الدين الجم صديق. المجم شاكر العم نور \_ انور جهال \_ انيقه بانو \_ انيله رفيق \_ انيله حسن \_ انيله ریاض۔ایمن خان۔ابوب فیخ۔ بختاور بانو۔ بشریٰ آفتاب۔ بشریٰ امجد ـ بشرى فياض ـ بلال حامد بث ـ بلال قريش ـ بلقيس بي بي - بلقيس ا شتیاق بی بی خدیجه برویز انور پروین اختر - تابش بشیر - تاج الدين- محسين سميعيه محسين فاطمه- حنزيله صبا- حنوير اختر- تهينه انور\_ تهینه مقصود تیمور خان- تا قب سهر وردی- شروت سلطاند-شروت شهزاد فرياار شد ـ شرياني بي - شمينه منظور - شمينه شمشير - توبيه پرويزر جاويد اصغر - جاويد جليل - جشيد اقبال - جيله بيلم - جيله بانو-جمله اختر جویربه سحر به جمه ور حاجی مرادبه حاجی یعقوب حافظ اشفاق موندل- حافظ جمال- حبيب احمه- حسن فاروق- حسين محمه-حفصه احمه حفیظ نی بی میراجبین به حمیرا رئیس به حمیرا شاہنواز۔ حنا

توصيف حيدر سيد حسن جاويد سيد خرم عالم- سيد راشد على-سيد شاہد احد - سيد شهاب احد - سيدعارف على - سيدعر فان جعفرى - سيد عرفان على-سيد عظمت على-سيد على سجاد - سيد فارعه على - سيد فوا واحمد -سيد مرشد حن -سيد نعمان على - سيده قمر النسام- سيده ياسمين - شائسته ارم۔ شاذیہ تیمور۔ شازیہ سعید۔ شاذیہ عادل۔شازیہ عامر۔شازیہ متبول۔ شازیہ نور۔شان عہاس۔ شاہد انور۔ شاہد بشیر۔ شاہدہ بیکم۔ شابده پروین- شابده عاشق- شابده محمود-شابده نسرین-شابده-شباند كتول \_ شاند ناز \_ شانه سليم \_ شبنم مجيد \_ شرف الدين - شعيب خان -شعیب اجد کلیل خان- محکیله پروین- محکیله طاهر- سمس الدین-سنس النسامه شمشاده شمشير انوره شيم احمد صديقي- هيم سعيده-شوكت حسين \_شهريار\_شهزاد عبدالرحمن \_شهزاد مختار\_شهناز غني \_ شيخ کامران عزیز۔ میٹے کامران عزیز۔ شیر علی خان۔ شیرین-صائمہ ابوب- صائمه داشدر صائمه درین-صائمه صدف- صائمه ناظم-صائمه نورین-صابره بیگم-صاپرویز-صاحیدر-صدف حسن-صدف زير - صلاح الدين- صنوبر اقبال مونيه بانور طارق سعيد طارق مجيد - طارق سليم - طارق محمود - طارق وسيم - طاهره احمد - طاهره الخشين -طاہرہ بیکم \_ طلعت ریاض \_ طلعت حبیب \_ طیبہ طاہر۔ ظغر اقبال \_ ظبير الحن شاه مائشه عابد عائشة ناصر عائشه واجد عابد عباس عادف على عادف بيم رعادف تبسم رعادف سلطاندر عاشق على رعاصم رضار عاصم قریشی۔ عاطف سلمان۔ عالیہ شاہد۔ عامر احسن۔عامر خان-عامر مرزا-عبدالرحمان-عبدالرزاق- عبدالعليم- عبدالغفار-عبد الواجد - عبد الولى - عتيق الرحمن - عثمان طيب - عديله تديم - عرفان جعفری۔ عرفان منیر۔ عروج راشد۔ عشرت شاہد۔ عصمت معراج۔ عطيه حامد عظمي پروين معظمي توصيف عظمي عزيز عظمي عمران \_ عظمیٰ کامران۔ علی احد علی اظہر علیم الدین۔ أم كلوم عران خان- عمران عباس- عنايت بيم - عنبرين معد يقي- حيني زابد- غزاله يروين فزاله فاروق فننفر على نلام أكبر فلام وعلير فلام سول - غلام صفدر - غلام على - غيور حسين - قائزه نذير - قائزه يوسف -فائزه احد فائزه على فاطمه بيكم فاطمه عادل فراز حسين فرح راشد فرح سلطاند فرح عالم - فرح فاطمد - فرح ناز - فرحان على -فرحانه فرحان۔ فرحت حسین۔ فرحت ناز۔ فرحت جبین۔ فرخ احمہ۔ فرخ جمال فردوس شاه فرزانه انعام فرزاند فريحه جميل فريد حسين \_ فريده بانو\_ فريده جمال \_ فضل معبود \_ فقير حسين \_ فواد عالم \_ فوزيد هبنم- فبميده جليل- فنهيم بلوية- فنهيم لعيم- فيصل فيخ- فيصل عامر \_ فيضان على خان \_ قاسم محمود \_ قاضي شير محمه \_ قرة العين \_ قيصر سلطاند - كاشف - كامران اعجاز - كرن جاويد - كريم جمال - كلثوم انور -

ماجد عزيزي ماجد محمود ماجده ناز ماريي محمود ماه نور على مجابد حسين- مجيب احمد- مجوب عالم ومحن سكندر ومحد ابراميم- محمد احسن رمحداحد ومحداسلم رمحد استعيل - محد آصف - محد اطبر - محد آ فآب۔ محدافضل خان۔ محدافضل شاہد۔ محدافضل علی۔ محداکرم۔ محد امين \_ محد انس \_ محمد انور الدين \_ محمد اويس \_ محمد عبد الغفور \_ محمد پر ويز \_ محد جنیدر محر حسن شاه رمحد حسن عظیم رمحر حسین علی رمحد حنیف رمحد خالدخان۔ محدرضوان۔ محدر فیق۔ محد زبیر خان۔ محد ساجد لطیف۔ محمد سراج۔ محد سرور شاکر۔ محد سلطان۔ محد سلیم خان۔ محمد سلیمان۔ محمد شابد محد شفیق بر محد ظفر بر محمدعارف بر محمد عامر به محمد عثمان به محمد فيروز محد علی۔ محد عمر۔ محد عمران۔ محمد منیب خان۔ محمد ناصر۔ محمد نبیل مصطفی۔ محد ندیم خان۔ محد کلیم۔ محمد تعیم۔ محد نوید احمد۔ محمد ہاشمی۔ محمد ياسر محد يوسف محد يونس محراعظم مرمحد حنيف ممحود عالم محود ياسر مدرّعالم مراد خان مرزا زابد بابر مرزاعمير حفيظ مريم نبیل۔ سز ادریس۔ سز کاظمی۔ مسعود احد۔ مسعود کمال۔مشاق احد\_مصدق خان\_مصطفى مظهر\_مصطفى على مطلوب حسين معزم حيدر به متبول عالم مقصود احمد مقصود عالم مليحه احمد مليحه خان مليحه سعيد\_متناز اظهر\_منصور\_منظورعالم\_منور بابر\_منور سلطاند\_ منيب باشمى- منيزه سليم-موسى خان-مهرالنساء-مبرين اشهد-مير اجبين-مير ظهير الدين ميمونه طاهر \_ نازش افروز \_ نازش جمال \_ ناصر عزيز \_ ناميد اكرم- نبي طاہر - نبيل خان- نبيلہ تبسم - نجمہ عرفان - ندا ظہور - نديم راشد ـ نزهت آراء ـ نسرين اختر ـ نسرين خاور ـ نسرين جاويد ـ نسرين حيدر - ناصر فهد - ليم احد - ليم اختر - ليم صنوبر - ليم مسعود - لعرت ارشد ونصير الدين - نعمان خان - نعيم بلوچ - نعيمه عظيم - نعيمه وحيد -نغمه رياض - نفيس احمد محتبت سيما - ناهيد آفريدي - نمره كنول - نمره نواز ـ نوازشاه ـ نور الحق ـ نور جہاں \_ نوشین \_ نوید احمه ـ نوید سعید \_ نويد فيض-نويد فيصل-نهال احمه صديقي-واجد حنفي- واصف حسين-وجيهه خان- وحيد انور ـ ڈاکٹر فہميده ـ بهانفيس ـ بهايوں خور شيد ـ بهايوں عظيم- ياسمين- ياسمين- بوسف-

حيد و آباد: -اجمل احدسعيد احد كبير - احد نيم احد احد على اختر محد ارجمند ارسلان ارشاد ارشد على ادم ارم اسد اسماه احد اختر محد ارجمند اصف قريش آصف اعظم افتار احمد اختين اقبال على اقبال اقراء اكبر بهائي امبرين امجد محدود امير بيتم امير آميد المجمع سعيد انبلا بدر على بشرئ شابد بشرئ سعيد بشرئ سعيد بشرئ سعيد انبلا بدر على مسين تصور جميل سعيد بشرئ رياض بهاؤالدين تابنده مختل حسين تصور جميل تنوير توصيف ثاقب شروت شريا بانو شمين نور شمين تور جعفر فاطمه ثناء فيل شاء تور شاء قل مناء كل شاء تور شاء حادة حيب عالم حسين عالم حسين

LA BOLD

Copied From Web

كلوم بانو- كول رياض \_ كوثر اتبال \_ لائبه عادل \_ نبني اشفاق \_ لبني نور \_

بخش- حسین۔ حسین۔ حسینہ حافظ عارف۔ حظمہ حمید۔ حمیرا۔ حيدر على احمد حيدرد خادم على - خالدور خرم شيزاد - خرم - خليل-عواجد رابعه - دانش - در خشال - دلاور حسین - دلشاد - رابعه - راحت قاطمه رداحیله رداشده رحمان رحست رحیم رد خساند احدر سول بخش ـ رضاعلی ـ رضوانه طاهر ـ رضيه مجيد ـ رفيق هنکور ـ رويينه غوری ـ رميينه اشرف رياست على رياست خان-ديحاند على ـ زابد محود ـ زريد عاشر ـ زويه جين ـ زبره حيدر ساجده تنفق ـ ساواهم سدره كالمتمى \_ سدره شابد \_ سعد بي مصور \_ سلمان رفيح \_ سلمان فاطمه \_ سلمٰی على \_ مسيع الله \_ مسيع غفور \_ سونياعلى \_ سيد امجد على شاه \_ سيد كاشف \_ سيد محرمنور\_سيده عبرين بانورسيماا كبررسيمار شائستة دضارشاه زيبر شابد جمال مشابده نسرين مشابده بإنو مشرمين كنول م فكفنة عابد شاكله قاروق يستمس الدين وهمع حيدر وهميم جهال مشبز اوخالد وشبناز خالد يه صائمه مجيد-صادق وحيد-صاءعلى-صدف نفيس- صغير حسن-صفيه اختر\_ صفيه بيكم \_ صنوبر شفيق \_ ضميرخان \_ ضياء خالد ـ طارق جميل ـ خابر محوور طابر احمد طابره طفيل عادف جميل - عاصمه بي بي-عامر اسد عامر سميح عامر ضياء عامر اسد عبد الغور عبداللد عبدالعليم غورى عبدالغفور عبدالغنى عبدالكريم عبدالوحيد عيرين على أكبر على حماد على رضوان ملى تواز عنيشا زابد عمران خان \_ قلام على على علام فاطمه المحمد على و فرحان احمد فرحان ظاهر - فر تحده حامد - فرزانه جشيد - فرقان على - فرقان حنيف - فضيله شبباز للك محدر فبيم اختر كليم الله منزه محمود كنول مجيد بحنول على \_ كوثر پروين \_ كوثر ضمير \_ كوثر شابد \_ كوثر شبناز \_ گلزار مجيد - لائب قمر- لاريب فياض - لبتي رضا - اربيه التم - ماربيه كاشف - ماربي فاصل -شين احمد مثين على ـ محر محن ـ محرارشد ـ محراسلم ـ محد اعظم - محر امان الله - محدامجد - محداتور - محرجاويد - محر جيل - محر جنيد - محر جو ادر محد حیات ر محد دانش محدز برر محد شابد محد شعیب محد طارق-محد على \_ محد عليم \_ محد شار - محد عمران - محد فيصل - محد كل - محدود حسين \_ مشاق احمه \_ مصطفی حيدر \_ مطلوب الحق \_ مقصود حسن \_ منصور رمتید- منعور مرذار منور سلطاند- منیر خالد- مهوش خان آ فریدی۔ ناصر نعمان۔ نابیدافتر۔ نجمہ اکبر۔ نزبت حسین۔ نسرین جمال يشيم احمد تعيم احمد نفيسه بيكم ونور العين- نور النساء أور جبال ـ تور محد ـ نور نظر ـ نورين اختر ـ نورين ـ نوشاب قيوم - نوشين اعمير فويدا قبال نياز احمد واثق على واصف على وحيد على ماجره لي بي- بارون اشرف- بهانفيس- جمز اطاهر- ياسر عرفان- ياسمين كوثر-يمني شابزيب يعقوب ابراهيم

لاهور: - ابو برراحراقبال احرحسن اسلم شابد ارشد احد علی ارم اسد اساه جاوید اساه حنین و اشتیاق و اشرف اصغر

آصف \_ آصفه \_ اعجاز احمر \_ اقبال \_ اكرام الله \_ آمنه بي بي - آمنه - العم رضار انیله بن باسط اقبال بشری بلال صابر یا کیزه- پروین-تنوير به من مينه به ثناه و ثوبيه باويد جاديد جباتكير وحناعم وحيد ر على - خالده - خليل احمر - واؤد - د عافاطمه - ول نواز - ويشان - راحيل احمد رضوان ـ رفعت ـ رقير ر ملدا شرف ـ روبيند ـ زابد حسين ـ زابد محوور زابدر زابده بیگم ر زابده ر زینت ر سائره بانور سائره - ساجده بیگم -سجان جاوید سدره معدیه به سنمان سلمی اشفاق سمرا سمیرا به سهيل احمد سيدواصف على - شائسته جبيس - شاذيد - شاهد رحمان - شابد رسول۔ شاہد محبوب۔ شاہدہ۔ شاند۔ شبیر حسین۔ تحکیل۔ فکلفتد۔ شائله - صائمه - سحر جاويد - منمير الحق- طاهره عليم- طارق لطيف-طفیل۔ ظفر احمد۔ تلہور۔ عائشہ۔ عابدہ بیکم۔ عاشر۔ عاشق حسین۔ عاصم ـ عامر محود ـ عباس ـ عثان ـ عرفان ـ عرفان عظیم ـ عرفان محوو۔ عرفان علی۔ عرفان ماجد۔ عروسہ۔ علی۔ عمر۔ عمران افضل۔ عمران- غزاله- غلام عباس- غلام محمد فائزه- فاروق احمد فاطمه وفريده جاويد فبدر قدوسيه قرة العين كائنات كامران-كامران-مائره-مبارك على- مبشره- محد احد- محد ارشاد خان- محداسلم- محداصغر- محد بابر- محدداشد- محدزبير- محد شبزاد- محد عرفان۔ محد علی۔ محمد عمر۔ محمد عمران۔ محمد مجابد۔ محمد نواز۔ محمد نور۔ محمد وقاص مد ثربث مد شرحسین مریم مظهر اقبال ملک عاصم سعید ملک وحید\_منظوراحد\_منیراحد\_مبرین ناصر\_مهک\_مهناز\_مهوش\_ میاں مشتاق احد۔ تجمد۔ نسرین۔ ہمرت۔ نعمان۔ تعیم احد۔ تعیم علی۔ تعيم - نورين - نويد احمد - نويد حسين - نيلم - وييم اسلم - وقاص - يجي -يوسف يمني على يعقوب على

والا بين قي السلام آبات : - آصف جاويد آصف خان والله و

207

منيه ويكم طاير سيد طاير محوود للوير مهاس با پروین۔ عاشق حسین ہے۔ عاصمہ طاہر۔ عامر حسین ہے۔ عامر حسین قريش عائشه البال عائشه من عائشه مسعود مد النادر .. مهدالزاق مهدالعزيز مهدالقدير مهدالمعيد عبيده الله عدناك عذرا سلطاند به عذرار مسسن حسين - على حسن - عمران جاويد - عمران -فاطمه تيم . فائزه محايد ـ فائزه ـ في بي ـ فرح المهال ـ فرحت ياسمين -فوزىيد اشرف. نيروزه بي بي- قدسيه- تنرعهاس بث- تنر فاروق- ببسره بی بی۔ کاشف جاوید۔ کاشف۔ کامران جاوید۔ کل فرین۔ ماہ رخ۔ مبارک النی۔ محداد کار۔ محد اشرف۔ محد افضل۔ محد اقبال۔ محد ؤیٹان۔ محرر فیق۔ محر هیہاز۔ حمر عابد۔ محر عابد۔ محمر علی بٹ۔ محمر عمر - فر فراحت مر منار فر تزير فريقوب فر يوسف محوده بيكم \_ عنار ملك \_ سرت \_ مسعوده \_ مسعو واحمد كل \_ مصباح \_ مظفر بي لی- مظفر تیکم۔ متاز بیکم۔ منیر احمد۔ موحد۔ مومنہ احمد۔ مبوش شابدتا ظلمه طابررنامر خان- نابيد حيد- نجيب- نديم احد- نديم ميد-نساه بي بي - نسرين بي بي - نسريد - نسيم اختر - نسيم بيم - نصرت بي بی- نصرت پروین- نصرت کمال- نعمان حسن- نعیم احمد- نعیم حمید-نقاش حسن۔ تلبت ملک۔ نور جہاں۔ نوشابہ خان۔ نوید حمید۔ نوشین بی

بی۔فائزواکرام۔ فيصل آباد: - آب سرفراز آناب بمال دالله بخش احد حسنین ـ احد سلمان ـ احد مسعود ـ ارشد فیاض ـ ارم خوشنود ـ ارم شامین-اربیه اسد\_اساه مسعود\_انشال صادق\_اقراه اختر-أم حبیبه أم كلوم- الجم بلال- الجم سرقراز- الجم- انورخان- انور متصور- باسط عزيز\_ بشرى جاويد\_ بشرى في المح- يروين اختر- تحريم فيف- تنوير احمد-جابر حفيظ- جاويد اقبال- جميل اختر- حاجي عزيز- حريم فيخ- حميرا یا سمین - خالد محبود - خالد محبود - خرم سر فراز - خوشنود احد - ذکیه -ذوالعقار على۔ ذیشان فارو تی۔ رئیسہ خاتون۔ راج بیمم ۔ راحت حسین۔ راشد کل\_ راشد منیر\_ رضوان احد\_ رضوان\_ رفعت شابین- رتیه شاوین - رومینه شاوین - زاید وسیم - زایده یاسمین - زرافشال - زرین تاج\_زیب النسامه ساجد جاوید به ساجد حسین به ساجد علی به ساجد منیر به سر فرازالله خان-سر فرازخان-سعد حسین- سعدیه سخول- سعید-شازیه اعظم - شازید - شاه میر - شاید اقبال - شایده یاسمین - شیراز عطاری منید - طارق محود - طارق - عابده صادق - عاشر رفیق -عاطف اساعيل عامر اقبال عباس فارتى عبدالرزاق-مبدالرشید میدالسلام - عبدالمالک - عدنان - عدیل اختر - عذرا مقصود \_ عذرا\_ عرفات احمد عرفان فاروتى \_ عظمى نياز \_ على عمران -عمران \_ عنبرارم \_ عنبرین اسلم \_ فدا \_ فرخ زوبیب \_ فیمل خوشنود \_ كلاب وين \_ كلزار لى بى \_ محفرين ظهور \_ كلنار عظيم \_ كبنى شابين \_ محسن -

فيراغن فهرار شادر فهراسكم بحمر آصف ومحمرافعنل مجراقبال محمد و في مر هين و مر ڪليل . انجر ساوق - انجر مثان- انجر عزيز- مجر عظیم به مسکن به محد نعمان به محد نواز به نژاحمد مریم جان - سرت جہاں۔ مسہاے۔ ملک عابد۔ مبرین جیٹے۔ مبرین فاطمہ۔ میاں محمہ نازیہ تئيم \_ نازيه كنول \_ نسير احمد . نسير الدين \_ لعمان \_ تلبت جبيں \_ تلبت طاہرہ۔ نور خانم۔ نورالبشر۔ نورین فاطمہ۔ نوشین اسلم۔ نوید اسلم۔ نوید حسین \_ نویده \_ و قار احمد \_ و قار احمد \_ و قار عدیل \_ پاسمین اختر \_ ملتان: - آيامنظور النساه-ارسلان-ارشد-ارم-اسد- اسلم-آصف افروز افبال امام الدين امان الله ٢ منه امير مثل امير-اليلا- بشير- شمينه- جان محد-جعفر- حاجى نلام رسول- حافظ تربان-حسن بخش به حسن على حسين على عليم مادر خد يجد وانش نياز ولنوازيه وبين محمه ووالفقار رابعه رضواند راحيله رخساند رضيب ر مصان بروش بر بیجاند بریشم ساجد بیجان بیم سیاو حسین سیاد على ـ سعيد سكندر ـ سليم خان ـ سليم ـ سليمان ـ سمير ـ سميع الله ـ سمع سوحیل سونیا شائسته شازید شاید علی شابنواز شبير في كله و معمشاور هبناز مبور صدوري والطاف عائشه عايد چتونی۔عابدہ۔عامر۔عبدالغی۔عبدالقدير۔عبدالمالک۔ ممان-عطام الله- على كوبر- ممار- غول- غوث بخش- فاصل- فاطمه- فرزانه ارشد فرة العين - كائنات - كل شير - ماروى - ماريد مبارك على -مجتبی شاه- محسن عباس ملک طاہر۔ منظور احمد۔ منظور۔ منور۔ مہران۔ میر زادی۔ نازیہ۔ ناہیر۔ تعیم۔ نواب خانون۔ نور محمد نوید۔ نیاز محمد خان - نیک محمه و حید - وزیران - و قار - ہدایت خاتون - ہیر - یاسمین -كجوات: - آغاشابد-ارشادنی بی- احیاز - بابر صدیق- بلقیس اختر- تنوير المصطفى- تنوير حسين- جاويد اقبال- جاديد اقبال- جاويد جمال بي بي - حافظ محد اصغر - حسين بي بي - حكيم محمد ارشد - خور شيد بي بی- داؤد احمد-رابعه لی بی-راشد محمود-رضوان صاحب- رضیه بیم-ر فعت زاہد۔ زرینہ اختر۔ سائرہ۔ ساجدہ۔ سارہ۔ سر داراں بی بی۔ سعید اختر- سعيده بانو- سكينه بي بي- سليم احمد شاه بيكم- شابد صدیق۔شریف بی بی۔ شاکلہ جبین۔ همیم ہارون۔ شہناز کوٹر۔ شہناز۔ صغدد حسين-صغيه بيكم-صفيه-طابراصغر-طيب عضر- ظغراقبال-ظهير ا قبال - عاليه بانو - عار فيه جبين - عامر شاه - عبد الغقار - عنبرين -غلام فاطمه \_ فياض حسين \_ قرسلطاند \_ كاشف يجابد \_ مبشر حسين \_ محد اشرف - محد منفق - محدعامر - محدكاشف - محد نواز - محد يوسف - محد بونس بث مديحه شابانه فاروق مرزا بشير احمه مسزيروين مقبول احمد مقصوده - ملك محمد انوار - منظور في في - ناياب - نجمه التسام - نديم اختر- نذيرني في-نفيد في في- تلبت في في-نويدا ختر- واكثر سليم- واكثر غلام ربانی۔ ڈاکٹر مریز۔ ہارون جلیل۔ یاسر اقبال۔

Copied From Web



عاشق على معبد الحفيظ عبد الركوف عبد السلام معامر خان معبيد على م عبيد محسن - عديل عارف - عذرا محمد كلزار - عرفان چيمه - عزيز - على رضا۔ علی رضا۔ عمر۔ غوث اختر۔ فرحت جہاں۔ فرحت بی بی۔ فریدہ جلال - فريده اوصاف - فقير محمدا عجاز - فوزيه زابد فبد فهيم حسن -فیصل۔ قاضی تو قیر۔ قاضی ظفر۔ قاضی ظفر۔ قاضی عادل عباس۔ قاضی مسعود عماس۔ قاضی مشرف۔ قاضی نادر۔ قاضی نادر۔ کاشف عظیم رکاشف کلیم \_ کرن تبیل \_ کرنل نذر حسین \_ لالہ دخ۔ محد ابراتيم - محدارشاد - محدارشد - محدا حاق - محد اسلم شابد - محد اسلم بیگ۔ محمدافضل۔ محمدا قبال۔ محمد اقبال۔ محمد انور سمال۔ محمد انور۔ محمد بخش۔ محرحسین۔ محد د ضافریدی۔ محد رضوان۔ محد زاہد۔ محہ سعید اظبر- محد شاہد سمیر- محد شہزاد- محد صادق۔ محد طاہر۔ محد طاہر رضوان- محرطابر جاويد- محمارف- محم عاصم- محمد عظيم- محم على رضا۔ محد علی۔ محد عمیر۔ محد عمیر فیاض۔ محد فیاض شاہ۔ محد فیصل۔ محد گزار۔ محمد ندیم۔ محمد نعیم۔ محمد بعقوب۔ مشتاق خان۔ معاذ صدیقی۔ ملک عابد شاہ ۔ ملک عابد۔ ملک کاشف۔ ملک کاشف۔ ملک محمد حنیف۔ منشی نور \_ منشی بونس \_ منشی یاور \_ منیراحمد \_ مهر سکندر \_ مهر محمد حسین \_ میاں احد بخش۔ میاں اطبر۔ میاں ساجد حسام۔ میاں محد نواز۔ ٹازش جميل \_ نازش على ـ ناصر على ـ ناصر جمال ـ تجمه وحيد ـ نديم قاورى ـ نزبت يسين- نزبت دياض- نسرين جميل- نسرين حيدر- نمره خان-تمره کل - نوازش علی - نوی احمد وباب ریاض - وباب هلیل - ذا کفر خلام على - ذاكثر محدار شاد - ياسين - يونس -

**آشک:** - آصف آفآب احمد آفآب جمال آفآب حسین ـ آ فآب-احسان الدين-احرشاه-ارشد عمران- ادم خوشنوو- اريبه نويد افشال - الجم بلال - انور مقصود - اويس مريم - ايمن شابد - بشير احمد بيكم عبدالرازق بروين اختر تنوير احمد تنوير نذير جويرب شایین- حاجی خوشنو و احمد حاجی عبد الرزاق- حاجی عبدالعزيز ـ احمد تواز ـ حميد احمد - حميرا ياسمين ـ رئيسه خوشنوو ـ راج بيكم \_ روبيند تصير \_ زابده ياسمين \_ زابده وسيم \_ سجاد \_ سعيد احد \_ سعيد خان ـ سعيده بي بي ـ سهيل خوشنو د ـ شازيه ـ شابد محمو د ـ شابده ياسمين ـ هبنم وسيم يحكيل احمز فتحفي بي باله شبباز شير ازاجمل مائمه شير ازبه صاوق - صغر ال بي بي - طارق سعيد - طارق محمود - طيبيد - عابد على شاه-عابده صادق \_عباد الدين \_عباس على فاروقى \_عبد الرشيد \_عبد الوحيد \_ عذراني بي - عذرامقصود - عظمت سلطان - عظيم صديقي - عنبرين اسلم-فيصل سلطان \_ فيصل خوشنود \_ كاشف عظيم \_ كلناز عظيم \_ الله بخش \_ ماین - مبارک علی - مبشرعالم - محداحد سلمان - محدار سلان - محد اسلم ملك - محمر آصف صادق - محمد اعظم - محمد انور جاديد - محمد حسين - محمد سليم- محد سليم حيدر- محد صادق- محد فرحان شايد- محد قيوم- محد

مسكين \_ محر نعمان صادق \_ محر عثان صادق \_ محود عالم \_ محمود \_ مد شالم \_ مديد و قار \_ مريم مشاق \_ مريم عمير \_ مصباح و قاص \_ ملک گاب د من \_ نادر اعجاز \_ ناديد انور \_ نازيد بي بي \_ ناصر اويس \_ نديم گاب د من \_ نادر اعجاز \_ ناديد انور \_ نازيد بي بي \_ ناصر اويس \_ نديم اويس \_ نديم فر دوس \_ نصيرالدين \_ نفيس احمد \_ تحبت عباس \_ نورالبشر \_ نويد اسلم \_ نويده خوشنود \_ واجده فاريد \_ و سيم صديق \_ باجره شير از \_ حماد \_ حنافاتون \_ راشد محمود \_ رابيد طارق \_ رخشنده تنوير \_ زريده كوش حماد \_ حنافاتون \_ راشد محمود \_ ربيعه طارق \_ رخشنده تنوير \_ زريده كوش سياد حسين \_ سلمان احمد \_ سليمه بي بي \_ سير قرراالنسام \_ سيد منظور حسين شاه \_ فرحت شاه \_ فلفته بيكم \_ صافة نئير \_ طاهر \_ فلهير حسين \_ عابده شاهين \_ عاليه و شين و ار \_ کوش خود \_ مديل احمد \_ عظمت على شاه \_ فرحت و شين \_ فرحت على شاه \_ فرحت ياسم مقود و مي ياسم محمود \_ محمد المين \_ محمد عقم سعيد \_ محمد عقيم \_ محمد متبول بيكم \_ مير حسين \_ ناكد حنيف \_ ناميد اختر \_ نعمان مس مقصوده \_ متبول بيكم \_ منير حسين \_ ناكد حنيف \_ ناميد اختر \_ نعمان مس مقصوده \_ متبول بيكم \_ منير حسين \_ ناكد حنيف \_ ناميد اختر \_ نعمان مس مقصوده \_ متبول بيكم \_ منير حسين \_ ناكد حنيف \_ ناميد اختر \_ نعمان احمد \_ نقوى \_ نويدا حد \_ ولايت بيكم \_ فاكش حيف \_ ناميد \_ ناميد اختر \_ نعمان \_ احمد \_ نقوى \_ نويدا حد \_ ولايت بيكم \_ فاكش حيف \_ ناميد \_ ناميد \_ ناميد و \_ نميد \_ نسين \_ ناكد حنيف \_ ناميد اختر \_ نعمان \_ احمد \_ نقوى \_ نويدا حد \_ ولايت بيكم \_ فاكش حيف \_ ناميد \_ نا

شعیفه به وی استهاد بالی بشری سلطاند بال سعید پروین اختر بنید حسن بی بی خادر ویا اختر بنید منید در مضان و بیا و خساند در مضان و بید و مضان و نبیده و خساند در مضان و نبیده و فرزید سحر الجم سمیر امبشر سمیر انیاز شازید کیلیه صدیق شهزادی و فرحاند اختر و صائمه زری و عابده شفق و عاد قد محود و عظی شهزادی و فرحاند بنول و فرحاند باشد و مراسی اختران اشرف و محد احتمام و فراد مرست فراد مسرت و مرست فراد مسرت و مرست فراد مسرت و باهی در نادید اشرف و مرست و بادید اشرف و مرست و باهی در نادید اشرف و باهی در نادید اشرف در نادید باوید و ناد و مرست نادید اشرف در نادید باوید و ناد و مرست و بید سعید و نادید اشرف در نادید بادید و نادید بادید و نادید اشرف در نادید بادید و نادید بادید با

شاه کسوف: - امت الرشید انوری یعقوب پروین اخر پروین اخر پروین اخر پروین اخر پروین اخر پروین اخر بروین و بی بروین اخر بروین و بیده محلف اخر بریده برانیاز شازید اشرف شازید انجم شائله نورین شهازاخر عابده شفق عارفه محمود عظمی اشرف مقلمی شبزادی بروین بروین

1



حريث وترسي ج:

اللہ تعالیٰ فرما تاہے "اے آدم کے بیٹے خرج کر، کہ میں بھی تیرے اوپر خرچ کروں "... پھر حضور نبی کریم طالتہ آلیے نے فرمایا کہ "اللہ کا ہاتھ بھرا ہواہے رات دن کے خرچ کرنے سے کچھ کم نہیں ہوتا"۔

(مسلم شریف)

مراقبهباللاركانه

مگراں: نظبام الدین چنہ سی مستحلے سرمست ماؤسنگ کالونی۔ اقرا اسکولے روڈ، لاڑکانہ۔ یوسٹ کوڈ771500

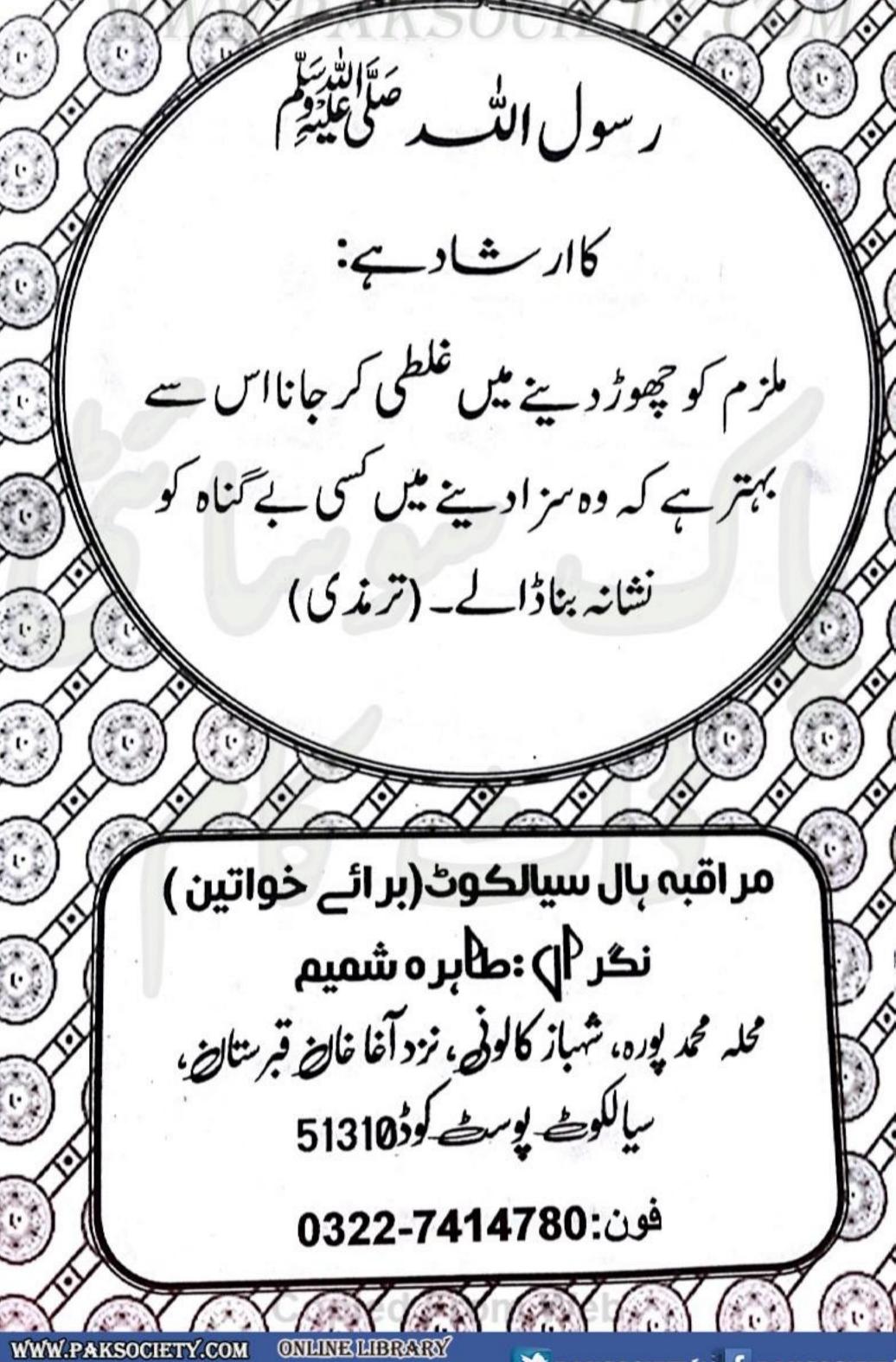
9344-3862772:

ر سول الله صلَّى عَلَيْهُمْ منسرماتے ہیں: تہام مخلوق الله کی عیال ہے۔ خداکےنزدیک محبوب وہ ہے جو عيال خداكو نفع پهنچائے۔ (طبرانی)

> مر اقبے ہا ) نوشہر و فیروز نگر اں :ذوالفقار علی عظیمہ رابطه: عظیمی میڈیکل اسٹور نوشهر وفيروز

حدیث نیوی مالیتیم یے کہ: لو گوں کے لیے وہی پسند کر جو اپنے لیے پسند کرتا ہے تو، تو کامل مسلمان ہے۔(بیہفی)

> مراقبهبالثندوالبيار گران: ڈاکسٹرنور محمنہ کالسیبیوسٹ ميده سينز، ماركيڪ ټوك مُندُوالباريوسف كودٌ 7001000 0331-3801479:09





والدين ميرى شادى

\*\*\*

بری سمینی میں متاز بوزیش پر کام کرتی موں میں النے گھر سے دورایک دوسرے شہر میں رہتی ہوں۔ایک خاتون کا دوسرے شہر میں تنہا رہناکافی مشکل ہے۔ ہمارے بال خواتین کو مختلف لوگوں کی جاب سے طرح طرح کی باتوں کا سامنا رہتاہے۔ میرے ساتھ بھی ایابی ہے۔فرق سے کہ مجھے غیروں کی طرف سے نہیں بلکہ زیادہ ترخود اپنے گھر والوں کی طرف سے مخالفتوں ،الزام تراشیوں اور طعنوں کا سامنا کرنا پررہاہے۔ کہتے ہیں کہ بیٹیاں باپ سے بہت المیج ہوتی ہیں اوروالد بھی بیٹیوں سے بہت میری مخالفت کی۔

سوال:میری عمر تیس سال ہو گئی ہے۔ میں ایک پیار کرتے ہیں لیکن میرے ساتھ ایسانہیں ہے۔میرے والد مجھ سے ہمیشہ ناراض رہے اور جہال ہوسکا

نہیں کرنا چاہتے...!!

توکہ ہے صبر کئے بیٹھی ہوں لیکن اب تیرے والد اتے بےباک ہوگئے ہیں کہ اپنے بچوں سے مختاط رہنا مجى ضرورى نہيں سمجھتے۔ اس واقعہ کے بعد سے میرے والد مجھ سے کھنچے كفنجر بنے لگے۔ انٹر میں میرے بہت اچھے نمبر آئے لیکن انہوں نے مجھے آگے پڑھانے سے انکار کر دیالیکن اس وقت میری والده نے میر ابھر پورساتھ ویا۔ میر اداخلہ آئی۔بی۔اے میں ہو گیا۔ اب میرے والد نے میرے تعلیمی اخراجات المانے سے انکار کر دیا۔میری والدہ نے اسے بھائی لیعنی میرے ماموں سے ادھار لیا، کچھ میں نے ٹیوشن بڑھا کر

مزاج مرورہے ہیں۔ میں میٹرک میں تھی جب میں

نے اپنے والد کو ایک خاتون کے ساتھ نامناسب حالت

میری بات س کر میری ای نے کہا کہ بیٹا میں

میں ویکھا۔ بیربات میں نے ایتی ای کوبتائی۔

*@*201516163

رقم جن کی اس طرح سے میر ابی ہیں۔ اے مکمل ہوا۔
بی ہیں۔ اے کے بعد مجھے کراچی میں ایک اچھی
ملازمت مل گئے۔ ملازمت ملنے کے بعد میں نے سب سے
پہلے اپنے ماموں کا ادھار واپس کر ناچاہالیکن میرے مامول
نے کہااس رقم کومیری طرف سے گفٹ سمجھو۔ میرے
ماموں پہلے بھی کئی مرتبہ میری سرپرستی کرتے رہے
ہیں۔ میں لینی آدھی تنخواہ ای کو دینے گئی ہوں۔ اب
میرے والد نے میری والدہ کو پینے دینے بند کر دیئے۔
میرے والد نے میری والدہ کو پینے دینے بند کر دیئے۔
میرے والد نے میری ملازمت پر بھی سخت
اعتراضات کئے۔

ايم \_ بی \_ اے کرنے کے بعد مجھے کراچی سے باہر

ایک کمپنی میں بہت اچھی آفر آئی جو میں نے تبول

کرلی۔اب میرے والد نے ایک طوفان کھڑ کردیا۔
انہوں نے دوسرے شہر میں رہنے کو میری آزاد
خیال بتایا۔انہوں نے یہ بھی کہا اسے غیر مر دوں کے
ساتھ دن رات گھومنے کاشوق ہے اور بھی بہت کچھ کہا۔
آئی بی اے میں تعلیم کے دوران بی میرے رشتے
آئے لگے تھے۔اس وقت میں شادی کرنا نہیں چاہتی
آئے لیک اے کرنے کے بعد بھی میرے لیے رشتے
آئے لیکن اب میرے والد میری شادی کے معاملے
میں بیٹھنے کے لیے تیار نہیں ہوئے۔ میرے لیے کئی
رشتے آئے لیکن میرے گھر والوں کے سرد رویے کی
رشتے آئے لیکن میرے گھر والوں کے سرد رویے کی
سے وہ ہے وہ لوگ آگے نہیں بڑھے۔مزید چرت کی
معاملے میں نال مٹول سے کام لے رہی جی میری شادی کے
معاملے میں نال مٹول سے کام لے رہی جی میری شادی کے
معاملے میں نال مٹول سے کام لے رہی جیں۔

ایک صاحب جن کی عمر تقریباً چالیس سال ہے۔ انہوں نے ابھی تک شادی نہیں کی ہے۔ایک سینر پوزیشن پرکام کرتے ہیں۔ان صاحب نے مجھے پروپوز

کیا ہے۔ میں چاہتی تھی کہ میری شادی میرے والدین کی جانب سے طے ہو لیکن میرے والدین میرے کی رہے ہو لیکن میرے والدین میرے کی رہے ہو ایکن شادی کا فیصلہ خود کر لیا تو میرے والد طرح طرح کی ہا تیں بنائیں گے۔وہ تو ابھی بھی کہتے ہیں کہ بید دو سرے شہر اسی لیے گئی ہے کہ اس پر کوئی روک ٹوک نہ ہو اور بیہ آزادانہ زندگی بسر کرے۔ اپنی شادی کا فیصلہ میں نے خود کر لیا تو میرے والد ساری عمر جھے طعنے دیتے رہیں گے۔ تو میرے والد ساری عمر جھے طعنے دیتے رہیں گے۔ جو اس بر کا میں ہونے سے کہلے 101 مرتنہ جو اس بر کرا سے اس نے خود کر لیا تو میرے والد ساری عمر جھے طعنے دیتے رہیں گے۔

جواب: رات سونے سے پہلے 101مرتبہ سورہ یوسف(12) کی آیت67میں سے اِنِ الْحُکُمُ إِلَّا لِلَّهِ "عَلَيْهِ تَوَکَّلْتُ "وَعَلَيْهِ إِنِ الْحُکُمُ إِلَّا لِلَّهِ "عَلَيْهِ تَوَکَّلْتُ "وَعَلَيْهِ فَلْمِتَوَکِّلِ الْمُتَوَکِّلُونَ ۞

گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا بیجئے۔

چلتے پھرتے وضوبے وضو کثرت سے اللہ تعالیٰ کے اساء یکا تھزید کی اکسے میں کا ورو کرتی رہیں۔

آپ نے بتایا ہے کہ آپ کے ماموں آپ کے بہت کام آتے رہے ہیں۔اگر آپ کے والد آپ کی شادی کے معاملات میں ولچیں نہیں لے رہے تو آپ ماموں سے رابطہ سیجئے ،انہیں صورت حال سے آگاہ سیجئے۔ تو تع ہے کہ آپ کے ماموں کی سرپرستی میں یہ کام انشاء اللہ فیر خوبی سے انجام پاجائے گا۔

ایک ہزار حضیر سے اورملائکہ عنصری ایک ہزار حضیر سے اورملائکہ عنصری میں نے مرشد کونہیں میں نے مرشد کونہیں میں نے مرشد کونہیں مرشد نے مجھے ڈھونڈا....

\*\*\*

سوال: میری تعلیم توواجی سے۔ میں نے صرف مڈل تک اسکول میں پڑھاہے لیکن میر اروحانی علم بہت



## عظیمی ریکی سینٹر .....تاثرات

(محدریاض....کراچی)

تقریباً پانچ سال سے ڈسٹ الرجی میں مبتلا تھا۔ کئی علاج کروائے مگر خاص افاقہ نہیں ہو ابلکہ تکلیف آہتہ آہتہ بڑھنے لگی۔گھر میں ڈسٹنگ سے مجھے سخت الرجی ہوجاتی، آئکھیں سرخ ہوجاتیں،ناک سے پانی بہنے لگتا، سانس رکتی ہوئی محسوس ہوتی، سر ور دہو کر بخار کی کیفیت رہتی۔

الرجی سے صحت کے ساتھ ساتھ پڑھائی بھی بری طرح متاثر ہورہی تھی۔اس مرض نے بے خوابی کا ر یض بھی بنا دیا تھا۔ ایک روز میں نے عظیمی ریکی سینٹر سے رابطہ کیا۔ یہاں میرے تمام حالات جاننے کے بعد ر میں کے سیشن ویئے گئے۔چند سیشن سے ہی الرجی میں کافی افاقہ ہوا۔ بے خوابی دور ہونے سے سر درد اور بخار کی کیفیت میں بھی کمی آئی ہے۔

> وسیع ہوچکاہے۔شاوی کے بعد مجھے روحانیت سے ولچین پیداہوئی تھی۔میرے شوہرایک بزرگ سے بیعت ہیں۔ شوہر کی زبانی ان کے پیر صاحب کی کئی کرامتیں اوران بزرگ کے اعلیٰ مقامات کے بارے میں سنا۔

میں نے سوچاکہ مجھے روحانیت کے موضوع پر كتابون كامطالعه كرناجا بير مجھے ہاتھ وكھانے كالمجى بہت شوق رہاہے چنانچہ میں نے پہلے وست شای اور پھر حاضرات اور عملیات پر کئی کتابیں پڑھیں۔ میرے شوہر بتاتے تھے کہ ان کے پیر صاحب بہت بڑی جستی ہیں اور کئی جنات اور ہمز اوان کے تابع ہیں۔ شوہر کی باتیں س کر میں نے جنات اور مو کلات مے موضوع پر بھی کتابیں پڑھیں۔

میں ملیر میں ایک بزرگ کے مزار پر ہر جعرات کو حاضری ویتی تھی۔اس دوران مجھے صاحب مزار کے ساتھ ساتھ کئی فرشتوں اوردوسرے بزرگوں کی زیار تیں بھی ہونے لگیں۔ بعد میں مزار پر حاضری کے علاوہ گھر میں بھی مجھے زیار تیں ہونے لگیں۔میں مراقبہ میں بیٹھتی ہوں اور میر امشاہدہ شروع ہوجا تاہے۔

میرے شوہر نے مجھے کہا کہ میں ان کے پیر صاحب کے ہاتھ پر بیعت ہوجاؤں لیکن میں نے انہیں بتایا که انجی مجھے بیعت کا حکم نہیں ہواہے۔

پھر میں نے روحانی ونیا کے بارے میں چند اور كتابون كامطالعه كيا-ان كتابون سي مجه مختلف نهرون اور ملائکہ کے مختف طبقات کے بارے میں علم ہوا۔ مراقبے اورخواب میں پہلے میری ملاقاتیں بزرگوں اور فرشتوں سے ہوتی تھیں۔ان کتب کے مطالعے کے کچھ عرصہ بعد خواب میں مجھے ملا نکہ عضری کی زیار تیں

میں پابندی سے مراقبہ کرتی ہوں اور مختلف مشقیں كرتى موں۔ تقريباً بيس سال يہلے پھر ميرى ملاقات كراچى کے انتہائی مشہور روحانی استی سے ہوگئے۔انہوں نے میری کیفیات س کربہت خوشی کا اظہار کیا اور مجھے نے اندازے مراقبہ کرنے کے لیے کیا۔ میں ان بزرگ کی قیام گاہ نار تھ ناظم آباد جاکر کئی باران سے ملی اور انہیں لیک کیفیات اورروحانی سفر کے بارے میں بتا کر ان سے رہنمائی لیتی رہی۔

بے شار لوگ ان بزرگ سے ملاقات کے لیے آپ بتائے کہ میں کیا کروں ...!

اور بیعت ہونے کے متمنی رہتے تھے لیکن مجھ سے ان بزرگ نے خود بی فرمایا کہ آؤ ہم تمہیں بیعت کرتے ہیں۔ دیکھیئے.... الوگ تو مرشد کو تلاش کرتے پھرتے ہیں لیکن جھے میرے مرشد نے خود ڈھونڈلیا یعنی میں

نے مرشد کو تبیں بلکہ مرشدنے مجھے ڈھونڈا۔

اب صورت حال ہے ہے کہ میں مراقبہ کے علاوہ کھلی آ تکھوں سے بھی مشاہدہ کرتی ہوں ۔پاکستان اور ہندوستان میں بڑی بڑی روحانی ستیاں گزری ہیں۔ میں ہندوستان میں بڑی برسی روحانی ستیاں گزری ہیں۔ میں جب چاہوں کی بھی ہستی کے دربار میں جاکر ان سے مل سکتی ہوں۔

میری نظر کی بیداری کا بید عالم ہوگیاہے کہ میں کھلی آتھوں سے ایک ہزار حفیرے دیکھ لیتی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ پچھ عرصہ بعد میری سکت اور بڑھ جائے گی اور میں مزید حفیرے دیکھ سکوں گی۔ جائے گی اور میں مزید حفیرے دیکھ سکوں گی۔

اوراد ووظائف اور مراقبوں کی مصروفیات کے ساتھ ساتھ میں خلق خداکی خدمت کے لیے روحانی علاج بھی کرتی ہوں۔ میرے پاس صرف عورتیں علاج بھی کرتی ہوں۔ میرے پاس صرف عورتیں ایٹے سائل لے کرآتی ہیں۔ مردوں سے میں نہیں ملتی۔ بابا جی کی ہدایت کے مطابق میں انہیں دم کردی ہوں یا تعویذ دے دیتی ہوں۔

محترم بھائی... آپ کو بیہ سب بتانے کا مقصد اپنا تعارف کرواناہے اور بیہ بتاناہے کہ آپ کے والد محترم بابا جی سے کافی عرصے سے میری ملاقات نہیں ہوئی ہے۔ گزشتہ چند ماہ میں جب بھی ملاقات کے لیے وقت مانگوں تو بیہ کہہ دیا جاتاہے کہ آج کل ان کی طبیعت شیک نہیں ہے۔ میں دعاکرتی ہوں کہ اللہ انہیں صحت عطافرمائے لیکن میر اان سے مانا بھی بہت ضروری ہے۔

جواب: آپ نے آپ نخیر خیر روحانی سفر اور باند وہالا پر وازل کے ہارے میں بتایا۔ آپ کی ان ہاتوں سے آگبی کے دوران مجھے یہ خیال آتارہا کہ میرے والد محترم خواجہ ممس الدین عظیمی صاحب الیی ہاتیں کرنے والے کئی لوگوں کو باقاعدہ نفسیاتی علاج کا مشورہ دیتے رہے ہیں۔

باباجی سے ملاقات سے پہلے مناسب ہوگا کہ آپ
کسی سرکاری یا پرائیوٹ ہیںتال میں نفیاتی ڈاکٹر کو
د کھائیں۔ان کی تجویز کردہ ادویات باقاعدگی ہے لیں
اوران کے دیگر مشوروں پر بھی عمل کریں۔
فصل پر بندش

\*\*

سوال: میرے دادا کے انقال کے بعد ان کی زمین میرے والد اوران کے تین بھائیوں میں تقسیم ہوئی۔سب نے اپنے حصے پرزراعت شروع کردی۔

میرے چھوٹے چھانے کاشت کاری پرنہ توزیادہ توجہ دی اورنہ کوئی خاص محنت کی۔اس لیے ان کی فصل اچھی نہیں ہوئی۔ ہماری زمین پر فصل بہت اچھی ہوئی۔ بچھانے ول پر الزام لگایا کہ انہوں نے بچھے نا قابل کاشت زمین دی ہے۔ پچھا اینے بھائیوں سے بچھے نا قابل کاشت زمین دی ہے۔ پچھا اینے بھائیوں سے الونے گے خاص کرمیرے والدصاحب سے ان کی اکثر الزائی ہوتی تھی۔

تین سال اچھی فصل کے بعد مسلسل دوبار ہماری فصل ہے جو مسلسل دوبار ہماری فصل ہمت خراب ہوئی۔ دوسری بار فصل کی خرابی کے بعد والد صاحب نے تمام زمین اچھی طرح صاف کروائی تو زمین کے ایک کونے سے چند تعویذ بر آمد ہوئے تو زمین کے ایک کونے سے چند تعویذ بر آمد ہوئے

جنہیں والدصاحب نے نہر میں بہاویا۔ آب نئی قصل ہونا شروع کی توزمین کے مختلف

كونوں سے چر ايك ايك تعويذ ملا بيش امام كو بي تعویذات و کھائے تو انہوں نے کہا کہ کسی حاسد نے تہاری قصل برباو کرنے کے لیے بیہ تعویذ زمین میں دبادیخیں-

والدصاحب بهت پریشان ہوئے۔صدقہ تھی دیا جس ہے پچھ سکون ملالیکن قصل پھر خراب ہونا شروع ہو گئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ پہلے تعوید کے عمل کا توڑ كروائيں اس كے بعد آپ كى قصل كو نشو نماہو گا۔ برائے کرم آپ ایساعمل بتائیں کہ بدعملیات کا اثر

ختم ہوجائے اور ہماری زمین پہلے کی طرح زر خیز ہوجائے۔ جواب: سمى بوے برتن میں یانی وال كر 101 مرتبه سوره نور (24) کی آیت 35

اللَّهُ ثُورُ السَّهَاوَاتِ وَالْأَرُضِ

سیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کراس پانی پرسات مرتبہ وم کیاجائے،اس کے بعدید دم کیا ہواپائی اس زمین پر یا فصلوں پر چھڑک دیا جائے۔ پیر عمل متواتر سات روز تك كيا جائے يعنى سات دن تك روزاند 101 مرتبه يه آيات پڑھ كريانى پروم كروياجائے اورب يانى زمین یافصلوں پر حیصر کا جائے۔

متاثرہ زمین پر جا کر فجر کی نماز اداکریں اور نماز کے بعد اکتالیس مرتبه سوره النحل (16) کی آیت 10 تا 13 هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً"

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَنَّ كُّرُونَ ٥ سیارہ گیارہ مرتبہ ورود شریف کے ساتھ پڑھ کرزمین پر چاروں طرف رخ کرے وم کر دیں۔

واضح رہے کہ یہ تلاوت گھرکے کسی فرو کی جانب ہے ہو۔ بیہ کام باہر کے کسی فر دیرنہ چھوڑا جائے۔ نظر بداور عمل بدے نجات اور حفاظت کے لیے صدقہ خیرات ایک مضبوط ڈھال کاکام کرتے ہیں ۔ متاثره زمین پر متواتر سات روز تک روزانه ایک انجھے صحت مند جانور کاصد قد کیا جائے۔

اس کے علاوہ بھی صدقہ خیرات کیا جائے۔ اپنے آس پاس ضر ورت مندوں اور مستحقین کا خیال رکھیں۔ بہت سے سفید پوش گرانے بہت زیادہ ضرورت مند ہوتے ہیں، لیکن وہ لو گوں کے سامنے دست ِسوال دراز نہیں کرتے۔ بہتر ہو گا کہ اپنے علاقے میں مستحقین کو ڈھونڈ کر اُنہیں مدد فراہم کی جائے۔ایسے مستحق لو گوں میں رشتہ دار بھی ہو سکتے ہیں، پڑوی اور دوسرے لوگ

خوشحال افراد کوخرج کرتے ہوئے سب سے پہلے اینے قریبی رشتے داروں اور پھر پڑوسیوں کا جائزہ لینا چاہیے۔اگران میں کوئی مستحق ہو تواس خرج کی ابتداء ان سے کرنی چاہیے۔

بيئا پيدا نه سوا تو....

\*\*

سوال: میری شادی کو آٹھ سال ہوگئے ہیں۔ میری چار بیٹیاں ہیں۔ چو تھی بیٹی کی پیدائش کے بعد شوہر مجھ سے ناراض ہو گئے کہ تم بیٹیاں ہی پیدا کررہی ہو، بیٹا کیوں نہیں پیدا کرتی۔

اب انہوں نے صاف صاف کہہ دیاہے کہ اگر اس مرتبه بینانهیں مواتومیں دوسری شادی کرلوں گا۔ مجھے بہت کم توجہ دینے لگے ہیں۔زیادہ تربیٹے کے بارے میں بولتے رہتے ہیں۔

بیٹا یا بیٹی اللہ کی وین ہے ۔ میں اس میں کیا کر سکتی ہوں۔میرے والدین حیات تہیں ہیں۔ایک ضعیف خالہ ہیں جنہوں نے مجھے یال یوس کر میری شادی کی ہے۔

ا گر شوہرنے دو سری شادی کرلی تومیں چار بیٹیوں كولے كركبال جاؤل كى۔

جواب: عشاء کی نماز کے بعد 300مر تبہ اسم البی

حمیارہ حمیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کریانی پر دم کرے میاں بیوی وونوں پیکس۔بیہ عمل کم از کم تین ماہ تک جارى رتھيں۔

رات سونے سے پہلے 101م تبہ سورہ انبیاء (21) کی آیت 89 میں ہے

رَبِّ لَا تَنَدُنِي فَرُدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ٥ كياره كياره مرتبه درود شريف كے ساتھ پڑھ كر اولاد ٹرینہ کے لیے وعاکریں۔

چلتے پھرتے وضوبے وضو کثرت سے اسم الہی يَا وَادِثُ كاوروكرتى رہاكريں۔

محنتی شوہر کے نکمے بھائی

سوال: میری شادی کو سات سال ہوگئے ہیں۔میری ایک بیٹی ہے جس کی عمر چار سال ہے۔ میرے شوہر کے چھے بھائی اور تین بہنیں ہیں۔شوہر بہن بھائیوں میں سب سے بڑے ہیں۔

وس سال يہلے اسے والد كے انتقال كے بعد میرے شوہر نے ان کا کاروبار سنجال لیا تھا۔ گزشتہ وس سالوں میں انہوں نے اپنی شادی کے بعد اینے دو بھائیوں اور ایک بہن کی شادی بھی کی ہے۔

میرے شوہر کے علاوہ کوئی بھائی کام نہیں کرتا اور نہ بی میرے شوہر کے ساتھ کاروبار میں مدد کرتے ہیں۔بس گھر بیٹے کھانے کی عادت پڑگئ ہے۔ اگر مجھی کسی وجہ ہے بہن یابھائی کی خواہش پوری نہ ہو توساس صاحبہ میرے شوہر کی کلاس لے لیتی ہے كه تم في بدكام كيون نبيس كيا-

ان کے اس رویہ سے سب بہن بھائیوں پر منفی اثر پررہاہے۔سب بھائی یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں کوئی کام كرنے كى ضرورت تہيں ہے \_ برابھائى والد كے كاروبار ے کمارہاہے اس کی ذمہ داری ہے کہ ہماری خواہشات بوری کرے۔

بيسب يحصساس صاحبه كى شهير مور باي-اكروه جاہتیں توباقی بیٹوں کو بھی کام کرنے کی ترغیب وے سکتی ہیں لیکن انہوں نے سارا بوجھ میرے شوہر پر ڈال رکھاہے۔

میرے شوہر خاموش طبیعت کے مالک ہیں اور لینی والده کی عزت بھی بہت کرتے ہیں۔ دودن پہلے چھوٹے بھائی نے دوستوں کے ساتھ پاکستان ٹور پر جانے کے لیے پیے ماتھے تو میرے شوہر نے منع کردیا جس پر ساس صاحبہ اورسب بہن بھائیوں نے بہت بنگامہ کیا۔ مجھے میری بینی اور شوہر کو گالیاں دیں اور شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔اس واقع سے میرے شوہر بہت افسر دہ ہو گئے۔ صاف پید چلاہے کہ ان کی اس گھر میں عزت صرف ال وقت تک ہے جب تک وہ پینے کما کر ان

ميرے شوہر كہتے ہيں كہ اب ہم ان كے ساتھ نہیں رہیں گے لیکن وہ یہ بات اپنی والدہ سے کہتے ہوئے ڈررے ہیں۔

کی خواہشات یوری کرتے رہیں۔

جواب: عشاء کی نماز کے بعد 101 مرتبہ سورہ کہف(18) کی آیت16 میں ہے رَبُّكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيُهَيِّئُ لَكُمْ مِنْ أَمْدِ كُمْ مِرْفَقًا ۞

حمیارہ حمیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر حالات میں مبہتری کے لیے اور آسانیاں ملنے کی دعا کریں۔ <sub>س</sub>یہ عمل مم از تم چالیس یا دوماہ تک جاری رتھیں۔نافہ کے دن شار کر کے بعد میں پورے کریں۔ پڑھائی سے عدم توجه

**سوال: ڈاکٹر و قار پوسف عظیمی صاحب ....!** میں بڑی امیدے آپ کو خط لکھ رہی ہوں۔ میرے تنین بچے ہیں۔سب سے بڑا بیٹااس وفت آٹھویں کلاس میں پڑھتاہے۔ساتویں کلاس تک تو بہت اچھا پڑھتارہا ہے۔اس سال آہتہ آہتہ پڑھائی میں ممزور ہوتا جارباہے۔و لچیس بھی کم ہوگئ ہے۔ پڑھائی کے دوران تھی اس کاذہن حاضر نہیں ہوتا۔ ہر وقت خیالوں میں کھویاہوار ہتاہے۔

پڑھائی میں اس کا یہی حال رہا تو تہیں وہ قیل ئە بوجائے۔

جواب: صبح شام اكيس اكيس مرتب اللهمم افتخ عَلَيْنَا حِكمَتِكَ وَانْشُرُ عَلينَا رُحْمَتِكَ يَا ذُوالجَلاكِ وَالإِكرَامِ ٥ تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر ایک ایک چی شہد پر دم کرکے پاکس اور بیٹے پردم مجی كروي اوريوهائي مين كيسوئي اوردل لكنے كے ليے وعاكريں۔ پيعمل ايک ماہ تک جاري رکھيں۔ اس کے علاوہ رات سونے سے پہلے چھے عد دیا دام پر

تين مرتبه "يَا دُولْجَلَالِ وَالْإِثْرَامِ ط " إن كر وم کرویں۔

دوبادام کی تحری رات کو سوتے وقت ،دو سری سری صبح نبار منه اور تیسری کری دو پهر کھانے سے پہلے بیٹے کو کھلا دیں۔ بیہ عمل اکیس روز تک جاری رتھیں۔ معاشى پريشاني

سوال: میری شادی کو تنین سال ہو گئے ہیں۔ بیس بعض وجوہات کی بنا پر اپنی والدہ کے ساتھ جوائنٹ فیملی سسٹم میں رور بی ہوں۔میرے شوہر اپنی پہلی ہوی بچوں ك ساته الكرية بن مجهد خرجه وغيره بهي نبيس دية-میں کزشتہ پندرہ سال سے ایک بوٹی یارار میں جاب كرر بى محقى والده نے مجھے مشوره ديا كه ميس اپنا برقی پار ار کھول اوں۔اس کے لیے انہوں نے مجھے رقم میں دی۔ میں نے ایک مناسب علاقے میں اپنا بیوئی پارلر کھول لیا۔ میرا بیوٹی پارلر ایک سال تک تو بہت اجها چلا۔ گزشتہ چند ماہ سے بیونی پارلر کا کام بہت کم ہو گیا۔ کا عند آتے ہیں، پوچستے ہیں اور پھر آنے کا کہد كر چلے جاتے ہيں۔اب تو دكان كاكرايہ اور بجلى كابل تكالنائجى مشكل مورياب-

جوائث فیلی میں رہنے کی وجہ سے میں ووماہ سے تھر میں مالی معاونت نہیں کر سکی جس کی وجہ ہے والدہ اور بھائی تاراض ہورہے ہیں۔

جواب: عشاء کی نمازے بعد باوضو ہوکر مصلے پر قبلەرخ بىپچە كر 101مرتبە

اللهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ 0

Copied From

پڑھ کرروزگار میں برکت اور ترقی کے حصول کے لیے وعاکریں۔ یہ عمل کم از کم ایک ماہ تک جاری رکھیں۔ چلتے پھرتے وضو بے وضو کثرت سے یا حی یا قیومر کا ورد کریں۔ ہر جعرات کو پابندی سے گیارہ یا پندرہ روپ خیرات کردیا کریں۔

نه مکان بنا نه رقم ملی

\*\*

سوال: ہم نے آج سے پانچ سال پہلے ایک ہاؤسنگ اسکیم میں ساڑھے تین مرلے کا مکان کب کروایا۔ بیہ اسکیم تین سال کی تھی۔ جس میں قسطوں پرر قم دبنی تھی۔

تین سالوں کے بعد قسطیں پوری ہونے پر ہمیں مکان کا قبضہ ملنا تھا۔ اب پانچ سال ہو چکے ہیں۔ جہال پر وجیکٹ شروع ہونا تھاوہاں کی زمین ابھی تک ویسے کی ویسی بری ہوئی ہے۔ جب بھی ہم آفس سے معلوم کرتے ہیں تو وہ یہی کہتے ہیں کہ ایک دوسال اورلگ جائیں گے۔ہم اپنی دی ہوئی رقم کی واپسی کا کہتے ہیں تو وہ کا مان کی دوسال اورلگ حائیں گے۔ہم اپنی دی ہوئی رقم کی واپسی کا کہتے ہیں تو وہ کاروائی کرنے پر بھی ڈر لگتاہے۔

شوہر نے ملازمت کے دوران جو پچھ کمایا وہ قسطوں میں دیتے رہے۔

جواب: رات سونے سے پہلے گیارہ سومر تبہ اسم النی یکا فکتائے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کراللہ تعالی کے حضورا پنے مقصد کے حصول کی دعاکریں۔ یہ عمل کم از کم نوے دن تک جاری رکھیں۔ کی دعاکریں۔ یہ عمل کم از کم نوے دن تک جاری رکھیں۔ بیگم کا مطالبہ...

\*\*\*

سوال: میری شادی کو دس سال ہو گئے ہیں۔

میری تین بیٹیاں ہیں۔ بیٹا کوئی نہیں ہے۔ میری بیوی
جب تک اپنے گھر میں رہتی ہے شمیک رہتی ہے۔ میرا
اور بچوں کا چھی طرح خیال رکھتی ہے اور گھر میں بھی
کسی فتم کا کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا۔ چھ ماہ سال میں
ایک مرتبہ میری اہلیہ چند ہفتوں کے لیے دوسرے شہر
میں میکے جاتی ہے۔ وہاں سے واپسی پر کئی ہفتوں تک مجھ
میں میکے جاتی ہے۔ وہاں سے واپسی پر کئی ہفتوں تک مجھ

ے بہت رہی ہے۔ وہ ایسائی بار کر چکی ہے۔ کہتی ہے کہ تم مجھی اس شہر میں ہی ملاز مت کرلو۔

وقار صاحب... میں اپنے بوڑھے والدین کی اکلوتی اولاو ہوں۔ان کے ساتھ رہتاہوں۔میرے ملاوہ والدین کی خدمت کرنے والاکوئی نہیں ہے۔ ملاوہ والدین کی خدمت کرنے والاکوئی نہیں ہے۔ ایسالگتاہے کہ اسے میکے میں کوئی اکساتا ہے جس کی وجہ سے وہ ایسی با تیں کرتی ہے۔
کی وجہ سے وہ ایسی با تیں کرتی ہے۔ جو اب رات سونے سے پہلے آکتالیس مرتبہ جو اب رات سونے سے پہلے آکتالیس مرتبہ

سوره احزاب (33) كى آيت 43 هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَاثِكَتُهُ لِيُخْدِ جَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا O وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا

گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر اپنی اہلیہ کا تصور کرکے دم کر دیں اور اہلیہ کی طرز فکر میں اصلاح اور حسن سلوک کی توفیق ملنے کی اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں۔ یہ عمل کم از کم چالیس روزیا زیادہ سے زیادہ نوے روز تک جاری رکھیں۔

پھٹی ہوئی ایڑیاں

ہدہ ہے۔
سوال: میری عمر پچاس سال ہے۔ گزشتہ پانچ سال سے مجھے ہاتھ پاؤں کی ایڈی پھٹنے کی شکایت



تنہیں آزاد کروں گا۔

میں سارادن ساس اور نندوں کی جلی کئی باتیں سنتی
رہتی ہوں۔ میری ساس بیٹے کے گھر آنے سے پچھ دیر
پہلے اپناموڈ خراب کرکے بیٹھ جاتی ہے اور جیسے ہی بیٹا
گھر میں داخل ہو تاہے تو رورو کر میری شکایتیں لگاتی
ہے۔ میرے شوہر غصے میں آجاتے ہیں۔ کئی مرتبہ تو
انہوں نے مجھ پرہاتھ بھی اٹھایاہے۔ نندیں مسکراکر
مجھے دیکھتی ہیں۔ مجھے اب اپنے شوہر سے ڈر لگنے لگاہے
گہرین میں وقت وہ تشد دشر دی کر دیں۔
کہ پند نہیں کس وقت وہ تشد دشر دی کر دیں۔

جواب:رات کوسونے سے قبل اکتالیس مرتبہ سورہ الانعام(6) کی آیت نمبر 165 وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلاَئِفَ الْأَدُضِ

وَرَفَعَ بَعُضَكُمُ فَوْقَ بَعْضٍ مَرَجَاتٍ لِيَبُلُوَكُمُ فِي مَا آثَاكُمُ "إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ٥ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ٥

گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ۔ کر دعاکریں کہ آپ کی ساس ،نندوں اور شوہر کو آپ کے ساتھ محبت و شفقت اوراحترام کے ساتھ پیش آنے کی توفیق عطاہو۔

یہ عمل کم از کم چالیس روز تک جاری رکھیں۔ناغہ کے دن شار کر کے بعد میں پورے کرلیں۔ بیرون ملک ملازمت بیرون ملک ملازمت

\*\*\*

سوال: میں نے B.Sc کیسٹری کیا ہوا ہے اورایک مقامی کمپنی میں ملازمت کر تاہوں۔ اپنے مستقبل کو بہتر بنانے کے لیے میں کی سال سے کوشش کررہاہوں کہ مجھے ممل ایسٹ میں کسی اچھی کمپنی میں ملازمت مل جائے لیکن تاحال کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ ہے۔ایڑیاں تو پورے سال ہی بھٹی رہتی ہیں کیکن سر دیوں میں بہت زیادہ بھٹ جاتی ہے اور مجھی مجھی خون بھی رستاہے۔

میں مخلف کر بہیں اور لوشن استعال کرتی ہوں جس سے وقتی طور پر توفائدہ ہو تاہے لیکن کچھ دن بعد بھرایز یاں چھٹنے لگتی ہیں۔

برائے مہر بانی ایساگھریلونسخہ تجویز فرمائیں جس سے کم از کم سر دیوں میں میری ایڑیاں نہ خراب ہوں۔ جواب: کوئی بھی باتھ صابن لے کر کدوکش حرک کر کدوکش کر کے اس میں عرق گلاب ملاکر حل کرلیں۔گلیسرین ملاکر بیسٹ بنالیں۔

حسب ضرورت رات سونے سے پہلے کھی ہوئی ایدیوں کوصاف کرکے لیپ کرلیں۔ صبح نیم گرم پانی سے دھولیں۔

ساس نندوں نے محاذ بنالیاہے

**公公公** 

سوال: دوسال پہلے ہماری ایک جانے والی نے ایک رشتہ بتایا۔گھر والوں نے بغیر چھان بین کے فوراً حامی بھرلی۔چندماہ میں ہی میری شادی ہوگئی۔

شادی کے بعد ابتد ائی چند ہفتوں کے علاوہ میں نے ایک دن بھی سسر ال میں سکون کا نہیں گزارا - میری ساس اور تین نندیں مجھے چھوٹی چھوٹی بھوٹی بات پر تنگ کرتی ہیں ہیں ہیلے تو میں نے بہت برواشت کیا۔ ایک ون میں نے بہت برواشت کیا۔ ایک ون میں نے شوہر نے میر اساتھ ویا تو ماں بہنیں ان کے بیچھے پڑگئی۔ بہنوں کے دباؤ میں آگر میرے شوہر نے میر اساتھ ویا تو میں آگر میرے شوہر نے میر اساتھ ویاوڑ دیا۔

اب میرے شوہر کہتے ہیں کہ جیسا میری مال اور بہنیں کہیں حمہیں ویساہی کرنا پڑے گانہیں تو میں

@2015&J\$3



ا نہیں نہیں چھوڑ رہا۔

آپ ہے التماس ہے کہ کوئی ایسا عمل بتائیں کہ میرے شوہر کی ان کی گزشتہ تنخواہ ان کو مل جائے اور وہ خیر وعافیت کے ساتھ پاکستان واپس آ جائیں۔

روعایت میں میں اور کے بعد 101 مرتبہ جواب: عشاء کی نماز کے بعد 101 مرتبہ

سوره آل عمران کی آیت 174:

فَانُقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَمُ يَمْسَسُهُمُ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضُوَانَ اللَّهِ يَمْسَسُهُمُ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضُوَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ ذُو فَضُلٍ عَظِيمٍ

گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کر خیر و عافیت کے ساتھ پڑھ کر خیر و عافیت کے ساتھ پڑھ کر خیر و عافیت کے ساتھ بڑھ کم مل کم افیت کے ساتھ وطن واپنی کی دعا کریں۔ بیہ عمل کم از کم چالیس روز تک جاری رکھیں۔

جلتے پھرتے وضوبے وضو کثرت سے اسم الہیہ یا تحقیٰ یکا قدیو مرکز کا در دکرتے رہاکریں۔ حسب استطاعت صدقہ کر دیں۔

كسى جن بهوت كاقصه سنون تو...

\*\*\*

سوال: چند مہینوں سے میری طبیعت بہت خراب رہنے گئی ہے۔ دل پر دباؤ ہو تاہے۔دل کی دھوکن مجھی بڑھ جاتی ہے مجھی رکنے لگتی ہے۔اییا گناہے کہ دل بند ہوجائے گا۔

سرمیں چکر اور پریشر محسوس ہوتاہے۔ہاتھ پاؤں
سن ہوجاتے ہیں اور بھی بھار پوراجسم سن ہوجاتاہے۔
سانس لینے میں مشکل اور بازو اور کندھوں میں درد
ہوتاہے۔زبان میں کھنچاؤاور بولنے میں مشکل ہوتی ہے۔
چندون پہلے ایسا لگا جیسے شاید نزع کا وقت
ہے۔جھے لگتاہے کہ میں شاید مرجاؤں گی۔ہر روز جیسے
نئی زندگی ملتی ہے لیکن میں انھی مرنانہیں جاہتی۔

جواب: عثاء كى نماز كے بعد 101 مرتبہ سورہ شورىٰ(42)كى آيت19 اللّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرُزُقُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ٥

گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ کراللہ تعالیٰ ہے مقصد میں آسانیاں اور کامیابی حاصل ہونے کی وعاکریں۔ یہ عمل کم از کم مقصد پوراہونے تک جاری رکھیں۔

چلے پھرتے وضوبے وضو کثرت سے اسائے الہیہ یَافَتَا مُح یَارَزَّ اَق کاور وکرتے رہاکریں۔ حسب استطاعت صدقہ بھی کردیں۔ وطن واپس آنا چاہتا ہوں وطن واپس آنا چاہتا ہوں

سوال: میرے شوہر دوسال پہلے مڈل ایسٹ
گئے تھے۔ جس کفیل کے پاس گئے تھے اس کاکام نہیں
چلا تو اس نے اپناکاروبار بند کر دیا اور میرے شوہر کو
اپنے کزن کے پاس بھیج دیا۔ شروع کے تین مہینے تواس
نے با قاعد گی سے شخواہ دی۔ اس کے بعد چھاہ سے کوئی
نہ کوئی بہانہ کر کے بس تھوڑا بہت جیب خرج

میرے شوہر نے اپنے کفیل سے اس کے کزن کا شکایت بھی کی ۔ کفیل کہتاہے کہ یہ تمہارا اوراس کا معاملہ ہے میں کچھ نہیں کرسکتا۔ میرے شوہر بہت پریشان ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں یہاں بہتر مستقبل بنانے کے لیے آیا تھا لیکن یہاں آکر تومیں ایک بڑی مصیبت میں پھنس گیاہوں۔

بھے ماہ سے انہوں نے گھر میں بھی سچھ نہیں بھیجا۔وہ پاکستان واپس آنا چاہتے ہیں لیکن ان کا کفیل



Copied From Web



سوال: میری عمر ستائیس سال ہو گئی ہے۔ دس سال پہلے ایک علطی کرنے پر والد صاحب نے مجھے بہت ڈانٹا تھا۔اس کے بعد سے مجھے پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔ میں ہر کام کرتے سے پہلے بہت سوچتاہوں۔اس کے باوجو دوہ کام وفت پر نہیں کر تاجس کی وجہ سے بعد میں بہت پچھٹا تاہوں۔

میں اپنازیادہ تر وفت سوچ بچار میں ہی گزار ویتا ہوں۔اب چھ عرصے سے میں لوگوں کو قیس کرنے ہے ڈرنے لگاہوں کہ وہ کوئی بات پوچھیں گے تو میں کیا جواب دوں گا۔اگر گھر میں کوئی رشتہ دار ملنے آجائے تو اس کے پاس بیشنا بہت مشکل ہوجاتاہے کہ بیں اس سے کیابات کروں بس خاموش بیٹا رہتا ہوں۔احساس تمتری میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہاہے۔ کوئی مراقبہ بتائیں جس ہے میری خود اعتادی بحال ہوجائے۔ میں نے کئی مرجبہ حسب ضرورت مراقبہ کیے ہوئے ہیں۔ جواب: رات سونے سے پہلے باوضو ہو کر آرام و ہ نشست میں بیٹے جائیں۔ 101 مرتبہ درود شریف پڑھیں۔اس کے بعد آ تکھیں بند کرے تصور کریں کہ "آپ کے سینے میں گلابی روشنیاں بھری ہوئی ہیں۔" ىيەمراقبەروزانە پىندرە بىس منٹ جارى رىھيں۔ صنف نازک کا خیال....

222 سوال: میں میڈیکل کا اسٹوڈنٹ ہوں۔ گزشتہ سال میں اپنی تعلیم پر توجہ نہ دے سکا۔اس کی وجہ سید ہے کہ صنف نازک کا خیال ہر وقت میرے اعصاب پر سواررہے لگاہے۔

میں دوائیں کھا کھا کر تھک چکی ہوں۔ کوئی دوا اثر نہیں کرتی بلکہ میں کھانا بالکل ساوہ اور پر ہیزی کھاتی موں۔ کچھ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ گیس ہے توکوئی کہتاہے کہ ڈ پریش ہے۔ گیس خارج ہونے سے آرام ہو تاہے۔

اس کے علاوہ Nasal Allergy اور Chest Congestion بہت رہے گئی ہے۔ پہلے دو تین سال ہے کم تھی مراب بہت بڑھ گئے ہے۔ گاڑیوں کا تھوڑا سا دھواں یا کی میں سالے وغیرہ بالکل بر داشت تہیں ہوتے۔

كوئى تھوڑاسامسكلہ آجائے ياگھر ميں سى كى طبيعت خراب ہو تواس سے زیادہ میں بیار ہو جاتی ہوں۔ بہت جلد تھبر ااور ڈر جاتی ہوں۔ کسی جن بھوت کا قصہ سنوں یا کسی کی بیاری کا سنوں تو بھی مجھے بہت محبراہث ہونے لکتی ہے۔

میرے لیے وعا کیجئے کہ میں صحت ياب موجاول-

جواب: کار تھرائی کے اصواوں کے مطابق نیلی شعاعوں میں تیار کردہ یانی ایک ایک پیالی صبح شام پئیں۔زر و شعاعوں میں تیار کر دہ پانی ایک ایک پیالی دو پہر اوررات کھانے سے پہلے پیس اورنار کی شعاعوں میں تيار كرده ياني ايك ايك پيالي دوپير اوررات کھانے کے بعد پیس-

ان تكاليف مين بوناني مركب دواء المسك معتدل كا صبح، دوپېر اور شام اور شربت شفادوپېر اور رات کھانے ہے قبل لینا بھی مفیدہ۔ حلتے پھرتے وضوبے وضو کثرت سے اسائے الہیہ يَا شَافِي يَا سَلام كاورد كرتى رباكري-حب استطاعت صدقه كرويي-

Copied Fror

## 

= UNUSUPE

پرای ئیگ کاڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک ہے ۔ ﴿ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای ٹک کا پر نٹ پر بو بو ہریوسٹ کے ساتھ پہلے سے موجو د مواد کی چیکنگ اور اچھے پر نٹ کے

> ♦ مشہور مصنفین کی گتب کی مکمل رینج ♦ ہر کتاب کاالگ سیکشن 💠 ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ ائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

💠 ہائی کو اکٹی پی ڈی ایف فائکز ہرای کیک آن لائن پڑھنے کی سہولت ﴿ ماہانہ ڈائجسٹ کی تنین مختلف سائزوں میں ایلوڈ نگ سپریم کوالٹی،نار مل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی 💠 عمران سيريزاز مظهر كليم اور ابن صفی کی مکمل رینج ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنگ نہیں کیاجا تا

واحدویب سائث جہال ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤ تلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد یوسٹ پر تبھرہ ضرور کریں

🗘 ڈاؤ نلوڈ نگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب

ڈاؤنلوڈ کریں استروہ سرمارے کو ویس سائٹ کالنگ دیمر منتعارف کرائیر

Online Library For Pakistan



Facebook

fb.com/paksociety



کا ورد کرتے ہوئے سوجانیں۔انشاء اللہ چند ہفتوں میں کیفیات نار مل ہو جائیں گی۔ آنکھوں کے گرد حلقے

سوال:میری آنکھوں کے پنچے سیاہ حلقے پڑگئے ہیں۔اس کے علاوہ میری آئٹھوں کے سامنے مجھی مجھی اند هیراساچھاجا تاہے۔ کمرمیں بھی اکثر ورو رہتا ہے۔ سر ہر وفت بھاری بھاری رہنے لگاہے۔

کوئی اچانک گھر میں آجائے تو بھی ول زور زور سے و هڑ کئے لگتاہے۔ برائے مہر بانی کوئی گھریلوعلاج بتائیں۔ جواب: کسی اچھ آئی اسپیشلسٹ سے اپنی آ تکھوں کا معائنہ کرواعیں۔

آ تکھوں کے گروسیاہ حلقوں کے لئے گاجر کارس بہت مفیدہے۔ گاجروں کے موسم میں روزانہ کم از کم ایک گلاس گاجرکارس ضرور پیکیس اس کے علاوہ روزانہ گاجرخوب اچھی طرح چبا کر کھانا اپنامعمول بنالیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سنگھاڑا خشک 20 گرام، املی کی جے بھتے ہوئے 20 گرام، شکر 40 گرام تینوں اجزاء کا سفوف بنالیں۔ بیہ سفوف آدھی پیچی صبح و شام یانی کے

جب بھی کوئی خوبصورت لڑکی نظر آتی ہے تو کافی عرصه تک اس کاخیال مجھ پر حاوی رہتاہے۔ صنف نازک کا چہرہ نظروں کے سامنے گھومتا رہتاہے۔ایسے خیالات آتے ہیں کہ میں خود پر کنٹرول حہیں رکھ پاتا۔ان خیالات میں ڈوبے رہنے کی وجہ سے

میرے والدین کی خواہش ہے کہ میں ڈاکٹر بنوں۔ میرے والد صاحب مجھ سے پوچھتے ہیں کہ پڑھائی سے دوری کی کیاوجہ ہے لیکن میں انہیں کیا بتاؤں۔ میری خاموشی پر والد صاحب نے مجھ سے بات کرناہی چھوڑ دیاہے۔والدہ الگ اواس رہنے لگی ہیں۔ آپ ہے گزارش ہے کہ کوئی وظیفہ بتائیں کہ مجھے صنف نازک کے خیالات سے نجات ملے اور میں کیسوئی کے ساتھ اپنی تعلیم مکمل کر سکوں۔

اس سال میں قبل ہو گیا۔

جواب: صنف مخالف میں مشش محسوس ہونا ایک فطری امر ہے۔ بلوغت کے ابتدائی دور میں اکثر اوے اس تقاضے کی نوعیت سمجھ نہیں پاتے۔ پچھ لڑکے اس تقاضے کو کوئی شیطانی خیال سمجھ کر دبانا چاہتے ہیں تو کھے اس کی شدت سے مغلوب ہو کر کئی طرح کی ناوانیوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔

موجودہ کیفیت کو اعتدال میں لانے کے لیے آپ کو ذہنی وجسمانی ''مثبت'' مصروفیات کا اہتمام کرنا چاہیے۔ ذہنی مصروفیات میں اچھی کتب کا مطالعہ مفید رے گا۔جسمانی مصروفیات میں روزانہ پابندی سے ورزش اور جا كنگ كواپنامعمول بناليجيئه-

ان تدابیر کے ساتھ ساتھ بطور وظیفہ رات سونے کے لیے لیٹے تواسم الہی

## روحاني فون سروس گھر بیٹھے فوری مشورہ کے لئے

زوحاني فون سروس

را يى:021-36688931,021-36685469

اوقات: پیرتاجعه شام 5 سے 8 یج تک

Copied From Web